بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایلیاء

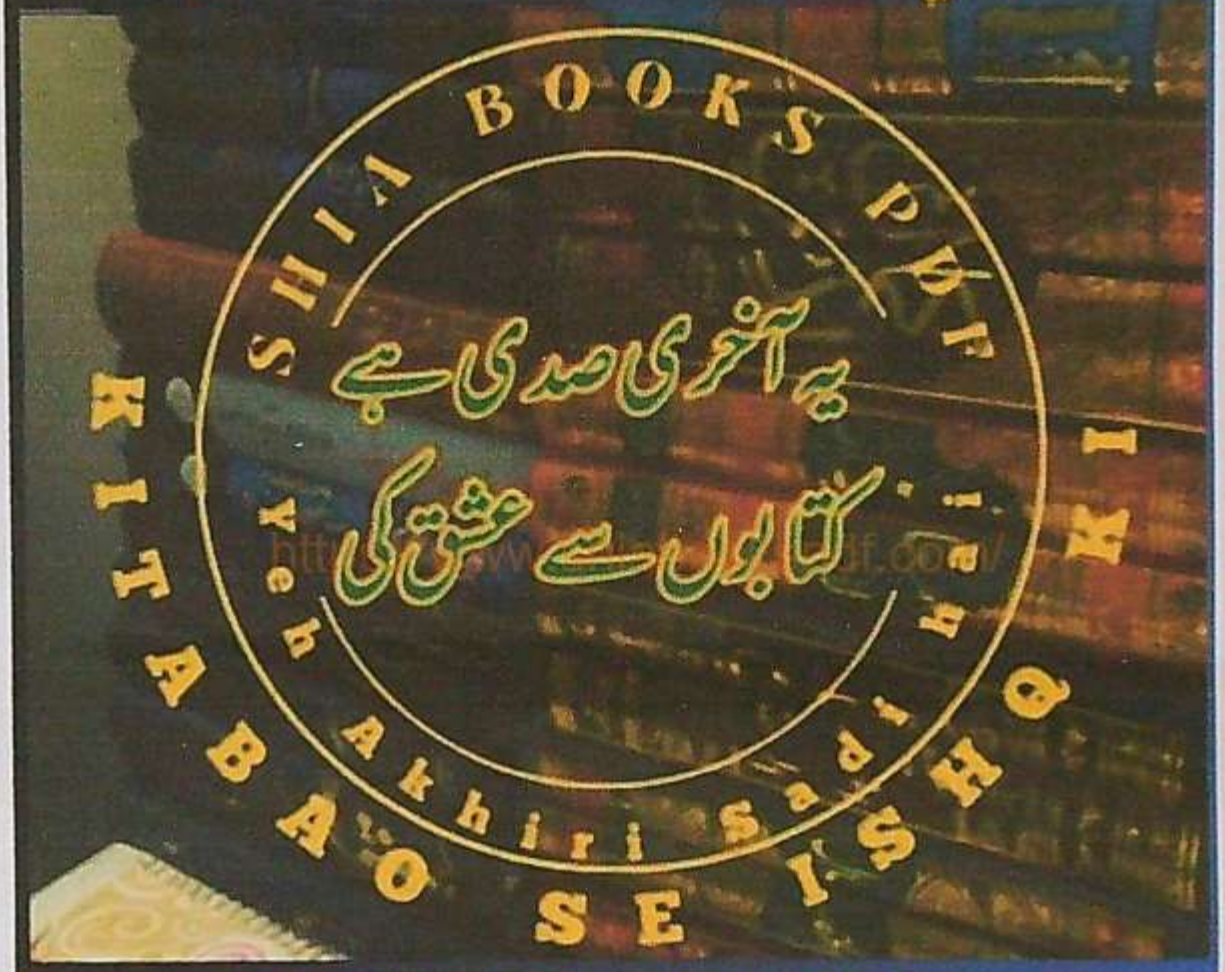

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

اِسۡتَخۡلَصَهٗ فِی الۡقِدَمِ عَلٰی سَائِرِ الۡاُمَمِ

فی حل المعتقد

تالیف منیف

حُجَّةُ الۡاِسۡلَامِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ

شَمۡسُ الۡعُلَمَاءِ وَالۡمُتَکَلِّمِیۡنَ صَدۡرُ الۡمُحَقِّقِیۡنَ

علامہ سید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی

ادام اللہ ظلہ الشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفۃ اللہ فی العالمین

https://www.shiabookspdf.com/

از قلم حقیقت رقم

سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین شمس العلماء المتکلمین

علامہ آغا السید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی، ادام اللہ ظلہ العالی علیٰ رؤس المومنین

منشورات: دار التبلیغ الجعفریہ، 4/8-I، اسلام آباد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : خلیفۃاللہ فی العالمین

تالیف تحقیق : شمس العلماء علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

اشاعت : جنوری ۲۰۲۳ء

https://www.shiabookspdf.com/

ناشر : دارالتبلیغ الجعفریہ

کمپوزنگ : علیم اشرف، رحمان علی

پروف ریڈنگ : وقار حسین علوی، باقر حسین بوترابی

مولانا سید عدیل عباس نقوی، مولانا سید احتشام حیدر نقوی

فہرست مطالب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	خلافت کلیہ الٰھیہ	ک
2	رب العالمین کے قائم مقام	ل
3	قائم مقام خداوندی	م
4	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان (خلافتِ تکوینی)	ن
5	**نذرانہ صمیمانہ عقیدت**	س
6	سرکار آیت اللہ السید عبدالحسین دستغیب الشہید طاب ثراہ کا بیان (صفات الٰہیہ سے متصف)	ع
7	افتتاحیہ	2
8	باعث تالیف	7
	باب اول	
10	در بیان ولایت کلیہ مطلقہ	10
11	مراتب اہل بیت اور مقصرین کی ہلاکت	12
12	مطاع مخلوقات وحاکم موجودات	14
13	اقتدار کا منکر اسلام سے خارج ہے	16
14	**ولا خلق انفسھم**	17
15	شعاع آفتاب وشعاع جلال کبریاء	19
16	شعاع جلال الٰہی کی بلا کیف تخلیق	21

https://www.shiabookspdf.com/

17	رب العالمین کے قائم مقام	24
18	خلیفۃ اللہ کا عالمین میں ظہور	28
19	جسم اصلی اور جسم ظاہری	30
20	نور واحد	31
21	ہم ایک ہیں: اولنا محمدؐ وآخرنا محمدؐ اوسطنا محمدؐ وکلنا محمدؐ	34
22	نور واحد کی چودہ تجلیات	36
23	تجلی نور در مشکوٰۃ انبیاءؑ	57
24	سجدہ کن کو ہوا	59
25	فانوس انبیاء میں تجلی نور	62
26	ولی عصرؑ کا ظہور کے بعد پہلا خطبہ	64
27	آثارکم فی الآثار کا اصل مطلب	67
28	مبداء الموجودات	69
29	شعاع انوار	70
30	حقیقت کائنات	71
31	مصدر مخلوقات	72
32	تاجدار ولایت مطلقہ کلیہ کا مقام ذوالحتشام	72
33	مظہر العجائب ہر مرنے والے پر گواہ	77
34	لباس بشری کا اتارنا اور پہننا	82

https://www.shiabookspdf.com/

35	لباس بشری	83
36	اعضاء خداوندی و ید عمالہ ایزدی	84
37	دعائے مبارکہ رجبیہ	85
38	در شہوار	87
39	معدن تنزل	94
40	وحی مبین کا معدن	95
41	ارادہ خداوندی کا آشیانہ	97
42	بارش بحکم امیر المومنین علیہ السلام	99
43	ید عمالہ الٰہی	99
44	مقدر کرنے والا	103
45	زمان و مکان کی حدود سے مافوق	105
46	انوار قدسیہ اور حدود امکنہ	106
47	علم احاطی ہے اخباری نہیں	110
48	سر الاسرار نور الانوار	113
49	انا المحیط	117
	باب دوم	
51	غلو از دیدگاہ آئمہ طاہرین علیہم السلام	121
52	ہمارا غلو بھی قاصر ہے	123

https://www.shiabookspdf.com

53	اقسام غلو	124
54	عقائد حقہ کا بیان	125
55	غلو در غلو	125
56	زمام امور خلائق در دست امام است	126
57	غالی اور مقصر	127
58	تقصیر کی مذمت	129
59	مقصرین کے نظریات فاسدہ کا بیان	129
60	مقصر جہلا نے عالی کو غالی کہہ دیا	130
61	مقصرین کا نظریہ	131
62	مقصر دشمن اہلِ بیت اطہارؑ ہے	133
63	تقصیر کی انواع واقسام	134
64	ضال ومُضل فرقہ مقصرین کے عقائد باطلہ کا بیان	136
65	مقصرین کے عقائد کی رد واجب ہے	137
66	مقصرین از دیدگاہ	139
67	ناصبی اور مقصر	140
68	مقصرین شارب الخمر سے بدتر ہیں	143
	باب سوم	
70	غالی کون ہے	147

https://www.shiabookspdf.com/

71	تفویض	148
72	دسترخوان بہشت	149
73	اقسام تفویض	152
74	مشیت اور ارادہ خداوندی	154
75	محل مشیت اللہ	156
76	وسائط اعظم	159
77	امور تکوینیہ اور تشریعہ کا صدور	161
78	لیلۃ القدر اور امور تکوینیہ بدست ولی عصر	162
79	تفویض کے متعلق علماء ربانیین کے بیانات	165
80	تفویض کے معانی	167
81	علل واسباب	170
	باب چھارم	
83	ولی اللہ الاعظم مدبر کائنات	177
84	امور تعبدی تکلیفی اور امور تدبیری کا بیان	179
85	ملائکہ کا حرکت وسکون	181
86	احادیث در بیان حاکم فرشتگان	183
87	علماء اعلام کے ارشادات	187
88	تدبیر عوالم اور مدبرات امور کی وضاحت	189

https://www.[illegible].com

89	امناء الرحمٰن	193
90	کائنات میں ملک الموت کا تصرف	195
91	ولی اللہ الاعظم کا تصرف اور ملک الموت	197
	باب پنجم	
93	در اثبات، خلافت الٰہیہ مطلقہ کلیہ	201
94	مشیت اللہ سبب خلق ہے	203
95	علت موجودات	205
	باب ششم	
97	کلمات اللہ	209
98	کلمات اللہ اور خلقت کائنات	211
99	تعلیم کلمات اور جبرائیلؑ	213
100	کلمات اللہ کا فیض	217
	باب ہفتم	
102	اسماء اللہ الحسنٰی ومظاہرھا ومعانیھا	221
103	مظاہر الاسماء	238
104	معانی اسماء اللہ	241
105	مظاہر اسماء وصفات ربانیہ	246
106	مظہر قدرت خداوندی	251

https://www.shiabookspdf.com

107	صفات خدا در پیغمبر و امام	252
108	خلیفۃ اللہ حضرت ذوالجلال کے اسماء وصفات کا مظہر ہے	254
109	حضرت فاطمۃ الزہراؑ اور جمیع عوالم کی تسخیر	257
110	مظہر الٰہی ہی مشیت خداوندی ہے	257
111	صفات ربوبیہ کا بیان	258
112	مظہر افعال ربانی	288
	باب ہشتم	
114	خلفاء اللہ	299
115	مقامات خلیۃ اللہ	310
116	ظہور خدا در آئینہ خلفاء	314
117	اسماء وصفات الٰہیہ کا لباس	315
118	خلیفۃ اللہ صفات خداوندی سے متصف	316
	باب نہم	
120	علت موجودات اور حقائق تکوینیہ	319
121	تکوین کائنات ایک نظر میں	320
122	حاکم ملائکہ	322
123	قاسم ارزاق	325
124	قاسم ارزاق مخلوقات	329

https://www.shiabookspdf.com/

125	باب اللہ کی گدائی	332
126	دست خدا کا رزق تقسیم کرنا	332
127	معنی ولایت	335
128	ولایت مطلقہ تصرف کلی	336
129	صادر اول	337
130	تدبیر کائنات	338
	باب دھم	
132	احادیث فضائل کا انکار نہ کرو	341
133	فضائل آلِ محمد علیہم السلام کا منکر کافر	342
134	آل محمد علیہم السلام کی حدیث صعب اور مستعصب ہے	343
135	پوشیدہ راز	352
136	انوار امامت اور حقائق ولایت	354
137	مقصر کے منہ پر شیطان تھوک کر تبرا کرے گا	356
138	مقام اصل بتانے کا اذن نہ تھا	362
139	خلق اول کے مقامات معنویہ	369
140	سر اللہ فی العالمین کی معرفت نورانی	374
	باب یاز دھم	
142	در اثبات استمداد از صاحب ولایت مطلقہ	379

https://www.shiabooks.net

143	اسماءاللہ الحسنٰی	379
144	اسماء وصفات الٰہیہ اور مخلوقات	380
145	مقام ظہور	382
146	مقام معنوی امیر المومنین علیہ السلام لباس پروردگار	382
147	ولایت سخت ترین امتحان ہے	383
148	اسم خدا یا صفتِ خدا	385
149	وسائط ظہور، صفات سبحانہ تعالیٰ	386
150	حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم السلام سے سوال کرنے کا حکم	387
151	عوالم امکانیہ کی تسخیر	388
152	مدبرات الامور اور اطاعت والیان امر	389
153	حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اور جمیع عوالم کی تسخیر	390
154	سرچشمہ فیوض	392
155	حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہر شئے پر قادر ہیں	395
156	حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم السلام مدد کرنے پر قادر ہیں	398
157	حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم السلام سے جو چاہو مانگو	399
158	کائناتی نظام	400
	باب دوازدھم	
160	معجزہ	405

https://www.shiabookspdf.com

161	کائنات کی ہر چیز آئمہ ہدیٰ کی اطاعت کرتی ہے	410
162	معجزہ کے متعلق مقصرین کا نظریہ	411
163	امنا لرحمٰن کے افعال اختیاری	441
164	افعال اختیاری ہی قابل مدح یا قدح ہیں	442
165	افعال اجباری واضطراری کے قائل قرآن مجید سے نابلد ہیں	444
166	امامیہ کا عقیدہ	445
167	حضرات امنأ الرحمٰن کی عادت مستمرہ امت کیلئے خرق عادت ہے	446
168	برق طور	447
169	خلاصۃ الکلام	450
170	مصادر تحقیق انیق	452
171	اختتام خیر ختام	

https://www.shiabookspdf.com/

خلافت کلیہ الھیہ جمیع عوالم پر حاکمیت

خلیفہ اللہ فی العالمین امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کا ارشاد حق بنیاد

واشهدان محمداعبده ورسوله استخلصه فی القدم علی سائرالامم علیٰ علم منه انفردعن التشاکل والتماثل من ابناء الجنس وانتجبه امراوناهیاً عنه اقامه فی سائرعالمه فی الادآء مقامه۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد خاص اور رسول ہیں جن کو حق تعالیٰ نے ازل سے خلقت اول میں جمیع عوالم پر اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ اپنے امر اور نہی کے اجر کے لئے ان کو منتخب فرمایا اور تمام عوالم پر ان کو اپنا قائم مقام بنایا جو خداوند عالم کے جمیع احکامات امور کو جاری کرنے والے ہیں۔

(ملاحظہ فرمائیں: مصباح المتھجد، ص ۶۹۷)

https://www.shiabookspdf.com/

رب العالمین کے قائم مقام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان

ظاهر هما بشرية و باطنهما لا هو تية ظاهرهما للخلق على هيا كل الناس ناسوتية حتى يطيقوا رؤ تيها وهوقوله تعالىٰ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلاً وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّايَلْبِسُوْن فهما مقاما رب العالمين و حجاب خالق خلائق اجمعين

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

☆ بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۸

☆ صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۲۱۸

☆ تاویل الآیات، ج ۱، ص ۳۹۷

☆ تفسیر البرہان، ج ۳، ص ۱۹۳، مطبوعہ ایران

ان نفوس نورانیہ کا ظاہر بشریت ہے اور باطن لاہوتی ہے۔ یہ ذواتِ مطہرہ انسانی شکل و صورت میں اس لئے ظاہر ہوئے کہ مخلوقات ان کے دیدار کی تاب لا سکے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّايَلْبِسُوْن : (سورۂ الانعام، آیت ۹) اگر ہم فرشتوں کو بھیجتے تو آدمی کی صورت میں بھیجتے اور انہیں لباس بشری میں ملبوس کر کے بھیجتے: یہ نفوس نورانیہ خلیفۃ اللہ و قائم مقام رب العالمین اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان حجاب اللہ و واسطہ ہیں۔

قائم مقام خداوندی

روح جہان ہستی حجت ابن العسکری عجل تعالیٰ فرجہ کا فرمان واجب الاذعان

فجعلتهم معادن لكماتك واركانا لتوحيدك وایاتك ومقاماتك التی

لاتعطيل لها فيی كل مكان يعرفك بها من عرفك

اے اللہ تو نے ان ذوات قدسیہ کو اپنے کلمات کن اور ارکان کا معدن بنایا اور یہ تیری توحید کے رکن (ستون) ہیں۔ انہی کی بدولت مقام توحید آشکار ہے۔ یہ تیری آیات تیرے وجود کی نشانیاں اور تیرے قائم مقام ہیں کسی منزل پر بھی ان کے لئے معطّلی نہیں جس نے بھی تیری معرفت حاصل کی ان کے ذریعے ہی حاصل کی۔ ان میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ یہ صرف تیرے عبد خاص ہیں اور تو نے ان کو ہی خلق فرمایا ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: دعاء مبارکہ رجبیہ)

https://www.shiabookspdf.com/

خلافت تکوینی

سرکار آیت اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ

کا فرمان حق بیان

فان للامام مقاماً محموداً درجة سامية وخلافتة تكوينة تخضع لو لا يتها و سيطر تها جميع ذرات هذا الكون

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

الحکومۃ الاسلامیہ، ص ۵۸، طبع ایران

آئمہ ھدیٰ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی خلافت تکوینیہ کے مقام محمود پر فائز ہیں ان کی ولایت و سیطرات ''معنوی سلطنت'' کے سامنے اس کائنات کا ذرہ ذرہ ان کے قبضہ واختیار میں ہے۔

نذرانہ صمیمانہ عقیدت

خلفاء الرحمٰن صلواۃ اللہ علیہم الملک المنان صاحبان مسند ولایت کلیہ الٰہیہ تاجدار امامت کبریٰ فرمانروائے سلطنت ملکوتیہ ارضیہ وسماویہ حضرات طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین جن کے فرق اقدس پر خلافت کلیہ الٰہیہ کا تاج مرصع ہے اور دوش مطہر پر ولایت مطلقہ کی رداء عصمت ہے اور تخت ملکوتی الٰہی کو رونق بخشے ہوئے ہے ان کے حضور ان کے فضائل نورانیہ ظاہریہ وباطنیہ ومقامات معنویہ کا مرقع پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَھْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ مُّزْجٰىۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ

بندہ درگاہ مرتضوی

السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

خلیفۃ اللہ صفات الٰہیہ سے متصف ہے

سرکار آیت اللہ السید عبدالحسین دستغیب الشہید طاب ثراہ کا بیان

مقام نبوّت و امامت خلافت الٰہیہ سے عبارت ہے یعنی خلیفۃ اللہ زمین پر پروردگارِ عالم کا نائب ہے لہٰذا اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جمیع صفات الٰہیہ سے متصف ہو۔ یہی نمائندہ، نائب اور خلیفہ کا معنی ہے۔ اگر نائب میں منیب کے اور خلیفہ میں مستخلف کے آثار و صفات نہ ہوں گی تو وہ اسم بغیر مسمّی کے ہے۔ مثلاً اگر کوئی کسی کو اپنا جانشین مقرر کرے گا تو اُس کو اپنے کام سے مطلع کرے گا اور جب وہ اس کام کو سرانجام دے گا تو کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کا قائم مقام ہے۔ پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام علیہ السلام جو خلافت الٰہیہ کے مالک ہیں ان میں جمیع صفات الٰہیہ موجود ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

ضمیمہ کتاب سید الشہداء، ص ۶۰، مطبوعہ شیراز، ایران

خطبة الكتاب

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد للّٰه الذى خلق الخلق لمعرفته و عرف نفسه بنيه لبر يته و كلفهم توحيده و امرهم بعبادته و صلى اللّٰه على نبيه نبى رحمته الذى اقامه مقامه فى عوالمه لبيان و حدته وجعله المثل الاعلى له فى خليقته و امرهم بالتوجه اليه لطاعته وعلى آله الذين جعلهم آياته و علامته من حكمته وملأ بهم سماء ه وارضه لظهور الوهيته و استخلفهم فى الارض وجعلهم ائمة اتماما لنعمته و على شيعتهم الذين جعلهم اللّٰهقرى ظاهرة بينهم وبين رعيته و امر الناس بالرجوع اليهم ابلاغا لحجته و لعنة اللّٰه على الذين نصبوا العداوة لعلى عليه السلام و شيعته

https://www.shiabookspdf.com/

افتتاحیہ

موالیان اہلبیت اطہار علیہم السلام جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وطن عزیز میں مقصرین کا منظم گروہ عرصہ سے تفریق بین المومنین اور داخلی انتشار پیدا کر رہا ہے ان خوارج کا کردار ادا کرنے والے مقصرین کا مقصد صرف نجدیت اور خالصیت کی تبلیغ ہے۔ یہ فرقہ ضالہ ومُضلہ توحید کی آڑ لے کر حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم کی توہین وتنقیص کرنے میں اور عمل کے پردے میں اعتقادات حقہ کو نقصان پہنچانے میں مشغول ہے۔ مسلمات شیعہ خیر البریہ کا مذاق اڑاتے ہوئے موالیان اہلبیت اطہارؑ کو عقائد حقہ سے منحرف کرنے کی سعی مذموم میں مصروف ہے۔ لہٰذا ان حالات میں عقائد حقہ کا تحفظ اور حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم کے فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ اور معارف الٰہیہ کی نشر و اشاعت واجب ہے تا کہ اس فتنہ کا استحصال ہو سکے۔ مقصرین قومی اتحاد و تنظیم کا شیرازہ بکھیر رہے ہیں بلکہ بکھیر چکے ہیں خسر الدین و الدنیا و الاخرۃ۔ قوم میں بدنظمی کا دور دورہ ہے اور بعض مدرسین و معلم اطفال اہل ذیغ وضلال نام نہاد علماء اعلام اور مصنوعی حجۃ الاسلام اور نہلے پر دہلا کہ آفت اللہ، آیت اللہ بننے کے شوق میں سر بازار موجود ہیں وہ جس بے دردی سے ملت جعفریہ کے عقائد واعمال کو خراب و برباد کر رہے ہیں اور قوم جس اخلاقی وایمانی تنزل وانحطاط میں مبتلا ہے اسے کوئی بھی حمیت دینی اور درد قومی اور پہلو میں حساس دل رکھنے والا شخص دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔

اگر بینم کہ نا بینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

ان حالات وکوائف سے مجبور ہوکر ہم نے اس وادی پرخار میں قدم رکھا ہے شروع سے ہی ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کریم اور احادیث معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور عقل سلیم کی روشنی میں مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کے صحیح عقائد ونظریات کی ترجمانی کریں۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس مبارک سلسلہ تبلیغ میں بعض ناملائم وناسازگار حالات سے ہم دوچار ہورہے ہیں (اور شاید مزید ہونا پڑے گا) جہال وضلال ہم پر طعن وتشنیع کی زبان بھی دراز کررہے ہیں اور غالی مفوضہ ونصیری اور نامعلوم کن کن قبیح القابات سے یاد کر رہے ہیں نیز وہ جہال جو متلبس بلباس علماء ہیں جو کہ وہابیوں کی ہاں میں ہاں ملانا توحید سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ان جہال وضلال کی پشت پناہی اور ہمنوائی کررہے ہیں۔ بہرحال ہمیں اس کی جو قیمت بھی ادا کرنی پڑے ہم حاضر ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ہر چہ بادہ باد ما کشتی در آب انداختیم

ازالہ اوھام

سلسلہ کلام کو شروع کرنے سے قبل ہم ان بعض شکوک واوہام کا ازالہ ضروری سمجھتے ہیں جو کہ ہماری تقریر اور تحریر سے بعض حلقوں میں پیدا ہورہے ہیں یا پیدا کئے جارہے ہیں۔ جب سے ہم نے محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم کے فضائل نورانیہ ظاہریہ وباطنیہ کی تقریر وتحریر کے ذریعہ نشر واشاعت شروع کی اور جب انوار اہلبیت علیہم السلام نے تجلی دکھائی وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا بے ہوش ہوگئے اور جب ہوش لوٹا تو بہک گئے وہ ہمارے متعلق چہ مگوئیاں اور خیال آرائیاں اور بے جا نکتہ چینیاں کررہے ہیں۔ بعض حضرات نے تو حقائق سے آنکھیں بند کرکے ہمارے اور اہل حق علماء وذاکرین کے خلاف باقاعدہ پروپیگنڈا شروع

کر رکھا ہے اور مخالفت برائے مخالفت کا محاذ کھولا ہوا ہے اور خوف خدا سے بالا تر ہو کر ہمارے اور ہمارے دوستوں کے خلاف بے بنیاد الزامات عائد کرنے میں ہمہ وقت مشغول ہیں اور بعض بزرگ چھپ کر بزدلانہ وار کر رہے ہیں کچھ احباب ہمیں فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ کی نشر و اشاعت کے بند کرنے کا بھی مشورہ دیتے ہوئے دیگر عام علماء عصر کی روش اپنانے کی تاکید کر رہے ہیں۔

معترض ہیں مجھ پر میرے مہربانانِ قدیم
جرم یہ ہے میں نے کیوں چھوڑا وہ آئین کہن

اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ

چوں کارے بے فضول من بر آید
مراد در کے سخن گفتن نشائید

https://www.sirjabookspdf.com/

اگر ان صاحبان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان حضرات کے اوچھے ہتھکنڈوں سے خوف زدہ ہو کر حضرات محمدؐ و آلِ محمد صلوات اللہ علیہم کے مناقب جلیلہ، نورانیہ، ظاہریہ و باطنیہ اور مقامات معنویہ و معارف الٰہیہ کے تبلیغی مشن سے دستبردار ہو جائیں گے تو یہ ان حضرات کی خام خیالی و غلط فہمی ہے۔ ہمارے لئے یہ حالات و واقعات غیر متوقع نہیں ہیں بلکہ ہم نے ان مشکلات و مصائب کا صرف تصور ہی نہیں بلکہ تصدیق کرنے کے بعد اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے

دریں دریا بے پایاں دریں طوفانِ موج افزاء
دل افگندیم بسم اللہ مجریھا و مرسھا

تبلیغ حق کے لئے ہمیں کسی مصائب کی پرواہ نہیں ہے

آئین جوان مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ہمارا مقصد فضائل نورانیہ کی تبلیغ ہے

تاریخ عالم شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے ندائے حق بلند کی تو بعض اہل غرض اشخاص نے اس تبلیغ حق کے پروگرام کو غلط اور مسخ کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کیا تا کہ عامۃ الناس اس کے فرمودات پر گوش حقیقت نیوش نہ دھریں اور اس کے صدائے حق عوامی غوغا میں دب کر رہ جائے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بو لہبی

https://www.shiabookspdf.com/

لیکن ارباب عقل و دانش سے مخفی نہیں کہ حقیقت پر اگر گھناؤنے پردے ڈالے جائیں وہ چھپ نہیں سکتی ہے۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

اس لئے کہ

الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ

بہت جلد کذب وافتراء کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور حق اپنی پوری تابانیوں اور تابناکیوں کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتا ہے اسی مسلمہ اصول کے مطابق ہمارے متعلق مقصرین نے عوامی حلقوں میں یہ غلط تاثر دینے کی سعی نامشکور کی ہے کہ ہمارے اس سلسلہ تقریر وتحریر سے ہماری غرض ہے کہ معاذ اللہ غلو وتفویض نصیریت وغیرہ کی نشر واشاعت ہے۔

بارہا گفتہ دام و باد و گرمی گو ئیم

ہمارا عزم صمیم

ہمارا عزم صمیم یہ ہے کہ ہم معارف الٰہیہ اور حضرات محمدؐ و آلِ محمد صلوات اللہ علیہم کے مناقب نورانیہ، ظاہریہ و باطنیہ کی نشر و اشاعت اور فتنہ تقصیر کے سد باب کے خواہش مند ہیں اور عقائد و نظریات کو غلو و تفویض کی تمام آلاشات سے منزہ و مبراء پیش کرنے کی تمنا و آرزو رکھتے ہیں اور قرآن کریم و احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں قدیم دلائل کلامیہ کی تجدید کرنا چاہتے ہیں اور جدید علم کلام کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

https://www.shiabookspdf.com/

باعث تالیف

ہم نے زیرنظر رسالہ شریفہ میں خلافت تکوینیہ کے متعلق مقصرین ومنکرین کے شکوک و شبہات کا رد کیا ہے اور قرآن کریم واحادیث معصومین علیہم السلام کی روشنی میں حضرات امناء الرحمٰن صلوٰۃ اللہ الملک المنان کی خلافت تکوینیہ وولایت مطلقہ کو براہین قاطعہ ودلائل ساطعہ سے ثابت کیا ہے ہمارا یہ عقیدہ قرآن مجید اور ارشادات حضرات محمدؐ وآل علیہم السلام کے عین مطابق ہے کہ یہ نفوس نورانیہ خلق رزق، احیاء اماتت وغیرہ تمام امور تکوینیہ پر مکمل حق تصرف رکھتے ہیں اور خلائق عالم جل شانہ نے ان امور کی انجام دہی اپنی مشیت و ارادہ ازلیہ سے ان ذوات مقدسہ کے سپرد فرمائی ہے اس لئے یہ نفوس قدسیہ ان امور تکوینیہ وتشریعہ کو بامر اللہ سرانجام دیتے ہیں۔ جملہ تکوینیات عالم پر ان نفوس نورانیہ کی ولایت وحاکمیت ثابت ہے۔ اس سے کہ خلق، رزق، احیاء، اماتت وغیرہ جمیع امور تکوینیہ و امور تشریعہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے خلیفہ ونائب ہیں۔ اس موضوع پر ہم نے کتاب مستطاب حجۃ اللہ علی العالمین دو جلدیں ''کفایۃ المومنین فی عقائد الدین'' اور ''کشف الحجاب'' دو جلدیں لکھی ہیں۔ آخر الذکر کتاب عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آجائے گی۔ مومنین گرامی قدر ے انتظار فرمائیں۔ زیرنظر کتاب ندرت خطاب میں ہم نے تفصیل جمیل سے حقائق قلمبند کیے ہیں اگر مزید ضرورت پڑی تو ہم اس کا دوسرا حصہ تالیف کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ چونکہ کتاب ھذا خلافت الٰہیہ اور ولایت تکوینیہ کے ثبوت میں تحریر کی گئی ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت سے اس کا نام ہم نے ''خلیفۃ اللہ فی العالمین'' تجویز کیا ہے جو کہ بارہ ابواب اور چند فصول پر مشتمل ہے۔

خداوند کریم بطفیل حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریفہ جملہ موالیان اہل بیت اطہارؑ صلوٰۃ اللہ علیہم الملک الغفار کو صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھے اور منکرین و مقصرین کی شر انگیزیوں سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اسوہ ءِ اہل بیت اطہار علیہم السلام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان اریدالاالخیرمااستطعت وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت الیہ انیب

https://www.shiabookspdf.com/

باب اول

https://www.allbooksbdf.com/

باب اول

در بیان خلافت الٰہیہ ولایت کلیہ مطلقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (سورۃ الکہف، آیت ۵۰/۵۱)

ترجمہ: کیا تم ابلیس اور اس کی ذریت کو ولی قرار دیتے ہو جب کہ وہ تمہارا دشمن ہے ظالموں کے لئے بہت ہی بُرا عوض اور بدل ہے ان شیاطین کو ہم نے نہ تو زمین و آسمان کی خلقت کے وقت حاضر کیا اور نہ ہی ان نفوس کے خلقت کے وقت اور ہم گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار نہیں بناتے۔

https://www.shiabookspdf.com/

کلیہ عقلیہ: آیہ وافی ھدایہ کی تفسیر سے قبل ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کرام ایک کلیہ عقلیہ سمجھ لیں پھر اس کے معنی و مفہوم میں تدبر کریں یہ قاعدہ عقلیہ ہے اگر ہم کسی شخص سے کسی مرتبے کی نفی کرتے ہوئے ان چیزوں کو دلیل میں پیش کریں جو اس میں موجود نہیں ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان چیزوں کا وجود اس مرتبے کیلئے لازمی وضروری ہے

مثلاً: ایک عالم دین یہ اعلان فرمائیں کہ زید پیش نماز نہیں اور یہ دلیل فرمائی کہ زید عادل نہیں ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ پیش نماز کے لئے عدالت شرط ہے مسائل ضروریہ سے واقف ہونا لازم ہے۔ لہٰذا اب اس کلیہ عقلیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس آیت وافی ھدایۃ میں غور و فکر کریں کہ خداوند کریم نے ولایت ابلیس کی نفی فرمائی اور اس کے جو دلائل

ارشادفرمائے وہ کیا ہیں اور نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اولاً: ابلیس تمہارا دشمن ہے لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ ولی مطلق وہ ہوسکتا ہے جو تمہارا برابر دوست ہو جس میں دشمنی کا شائبہ تک نہ ہو گویا اس کا وجود ذی جود مخلوقات کے لئے رحمت ہی رحمت ہو۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡن (سورۂ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ثانیاً: خداوند قدوس نے شیطان اور ذریت شیطان کو ارض وسماء کی خلقت کے وقت حاضر نہیں کیا لہٰذا ولی مطلق وہ ہوسکتا ہے جسے خدائے منان نے ارض وسماء کی خلقت کے وقت حاضر کیا ہو اور وہ وقت خلقت اس پر حاضر وناظر ہو یعنی اس وقت موجود رہ کر اس کی تخلیق کے حالات وواقعات کا عالم ہو۔

https://www.shiabookspdf.com/

ثالثاً: خداوند کریم نے فرمایا کہ ان کو ان کی اپنی خلقت کے وقت حاضر نہیں کیا گیا و لا خلق انفسھم لہٰذا پتہ چلا کہ ولی مطلق وہ ہے جو ایک دوسرے کی خلقت کے وقت حاضر ہو، گواہ ہو اور علم حضوری رکھتا ہو نیز خلقت کائنات کے وقت بھی حاضر ہو اور خود اپنی خلقت کے وقت بجسم اصلی حاضر وناظر ہو اور جمیع اشیاء کی خلقت اس کے سامنے ہو۔

رابعاً: خداوند عالم نے فرمایا کہ میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار یعنی دستِ بازو نہیں بناتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی مطلق وہ ہوگا جو گمراہ نہ ہو بلکہ از سرتا پا ہدایت ہی ہدایت ہو وہ ولایت مطلقہ کے عہدے پر فائز اور یدعمالہ خداوندی ہوگا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا فرمان ذیشان:

عن الجواد علیہ السلام ان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ لا یزال متفرداً

بواحدانية ثم خلق محمداً و علياً و فاطمةؑ فمكثواالف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهد هم خلقهاو اجرى طاعتهم عليها و فوض امر ها اليهم

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۹۷، مطبوعہ بیروت

طوالع الانوار، ص ۱۲۳، مطبوعہ تہران، ایران

حیات القلوب، ج ۲، ص ۵، مطبوعہ ایران

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۳۹، مطبوعہ بیروت، لبنان

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۴۱، مطبوعہ بیروت،

ترجمہ: حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنی وحدانیت میں منفرد و یکتا ہے۔ پھر اس نے محمدؐ و علیؑ اور فاطمہ علیہم السلام کو خلق فرمایا ان کے ہزار دھر اسی حالت میں گزرے پھر تمام اشیاء کو خلق کیا اور ان ذوات مقدسہ کو جمیع اشیاء کی خلقت کا گواہ بنایا یعنی ان کے سامنے پیدا کیا اور ان نفوس نورانیہ کی اطاعت ان تمام اشیاء پر واجب و لازم قرار دی اور ان کے معاملات ان ذوات مطہرہ کے سپرد فرما دیئے۔

https://www.shiabookspdf.com/

مراتب اہل بیتؑ اور مقصرین کی ہلاکت

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام مذکورہ بالا حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

ومن نقصهم عن هذا المراتب الّتی رتبهم اللّٰه فيها زهق فی بر التفر يط و لم يعرف آل محمدؐ حقهم فيما يجب علیٰ المومن معرفتهم

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۹۷، مطبوعہ بیروت

الکتاب المبین، ج۱،ص ۱۷۹/۱۸۰، مطبوعہ ایران

ترجمہ: اور جس نے حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کو ان کے مراتب رفیعہ سے گھٹایا وہ تقصیر اور تفریط کے صحرائے بیاباں میں ہلاک ہو گیا اور اس نے حضرات اہل بیت علیہم السلام کو ان کا پورا حق معرفت نہ دیا یعنی انہیں معرفت بالنورانیہ سے نہ پہچانا جو اس پر واجب تھی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام باقر العلوم الاولین والآخرین کا ارشاد حق بنیاد:

عن ابی جعفر علیه السلام قال ان اللّٰه تبارك و تعالیٰ لم ینزل متفرداً بوحدانیة ثم خلق محمداً و علیاً و فاطمة علیهم السلام فمکثو االف دهر ثم خلق الاشیاء فاشهدهم خلقها و اجری طاعتهم علیها و فوض امور هم الیهم فهم یحللون مایشاؤن و یحرمون ما یشاؤن الا ان یشاء اللّٰه تبارك و تعالیٰ ثم قال یا محمدؐ هذه الدیانة التی من تقدمها غرق و من تخلف عنها ملحق الزمها طق هلك الیك یا محمد

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج۱،ص ۹۷، مطبوعہ بیروت

بحارالانوار، ج ۲۵،ص ۳۴۰، مطبوعہ بیروت، لبنان،

الکتاب المبین، ج۱،ص ۲۷۹، مطبوعہ ایران

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنی وحدانیت میں منفرد ہے۔ پھر اس نے محمدؐ وعلیؑ اور فاطمہ علیہم السلام کو خلق فرمایا اور ان ذوات قدسیہ کو وقت خلقت شاہد و حاضر رکھ کر خلق فرمایا اور ان جمیع اشیاء پر ان کی اطاعت لازم

اور واجب قرار دی اور ان کے تمام معاملات ان ذوات مطہرہ کے سپرد فرما دیئے۔ پس وہ حلال وحرام کرتے ہیں جو چاہتے ہیں۔ مگر یہ حضرات مقدسہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔ پھر حضرت امام باقر علیہ السلام نے راوی کا نام لے کر اُسے فرمایا: اے محمد یہی وہ دین ودیانت ہے جو اس سے آگے بڑھے گا ''افراط سے کام لے گا'' وہ دین سے خارج ہو جائے گا اور جو اس سے پیچھے ہٹے گا ''تفریط سے کام لے گا تقصیر کرے گا'' تو وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو اس پر قائم رہے گا وہ ان نفوس نورانیہ سے ملحق ہوگا۔ اے محمد (راوی کا نام) اس نصیحت کو یاد رکھو۔

مطاع مخلوقات وحاکم موجودات

سرکار رئیس العلماء والمحدثین علامہ محمد باقر مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

تبین فا شهد هم خلقها بحضرتهم و بعلمهم و هم كانوا مطليعن علىٰ اطوار الخلق واسراره فلذا صادر و مستحقين بالا مامة لعلمهم الكامل بالشرائع و الاحكام و علل الخلق واسرار الغيوب والائمة الامامية كلهم موصوف بتلك الصفات دون سائر الفرق واجرى طاعتهم عليها اى اوجب والزم علىٰ جميع الاشياء طاعتهم حتىٰ الجمادات من السماويات والا رضيات كشق القمر و ابتال الشجر و تسبيح الحجرة و امثالها مما لا يعصيها

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۱/۳۴۲، مطبوعہ لبنان

ترجمہ: اشھدھم خلقھا کے معنی یہ ہیں کہ تمام اشیاء کو ان ذوات مقدسہ کی موجودگی میں اور ان کے علم میں خلق فرمایا اور یہ انوار قدسیہ خلقتِ اشیاء کے طور طریقے اور اس کے اسرار و رموز سے مطلع ہیں اور اسی کمال کے باعث امامت کے مستحق ہوئے کیونکہ انہیں شرائع احکام خداوندی علل و اسباب خلق و اسرار غیوب کا پورا پورا علم ہے اور ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام سب کے سب ان صفات کے ساتھ موصوف ہیں اور یہ کمال سوائے امامیہ کے کسی فرقے کے آئمہ کو حاصل نہیں ہوا۔

و اجری طاعتھم علیھا اور اجرائے اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم نے جمیع کائنات پر ان نفوس نورانیہ کے فرمان کی اطاعت واجب و لازم قرار دی ہے یہاں تک کہ جمادات بھی ان نفوس نوریہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ جمیع مخلوقات ارضی و سماوی ان کے تابع ہے۔ جیسے آسمان پر شق القمر اور زمین پر ابتال الشجر یعنی درختوں کا ان کی خدمت میں حاضر ہونا، تسبیح الحجرۃ سنگریزوں کا تسبیح کرنا اور اسی طرح کی ہزاروں مثالیں ہیں جن کا شمار نا ممکن ہے سرکار رئیس العلما علامہ مجلسی قدس سرہ کے اس بیان حقیقت ترجمان سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام جمیع مخلوقات کے حاکم و مطاع ہیں یعنی امور تشریعیہ و امور تکوینیہ پر مکمل اقتدار رکھتے ہیں اور یہ اقتدار صرف اور صرف حضرات اہل بیت علیہم السلام کے لئے مخصوص ہے اور کسی مخلوق کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اقتدار اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا منکر اسلام سے خارج ہے

سرکار مجدد ملت حکیم الامت آیۃ اللہ السید روح اللہ الموسوی الخمینی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

محمد بن سنان راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شیعہ کے باہمی اختلاف کا ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا:

اے محمد بن سنان سنو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ واحد ہے پس اس نے محمدؐ وعلیؑ اور فاطمہ علیہم السلام کو خلق فرمایا اور یہ ایک ہزار زمانہ تک رہے۔ پھر جمیع اشیاء کو خلق فرمایا اور انہیں ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان انوار قدسیہ کی اطاعت تمام اشیاء پر واجب قرار دی اور اشیاء کے امور کو ان نفوس نورانیہ کے سپرد فرمایا یہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور یہ وہی چاہتے ہیں جو اللہ جل شانہ چاہتا ہے اور مشیت کے خلاف یہ ہرگز کچھ نہیں چاہتے۔ اے محمد بن سنان یہی وہ دین ہے جو اس سے تجاوز کرے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور جو اس سے انحراف کرے گا اس کا عقیدہ باطل ہوگا اور جو اس عقیدے کو لازم پکڑے گا دینداروں سے ملحق ہوگا۔ اے محمد بن سنان تم پر لازم ہے کہ اسے اپناؤ۔

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار آیۃ اللہ خمینی طاب ثراہ کا بیان حقیقت ترجمان:

اس روایت کو قلم بند کرنے کے بعد آیت اللہ خمینی طیب اللہ روحہ الشریف فرماتے ہیں:

ایک بیہودہ گو اس حدیث کی وجہ سے دینداروں پر شرک کا بہتان لگاتا ہے حالانکہ توحید کو اس سے بہتر عبارت میں بیان نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ منفرد و یکتا رہا ہے اس شخص کے متعلق ہم کیا کہیں کہ جس کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے سب سے پہلے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہراء علیہم السلام کے نور کو خلق فرمایا وہ مشرک ہے۔ معاذ اللہ چونکہ لازماً خداوند عالم نے سب سے پہلے کسی چیز کو تو پیدا کیا ہوگا چاہے وہ خاک ہو یا انسان ''اگر نور اہل بیتؑ کو پہلے خلق فرمایا تو توحید کو کیا خطرہ'' کیا ان انوار قدسیہ کی اطاعت کا واجب ہونا شرک ہے جبکہ اس تفویض کی وضاحت آگے موجود ہے کہ یہ بمشیت ایزدی اشیاء کی حلت وحرمت بیان فرماتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے مطیع ہیں اور ارادہ الٰہی کے خلاف کوئی ارادہ نہیں کرتے اور ان کے مطاع خلق ہونے پر آیت موجود ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُم (سورۃ النساء، آیت ۵۹)

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

کشف اسرار، ص ۷۵، مطبوعہ ایران

فصل دوم

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا

سورۂ مبارکہ الکہف کی آیت ۵۱ کو ہم نے خلافت الٰہیہ اور ولایت مطلقہ کے ثبوت میں پیش کیا اب اس کے کلیہ ثالثہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

ولا خلق انفسھم

یعنی ابلیس اور اس کی ذریت اس لئے ولی مطلق نہیں ہو سکتے کہ وہ اپنی خلقت پر گواہ نہیں

لہٰذا ثابت ہوا کہ ولایت مطلقہ کا مالک وہ ہوگا جو خلقت ارض وسما کے وقت حاضر وناظر ہو نیز ولا خلق انفسھم خود اپنی خلقت پر بھی شاہد ہو۔

تفسیر باطنی : یہاں خلق انفسھم کا معنی یہ ہے کہ یہ انوار قدسیہ اپنے جسم ظاہری کی خلقت کے وقت بجسم اصلی حاضر وموجود تھے۔ چونکہ یہ نفوس نورانیہ جلال کبریائی کی شعاع ہیں جیسا کی حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یا جابر کان اللّٰہ ولا بشي غیرہ ولا معلوم ولا مجھول فاول ما ابتدء من خلق خلقہ ان خلق محمداً و خلقنا اھل البیت معہ من نور عظمۃ فاو قفنا اظلۃ خضراء و بین یدیہ حیث لا سماء ولا ارض ولا مکان ولا لیل ولا نھار ولا شمس ولا قمر یفصل نور نا من نور ربنا کشعاع الشمس من الشمس نسبح للّٰہ و نقدسہ نحمدہ و نعبدہ حق عبادتہ ثم بدء اللّٰہ تعالیٰ ان یخلق المکان فخلقۃ و کتب علیٰ المکان لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی امیر المومنین ووصتیہ و بہ ایدتہ و نصرتہ

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۱۷، مطبوعہ لبنان

مدینۃ المعاجز، ج ۲، ص ۲۷۱، مطبوعہ بیروت

حلیۃ الابرار، ج ۱، ص ۱۳، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۴۶۶، طبع جدید،

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۴۲، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

کفایۃ الخصام ترجمہ غایۃ المرام فارسی، ص ۴۰۵، مطبوعہ تہران، ایران

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! اللہ تبارک تعالیٰ موجود تھا اور اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا نہ کوئی معلوم نہ مجہول پس اللہ جل شانہ نے تخلیق کی ابتداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام سے فرمائی اور ان کی خلقت اپنے نور عظمت سے فرمائی۔ ہم بارگاہ خداوندی میں سبز سائے کی صورت میں وہاں ٹھہرے اس وقت کی بات ہے جب کہ نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ مکان تھا نہ لیل، نہ نہار، نہ شمس تھا نہ قمر، ہمارا نور نور الٰہی سے اس طرح نکلا جس طرح آفتاب سے آفتاب کی شعاع نکلتی ہے۔ ہم اس کی تسبیح و تقدیس وحمد اور عبادت بجالاتے تھے۔ پھر مکان کی تخلیق فرمائی اور اس پر خدا نے لکھ دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ووصیۃ بہ ایدتہ و نصرتہ . اس حدیث مبارک سے مستبصرین وعارفین کا موقف واضح ہوتا ہے کہ ان نفوس نورانیہ کی تخلیق اس وقت ہوئی جب نہ زمان تھا نہ مکان اس لئے یہ لا زمان خالق کی لا زمان مخلوق اور لا مکان خالق کی یہ لا مکان مخلوق ہے چونکہ ان کی تخلیق زمان و مکان سے پہلے ہوئی اس لئے یہ مافوق البشر بلکہ مافوق الخلق ہیں اور نوع لاہوتی کے افراد ہیں نیز یفصل نور نا من نور ربنا کشعاع الشمس من الشمس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ یہ انوار قدسیہ جزء خدا نہیں البتہ آثار خدا ہیں اور اثر اول ہیں۔ جیسے شعاع آفتاب جزء آفتاب نہیں بلکہ آثار آفتاب ہے۔

شعاع آفتاب وشعاع جلال کبریاء

اول: یہ اظہر من الشمس ہے کہ شعاع آفتاب آفتاب سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی

جدانہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت آفتاب سے وابستہ ہیں۔ آفتاب سے شعاع کا جدا ہونا ناممکن ہے۔ اسی طرح آفتاب الٰہیہ کی شعاع نورانیہ کا اس سے جدا ہونا محال ابدی ہے۔

دوم: شعاع آفتاب نہ تو عین آفتاب ہے نہ اس سے جدا بلکہ آفتاب کے نور و فیوض کا ثبوت اور اس کا اثر ہیں۔ چونکہ شعاع کے بغیر آفتاب کا وجود تسلیم نہیں ہوسکتا اور شعاع ہی اس کو آفتاب ثابت کرتی ہے۔ اگر شعاع نہ ہوتی تو کبھی آفتاب نہ پہچانا جاتا آفتاب کی معرفت انہی شعاعوں سے ہوتی ہے اور شعاع کی معرفت ہی آفتاب کی معرفت ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من رد علینا رد علی اللّٰہ من شك فینا شك فی اللّٰہ و من عرفنا عرف اللّٰہ و من تولی عنا تولی عن اللّٰہ ومن اطاعنا اطاع اللّٰہ

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۲، مطبوعہ بیروت

طوالع الانوار، ص ۱۲۶ مطبوعہ تہران، ایران

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۰۰، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۴۸۶، مطبوعہ بیروت، چاپ نو

جس نے ہمارے فرمان کو رد کیا اس نے اللہ کے حکم کو رد کیا جس نے ہماری عظمت میں شک کیا اس نے درحقیقت عظمت الٰہی میں شک کیا اور جس نے ہماری معرفت کی اس نے درحقیقت خدا تعالیٰ کی معرفت کی اور جو ہم سے پھر گیا وہ دراصل خدا سے پھر گیا۔ جس نے ہماری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

سوم: چونکہ آفتاب کی شعاع نے آفتاب کا وجود ثابت کیا ہے اور شعاع آفتاب، آفتاب کا مظہر ہے لہٰذا جب سے آفتاب کو آفتاب تسلیم کیا جائے گا تب سے شعاع آفتاب کو تسلیم کرنا لازمی ہوگا۔

شعاع آفتاب کا صدور بلا کیف ہوتا ہے

چونکہ آفتاب سے شعاع جب پھوٹتی ہے تو وہاں نہ کیف ہے نہ کیفیت لہٰذا آفتاب الٰہیہ کی شعاع نورانیہ حضرات محمدؐ وآلِ محمدؐ کی تخلیق بھی بلا کیف ہے۔

شعاع جلال الٰہی کی بلا کیف تخلیق

قال علیہ السلام یفصل نور من نور ربنا یفصل نور الشمس من الشمس ای کما لم یخرج من الشمس شیء ولم فیها شیء بل صدر منها بلا کیف کذلك نورنا صدر من نور اللّٰه

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

شرح خطبہ شریفہ تتضمن آیۃ النور، ص ۱۶۷، مطبوعہ، ایران، چاپ نو

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کہ ہمارا نور نور خداوندی سے ایسے صادر ہوا جیسے آفتاب سے اس کی شعاعیں اور کرنیں پھوٹتی ہیں جیسے کہ شعاع کے صادر ہونے میں ظاہر ہونے سے نہ تو آفتاب میں کوئی شے داخل ہوتی ہے اور نہ کوئی اس سے کوئی شے خارج ہوتی ہے بلکہ بلا کیف اس کا صدر ہوتا ہے اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کا نور بھی نور خداوندی سے بلا کیف صادر ہوا یعنی ان نفوس نورانیہ کی تخلیق کیف وکیفیت سے منزہ ومبراء ہے۔

رجوع الی المقصود

اب ولایت کلیہ مطلقہ کے ذکر میں جو ولا خلق انفسھم ارشادفرمایا تو اس سے مراد جسم اصلی کی خلقت نہیں اس لئے کہ وہ تو آفتاب الٰہیہ کی شعاع اور اشباح جلال کبریا ہیں۔ بلکہ خلقت سے جسم ظاہری کی خلقت مراد ہے کہ ولایت کلیہ مطلقہ کا تاجدار بجسم اصلی اپنے جسم ظاہری کی خلقت پر شاہد ہے یہ جسم ظاہری بمنزلہ لباس ہے جس طرح روح لطیف تر ہے اسی طرح ان انوار قدسیہ کا جسم ظاہریہ نورانیہ بھی لطیف تر ہے اور جسم اصلی پر مانند پوشاک ہے۔ اسی جسم ظاہری یا پوشاک بشری میں جب ہمارے سامنے آتے ہیں تو اسی کے باعث ہم ان کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ورنہ جسم اصلی جو جلال الٰہی کی شعاع ہے اس کو دیکھنے کی کسی میں تاب نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اس پر شاہد ہے چنانچہ دعائے سمات میں وارد ہے:

https://www.shiabooks.pk

و بنورو جهك الذى تجليت به للجبل فجعلته دكا و خر موسى صعقا

ملاحظہ فرمائیں:

دعاء سمات مفاتیح الجنان، ص ۷۲، مطبوعہ بیروت، لبنان

اے اللہ تجھے اپنے چہرے وجہ اللہ کے نور کا واسطہ جس کی تو نے کوہ طور پر تجلی دکھائی اور اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام غش کھا کر گر گئے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللّٰه تبارك و تعالىٰ خلق نورمحمد صلى اللّٰه عليه وآله وسلم من نوراخترعه من نور عظمته وجلاله وهو نور لا هوتية الذى تبدى منه

و تجلی لموسیٰ بن عمران علیه السلام فی طور سیناء فما استقرله ولا طاق موسیٰ لرویة ولا ثبت له حتیٰ خرصعقاً مغشیاً علیه وکان ذالك النور محمد صلی الله علیه و آله وسلم الخ

ملاحظہ فرمائیں: تاویل الآیات الباہرہ، ج ۱، ص ۳۹۷

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۸، مطبوعہ بیروت

شرح دعائے الجب، ص ۲۲۷، مطبوعہ ایران

کفایۃ الموحدین فی عقائدالدین، ج ۲، ۳۹۷، مطبوعہ قم مقدسہ ایران

تفسیر البرھان، ج ۳، ص ۱۹۳، مطبوعہ قم مقدسہ ایران

کفایۃ الخصام فارسی ترجمہ غایۃ المرام، ص ۴۰۴، باب اول، مطبوعہ تہران، ایران

https://www.shiabookspdf.com/

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۴۳، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۲۱۷/۲۱۸، مطبوعہ بیروت، چاپ نو

ترجمہ: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اپنی عظمت وجلالت کے نور سے خلق فرمایا نور عظمت وجلال یعنی جس نور سے اس کی عظمت وجلال کا ظہور ہوتا ہے اور یہ وہ نور لاھوتی ہے جو اس سے ظاہر ہوا اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے طلب رویت کے وقت جس کی تجلی ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام برداشت ہی نہ کر سکے اور غش کھا کر گر گئے۔ یہی نور نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی ایک جھلک پڑی تو کوہ طور سرمہ بن گیا اور جو نوع انسانی کے افراد تھے وہ ہلاک ہو گئے۔

موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر گئے اس لئے کہ وہ نوع انسانی کے فرد نہیں تھے بلکہ انبیاء پسینہ محمدیؐ سے خلق ہوئے تھے لہٰذا ہلاک نہ ہوئے البتہ غش کھا گئے چونکہ ان انوار قدسیہ کے جسم اصلی کو دیکھنے کی کسی میں تاب نہیں لہٰذا خدائے رحمٰن نے ان نفوس نورانیہ کے جسم اصلی پر جسم ظاہری کا لباس پہنایا تا کہ مخلوق ان کی زیارت سے مشرف ہو سکے۔ یہ نفوس قدسیہ صرف انسانوں کے لئے ھادی نہیں بلکہ عالمین کے لئے ھادی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن (سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَ (سورۃ الفرقان، آیت ۱)

یہ ذوات مقدسہ حجۃ اللہ علی العالمین اور خلیفۃ اللہ علی العالمین ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

رب العالمین کے قائم مقام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

ظاھر ھما بشریة و باطنھما لا ھوتیة ظھر اللخلق علی ھیاکل الناسوتیة حتی لیطقوا رؤیتھما و ھو قولہ تعالیٰ و للبسنا علیھم ما یلبسون فھما مقاماً رب العالمین و حجاباً خالق الخلائق اجمعین

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر البرھان، ج ۳، ص ۱۹۳، مطبوعہ ایران قم

کفایۃ الموحدین فی عقائد الدین، ج ۲، ص ۳۹۷، مطبوعہ ایران قم

صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۲۱۸، مطبوعہ بیروت، چاپ نو

ترجمہ : ان نفوس نورانیہ کا ظاہر بشریت اور باطن لاھوتی ہے۔ یہ انوار قدسیہ شکل

انسانی میں اس لئے تشریف لائے تا کہ مخلوقات ان کے دیدار کی تاب لاسکیں ان کی زیارت سے مشرف ہوسکیں جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ (سورۃ الانعام، آیت ۹)

اور اگر ہم ملائکہ کو بھیجتے تو انہیں بھی مردوں کی صورت میں بھیجتے۔ یہ ذوات مطہرہ رب العالمین کے قائم مقام ہیں اور جمیع مخلوقات کے لئے خالق کے حجاب ہیں یعنی ایک طرف خالق دوسری طرف مخلوق فیوض خداوندی مخلوقات تک انہی کے دست مبارک سے پہنچتے ہیں۔ جمیع مخلوقات ارضی وسماوی پر حجت خدا ہیں۔ ایک دو نہیں بلکہ کئی ہزاروں عالم خدا نے خلق فرمائے ہیں۔ ان انوار قدسیہ کو تمام عوالم پر اپنا قائم مقام اور تکوین وتشریع میں خلیفہ بنایا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر الصادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ خلق اثنی عشر الف عالم کل عالم منھم اکبر سبع سموات و سبع ارضین ما یری عالم غیر ھم وانی الحجۃ علیھم

ملاحظہ فرمائیں: انوار النعمانیہ، ج ۱، ص ۱۶۵، مطبوعہ تبریز، ایران، چاپ نو

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بارہ ہزار عوالم خلق فرمائے ہیں۔ ہر عالم سات آسمانوں اور سات زمینوں سے بڑا ہے ان میں سے کسی ایک کو پتہ نہیں کہ خداوند عالم نے کسی اور عالم کو بھی خلق کیا ہے اور ہم ان تمام عوالم پر حجت خدا ہیں۔

اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ

مظہر جلال و جمال

سرکار عالم بزرگوار عارف بصیر سلطان المتکلمین صدر المحققین سرکار علامہ نبی بخش مشہدی اعلی اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ کا بیان حقیقت ترجمان:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جلیل القدر صحابی جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ خداوند کریم نے فرمایا کُلُّ شَیْءٍ هَالِک اِلَّا وَجْهَه ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے سوائے میرے رخ انور (وجھہ اللہ) کے پھر ارشاد فرمایا و انتم وجهی لا تبیدون ولا تهلکون ولا یهلك من والاکم اے محمد و آلِ محمد علیہم السلام آپ رخ اقدس الٰہی ہیں آپ وجھہ اللہ ہیں ہرگز ہرگز آپ نے نہ ہلاک ہونا ہے نہ فنا ہونا ہے بلکہ جو آپ سے محبت والفت وولایت اور آپ کے دیئے گئے دستور حیات پر عمل پیرا ہوگا وہ بھی نہ ہلاک ہوگا نہ فنا ہوگا۔

https://www.shiabookspdf.com/

الحمد لله الذی جعلنی بفضله و منه من محبی ائمة الطاهرین و الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی محمد و آله الطاهرین صلوٰة الله علیهم اجمعین

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خداوند عالم نے وجہہ اللہ قرار دیا ہے اور پروردگار عالم نے انہیں اپنے جلال و اکرام کا مظہر بنایا ہے چونکہ جلال الٰہیہ کے مظہر ہونے کے مقام پر یہ فائز ہیں اس مقام کی نسبت سے مخلوقات کو فنا کرتے ہیں موت مسلط کرتے ہیں اور مقام مظہر کا جمال و اکرام کی بدولت مخلوقات کی حاجات پوری اور ارزاق عطا فرماتے ہیں وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَام (سورۂ رحمٰن، آیت ۲۷)

پھرفرمایا:یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ (سورۂ رحمٰن، آیت ۲۹)

وجہہ کا مقام یہ ہے کہ وہ جمیع اہل سموات عالم علویہ اور تمام اہل زمین عالم سفلی کی حوائج کو پورا کرنے والا ہے اور عالم علوی و عالم سفلی اہل سموات و اہل ارضین وجہہ اللہ سے ہی سوال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ خداوند متعال نے جمیع عوالم امکانیہ کا ولی امور (نظام عالم چلانے والا) ان ذوات متعالیہ کے علاوہ کسی کو نہیں بنایا یہی حاجات مخلوقات کے پورا کرنے والے ہیں۔

پس عالم انوار والوں کی حاجات شکل نورانی میں متشکل ہوکر سرانجام دیتے ہیں اور عالم ارواح والوں کی حوائج شکل روحی میں ظاہر ہوکر پورا کرتے ہیں اور عالم ملکوت والوں کے مسائل وحوائج شکل ملکوتی میں متشکل ہوکر حل فرماتے ہیں اس عالم مادیات عالم ناسوت کے حوائج ومشکلات اس ظاہری صورت میں ظاہر ہوکر حل فرماتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

انا اتقلب فی الصور کیف اشیاء

میں مختلف صورتوں اور شکلوں میں ظہور و بروز کرتا ہوں یہ مقام وجہہ اللہ اور ہر مقام پر اس کی مناسبت سے ظہور كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ یعنی وجہہ اللہ ہر عالم میں ہر زمان میں، ہر مکان میں ہر روز نئی شان، نئی شکل وصورت میں جلوہ گر ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

القسطاس المستقیم، ص ۱۱۱/۱۱۲، مطبوعہ ۱۳۶۵ھ

خلیفۃ اللہ کا عالمین میں ظہور

اس عالم سے بالاتر ہزار ہزار عالم ہیں اور ہر عالم میں آدم ہیں پس ہزار ہزار آدم ہیں اور ہر ایک عالم میں رہنے والے دوسرے عوالم کے بسنے والوں کو نہیں جانتے اور ہمارے پیغمبر سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عوالم بالا کے ہر ہر عالم میں جلوہ فرمایا ہے۔ جس عالم میں جلوہ افروز ہوئے اسی عالم کا لباس پہنا (یعنی اس کی صورت وشکل) اور اسی عالم کی زبان میں گفتگو فرمائی جو اس عالم کی زبان تھی حتیٰ کہ اس عالم میں تشریف لائے تو اس عالم کا لباس پہنا۔ پوشاک بشری میں ظہور فرمایا اور اسی عالم کی زبان میں گفتگو فرمائی اور اپنی رسالت پہنچائی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عالم میں حاضر ہوئے اور اس امت میں جو اس عالم کی تھی۔

https://www.shiabookspdf.com/

ذوات قدسیہ اپنے کمالات ذاتیہ نورانیہ کے باعث جمیع عوالم میں جلوہ افروز ہیں اور ہدایت فرماتے ہیں اسی عالم کے لباس میں صورت ظاہری اور اسی عالم کی زبان میں کلام فرما کر تبلیغ رسالت وامامت سرانجام دیتے ہیں۔ عالم انوار میں لباس نورانی شکل نورانی عالم لاھوت میں لباس لاہوتی شکل لاہوتی عالم ملکوت میں لباس ملکوتی شکل ملکوتی اور عالم عقول میں جلوہ تو لباس عقلانی کے ساتھ عالم ارواح میں لباس روحانی کے ساتھ شکل روحانی، عالم نفوس میں لباس نفسانی کے ساتھ عالم طبائع میں لباس طبیعائی کے ساتھ عالم مواد جسمیہ میں لباس ھبانی کے ساتھ اور عالم ارضی میں لباس ارضی کے ساتھ یعنی عالم ناسوت میں تشریف لائے تو لباس بشری یعنی شکل وصورت بشری میں تشریف لائے جیسے امت تبدیل ہوئی عالم تبدیل ہوا۔ ان ذوات قدسیہ نے لباس تبدیل فرمایا۔ صورت

ظاہری تبدیل فرمائی۔

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا کہ:

التقلب فی الصور کیف اشباء

ملاحظہ فرمائیں: طوالع الانوار، جلد ا، ص ۹۴، مطبوعہ تہران، ایران

جس صورت میں چاہا انہوں نے ظہور فرمایا۔ ویسی صورت تبدیل ہوئی لیکن ان نفوس قدسیہ کی حقیقت اصلیہ نوریہ روحانیہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی صرف ظاہری لباس تبدیل فرمایا جو جسم اصلی پر مانند پوشاک ہے یہی وجہ ہے کہ ان انوار قدسیہ کے جسم اصلی کے ساتھ ساتھ جسم ظاہری ''لباس بشری'' پر بھی سلام وارد ہے چنانچہ زیارت میں وارد ہے

صلوٰت اللہ علیکم و علی ارواحکم و علی اجسامکم و علی اجسادکم و علی شاھد کم و علی غائبکم و علی ظاھر کم و علی باطنکم

ملاحظہ فرمائیں:

زیارت امام حسین علیہ السلام مفاتیح الجنان، ص ۴۲۹، مطبوعہ بیروت، لبنان

درود وسلام ہے آپ پر آپ کی ارواح پر اور اجساد مبارکہ پر اور اجسام نورانیہ پر اور آپ کے حاضر پر اور غائب پر اور ظاہر پر اور آپ کے باطن پر۔

ولا خلق انفسھم

ارشاد باری ہے: ولا خلق انفسھم ہم نے ابلیس اور اس کی ذریت کو ان کے نفوس کی خلقت پر گواہ نہیں بنایا یعنی صاحب ولایت مطلقہ کلیہ وہ ہوں گے جو اپنے نفوس کی خلقت

پر شاہد ہوں اور حضرات محمدؐ وآلِ محمدؐ وہ انوار الٰہیہ ہیں۔ وہ صاحب ولایت مطلقہ کلیہ ہیں۔ جو بجسم اصلی اپنے جسم ظاہری بشری کی خلقت پر شاہد ہیں۔

جسم اصلی اور جسم ظاہری

حضرت امام عالی مقام علی نقی علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

و اسمآء کم فی الا سمآء و اجساد کم فی الاجساد و ارواحکم فی الا رواح و انفسکم فی النفوس و اثارکم فی الاثار

ملاحظہ فرمائیں: زیارت جامعہ کبیرہ مفاتیح الجنان، ص ۵۴۹، مطبوعہ بیروت، لبنان

اے اہلبیت علیہم السلام آپ کے اسماء اسماء میں ہیں اور آپ کے اجساد اجساد میں ہیں اور آپ کی ارواح ارواح میں ہیں اور آپ کے نفوس نفوس میں ہیں، اور آپ کے آثار آثار میں ہیں۔

https://www.ibtbooks.pdf.com/

زیارت جامعہ کبیرہ کے ان فقرات کی مفصل شرح ہماری کتاب حجۃ الساطعہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سر اللہ فی العالمین علیہ السلام کا فرمان ذیشان:

انا ذات الذوات و الذات فی الذوات للذات

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۶۵، مطبوعہ بیروت، لبنان

میں ذات ہوں ذاتوں کی ذات میں ایک ذات کے لئے اس حدیث شریف سے بہت سارے اسرار ولایت ومعارف الٰہیہ منکشف ہوتے ہیں اور ہمارے موقف کی تائید ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل نکات مرتب ہوتے ہیں۔

اولاً :

نور واحد

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں موجود تھی اتنے میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے بھائی کو اپنے سینہ نورانیہ سے لگایا بغلگیر ہوئے۔ ہم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو تشریف لاتے دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سینہ سے لگایا بغلگیر ہوئے ہم دیکھ رہے تھے مگر اچانک حضرت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، وہاں فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جب ہمیں حضرت سر اللہ فی العالمین علیہ السلام نظر نہ آئے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے ابن عم کہاں گئے؟ آپؐ نے انہیں سینہ سے لگایا معانقہ فرمایا مگر اب فقط آپؐ ہیں وہ کہاں گئے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا اے لوگو کیا تم نے مجھ سے نہیں سنا کہ انا و علی من نور واحد (ہمارا نور ایک ہے صلب عبدالمطلب علیہ السلام میں آکر دو حصوں میں منقسم ہو گیا ایک حصہ صلب عبداللہ علیہ السلام میں آیا اور دوسرا حصہ ابوطالب علیہ السلام میں) آج جب ہم نے معانقہ فرمایا ہم ملے تو وہ منزل اول کے مشتاق ہوئے پس حضرت علی علیہ السلام کا نور میرے نور میں امتزاج فرما گیا ہے۔ اس لئے تمہیں ایک ہستی نظر آ رہی ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا اس وقت ہمارے چہرے شدت رعب سے سفید ہو گئے اور دل کانپ

رہے تھے۔ جب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی غیبت نے طول کھینچا تو ہم نے عرض کی یارسول اللہ بحق من ارسلك بالحق آپ ہمیں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خبر دیں اور انہیں ظاہر فرمائیں تا کہ ہمارے دلوں سے شک دور ہو اور تعجب کافور ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی منی و انا من علی علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اس وقت آپ کی پیشانی ہمایونی سے پسینہ اطہر کے قطرات نمودار ہوئے اور جبیں اقدس سے اس قدر نور روشنی ظاہر ہوئی کہ ہم نے گمان کیا کہ اس نور سے تمام اہل زمین جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری یہ حالت دیکھ رہے تھے اس وقت ارشاد فرمایا:

این قیوم الا ملاك این مدبر الا فلاك این مبداء الکائنات این حقیقة الموجودات این عالم الغیب و المکاشفات این الصراط المستقیم و این من بغضه عذاب الیم این اسد اللّٰه الغالب این الذی دمه دمی الحمه الحمی و روحه روحی این الامام الهمام امیر المومنینؑ

کہاں ہے وہ جو املاک عالم ملک وملکوت کو قائم کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جو افلاک کی تدبیر کرنے والا؟ یعنی عوالم کو قیام میں لانے والا اور آسمانوں کا نظام چلانے والا؟ کہاں ہے وہ جو مبداء کائنات؟ یعنی جس کے لب ہائے اقدس کی جنبش کن سے تخلیق کائنات ہوتی ہے۔ کہاں ہے حقیقت کائنات؟ کہاں ہے عالم الغیب و مکاشفات؟ کہاں ہے صراط مستقیم؟ وہ جس کا بغض عذاب علیم کا باعث ہے۔ کہاں ہے اسد اللہ غالب؟ کہاں ہے وہ جس کا خون میرا خون ہے۔ جس کا گوشت میرا گوشت ہے اور جس کی روح میری

روح ہے۔ کہاں ہے امام الھمام امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام۔ اتنے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی آواز آئی لبیک لبیک یا سید البشرؐ جب ہم نے مولاؑ کی آواز سنی تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ رہے تھے اچانک آپ کی داہنی طرف حضرت علی علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمارہے تھے لبیک لبیک یا سید البشرؐ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اور علی علیہ السلام ایک کیسے ہو گئے؟ اور پھر ظاہر کیسے ہوئے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر مولا علی علیہ السلام وہ امر عظیم ہے جسے اللہ جانتا ہے جب ہم بغلگیر ہوئے۔ ان کا سینہ میرے سینہ سے لگا تو ان کا گوشت میرے گوشت میں ان کا خون میرے خون میں اور ان کا نور میرے نور میں امتزاج کر گیا جیسے ہم خلقت اول میں ایک تھے۔ اس عالم ناسوت میں صورت بشری میں آنے سے پہلے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۴، مطبوعہ بیروت

صحیفۃ الابرار، ج ۳، ص ۲۷۶، مطبوعہ بیروت

کتاب المبین، ج ۱، ص ۲۸۲، حاشیہ، مطبوعہ ایران

شرح حدیث معرفت بالنورانیہ، مطبوعہ ایران بحوالہ بحار الانوار

اس حدیث شریف کی توثیق حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے اس فرمان سے ہوتی ہے۔

اجسادکم فی الاجساد واروا حکم فی الارواح و انفسکم فی النفوس و اثارکم فی الآثار

ملاحظہ فرمائیں: زیارت جامعہ کبیرہ

مفاتیح الجنان، ص ۵۴۹، مطبوعہ بیروت، لبنان

نیز اسی زیارت جامعہ کبیرہ میں ارشاد فرمایا:

ان ارواحکم و نورکم و طینتکم واحدہ

تحقیق آپ کی روح، نور اور طینت ایک ہے

ملاحظہ فرمائیں:

مفاتیح الجنان ۵۴۸، مطبوعہ بیروت، لبنان

ثانیاً

نور واحد

https://www.shiabookspdf.com/

ہم ایک ہیں

اولنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ او سطنا محمدؐو کلنا محمدؐ کی عملی تفسیر

ثقہ جلیل حضرت جابر بن یزید جعفیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت امام سید الساجدین علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت باقر العلوم علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا من ھذا؟ (یہ کون ہیں)

ہم نے عرض کی آپ کے فرزند حضرت امام باقر علیہ السلام ہیں پھر فرمایا من انا؟ (میں کون ہوں)

ہم نے عرض کیا آپ ان کے والد گرامی علی بن الحسین علیہ السلام ہیں۔

فتکلم بکلام لم نفھم فاذا محمد بصورۃ ابیہ علی بن الحسین و اذ علی بصورۃ ابن محمدؐ

پھر آپ نے ایسا کلام فرمایا جسے ہم سمجھ نہ سکے اچانک حضرت محمد باقر علیہ السلام اپنے والد گرامی قدر حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ جب ہم نے یہ حالت دیکھی تو تعجب سے کہہ دیا لا الہ الا اللہ امام علیہ السلام نے فرمایا: لا تعجبوا من قدرة الله انا محمدؐ و محمدؐ انا قدرت الٰہی سے تعجب نہ کریں میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں اتنے میں باقر العلوم علیہ السلام کی آواز آئی۔

یا قوم لا تعجبوا من امر الله انا علیؑ و علیؑ انا و کلنا واحد من نور واحد اروحنا من امر الله اے قوم امر الٰہی سے تعجب نہ کرو میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں ہم سب ایک ہیں اور ایک نور سے ہیں اور ہماری روح امر اللہ سے ہے۔

اولنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ واوسطنا محمدؐ و کلنا محمدؐ ہمارا اول بھی محمدؐ ہے اور آخر میں بھی محمدؐ ہے ہم سب ہی محمدؐ ہیں صلواۃ اللہ علیہم اجمعین

https://www.shiabookspdf.com/

فلما سمعو ذلك خر والو جو هم سجداً و هم يقولون آمنا بولايتكم و بسر كم و بعلانيتكم واقررنا بخصا ئصكم

جب آپ کا فرمان واجب الاذعان ہم نے سنا تو سب کی جبینیں سجدہ میں جھک گئیں اور عرض کی کہ ہم ایمان لائے آپ کی ولایت مطلقہ کلیہ پر آپ کے ظاہر و باطن پر اور اقرار کرتے ہیں آپ کے جمیع خصائص (ظاہریہ و باطنیہ) کا۔

فقال الامام زين العابدين يا قوم ارفعو رؤسكم فانتم الان العارفون الفائزون المستبصرون و انتم الكاملون البالغون اللّٰه اللّٰه لا تطلعواء احداً من المقصرين المستضعفين علىٰ ما رأئيتم منى و من محمدؐ

فیشنعوا علیکم و یکذبو کم الخ

پھر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو اپنے سروں کو اٹھاؤ اب تم عارف ہو فائز المرام ہو، مستبصر ہو اور کامل الایمان مومن ہو اللہ اللہ جو کچھ تم نے مجھ سے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام سے اسرار ولایت دیکھے ہیں اور ان کا ذکر مقصرین اور مستضعفین تنگ دل لوگوں سے نہ کرنا وہ تم پر لعن و تشنیع کریں (شیخی غالی مفوضہ نصیری) جیسے الفاظ سے تمہیں یاد کرنے لگیں گے اور تمہارے کلام کو جھٹلانے کی سعی مذموم کریں گے۔

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۶، ص ۱۴، مطبوعہ بیروت

صحیفۃ الابرار فی مناقب المعصومین الاطہار، ج ۲، ص ۱۵۷، مطبوعہ کویت، چاپ نو۔

الکتاب المبین، ج ۱، مطبوعہ ایران

ثالثاً

نور واحد کی چودہ تجلیاں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

اولنا محمدؐ و آخر نا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ و کلنا محمدؐ ولا تفرقوا بیننا فانا نظهر فی کل زمان و وقت واوان فی ای صورة شئنا باذن اللّٰه عزو جل و نحن اذا شئنا شاء اللّٰه

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۶، ص ۶ تا ۷، مطبوعہ لبنان

صحیفۃ الابرار، ج۱،ص ۸۸، مطبوعہ بیروت، چاپ نو

الکتاب المبین، ج۱، مطبوعہ ایران

ہمارا اوّل بھی محمد ہے ہمارا آخر بھی محمدؐ ہمارا درمیان والا بھی محمدؐ ہے اور ہم سب ہی محمدؐ ہیں۔ ہمارے درمیان تفریق مت کرو ہم نے ظہور کیا ہر زمانے میں ہر وقت اور جس صورت میں چاہا باذن اللہ ظاہر ہوئے اور ہم وہ چاہتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے ان انوار قدسیہ کا نور ایک ہے مگر اس نور واحد نے چودہ (۱۴) صورتوں میں تجلی فرمائی۔ زمانہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بصورت محمد، زمانہ مرتضیٰ علیہ السلام میں بصورت علیؑ زمانہ حسن مجتبیٰ علیہ السلام میں بصورت حسنؑ، زمانہ حسین علیہ السلام میں بصورت حسینؑ، زمانہ زین العابدین علیہ السلام میں بصورت سجادؑ اور زمانہ محمد باقر علیہ السلام میں بصورت باقر العلوم، زمانہ جعفر صادق علیہ السلام میں بصورت صادقؑ، زمانہ موسیٰ کاظم علیہ السلام میں بصورت کاظمؑ، زمانہ علی رضا علیہ السلام میں بصورت رضاؑ، زمانہ محمد تقی علیہ السلام میں بصورت تقیؑ، زمانہ علی نقی علیہ السلام میں بصورت نقیؑ، زمانہ حسن عسکری علیہ السلام میں بصورت عسکریؑ اور اب زمانہ حضرت قائم علیہ السلام میں بصورت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میں موجود ہیں۔ اس لئے کہ کلھم روح و احداً نو راً واحد طینۃ واحدۃ معصومون مطھرون عالمون قادرون

https://www.shiabookspdf.com/

رابعاً:

سب ہی محمدؐ ہیں اور سب ہی علیؑ ہیں

ثقہ جلیل محمد بن سنان علیہ الرضوان نے حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام

کی خدمت میں عرض کیا یا مولانا من انت میرے مولا آقا آپؑ کون ہیں یعنی آپ کا باطنی مقام کیا ہے؟

کیا تم نے ہمارے جد کا فرمان نہیں سنا اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد .انا محمد الاول انا محمد الثانی و کل محمد انا ھو محمد باقر علیہ السلام کے بعد میں محمد دوسرا محمد ہوں پھر فرمایا:انا علی العسکری و علی علی و کلا علی انا ھو میں ہی حسن عسکری ہوں میں میں علی نقی ہوں میں ہی علی رضا ہوں۔ پھر فرمایا: انامحمد و انا محمد پھر حضرت نے بارہ آئمہ کے نام لئے اور فرمایا انا علی انا علی پھر آپ نے بارہ آئمہ علیہم السلام کے نام لئے

ملاحظہ فرمائیں: الحجب والانوار، ص۴، مطبوعہ لبنان

https://www.shiabookspdf.com/

خامساً:

تجلیات نور واحد

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

ثقہ جلیل محمد بن سنان علیہ رحمۃ الرضوان کہتے ہیں کہ میں ساتویں تاجدار امامت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کاشانہ ولایت پر حاضر ہوا اور بارگاہ امام علیہ السلام میں عرض کیا میرے مولا، میرے آقا میری چشم بصارت اور بصیرت کو کھول دیں تا کہ میں آپ کے بلند ترین مقامات کو دیکھنے کا شرف حاصل کر سکوں۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا میرے اس نونہال فرزند شہزادے کی طرف جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک گہوارہ سجا ہوا رکھا تھا۔ میں اس ملکوتی نورانی گہوارے کے پاس گیا میں نے وہاں دو ماہ کا رشک قمر شہزادہ دیکھا۔

میں نے حضرت کو سلام کیا۔

شہزادے عالی وقار نے فرمایا: اے محمد بن سنان انا موسیٰؑ و موسیٰؑ انا میں ہی موسیٰ کاظمؑ ہوں اور موسیٰ کاظم علیہ السلام میں ہی ہوں۔ میں ہی جعفر صادق علیہ السلام اور محمد باقر علیہ السلام ہوں اور میں ہی حسن مجتبیٰ علیہ السلام ہوں، میں ہی علی مرتضیٰ علیہ السلام ہوں اور میں ہی سرور کونین۔ انا ظهرت بسبعة حجب نوريه میں سات حجابات نورانیہ سے ظاہر ہوا ہوں۔ میں وہ ہوں کہ کوئی شئے میرے جیسی نہیں، نہ میری شباہت رکھتی ہے اور کوئی چیز مجھے عاجز نہیں کر سکتی۔ نہ مجھ پر غالب آسکتی ہے۔

اے محمد بن سنانؓ کیا تو نے مجھے پہچان لیا ہے؟

محمد بن سنانؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا میرے سردار میں آپؑ کے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور ظہورات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ کے مقامات عالیہ کا اقرار کرتا ہوں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ہمارے دوست (اللہ اکبر کتنا بڑا مقام عطا فرمایا) تمہارے قلب کا اللہ نے اور ہم نے امتحان لے لیا ہے ہم تم سے راضی ہیں۔ تمہاری حیات باسعادت ہے اور وفات باکرامت ہوگی۔ ابرار لوگوں کی طرح نیک اور بزرگ ترین لوگوں کی طرح اور میری وفات کے بارے میں بل لا اموت میرے لئے موت نہیں (چونکہ میں حی لا یموت کا مظہر ہوں۔) میرے لئے موت نہیں ہے۔

پھر فرمایا کچھ دیکھنا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں میرے آقا و سردارؑ! آپ نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا میں نے دیکھا کہ آپ عرض و سماء میں موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے مولا آپ کے امر کو اور آپ کی رضا اور اطاعت کو تسلیم کرتا ہوں اور اس کی گواہی دیتا

ہوں۔

حضرت نے فرمایا سچ کہہ رہے ہو۔تم صدیق ہو حضرت نے ارشاد فرمایا مجھے دیکھو میں نے حضرت کے رخ انور کو دیکھا جو مثل مہتاب منور تھا میں نے غور کیا تو آپؑ کا چہرہ اقدس ایسا تھا جیسے آپ کے جد بزرگوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، پھر دیکھا تو صورت علی امیر المومنین علیہ السلام میں نظر آئے اور پھر حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور پھر صورت امام حسین علیہ السلام کے جمال بے مثال کی زیارت کی پھر فرمایا:

اے محمد بن سنان یہ نطق واحد ہے اور زبان واحد ہے۔

میں عالمین کی تربیت کرنے والا ان کا مربی ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں: فضائل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، ص ۱۷۹، مطبوعہ مشہد مقدس

https://www.shiabookspdf.com/

کتب اہل سنت سے تائید

محمد بن عیسیٰ ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابی حبیب نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے شہر کی جو مسجد ہے جس میں حاجی لوگ جب آتے ہیں تو نماز پڑھتے ہیں۔ اس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے ایک طشت پڑا ہوا ہے جس میں عمدہ (صیحانی) کھجوریں ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر کر مجھے کھجوریں عطا فرمائیں میں نے ان کو لے کر گنا۔ وہ اٹھارہ تھیں، جب میں بیدار ہوا تو میں نے ان کی تعبیر یہ لی کہ میری عمر اٹھارہ سال باقی ہیں یعنی اٹھارہ سال زندہ رہوں گا۔ اس خواب

کے بعد جب بیس دن گذر گئے تو میں اپنی زمین پر تھا۔ جہاں زراعت کرتا تھا تو مجھے اطلاع ملی کہ امام رضا علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور اس مسجد میں ہیں اور لوگ دور سے آ کر امام علیہ السلام کو سلام کرنے جا رہے ہیں اور میں بھی گیا اور امام کو مسجد میں اس چٹائی پر بیٹھے ہوئے دیکھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپؑ کے سامنے طشت ہے جس میں صیحانی کھجوریں ہیں میں نے آپ کو سلام عرض کیا آپؑ نے سلام کا جواب دیا اور مجھے قریب بلایا اور مٹھی بھر کر کھجوریں دیں۔ میں نے ان کو گنا وہ اتنی تھیں جتنی مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھیں یعنی اٹھارہ۔ میں نے امام کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے زیادہ دیجئے تو امام نے فرمایا اگر تجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ دیتے تو میں بھی ضرور زیادہ دیتا۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

صواعق محرقہ، ص ۲۰۵، مطبوعہ ملتان

شواہد النبوت، ص ۱۸۸، مطبوعہ پشاور

بارہ امام علیہم السلام، ص ۴۶۳ تا ۴۶۴، مطبوعہ لاہور

سادساً:

اصحاب کساء کے مقامات متعالیہ

حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے مقامات معنویہ و معارف نورانیہ ملکوتیہ کا احصاء ممکن نہیں اور نہ ہی ان کا بیان کیا جا سکتا ہے۔ جمیع مخلوقات ارضیہ وسماویہ کے اقلام و قراطیس فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ کے لکھنے سے مکمل عاجز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مناقب

نورانیہ کے تسلیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چوں چراں سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں ہم بحر مناقب سے چند در آبدار اہل ایمان و ایقان صاحبان وجدان کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ حدیث مشکل صعب و مستصعب احادیث میں ہے اور حکم معصوم یہ ہے کہ اگر ان ذات متعالیہ کا فرمان سمجھ آجائے تو خدا کا شکر ادا کری اور اگر گراں لگے تو اور سمجھ نہ آئے تو معصوم کی طرف لوٹا دیں کہ اپنے فرمان و مقام کو بہتر جانتے ہیں اگر انکار نہ کرنے والا نکار لفضائلھم ھوا الکفر ان ذوات مقدسہ کے فضائل کا انکار کفر ہے (ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، جلد ۲۵، ص ۳۶۶، طبع بیروت)

واضح کرتے ہیں کہ ممکن بعض طبائع انسانی پر گراں گزرے مگر کلمہ حق کا ابلاغ واجب تر ہے۔ ممکن ہے اس حدیث سے بعض لوگوں کے دلوں میں شکوک و ابہام پیدا ہو۔ لہٰذا ہم اس کی تفسیر و تشریح اجمالاً کریں گے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عبداللہ صباح نے پانچ مرتبہ اہل کساء میں سے ہر مالک عصمت و ولایت کو دیکھا ان کا فرمان بھی سنا۔ یہ جو کچھ انہوں نے سنا وہ مقام مظہریت کاملہ یہی لسان الٰہی کا مقام ہے کہ ان کی زبان سے خدا بولتا ہے یہ انہی کی منزل ہے جیسا کہ پیغمبر خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور پر دیکھا کہ درخت سے آواز آرہی تھی۔ انی انا اللّٰہ یا موسیٰ

روا باشد انا الحق از درختے　　چرا نبود روا از نیک بختے

حضرت باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

جناب عبداللہ صباح کہتے ہیں کہ میں حضرت امام باقر العلوم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپؑ کی قدم بوسی کی اور عرض کیا۔

سبوح قدوس و قدوس سبوح محمد و علی حق حقا علی و محمد بالانه ونعمانه

اس وقت حضرت باقر العلوم علیہ السلام نے فرمایا:

میں خداوند سبحانہ تعالیٰ کی ہمہ صفت سے موصوف ہوں۔

صباح کہتے ہیں میں حضور کے سامنے زمین پر گر گیا دوبارہ جب میں نے سر اٹھایا تو حضرت امام باقر علیہ السلام کی جگہ امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد نے فرمایا:

آسمان وزمین میں میری ہی وصف وثناء بیان ہوتی ہے۔

عبداللہ کہتے ہیں میں دوسری بار پھر زمین پر گرا اب جو سر اٹھایا تو حضرت مخدومہ کبریٰ صلوات اللہ علیہا کی زیارت ہوئی۔

مخدومہ کائنات نے سندس واستبراق کا قیمتی لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا۔

ہزار ہزار نور کی شعاعیں اس سے نکل رہی تھیں آپ نے ارشاد فرمایا:

ارض وسماء میں میری کوئی مثل نہیں اور نہ ملوکیت میں نہ بشریت میں۔

میں فاطمہ زہراء صلوات اللہ علیہا میں فاطر ہوں اور ارواح مومنین کو میں نے پیدا کیا ہے۔

انی الخالق الباری له الاسماء الحسنیٰ

عبداللہ مصباح کہتے ہیں میں پھر زمین پر گر پڑا۔ اب جو سر اٹھایا تو مخدومہ کی زیارت تو نہ ہوئی میں اس جگہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ بدر کامل شب چہاردہ کے

مہتاب عالم تاب کی مثل روشن رخ انور دیکھا انہوں نے مجھے فرمایا:

اللّٰہ اکبر پھر فرمایا انا اسم اللہ میں اسماء حسنٰی خداوندی سے ایک اسم ہوں الاسماء الحسنیٰ۔ عبداللہ صباح کہتے ہیں میں پھر زمین پر گر گیا۔ سر اٹھایا تو سرکار امامؑ کی جگہ میں نے حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی آپ کا حسن آفتاب و مہتاب پر غالب تھا۔ آپ کے رخ انور کو آفتاب جہاں تاب کے مثل تاباں دیکھا۔ عبداللہ صباحؒ کہتے ہیں میری طرف نگاہ امامت اٹھائی اور فرمایا: لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ میں خداوند عالم سے جدا نہیں ہوں۔ کفار پر عذاب کرنے والا میں ہوں اور اہل ایمان کو پروانہ جنت دینے والا میں ہوں۔ میں حسینؑ بن علیؑ ہوں، میں ہی حسنؑ بن علیؑ ہوں، میں فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہوں اور میں ہی علی مرتضٰی ہوں اور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزلت منیت رکھنے والا ہوں۔ عبداللہ بن صباح کہتے ہیں میں شدت جلال امامت سے زمین پر گر گیا۔ جب سر اٹھایا تو اسی جگہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ کا رخ انور مثل آفتاب مہتاب روشن و منور تھا۔ دندان مبارک مثل ستارگان چمک رہے تھے۔ (ملاحظہ فرمائیں: ام الکتاب، ص ۸/۷، مطبوعہ ہند، چاپ قدیم)

اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اشرار خلق کے شر سے بہت سارے حقائق جو اس حدیث میں تھے بیان نہیں کر سکے اگر کبھی موانع برطرف ہو گئے تو پھر طلوع آفتاب کا منظر قارئین دیکھیں گے۔ (مؤلف)

مقام تجلی کامل خداوندی اور مقام فنافی اللہ کی منازل ہیں

عبداللہ صباحؒ کی روایت میں جو اصحاب کساء صلوات اللہ علیہم اجمعین نے اپنے بلند ترین

مقامات معنویہ بیان فرمائے ہیں یہ سب توحید حقیقی کی منازل ہیں یہ اصل مقام عبدیت حقیقی ہے۔ یہاں ہم جلیل القدر علماء اعلام شیعہ خیر البریہ اور اکابرین اہل تسنن کے بیانات رقم کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سرکار آیت اللہ علامہ جلیل میرزا ابوالقاسم اصفہانی طاب ثراہ کا بیان:

حدیث قدسی ہے "عبدی اطعنی حتیٰ اجعلك مثلی"

اے بندے تو میری اطاعت کر حتیٰ کہ تجھے اپنے جیسا بنادوں گا۔ اے بندے جب تو میری عبودیت کا طوق اپنی گردن میں ڈالے گا تو تجھے سلطنت کلیہ عطا کروں گا جیسے میری ولایت جمیع الجہات ہے ہر شئے میرے تصرف میں ہے اور مطیع ہے تجھے بھی یہ تصرف حاصل ہوگا جیسا کہ لوہے کا ٹکڑا لوہار کی بھٹی کی آگ میں جب گرم ہوکر سرخ ہوتا ہے تو اس سے صفات آتش ظہور کرتی ہیں عبودیت کی منزل میں عبد میں تمام خدائی صفات ظہور کرتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: نفائس الاخبار، ص ۵، مطبوعہ تبریز، ایران

مصباح العارفین، ص ۵۰، مطبوعہ اسلام آباد

https://www.shiabookspdf.com/

مقام فنا فی اللہ

سرکار قدوۃ العلماء و العارفین آیت اللہ میرزا جواد ملکی تبریزی رضوان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ایشان بد رجه قرب رسیده باشند و فانی فی الله شده اندو بصفات الله متصف شده اند

ملاحظہ فرمائیں: رسالۃ لقاء اللہ، ص ۱۱، مطبوعہ ایران

یہ ذوات قدسیہ قرب الٰہی کے درجہ پر فائز ہیں اور فنافی اللہ ہیں اور صفات اللہ سے متصف ہیں۔

فنافی اللہ آیت اللہ خمینی طاب ثراہ کی نظر میں

فرماتے ہیں:

من بخال لبت ای دوست گرفتار شدم
چشم بیمار تورا دیدم و بیمار شدم
فارغ از خود شدم و کوس انا الحق بزدم
ہمچو منصور خریدار سرِ دار شدم

آیت اللہ خمینیؒ کی یہ ساری غزل سراپا نغمہ وحدت ہے وحدت الوجود عابد و معبود کا ایک ہو جانا۔ عاشق و معشوق کا ایک ہو جانا، محبّ و محبوب کا ایک ہو جانا اور جز و کل کا ایک ہو جانا۔ عرفاء کی اصلاح (اصطلاح) میں ''خال'' وہ نقطہ وحدت ہے، ایک ہو جانے کی علامت ہے اس کے برعکس ''زلف'' اور تفرقہ اور پراگندگی کا استعارہ ہے۔

من بخال لبت ای دوست گرفتار شدم

لیکن یہ دوست کون ہے جس کے ساتھ ایک ہو جانے کی بات ہو رہی ہے؟ یہ کون ہے کہ روح کو جس کی لذت وصال کی طلب ہے؟ یہ کون ہے کہ جس کے خال لب نے اس عارف روشن ضمیر کو اپنا اسیر بنا رکھا ہے۔

دوست وہ ہوتا ہے جس کی طرف روح کی کشش ہو عرفاء خدا کے سوا اور کسی چیز کو بھی خاطر میں نہیں لاتے وہ کچھ بھی ہے وہی ہے ''وحدہ لا الہ الا ھو'' اس لئے وہ اس کی ذات کے سوا

کسی اور کو دوست نہیں بناتے وہ ہمہ از اوست کے نہیں بلکہ ہمہ اوست کے قائل ہوتے ہیں۔

فارغ از خود شدم وکوس انا الحق بزدم کا معنی

سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا کی معرفت کے حصول اور مرتبہ عرفان تک پہنچنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو پہچانے اور اس معرفت نفس کے تین مراحل ہیں۔

پہلا مرحلہ: خود بینی ہے یعنی سالک صرف اور صرف اپنے آپ کو دیکھے اور اپنے آپ کو ہر شخص اور ہر چیز سے بلند سمجھے۔

دوسرا مرحلہ: تواضع ہے یعنی اپنے آپ کو بھی دوسروں جیسی ہی ایک مخلوق سمجھے اور اگر وہ ہے تو دوسروں کا بھی وجود ہوسکتا ہے دوسرے اس سے بہتر ہوں۔

https://www.shiabookspdf.com/

تیسرا مرحلہ: فنا ہے اس مرحلے میں سالک نے اپنے آپ کو نہیں دیکھا اسے ایک ایسی معرفت حاصل ہوجاتی ہے کہ اسے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے کچھ بھی نہیں ہے اور وہ خدا کو پہچاننے لگتا ہے لیکن یہ شناخت پہلے سے قطعاً مختلف ہوتی ہے وہ خدا کی ذات میں فنا ہوجاتا ہے۔

فنا فی اللہ؛ ایسی فنا جو عین بقاء ہے:

بقاء باللہ: وہ خدا جیسا ہوجاتا ہے وہ عشق کے ساتویں شہر میں جا پہنچتا ہے اسے اپنی ذات اور اپنے محبوب میں کوئی فاصلہ نظر نہیں آتا۔ قطرہ جب تک سمندر سے جدا ہے قطرہ ہے۔ جب سمندر میں مل جاتا ہے تو سمندر ہی کا حصہ بن جاتا ہے اس وقت وہ سمندر ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ عارف کی مثال اس قطرے جیسی ہوتی ہے جب وہ خدا کی ذات والا

صفات کے بحر حقیقت میں جا ملتا ہے تو اس کا حصہ بن جاتا ہے اور ''انا الحق'' کے نعرے لگانے لگتا ہے۔

فارغ از خود شدم و کوس انا الحق بزدم:

کیا اس شعلہ زن درخت نے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ''انی انا اللہ'' نہیں کہا تھا۔

شیخ شبتریؒ کا کہنا ہے:

روا باشد انا الحق از درختی
چرا نبود روا از نیک بختی

ملاحظہ فرمائیں: رسالہ وحدت اسلامی، ص ۳۹/۴۰، شمارہ نمبر ۵۷، شائع کردہ رایزنی، فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد

https://www.shiabooks.pk

فوائد: آیت اللہ آقائی خمینیؒ کے نورانی کلام کی جو وضاحت سفارت خانہ جمہوری اسلامی ایران نے فرمائی اس سے ہمارے عقائد کی تائید اور خالصیہ و برقعیہ عقائد کی مذمت ہوتی ہے۔

اس سے مندجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

اولاً: عرفاء کی اصطلاح ''خال'' نقطہ وحدت ہے یعنی عابد و معبود کا ایک ہونا، عاشق معشوق کا ایک ہو جانا، محبّ اور محبوب کا ایک ہو جانا اور جز و کل کا ایک ہو جانا۔

پس اہل بیت اطہار صلواۃ اللہ علیہم اجمعین محبوبیت کے افق اعلیٰ ہیں لہٰذا وہ اس منزل پر فائز ہیں جہاں وہ فرماتے ہیں: انا العابد انا المعبود انا الشاهد انا المشهود حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خطبات نورانیہ بیانیہ و افتخاریہ میں اسی منزلت وحدت

الٰہی کو بیان فرمایا ہے یہ مقام مھبط تجلیات سرمدیہ و باب فیوضات ابدیہ اور مقام رجوع الوصف الی الوصف و دوام الملک بالملک اور مقام اتحاد اور ظاہر والظہر والظہور والشاہد المشہود ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گویند بعد از این من دیگرم تو دیگری

ثانیاً: سلوک کا تیسرا مرحلہ فناء۔ جب سالک پہلا مرحلہ طے کر کے اس مرحلہ پر پہنچتا ہے وہ فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کی منزل پر فائز ہوتا ہے اور جمہوری اسلامی ایران کے سفارتخانہ کی وضاحت کے مطابق خدا جیسا ہو جاتا ہے۔ قطرہ جب سمندر سے باہر ہوتا تھا تو قطرہ تھا اور جب سمندر میں مل گیا تو سمندر بن گیا۔ عارف کی مثال بھی قطرے جیسی ہے جب وہ خدا کی ذات والا صفات کے بحر حقیقت میں جا ملتا ہے تو اس کا حصہ بن جاتا ہے اور ''انا الحق'' کے نعرے لگانے لگتا ہے اس منزل کے متعلق آیت اللہ خمینی نے ارشاد فرمایا:

فارغ از خود شدم و کوس انا الحق بزدم

رابعاً: آیت اللہ خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے شعر فارغ از خود شدم کوس انا الحق بزدم کی تشریح کرتے ہوئے سفارتخانہ ایران نے مقام فناء فی اللہ کی مثال قطرے اور سمندر سے دی ہے کہ قطرہ سمندر سے باہر تھا تو قطرہ تھا اور جب سمندر میں مل گیا تو سمندر بن گیا۔ عارف کی مثال بھی قطرے جیسی ہے جب وہ خدا کی ذات ولا صفات کے بحر حقیقت میں جا ملتا ہے اس کا حصہ بن جاتا ہے اور ''انا الحق'' کے نعرے لگانے لگتا ہے اور کچھ عرفاء نے

اس کی مثال آگ اور لوہے کے ٹکڑے سے دی ہے کہ جب آگ میں لوہے کا ٹکڑا ڈالا گیا تو آگ کے شعلوں نے اسے اپنی شکل میں منتقل کر دیا اور اس کا شمار بھی انگارے میں ہو گیا لوہے کے ٹکڑے کی حقیقت آگ کی حقیقت میں بدل گئی جو آثار و اوصاف آگ پر مرتب ہوتے ہیں وہ اسی پر مرتب ہوں گے اس لئے کہ شعلہ ہائے ناریہ کی بدولت وہ بھی آگ میں فنا ہو چکا ہے اب وہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں آگ کا انگارہ ہوں، میں آگ ہوں حقیقت آگ کا اظہار اسی لوہے کے ٹکڑے سے ہو رہا ہے۔

وہ آگ کا مظہر بن گیا

اسی طرح جب سالک الٰہی کو کشش رحمانی اور جذب صمدی کی امواج بحر احدیت کی گہرائیوں میں کھینچ کر لے جاتی ہے تو وہ بحر حقیقت میں ڈوب کر کہتا ہے۔ انا الحق انا العابد انا المعبود انا الساجد انا المسجود انا العامل انا المعمول انا رب انا المربوب انا الخالق انا رزاق انا محی انا ممیت

عبارا تناشتیٰ وحسنك واحده

ہمارے عرفاء نے لوہے کے ٹکڑے کی مثال دی جس پر مقصرین نے اپنی بے بصیرتی اور نافہمی کی بناء پر اعتراض کر دیا اسی مفہوم کو سفارتخانہ ایران نے قطرے اور سمندر کی مثال دے کر واضح کیا ہے اگر مقصر ملاؤں میں ہمت ہے تو اس کے متعلق بھی کفر و شرک اور باطل کا ایک من پسند فتویٰ صادر فرما دیں۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

خامساً: منزل فنافی اللہ جسے ہم نے سفارت خانہ اسلامی جمہوریہ ایران کے وضاحتی الفاظ میں بیان کیا ہے اس سے یہ حقیقت الم نشرح ہوتی ہے راہ سلوک کے مسافروں کے سالار و سردار حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام ہیں

کمال او کمال حق کمال حق کمال وی
نمی تواں نظر کنی الا تو بر جمال وی

سادساً: جناب خمینیؒ نے منازل سلوک کے باب میں اپنے کلام میں اس کے منازل و مقامات اور وحدت کو بیان فرمایا ہے جو فتویٰ بیچارے موالی علماء خطباء اور ذاکرین کے لئے ہے کیا وہ فتویٰ امام آپ امامت پر لگا سکتے ہیں؟ **هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْن**

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

مصباح العارفین، ص ۵۰ تا ۵۵، مطبوعہ اسلام آباد

علماء اہل سنت کے بیانات شافیہ

اسی عنوان پر یہاں ہم بزرگان دین اہل سنت کے بیانات پیش کرتے ہیں۔ و اللہ الموافق والعین

حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنو افل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به بصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها

ملاحظہ فرمائیں: بخاری شریف، جلد ۵، باب ۳۹، ح ۶۱۳، مطبوعہ مصر

مشکوۃ المصابیح، ص ۱۹۷، باب ذکر اللہ وتقرب الیہ، مطبوعہ کراچی

اور میرا بندہ برابر مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔ جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بینائی ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو لیتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پیر طریقت فرماتے ہیں:

اللہ نے اپنی بعض کتب سماوی میں فرمایا: اے بنی آدم علیہ السلام میں اللہ ہوں، خالق کائنات ہوں، میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، میں کائنات میں جس بھی چیز کو حکم دوں کہ ''ہو جاؤ'' وہ فوراً ہو جاتی ہے اور عدم سے عالم وجود میں آتی ہے۔ پس تو خالصتاً میری اطاعت وعبادت کرتا رہ کہ میں تجھے توحید کی برکت سے وہ روحانی قوت عطا کروں گا کہ تو بھی جس چیز کو کہے گا ''ہو جا'' وہ ہو جائے گی اور وجود وظہور میں آجائے گی۔

ملاحظہ فرمائیں: فتوح الغیب، ص ۳۱، مطبوعہ لاہور

تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو، وہ اپنے اسرار قدرت میں سے تمہیں بہت کچھ سکھلا دے گا اور تمہیں نور معرفت عطا کرے گا، پھر ایسے بلند مقام روحانیت سے تجھے تکوین یعنی تخلیق اشیاء کا اختیار عطا کیا جائے گا اور تو کائنات میں تصرف کرے گا۔ ایسی ظاہری اجازت ربی کے ساتھ جس میں شک وشبہ کو دخل نہیں ایسی دلیل کے ساتھ جو آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: فتوح الغیب، ص ۳۶، مطبوعہ لاہور

اگر یہ مقام عبدیت اولیاء کاملین کے لئے ہے تو پھر جو قطب ولایت اور سلطان اولیاء اور منبع ولایت ہے اس کا مرتبہ و مقام کتنا ہی بلند ہوگا اور اس کا تصرف در موجودات کتنا ہوگا اور یہ قطب ولایت تاجدار ولایت صرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ذات اقدس ہے۔

قطب ولایت

امام اہل سنت قاضی ثناء اللہ عثمانی مظہری پانی پتی فرماتے ہیں:

کان قطب الارشاد کما لات الو لایة علی علیه السلام ما بلغ احد من الا مم السابقه درجة الا ولیا الا بتو سط روحه

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر مظہری، جلد۲، ص۱۲۰، مطبوعہ کوئٹہ، بلوچستان

حضرت علی علیہ السلام کمالات ولایت وارشاد کے قطب ہیں اور امم سابقہ میں کوئی بھی اس مقام ولایت تک نہیں پہنچ سکا مگر آپ کے توسط سے۔

مقامات ولایت تصرف در عالم

امام اہل سنت مولانا شاہ اسماعیل شہید فرماتے ہیں:

حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام کے لئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی ایک گونہ فضیلت ثابت ہے اور فضیلت آپ کے فرمان برداروں کا زیادہ ہونا اور مقامات ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسی باقی خدمات آپ کے زمانہ سے لے کر دنیا کے ختم ہونے

تک آپ ہی کی وساطت سے ہوتا ہیں اور بادشاہ کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

صراط مستقیم، ص ۸۰، مطبوعہ لاہور

جناب پیر سید غلام رسول شاہ خاکی (مرید چکوال) ارشاد فرماتے ہیں:

مردان حق پرست پیراں عظام اور غوثان زمانہ اور صاحب ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ حضرت علی علیہ السلام منبع ولایت ہیں اس لئے کوئی پیر، ولی، غوث، قطب نہیں بن سکتا جب تک وہ علی علیہ السلام کے قدم نہ چومے اور اس کی فقیری و درویشی پر علی علیہ السلام کہ مہر نہ لگے۔

https://www.shiabookspdf.com/

الٰہی بحق بنی فاطمہؑ
کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم درکنی در قبول
من دست دامان آل رسول

ملاحظہ فرمائیں:

رسالہ اللہ ھو شجرہ طریقت، ص ۱۲، دربار مخدوم پور شریف مرید، چکوال

فنافی اللہ کا مقام اور ولی

امام اہل سنت شاہ اسماعیل شہید فرماتے ہیں:

جس طرح لوہے کے ٹکڑے کو آگ میں ڈال دیتے ہیں اور آگ کے شعلے ہر طرف سے

اسے احاطہ کر لیتے ہیں بلکہ آگ کے اجزاء لطیفہ اس لوہے کے ٹکڑے کے نفس جوہر میں داخل کر جاتے ہیں اور اس کی شکل ورنگ کو اپنا جیسا بنا لیتے ء ہیں اور گرمی اور جلانا جو آگ کی خاصیتوں میں سے ہے اس لوہے کے ٹکڑے کو بخش دیتے ہیں تو اس وقت ضرور وہ لوہے کا ٹکڑا آگ کے انگاروں میں شمار ہو جاتا ہے۔ لیکن نہ اس کی وجہ سے کہ وہ لوہا اپنی حقیقت کو چھوڑ کر خالص آگ کی حقیقت سے بدل گیا ہے کیونکہ یہ امر صریح ابطلان ہے بلکہ یہ لوہے کا ٹکڑا فی الحقیقت لوہا ہی ہے مگر شعلہ ہائے ناریہ کے لشکروں کے ہجوم کی وجہ سے اس کا لوہا پن اپنے آثار واحکام سارے کے سارے بے کم وکاست اس لوہے کے ٹکڑے کو احاطہ کئے ہوا ہے لیکن چونکہ آگ نے اس لوہے کے ٹکڑے کو اپنی سواری بنا کر اپنی سلطنت کا تخت قرار دے رکھا ہے اس لئے وہ آثار واحکام لوہے کے ٹکڑے کی طرف نسبت کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ آیت وما فعلت عن امری اس کیفیت کا بیان ہے اور آیت فاراد و ربك اسی کی طرف اشارہ ہے۔ الغرض اگر اس حال میں اس آہن پارہ کو بولنے کی طاقت ہوتی تو سوزبان کے ساتھ اپنی آگ کی کیفیت اور یکجان ہونے کا شوروغل مچاتا اور ضرور خواہ مخواہ ایک ساعت کے لئے اپنی حقیقت سے غافل ہو کر یہ کلمہ بول اٹھتا کہ میں جلانے والی آگ کا انگارہ ہوں اور میں وہ چیز ہوں کہ باورچیوں اور لوہاروں اور سناروں بلکہ پیشہ وروں کاریگروں کے کاروبار میرے ساتھ وابستہ اور متعلق ہیں اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو رحمانی کشش اور جذب کی موجیں اور احدیت کے دریاؤں کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو انا الحق اور لیس فی جنبی سوا فی اللہ کا آوازہ اس سے صادر ہونے لگتا ہے اور یہ حدیث قدسی کنت سمعه الذی به

https://www.shiabookspdf.com/

بصرہ الذی یبصر بہ یدہ التی یبطشبہ اورایک روایت کی رو سے وبسانہ الذی یتکلم بہ اسی مثال کی حکایت ہےاورحدیث اذ قال اللہ علی لسان نبیہ سمع اللہ لم حمدہ اورحدیث یقضی اللہ علی لسان نبتیہ ما شاء اسی سے کنایت ہےاور یہ نہایت باریک اورنہایت مسئلہ ہے چاہیے کہ تو اس میں خوب تامل وغور کرے اوراس کی تفصیل کودوسرے مقام پر چھوڑے۔ وراع ذاک فلا اقول لا نہ سر لسان النطق عنہ احرس یعنی اس کے سوامیں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ ایسا بھید ہے جس سے بولنے والی زبان گونگی ہےاور زنہار خبرداراس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش آنا کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندا آئی انی انا اللہ رب العالمین صادر ہوئی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات سبحانہ وتعالیٰ کا نمونہ ہےاگر انا الحق آواز صادر ہوتو کوئی تعجب کا مقام نہیں اوراس مقام کے لوازم میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

صراط مستقیم، ص۱۴ تا۱۷، مطبوعہ لاہور

سبیل الرشاد، ص۸۳، مطبوعہ اسلام آباد

مقام الوہیت اور حقیقت انسانی ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا

امام اہل سنت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں:

کیونکہ عارف حقیقت انسانی تک جو کہ الوہیت ہے پہنچ گیا جس طرح الوہیت کے واسطے وجوب وامکان برابر ہیں اسی طرح عارف کے لئے خلقت حق سے کوئی حاجت نہیں وما

رایت شیا الا ورایت اللہ فیہ

اوراس کوخلق معدوم محض اور خدا موجود مطلق معلوم ہوتا ہے اور خدا کے علم کے ذریعہ سے اپنے کو مطلق قید میں آیا ہوا تصور کرتا ہے اور قیود کی وجہ سے اپنے کو بندہ سمجھتا ہے اور کہہ اٹھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرزاخ کہتے ہیں۔

اوراس میں وجوب وامکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں مرج البحر ین یلتقیان بینھما اس مرتبہ پر پہنچ کر عارف کائنات پر متصرف ہو جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کلیات امدادیہ ضیاء القلوب، ص ۳۵ تا ۳۶، مطبوعہ کراچی

https://www.shiabookspdf.com/

سبیل الرشاد، ص ۹۹ تا ۱۰۰، مطبوعہ اسلام آباد

شاعر کہتے ہیں:

چاچڑ وانگ مدینے دسے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

کمال فقر منزل الوہیت ہے

حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

اذا اتم الفقرا فھو اللہ

جب فقراء اختتام پذیر ہوتا ہے تو (فقیر کے وجود میں) اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: گنج الاسرار، ص ۶ مطبوعہ لاہور

اذا اتم الفقرا فھوا اللہ

جب فقر تمام ہوجاتا ہے تو ذات سے ذات مل جاتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: شمس العارفین، ص ۷۵، ۹۰، مطبوعہ لاہور

امیر الکونین، ص ۴۳، ۴۹، مطبوعہ لاہور

تجلی نور در مشکوٰۃ انبیاءؑ

تجلی اول: ارشاد باری ءتعالیٰ ہے

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ (سورۂ ص، آیت ۷۱ تا ۷۵)

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تمہارے پروردگار نے تمام فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں اور جب میں اسے بنالوں اور اس میں اپنی برگزیدہ روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعین نے تکبر کیا اور کافروں سے ہوگیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے منع کیا (سجدہ کرنے سے) کہ تو نے اسے سجدہ نہ کیا جسے میں نے دونوں ہاتھوں سے خلق کیا۔ کیا تو نے تکبر کیا یا عالین سے ہوگیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ اس وقت ہوا جب ان میں اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ روح آئی

جب تک روح الٰہی نہیں آئی سجدہ نہیں ہوا۔ جسد آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں تھا بلکہ روح الٰہی کو تھا جو ان میں تھی۔ وہ روح الٰہی کیا ہے؟ کون ہے؟

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد:

ان اللّٰہ تبارك و تعالیٰ خلق آدم فاود عنا صلبه و امر الملائكة بالسجود تعظيما له واكراماً و كان سجود هم اللّٰہ عز و جل عبودة ولادم اكراماً و طاعة مكوننا فی صلبه

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۶، ص ۳۳۶، مطبوعہ بیروت، لبنان

سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۳۶۶، مطبوعہ نجف اشرف، عراق،

https://www.shiabookspdf.com/

غایۃ المرام بحرانی، ص ۹

کفایۃ الخصام، صفحہ ۱۳۹/۱۴۰، مطبوعہ ایران

کفایۃ الموحدین فی عقائد الدین، ج ۲، ص ۳۹۸، مطبوعہ ایران

طوالع الانوار، ج ۲، ص ۲۱، مطبوعہ بیروت جدید

علل الشرائع، ج ۱، ص ۵/۷، باب ۷

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم کو خلق فرمایا اور ہمیں ان کے صلب میں سپرد فرمایا تو ملائکہ کو ہمارے وجود کی وجہ سے سجدہ کا حکم ہوا۔ یہ سجدہ خدا عزوجل کے لئے اس کی عبودیت کا سجدہ تھا اور آدم علیہ السلام کے لئے ان کی تعظیم واطاعت کا سجدہ تھا۔ یہ سجدہ اس لئے ہوا کہ ہم آدم کی صلب میں تھے۔ ہمارے اکرام میں ہوا۔

سجدہ کن کو ہوا

معصومین علیہم السلام فرماتے ہیں:

ملائکہ برای ما سجدہ می کنند

ملائکہ نے ہمارے لئے سجدہ کیا۔

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الہدیٰ، ص ۱۸۵، مطبوعہ ایران

حضرت آدم علیہ السلام کا قبلہ

آیت اللہ علامہ مہدی طیب فرماتے ہیں:

ملائکہ بہ آدمؑ سجدہ می کنند و آدمؑ بہ محمد و آل محمد علیہم السلام سجدہ می کند

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الہدیٰ، ص ۲۷۷

نور عالین کو سجدہ

آیت اللہ علامہ بزرگوار مہدی طیب فرماتے ہیں:

شیطان نے حضرت امام علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ خداوند عالم نے اس سے پوچھا:

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ○ (سورۂ ص، آیت ۷۵)

تو نے تکبر کیا، سرکشی کی یا تو عالین ہو گیا۔ عالین محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں جنہوں نے سوائے خدا کے کسی کو سجدہ نہیں کیا۔ فرشتے کو حکم دیا آدمؑ کو سجدہ کریں۔ اس لئے نور عالین

وجود آدمؑ میں تھا دراصل ملائکہ اس نور عالین کو سجدہ کر رہے تھے۔

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الہدیٰ، ص ۲۷۷/۲۷۸

سرکار سید العلماء المحدثین علامہ السید نعمت اللہ الموسوی الجزائری طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:

ورد فی الاخبار عن الائمة الاطهار عليهم الصلوة و السلام ان الامر بالسجود ملا ئكة انما كان لمكان نور النبی صلی الله عليه و آلهٖ وسلم واهل بيته فانه فی صلب آدم فالسجود انما هو تعظيم ذلك النور

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

الانوار النعمانیہ، ج ۲۴۰، مطبوعہ تبریز، ایران، چاپ نو

حضرات طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے جو احادیث میں وارد ہے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کا سجدہ اس لئے کرایا گیا کہ ان کی صلب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہلبیت اطہار علیہ السلام کا نور تھا اور سجدہ بھی ان کی تعظیم کے لئے کرایا گیا۔

سر ان کی سلامی کو فرشتوں کے جھکے تھے

تجلی نور در مشکوٰۃ آدم علیہ السلام

و آدم مشكوة المصباح نورهم

فلما ئر ای للملائك فرت

و انوارھم لما استقر بصلبہ
لہ سجدت و القصد ھم فی الحقیقۃ

ملاحظہ فرمائیں:

کفایۃ الموحدین فی عقائد الدین، ج ۲، ص ۳۹۸، مطبوعہ ایران

جناب آدم علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے لئے فانوس بن گئے جب یہ نور ظاہر ہوا انوار نے تجلی دکھائی تو فرشتے سجدہ ریز ہو گئے اور ان نفوس نورانیہ کے انوار جب صلب آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوئے تو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اگرچہ حقیقت میں سجدہ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے لئے تھا۔

حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام روح الارواح اور نور الاشباح اور مؤثر کائنات ہیں جنہوں نے مختلف ہیاکل وقوابل میں ظہور فرمایا۔ جب ہیکل آدم میں آئے تو وہ صفی اللہ بن گئے۔ جب صورت نوح میں تجلی دکھائی تو وہ نجی اللہ بن گئے۔ مشکوۃ ابراہیمی میں ضیاء بار ہوئے تو وہ خلیل اللہ بن گئے۔ پس انوار اہلبیت علیہم السلام نے مختلف صورتوں میں تجلی فرمائی اس لئے حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: انا الذات الذوات والذات فی الذوات للذات اور اسی حقیقت باطنیہ کا ذکر حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے زیارت جامعہ کبیرہ میں فرمایا: اجسادکم فی الاجساد و ارواحکم فی الارواح و انفسکم فی النفوس و اثارکم فی الاثار

کسی صاحب نظر عارف نے فرمایا:

علیؑ دم دم دے اندر

فانوس انبیاء میں تجلی نور

حضرت سر اللہ فی العالمین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

انا آدم و انا نوح و انا ابراهيم و انا موسیٰ و انا علی و انا محمدؐ اتقلب فی الصور کیف اشاء من رانی فقد راهم و من راهم فقد رانی ولو ظهرت للناس فی صورة واحده لهلك فی الناس و قالوا هولا یزول ولا یتغیر و انما انا عبد من عباد اللّٰه عزو و جل لا تسلمو نا اربابا وقولوا فی فضلنا ما شتم فانکم من تبلغوا من فضلنا کنه ما جعل اللّٰه لنا وه معشار اللّٰه

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۶، ص ۸، مطبوعہ بیروت

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۷۱، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۸۷، مطبوعہ کویت، چاپ نو

طوالع الانوار، ص ۱۲۴، مطبوعہ تہران، ایران

شرح زیارت جامعہ کبیرہ، ج ۲، ص ۵۴، مطبوعہ ایران، چاپ نو

میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ہوں، میں آئینہ محمدؐ ہوں۔ میں جب اور جس صورت میں چاہتا ہوں تبدیل ہو جاتا ہوں جس نے انہیں دیکھا اس نے مجھے دیکھا۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے انہیں دیکھا۔ اگر میں صورت واحدہ میں ہی ظہور کرتا تو لوگ میرے متعلق ہلاک ہو جاتے اور کہتے جس میں تبدیلی

نہیں یہی تو خدا ہے۔اس لئے میں نے مختلف صورتوں میں ظہور کیا۔ میں خدا نہیں بلکہ خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں تم ہمیں خدا نہ کہو اور نہ ہی خدا مانو پھر جو چاہو ہم کو جس طرح چاہو ہماری توصیف وتعریف کرو ہرگز تم ہمارے فضائل نورانیہ کی کہنہ کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ وہ فضائل جو خدا نے ہمیں عطا فرمائے تم ان کا عشر عشیر بیان نہیں کر سکتے۔

ارواح مقدسہ کے اختیارات

امام اہل سنت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

شیخ بقاء بن بطو نے فرمایا کہ مقدس روحوں کو جسمانی شکل اختیار کرنے کی اللہ تعالیٰ نے پوری قوت دی ہے۔وہ جس شکل میں چاہیں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

https://www.sibtain.com/

ملاحظہ فرمائیں: زبدۃ الآثار تلخیص بھجۃ الاسرار، ص ۳۷، مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ولی الاولیا اور روح الارواح ہیں لہٰذا آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے امم سابقہ میں تجلیات فرمائیں جس کا ذکر آپ نے خطبات تکوینیہ میں فرمایا۔ اتقلب فی الصور کیف اشاء میں جس صورت میں چاہتا ہوں تجلی فرماتا ہوں۔

سرکار سلطان العارفین شمس الدین تبریزی قدس سرہ العزیز کا کلام بلاغت نظام

ہم آدمؑ، ہم شیثؑ، ہم ایوبؑ، ہم ادریسؑ
ہم یوسفؑ، ہم یونسؑ و ہم ھودؑ علیؑ بود
ہم موسیٰؑ و ہم عیسیٰؑ و ہم خضرؑ و ہم الیاسؑ
ہم صالحؑ، پیغمبر داؤدؑ علیؑ بود

عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت
آن نطق و فصاحت کہ بد و بود علیؑ بود

ملاحظہ فرمائیں:
کلیات شمس تبریز، ص ۲۲۰، مطبوعہ نولکشور، انڈیا ۱۸۸۵ء

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

الا و انا نحن النذر الا ولی و نحن النذر الاخرۃ والا ولی و نذر کل زمان واوان و بناھلك من ھلاك و بنا نجا من نجا

ملاحظہ فرمائیں: خطبۃ الطنجیہ بحر المعارف، ص ۳۸۵، مطبوعہ ایران
الکتاب المبین، ج ۱، ص ۳۳۵، سطر ۱۲، مطبوعہ ایران
https://www.shiabookspdf.com/
مشارق انوار الیقین واسرار امیر المومنین، ص ۱۶۷، مطبوعہ بیروت، لبنان

آگاہ ہو جاؤ کہ گذشتہ زمانہ والوں کے لئے ہم ہی نذیر ہیں اور آئندہ والوں کے لئے بھی نذیر ہم ہی ہیں۔ ہم اول و آخر کے نذیر ہیں اور ہر زمانہ ہر دور کے نذیر ہم ہی ہیں اور ہلاک ہونے والا ہماری وجہ سے ہلاک ہوا اور جس نے نجات پائی ہمارے وسیلہ سے نجات پائی۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

ولی عصرؑ کا ظہور کے بعد پہلا خطبہ

حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا فرمان واجب الاذعان:
حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

جب قائم آلِ محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو بیت اللہ شریف سے پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے۔

یا معشر الخلائق الا ومن ارادان ینظر الی آدم و شیث فها انا ذا آدمؑ و شیث الا و من ارادان ینظر الی نوحؑ وولده سام فها انا ذانوحؑ و سام الا و من ارادان ینظر الی ابراهیمؑ و اسماعیلؑ الا و من ارادان ینظر الی موسیٰؑ یو شع فها انا ذا موسیٰ و یوشع الا و من ارادان ینظر الی عیسیٰؑ و شمعون فها انا ذا عیسیٰؑ و شمعو ن الا و من ارادان ینظر الی محمد صلی اللّٰه علیه و آله وسلم و امیر المومنین علیه السلام فها انا ذا محمد و امیر المومنین الا و من ارادان ینظر الی الحسن و الحسین علیهم السلام فها انا ذ الحسن و الحسین علیهم السلام الا و من ارادان ینظر الی الآئمة من واولاد الحسین علیهم السلام فها انا والآئمة و اولاد الحسین علیهم السلام

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۵، ص ۱۶۸، مطبوعہ بیروت جدید

فصل الخطاب، ص ۸۵، مطبوعہ ایران، بحوالہ عوالم

الکتاب المبین، ج ۱، مطبوعہ ایران

منتخب بصائر الدرجات مترجم، ص ۵۷ تا ۶۷، مطبوعہ ملتان، پاکستان

بحار الانوار، باب رجعت

اے گروہ خلائق: جو شخص آدم و شیثؑ کو دیکھنا چاہتا ہو تو مجھے دیکھے میں آدم ہوں، میں شیث

ہوں اور جونوحؑ اوران کے فرزند سام کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھے میں نوح ہوں، میں سام ہوں اور جوابراہیمؑ واسماعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھے میں ابرہیمؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں اور جوموسیٰؑ اورعیسیٰؑ کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھے میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھے میں ہی آئینہ محمدؐ ہوں، میں علیؑ ہوں اور جوحسن اور حسین علیہم السلام کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھے میں حسنؑ ہوں، میں حسینؑ ہوں اور جواولاد حسین علیہ السلام سے آئمہ اطہار صلوٰۃ اللہ علیہم کو دیکھنا چاہتا ہے وہ مجھے دیکھے وہ آئمہ اطہار جواولاد حسین علیہ السلام سے ہوئے ان کی حقیقت میں ہوں میری بات سنو میں وہی بات بتاؤں گا جوانہوں نے بتائی تھی اور وہی بات بتاؤں گا جووہ مشیت ایزدی کے تحت نہیں بتا سکے تھے۔

https://www.ahlabookspdf.com

ازرموز جزوکل آگاہ بود

در جہاں قائم بامراللہ بود

حقیقت محمدیہ خلیفۃ اللہ الاعظم ہی اسم اللہ الاعظم ہے وہ رخ الٰہی ہے جوکہ نور سرمدی کارگہ حیات میں قائم و دائم ہے البتہ اس کی تجلی کبھی بصورت آدمؑ کبھی بصورت نوحؑ، کبھی بصورت یعقوبؑ و یوسفؑ کی صورت میں کبھی داؤدؑ سلیمانؑ کی صورت میں، کبھی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی صورت میں، کبھی موسیٰؑ وہارونؑ کی صورت میں، کبھی عیسیٰؑ شمعونؑ کی صورت میں کبھی بصورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کبھی بصورت علی ابن ابی طالبؑ کبھی بصورت حسنین علیہم السلام، کبھی بصورت سجادؑ باقرؑ ہے۔ کبھی بصورت جعفرؑ و کاظمؑ کبھی بصورت رضاؑ وتقی علیہم السلام، کبھی بصورت حسن عسکری علیہ السلام اب یہی تجلی حجت خدا امام

ھدیٰ قائم آلِ محمدؐ کی صورت میں ہے۔ و عجل فرجھم و سھل مخرجه

در جہاں قائم بامرِ اللہ بود

اس لئے فرمایا:اجساد کم فی الاجساد و ارواحکم فی الارواح و انفسکم فی النفوس و آثارکم فی الآثار

آثارکم فی الآثار کا اصل مطلب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم خلقنا اللّٰہ نحن حیث لا سماء مبنیة و الارض مدحیة ولا عرش ولا جنة ولا نار کنا نسبحه حین لا نسبحه و نقدسه حین لا نقدس فلما اراده اللّٰہ بدؤ الصنعة فتق نوری فخلق منه العرش و نور العرش من نوری و نوری من نور اللّٰہ و انا افضل من العرش ثم فتق من نور علیؑ ابن ابیطالب فخلق منه الملائکة فنور الملائکة من نورعلیؑ ابن ابیطالبؑ و نور علیؑ ابن ابیطالبؑ من نور اللّٰہ و نور علیؑ ابن ابیطالبؑ افضل من الملائکة ثم فتق نور ابنتی فاطمہؑ فخلق منه السموات و الارض فنور السموات و الارض من نور ابنتی فاطمةؑ و نور فاطمةؑ من نور اللّٰہ و فاطمةؑ افضل من السموات و الارض ثم فتق نور الحسنؑ فخلق منه الشمس و القمر و نور الحسنؑ من نور اللّٰہاو الحسنؑ افضل من الشمس و القمر ثم فتق من نور الحسینؑ فخلق منه الجنة و الحورالعین فنور الجنة و

https://www.shiabooksndf.com/

الحورالعین من نور الحسینؑ و نور الحسینؑ من نور اللّٰہ والحسینؑ افضل من الجنۃ و الحورالعین الخ

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج۲۵،ص۱۶تا۱۷،مطبوعہ بیروت، لبنان

غایۃ المرام،ص۱۵

فصل الخطاب،ص۷۵،مطبوعہ ایران

طوالع الانوار،ص۱۰۰،مطبوعہ ایران

الانوارالنعمانیہ، ج۱،ص۱۷،مطبوعہ ایران، چاپ نو

پرواز درملکوت، ج۱،ص۲۷۳،مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج۱،ص۱۵۲،مطبوعہ بیروت، چاپ نو

https://www.shiabookspdf.com/

مدینۃ المعاجز،ص۲۰۱،۲۰۲،مطبوعہ ایران، چاپ قدیم

رسالہ مبارکہ اثبات علل اربعہ،ص۸۱تا۸۲،مطبوعہ پاکستان

کفایت الموحدین فی عقائدالدین،مطبوعہ ایران

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ خداوندعالم نے ہمیں خلق فرمایاجب نہ شامیانہ افلاک تھانہ فرش خاک نہ عرش تھا، نہ بہشت نہ ہی دوزخ کچھ بھی نہ تھا۔ہم اس کی تسبیح کرتے تھے جب کوئی تسبیح کرنے والا نہ تھا۔ہم اس کی تقدیس کرتے تھے جب کوئی تقدیس کرنے والا نہ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کوظاہرفرمانا چاہاتو میرے نور کی شعاع سے عرش کوخلق فرمایاعرش میرے نور سے اور میرا نورنورِخداوندی سے۔میں عرش سے افضل ہوں۔پھرشعاع نورعلویہؑ سے ملائکہ خلق فرمائے نورعلیؑ ابن ابی

طالب نور الٰہی سے علیؑ ملائکہ سے افضل، پھر میری دختر بلند اختر فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کی شعاع سے ارض وسماء کی تخلیق کی۔ ارض وسماء کی تخلیق نور فاطمہؑ سے اور نور فاطمہ سلام اللہ علیہا نور باری تعالیٰ سے فاطمہ سلام اللہ علیہا ارض وسماء سے افضل پھر شعاع نور حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے شمس وقمر خلق فرمائے۔ آفتاب و ماہتاب نور حسن علیہ السلام سے اور نور حسن مجتبیٰ علیہ السلام نور صمدی سے حسن مجتبیٰ علیہ السلام، شمس وقمر سے افضل پھر شعاع نور حسینیؑ سے بہشت اور حور العین کی تخلیق ہوئی اور نور حسین علیہ السلام نور ایزدی سے میرا بیٹا حسین علیہ السلام بہشت اور حور العین سے افضل ہے۔ الخ

علت مادی کائنات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد حق بنیاد سے بعبارۃ النص یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ نفوس مقدسہ علت مادی کائنات ہیں۔ عرش وکرسی ہو یا ارضین وسموات ملائکہ ہوں یا حور العین بہشت ونجوم ہوں یا شمس وقمر سب شعاع نور محمدؐ وآلِ محمدؐ سے خلق ہوئے ہیں۔ یہ تمام موجودات اثر ہیں اور ان کا مؤثر حقیقۃ محمدیہؐ ہے۔

مبداء الموجودات

سرکار آیت اللہ سید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ بادلۃ قطعیہ ثابت کردہ ایم کہ محمدؐ وآلِ محمد سلام اللہ علیہم اجمعین مبدا عالم وجود اند

قطعی دلائل سے ثابت ہے کہ محمدؐ وآلِ محمد سلام اللہ علیہم اجمعین جمیع عوالم کا مبداء ومصدر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: پرواز در ملکوت، ج ۱، ص ۲۷۳، مطبوعہ ایران

شعاع انوار

آیت اللہ خمینی طاب ثراہ کا دوسرا فرمان ذیشان:

ہمہ آفرینش زیراہمہ جہان آفرینش از اشعہ انوار ایشان وعکوس آثار آن بزرگواران است چنانچہ درروایات وارداست

ملاحظہ فرمائیں: پرواز درملکوت، ج ا،ص ۲۵، مطبوعہ ایران

تمام جہان ہستی کی آفرینش ان ذوات قدسیہ کے انوار کی شعاع سے ہوئی ہے اور کائنات ان کے انوار وآثار کا عکس ہے۔ (ثابت ہوگیا کہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد سلام اللہ علیہم اجمعین کائنات کے علل اربعہ ہیں)

https://www.shiabookspdf.com/

مبداء الموجودات

سرکار سید العلماء المحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ مقامہ کا بیان حق بنیان

ان الائمة عليهم الصلوة والسلام اول ما خلق الله ومبداء الانوار العرشيه و السموايه والارضيه و الشمسيه و القمريه

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، ص ۱۰۰، مطبوعہ تہران، ایران

حضرات ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم السلام الملک الجبار کو خداوند تعالیٰ جل شانہ نے سب سے پہلے خلق فرمایا یہ نفوس نورانیہ مبداء الانوار عرشیہ، سماویہ ارضیہ وشمسیہ وقمریہ ہیں۔ (عرش، آسمان وزمین، آفتاب ومہتاب کے نور کا مبداء یہ ذوات قدسیہ ہیں)

حقیقت کائنات

و هی الفیض الاول و هی العقل و هی النور الاول و هی علة الموجودات و حقیقة الکائنات و مصدر المحدثات ودلیل ذالك من القدسیات قوله کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لا عرف

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۵۷، مطبوعہ بیروت، لبنان، طبع جدید

یہی فضل اول ہے اور یہی عقل کلی ہے اور یہی نور اول ہے جو علت و موجودات اور حقیقت کائنات ہے اور مصدر محدثات ہے☆ جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ میں ایک خزانہ مخفی تھا۔ میں نے چاہا کہ اپنی معرفت کراؤں تو میں نے ''الخلق'' کو معرفت کے لئے خلق کیا۔

https://www.shiabookspdf.com/

توضیع: قوله فاحببت ان اعرف اشارة الی ظهور الصفات" قوله "فخلقت الخلق لا عرف اشاره الی ظهور الا فعال و انتشار الموجودات

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۵۷، مطبوعہ بیروت، لبنان،

فا حببت ان اعرف میں ظہور صفات الٰہیہ کی طرف اشارہ ہے اور فخلقت الخلق لاعرف میں ظہور افعال اور انتشارات موجودات کی طرف اشارہ ہے یعنی اول ما خلق حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام سے صفات الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہے اور فعل خداوندی بھی انہی

☆ محدثات یعنی وقوع پذیر ہونے والی اشیاء کا مصدر

نفوس نورانیہ سے جاری ہوتا ہے کیونکہ یہ یدعمالہ ایزدی ہیں۔

مصدر مخلوقات

سرکار شیخ الاسلام علامہ شیخ عبدالعلی الہروی الطہرانی اعلی اللہ مقامہ کا بیان حق ترجمان:

سب سے پہلے خلائق عالم نے ایک نور خلق فرمایا جو تمام انوار کا مصدر مجمع خزانہ اور مرکز ہوا اسی نور سے تمام اشیاء ممکنہ کو نورانیت اور قوت برقیہ عطا ہوئی۔ اسی طرح سے پھر اس نور سے ایک طینت خلق فرمائی اور اس طینت سے متعدد اقسام خلق فرمائیں اور ہر طینت سے انواع واقسام واجسام خلق فرمائے اور جب ان اجسام واجرام اور ہیاکل وصور کے قوالب بن کر تیار ہو گئے تو پھر ان میں اسی نور اول کی شعاؤں کو جاری وساری فرمایا۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مواعظ حسنہ، ص ۳۱۰ تا ۳۱۳

یعنی جمیع عوالم علویہ وسفلیہ عوالم اعلیٰ وادنیٰ اور ان کے قوالب جسمیہ و ہیاکل نوعیہ کا مادہ و روح یہی ذوات قدسیہ ہیں یعنی قندیل جہان ہستی میں شمع حیات انہی نفوس نورانیہ کی بدولت ہے یہی معنیٰ ہے معیت قیومیہ الٰہیہ کا۔

تاجدار ولایت مطلقہ کلیہ کا مقام ذوا حتشام

سرکار قاطع الوہابین فاتح المقصرین آیۃ اللہ العلامہ السید روح اللہ الموسوی الخمینی اعلیٰ اللہ مقامہ کا بیان حقیقت ترجمان:

فهم قول مولى الموحدين و قدوة العارفين امير المومنين عليه السلام

كنت مع الانبياءؑ باطنا و مع رسول اللّٰه ظاهراًفانه عليه السلام صاحب الولاية المطلقه الكلية والولاية باطن الخلافة و الولاية المطلقة الكلية باطن الخلافة الكذائبه فهو عليه السلام بمقام ولايت الكلية قائم على كل نفس بما كسبت و مع الاشياء معية قيومية ظلية الهية ظل المعية القيوميه الحقة الالهية الا ان الولاية لما كانت فى الانبياء اكثر خصهم بالذكر

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الھدایۃ، ص ۱۹۶، مطبوعہ ایران

مصباح الھدایۃ الخلافۃ والولایۃ، ص ۱۹۴، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

حضرت مولا الموحدین قدوۃ العارفین امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے ساتھ پوشیدہ تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ظاہر بظاہر ہوں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ آپ صاحب ولایت مطلقہ کلیہ ہیں اور ولایت باطن خلافت ہے اور ولایت مطلقہ کلیہ باطن خلافت مطلقہ کلیہ الٰہیہ ہے۔ **چونکہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کلیہ مطلقہ کے مقام پر فائز ہیں لہٰذا ہر ایک کے ساتھ موجود ہیں اور اس کے اعمال پر شاہد اور جمیع اشیاء کے ساتھ موجود ہیں۔ بمعیت قیومی الٰہی جو کہ معیت قیومی حقیقی الٰہی کا ظل ہے۔**

لہٰذا جو چیز بھی ہے اس کے ساتھ موجود ہیں اسی جنبہ ولایت کلیۃ میں انبیاء سابقین علیہم السلام میں موجود تھے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جمیع اشیاء کے ساتھ موجود ہیں اس

لئے کہ کوئی شے اس وقت تک وجود میں آتی ہی نہیں جب تک یہ ذوات مقدسہ اس کے ساتھ بجسم نفیس موجود نہ ہوں اور ان نفوس نورانیہ کا قیام قیومی حقیقی الٰہی کا ظل ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے جمیع موجودات کے ساتھ موجود ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ذوات مقدسہ علت مادی کائنات ہیں اور جمیع عوالم ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام کائنات انہی ذوات قدسیہ کے نور سے منور ہے۔ یہ انوار قدسیہ الٰہیہ شعاع آفتاب الٰہیہ اول ماصدر اور یہی حقیت واحدہ ہے کہ جس کا طلوع مرایائے مختلفہ سے ہو رہا ہے۔ نور یشرق من صبح الازل فیلوح علی هیاکل التوحید اثارہ حقیقہ محمدؐیہ ایک نور ہے۔ جس نے صبح ازل سے تجلی دکھائی اور توحید کے مجسموں پر اس کے آثار روشن ہو گئے اور یہی نقطہ اول ہے کہ خداوند قدوس ومنان نے ان کا صدور اپنے نور عظمت وجلال سے ایسے فرمایا جیسے آفتاب سے اس کی شعاع پھوٹتی ہے۔ لہٰذا یہ سبب الاسباب اور علت العلل اور ذریعہ معرفت الٰہی ہیں اور یہی ذوات قدسیہ نقطہ محل ظہور خدا اور محل نور اسم جامع خداوندی ہیں لہٰذا جمیع کمالات الٰہیہ جلالی ہو یا جمالی، تکوینی ہوں یا تشریعی انہی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں اور انہی نفوس قدسیہ کے نور کی شعاع نورانیہ سے کائنات منور ہے۔ یہی ذوات قدسیہ دائرہ امکان اور مؤثر کائنات ہیں جو کہ روح الارواح اور نور الاشباح ہیں۔ ہر چیز انہی کے ارتباط سے مرتبط اور انہی کے انضباط سے منضبط ہے۔ ہر جگہ انہی کا رنگ نمایاں ہے۔ طبقات فلکی پر انہی کی پرتو ہے اور طرائق سماوی میں انہی کی روّ ہے۔ ستاروں کے چراغوں میں انہی کے نور کی لوّ ہے اور شمس وقمر میں انہی کی ضوّ ہے۔ آسمانوں میں انہی کا جلال ہے اور قطعہ ارضی پر انہی کا جمال ہے۔ پہاڑوں کی بلندیاں ہوں یا

وادیوں کے نشیب ہوں دریا کی روانیاں ہوں یا سمندر کے نہیب ہر جگہ انہی کا کمال نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ یہی ذوات قدسیہ علل اربعہ کائنات ہیں۔ علت غائی ہو یا علت مادی، علت صوری ہو یا علت فاعلی تمام علتوں کے یہ علت العلل اور سبب الاسباب ہیں۔

علت غائی آمدن موجب فاعلی کہ شد　　صادر اولی شد ان موجد ثانوی کہ شد

یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر اثر اپنے مؤثر کے تابع اور ہر نور اپنے منیر کے تابع ہے اور چونکہ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام منیر کائنات ہیں اور جمیع عوالم کے مؤثر ہیں اور ہر وقت موجود ہیں اس لئے کہ یہ روح کائنات ہیں اور موجودات عالم کے ہر موجود سے اسی روح اعظم کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔ یہی معیت قیومیہ الٰہیہ ہے اس لئے کہ ذات واجب الوجود کو ممکن و حادث سے ارتباط ممکن نہیں مگر ایسی ذات قدسی صفات کے ذریعہ جو وجوب امکان دونوں شان کی حامل ہو۔

https://www.shiabookspdf.com/

بہر حال یہ ذوات مقدسہ جہانِ ہستی کے لئے علت العلل اور سبب الاسباب ہیں۔

تا مجمع امکانِ وجود بت نہ تو شد
مورد متعین نہ شد اطلاق اعم را
تقدیر نشایند بہ یك ناقہ دو محمل
سلمائے حدوث تو دلیلائے قدم را

ہم حادث ہیں اور ہمارے ساتھ جس معیت قیومیہ الٰہیہ کا اس حدوث ذاتی کی شان بھی ہے اور یہی مقام برزخ البرازخ ہے اور حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام وجوب امکان کے درمیان برزخ کبریٰ اور حجاب اللہ اعظم الاعلیٰ ہیں۔

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

برزخ کبریٰ حقیقت نورانیہ محمدیہ ہی وہ معیت قیومیہ الٰہیہ ہے جس سے ارض وسماء قائم ہیں اور جس کے ذریعہ نظام کائنات چل رہا ہے لہٰذا یہ معیت قیومیہ ربانیہ جو جمیع موجودات کے ہر موجود کے ساتھ ہے اور کائنات کے ذرے ذرے پر بجسم اصلی موجود ہے۔ کائنات کو فنا سے روکے ہوئے ہے۔ دعائے مبارکہ عدیلہ میں وارد ہے۔ بوجوہ ثبت الارض و السماء و بیمنیه رزق الوری یعنی ان کے وجود ذی وجود سے ارض و سماء ثابت و برقرار ہیں اور انہی کے ذریعہ مخلوقات کو رزق عطا ہوتے ہیں۔ یہی معیت قیومیہ الٰہیہ اور یہ مقام خلافت کلیہ الٰہیہ ہے۔ یہ مقام روح اعظم و موثر عالم ہے اور جمیع مخلوقات اسی کا اثر ہیں۔ زیارت جامعہ کبیرہ کے ان فقرات کا و اجساد کم فی الاجساد و ارواحکم فی الارواح و انفسکم فی النفوس و آثار کم فی الاثار

سرکار عارف جلیل غلام قادر گرامی طاب ثراہ کا کالم بلاغت نظام

علیؑ اللّٰھم رمز علیؑ از من چہ می پُرسی
علیؑ اول علیؑ آخر علیؑ ظاہر علیؑ باطن
علیؑ در ہر مکانستے علیؑ در لا مکانستے
نہاں اندر عیانستے عیاں اندر نہانستے

رجوع الی المطلوب

اس سارے بیان کا مقصد یہ ہے کہ یہ نفوس نورانیہ جمیع موجودات کے مؤثر اور جمیع انوار کے منیر ہیں۔ لہٰذا جمیع موجودات پر شاہد ہیں اور جس طرح یہ نفوس نورانیہ تمام مخلوقات پر بجسم اصلی شائد ہیں۔ اسی طرح اپنے جسم اصلی کے ساتھ جو شعاع جلال الٰہی ہے اپنے جسم ظاہری یعنی لباس بشری کی خلقت پر بھی شائد ہیں۔ یہی معنیٰ ہے۔ ولا خلق انفسهم نیز جس طرح یہ انوار قدسیہ لباس بشری کی خلقت پر شائد ہیں اسی طرح اس پوشاک بشری کے اتارنے کے موقع پر بھی شائد ہیں۔

مظہر العجائب ہر مرنے والے پر گواہ حتیٰ کہ اپنے جنازے پر بھی موجود ہیں

https://www.shiabookspdf.com/

جب حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو حضرات امامین حسنین شریفین علیہم الصلوۃ السلام آپ کا تابوت مطہر لے کر وادی نجف اشرف میں پہنچے۔ وہاں ایک گھوڑا سوار آن ملے جن کے چہرے سے روشنی پھوٹ رہی تھی اور چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ گھوڑا سوار نے سلام کیا اور فرمایا۔ انت الحسنؑ بن علیؑ رضیع الوحی و تنزل و فیطم العلم و الشرف الجلیل و خلیفه امیر المومنین سید الوصین آپ حسنؑ بن علی علیہ السلام ہیں۔ جن کی وحی وتنزیل سے رضاعت ہوئی جو کہ فطیم العلم اور صاحب شرف جلیل ہیں اور امیر المومنین سید الوصین کے خلیفہ ہیں۔ حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا بے شک پھر حضرت سید الشہداء ارواحنا فداہ کی

طرف اشارہ کر کے فرمایا: و هذا الحسینؑ بن علیؑ سبط بنی الرحمة و رضیع العظمة و ربیب الحکمة ووالده الآئمه اور یہ حسینؑ بن علیؑ ہیں جو نبی رحمۃ العالمینؐ کے نواسے ہیں جن کی رضاعت عصمت سے اور تربیت حکمت الٰہی سے ہوئی ہے۔ جو نو آئمہ اطہار علیہم السلام کے والد گرامی ہیں۔ حضرت نے جواب دیا بے شک نقاب پوش گھوڑا سوار سے حضرت امام عالی مقام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوۃ اولسلام نے فرمایا کہ ہمارے والد گرامی نے ہمیں وصیت فرمائی ہے کہ دو ہستیاں آپ کو سلام کہیں گی۔ یا حضرت خضر علیہ السلام یا جبرائیل امین علیہ السلام آپ کون ہیں؟ فکشف النقاب فاذا هو امیر المومنین علیه السلام اب گھوڑا سوار نے چہرہ انور سے نقاب اٹھایا تو وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام تھے۔ (اللھم صل علی امیر المومنین) پھر آپؑ نے حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: یا ابو محمد ان اباك لا تموت نفس الا ویشهد ها انما یشهد جنازه اے ابو محمد تمہارے والد کے نفس کو موت نہیں مگر وہ تو ہر مرنے والے پر شاھد ہیں اور اپنے جنازہ پر بھی شاھد ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مدینۃ المعاجز، ص ۶۰، ۶۱،

بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۳۰۰ تا ۳۰۱، مطبوعہ بیروت

الانوار العلویہ، ص ۳۹۱، مطبوعہ نجف اشرف

انوار المواھب، ص ۱۵۱، مطبوعہ ایران

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۳۲۱، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۲،ص ۱۰۲،مطبوعہ کویت، چاپ نو

طوالع الانوار، ج ۳،ص ۲۱۹،مطبوعہ ایران

اس روایت سے ہمارے نظریہ کی مکمل تائید وتشہید ہوئی ہے۔ ولا خلق انفسھم کی آیت کریمہ کا مطلب آشکار ہوتا ہے یعنی یہ ذوات قدسیہ اپنے نفوس کی خلقت پر شاہد ہیں نیز یہ بھی واضع ہوتا ہے کہ ان نفوس نورانیہ کے لئے موت نہیں بلکہ یہ حی القیوم کے مظہر ہیں۔

توضیح المرام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (سورۃ الرحمٰن، آیت ۲۶)

https://www.shiabookspdf.com/

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (سورۃ القصص، آیت ۸۸)

حضرات طاہرین علیہم السلام فرماتے ہیں: نحن وجہ اللہ ہم وجہ اللہ ہیں

ملاحظہ فرمائیں:

اصول الکافی، ج ۱،ص ۲۶۰،مطبوعہ تہران، ایران

یہ نفوس نورانیہ وجہ اللہ ہیں جنہیں بقا ہے فنا نہیں، ان کے لئے موت نہیں بلکہ موت و حیات پر یہ خود حاکم ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ الصلوٰۃ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

ان میتنا اذا مات لم یمت و مقتولنا لم یقتل وغائبنا اذا غاب لم یغب

ولا نلد ولا نولد فی البطون ولا یقاس بنا احد من الناس

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۴، ص ۳، مطبوعہ ایران

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۳۰۶، مطبوعہ بیروت

طوالع الانوار، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۸۷، مطبوعہ کویت، چاپ نو

انوار المواھب، ص ۳۰۷، مطبوعہ ایران

آگاہ رہو ہمارے مرنے والے تمہارے لوگوں کی طرح نہیں بلکہ زندہ ہیں اور ہمارے غائب تمہارے غائب کی طرح نہیں بلکہ وہ غائب (نظروں سے اوجھل) ہونے کے باوجود حاضر ہیں اور ہمارے مقتول تمہارے مقتولوں کی طرح نہیں بلکہ قتل ہونے کے بعد بھی زندہ ہیں۔ ہمارا پیدا ہونے والا شکم مادر سے پیدا نہیں ہوتا اور لوگوں کے ساتھ ہمارا قیاس نہیں ہوسکتا۔ قتل ان کا لباس بشریٰ ہے جسم ظاہری ہوا مگر جسم اصلی سلامت ہے اور ان کی حقیقت کنہہ کا معاملہ منیع لا یدرک ہے جسکی گہرائی تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ یہ نفوس نورانیہ شہید ہوئے ہیں بلکہ دشمنانِ اسلام نے ان کے لباس ظاہری کو گزند پہنچایا ہے۔ یہ ذوات قدسیہ حقیقتاً نور محض ہیں۔ الٰہیہ بشریت مجازی ہے جو بمنزلہ لباس ہے۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ الصلوۃ والسلام کا بجسم اصلی ظہور

عن الباقر علیه السلام عن ابیه علیه السلام انه قال صار جماعة من اهل الکوفه قالوا الحسن علیه السلام الی ایا بن رسول الله ما عندك

من عجائب اسرار ابیك امیر المومنین الذی کان یر ینا ها فقال هل تعرفون ابی امیر المومنینؑ ؟ فقالوا نعم فرفع ستراً علی کان علی بیته ثم قال انظر وا فی البیت فنظر نا فاذا امیر المومنین الصلوٰة علیه السلام فقلنا نشهد انه خلیفة اللّٰه حقاً و انك ولده

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۱۳۰، مطبوعہ کویت چاپ نو

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۶۲ مطبوعہ بیروت، لبنان

طوالع الانوار، ج ۳، ص ۳۲۷، مطبوعہ بیروت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس جو آپ کے والد گرامی کے معجزات و اسرار ہیں وہ ہمیں دکھائیں حضرت نے فرمایا تم میرے والد گرامی کو پہچانتے ہو۔ عرض کیا ہم سب پہچانتے ہیں۔ اب حضرت امام حسین علیہ السلام نے مکان کے دروازے پر پڑا ہوا پردہ اٹھایا اور فرمایا گھر کے اندر دیکھو فنظر نا فا ذا امیر المومنین علیه السلام ہم نے دیکھا تو وہاں حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف فرما تھے فقلنا هذا امیر المومنین علیه السلام سب نے عرض کیا واقعی یہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برحق خلیفہ ہیں اور آپ امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند ہیں حضرت باقر علیہ السلام کے اس ارشاد حق بنیاد سے ہمارا موقف ثابت ہوتا ہے اور حقیقت بے غبار ہوتی

ہے کہ ان ذوات مطہرہ کے لئے موت نہیں بلکہ موت حیات پر یہ خود حاکم و متصرف علی الاطلاق ہیں۔ اس پوشاک بشری لباس ظاہری کو اتارنا اور پہننا ان کے اپنے اختیار میں ہے جب تک چاہتے ہیں لباس بشری میں ہمارے سامنے موجود رہتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کو اتار دیتے ہیں۔

''لباس بشری کا اتارنا اور پہننا ان کے اپنے اختیار میں ہے''

سرکار سید الفقہا و المجتہدین علامہ السید حشمت علی مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ کا ارشاد حق بنیاد:

سرکار کائنات اور آئمہ معصومین علیہم السلام ظہور کون اول میں تو عقل اول تھے اور ظہور ادنیٰ میں مثل بشر تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما انا بشر مثلکم یہ نہیں فرمایا کہ بشر منکم یعنی تم میں سے ایک بشر ہوں اس لئے کہ بشر حقیقی وہ ہے کہ جس کی روح کو بدن سے علاقہ ذاتیہ ہو اور نبی اور امام کے نفس کو بدن سے تعلق ذاتی نہیں ہوتا بلکہ تعلق عرفی خارجی ہوتا ہے اس لئے وہ بشر حقیقی نہیں بلکہ مثل بشر ہیں۔ حقیقت میں تو وہ عقل محض ہیں مگر متنزل ہو کر بہ بدن ہوتے ہیں اور باوجود تعلق بدن کے وہ مراتب اصلیہ ان سے زائل نہیں ہوتے۔ تعلق بدنی ان کا اختیاری ہے جس وقت چاہیں اس سے علیحدہ ہو سکتے ہیں گویا بدن ان کا ان کے لئے مثل چادر ہے اور انسان جس وقت چاہے چادر اتار دیتا ہے اور جس وقت چاہے پہن لیتا ہے ایسا ہی امام یا نبی جب چاہیں مجرد ہو سکتے ہیں اور جب چاہیں مادی ہو جاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: غائیۃ المرام، ص ۶۱، از علامہ خیر اللہ پوری طاب ثراہ

https://www.shiabookspdf.com/

لباس بشری

سرکار رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

انما نسب اجساد هم الی علین لعدم علا قتهم علیهم علیه السلام الیٰ هذا الا بدان الحسیه فکا نهم و هم بعد فی هذا الجلا بیب قد نقضوا هاد تجرد وا عنها

ملاحظہ فرمائیں:

مراۃ العقول شرح اصول الکافی، ج ۱، ص ۲۹۲، مطبوعہ ایران

وافی شریف، ج ۲، ص ۱۵۶، مطبوعہ ایران

https://www.sibtainbooks.pdf.com/

حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے اجساد مطہرہ علیین سے ماخوذ ہیں۔ چونکہ ان کی خلقت ماءِ عرشیہ نوریہ سے ہے۔ ان کے ابدان مطہرہ جن کی ہم زیارت کرتے ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں یہ ابدان حسیہ درحقیقت غلاف ہیں۔ یہ وہ غلاف ہے جسے اتار کر اصلی حالت میں آجاتے ہیں۔ اس لباس کا اتارنا اور پہننا ان ذوات قدسیہ کے اپنے اختیار میں ہے۔ جیسا کہ جبرائیل امین علیہ السلام اور دیگر ملائکہ شکل بشری میں ظاہر ہوئے تو انہوں نے یہ لباس پہن لیا اور جب حالت اصلی میں ہو گئے تو یہ لباس اتار دیا اس لئے کہ ان کے اجساد اصلیہ بھی نوری تھے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام جب حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس گئے بشری صورت میں حاضر ہوئے۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا (سورۂ مریم، آیت ۱۷)

پس ہم نے ان کی طرف اپنی روح (جبرائیل) کو بھیجا اور وہ مریم کے لئے صحیح وسالم آدمی

کی صورت بن گئے۔ ترجمہ سرکار علامہ مقبول احمد طاب ثراہ

جب جبرائیل علیہ السلام صورت بشری میں آئے لباس بھی پہنا ہوا تھا کیونکہ برہنہ بشر کی صورت میں نہیں آئے بلکہ ملبوس تھے۔ جب پیغام الٰہی پہنچا چکے تو اس لباس کو اتار دیا اور حالت اصلی میں چلے گئے۔ حضرت علی علیہ السلام حدیث طارق میں عظمت امامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الامام یا طارق بشر ملکی جسد سماوی سر خفی امر الٰهیی روح قدسی مقام علی نور جلی، هو ملکی الذات و الٰهی الصفات

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۲، مطبوعہ بیروت

مشارق انوار الیقین، ص ۲۰۷، مطبوعہ بیروت

https://www.shiabookspdf.com/

امام بشر ملکی سے جسد سماوی امام ملکی ذات ہے اولاً امام کی ذات طاقتوں والی ہے وہ قوت مقتدرہ کا مالک ہے، ثانیاً وہ ملکی ذات ہے۔ لہٰذا حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام بھی اجساد اصلیہ نوریہ پر لباس بشری پہن کر ہدایت کے لئے تشریف لائے اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی لباس بشری پہن کر تشریف لائیں گے یہ لباس بشری ہماری ہدایت کے لئے پہن لیتے ہیں تاکہ ہم ان کی زیارت کریں اور احکام سمجھ سکیں۔

فصل سوم

اعضاء خداوندی و ید عمالہ ایزدی

حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی توقیع مبارک

حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی توقیع مبارک جو آپ کے نائب خاص

سرکار شیخ کبیر ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعیدؓ کے ہاتھوں ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی اس میں حضرت نے ارشاد فرمایا:

دعائے مبارکہ رجبیہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اللھم انی اسئلك بمعانی جمیع ما ید عوك به ولاة امرك المامو نون علی سرك المستبشرون باآمرك الوصفون بقدرتك المعلنون لعظمتك اسئلك بما نطق فیهم من مشیتك فجعلتهم معادن لکلماتك و ارکاناً لتوحید ك و ایا تك و مقاماتك التی لا تعطیل لهافی کل مکان یعرفك بها من عرفك لا فرق بینك و بینهاالا انهم عبادك و خلقك فتقها ورتقهابیدك بدوهامنك وعود با الیك اعضادَ و اشهاد و مناة و اذواد و حفظة و روادفبهم ملات سمآتك وارضك حتی ظهر ان لا اله الاانت فبیذلك اسئلك و بمواقع العز من رحمتك و بمقاماتك و علاماتك ان تصلی علی محمد و اله و ان تزید فی ایمانا (دعائے مبارکہ رجبیہ)

https://www.shiabooks.pdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مفاتیح الجنان، ص۱۳۴، مطبوعہ بیروت۔ لبنان

ترجمہ: اے اللہ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں ان جملہ اسماء کے معانی کے ذریعہ کہ جن سے تیرے والیان امر تجھے پکارتے ہیں۔ وہ والیان جو تیرے راز کے راز دار اور

امین ہیں اور تیرے امر کی بشارت دیتے ہیں اور تیری قدرت کی توصیف کرتے اور تیری عظمت وجلالت کا پرچار کرتے ہیں۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس مشیت کے ذریعہ جو ان نفوس نورانیہ کے قلوب مبارک میں وارد ہوکر (حکم) یہ ناطق بن جاتی ہے تو نے ان انوار قدسیہ کو اپنے کلمات کن و کونوا کا معدن بنایا اور اپنی توحید کا رکن ''ستون'' بنایا ہے اور تو نے انہیں اپنی آیات ''نشانیاں'' اور اپنا قائم مقام بنایا ہے کہ ان کے لئے کسی مقام خلق ہو یا رزق، موت ہو یا حیات، امور تشریعیہ یا تکوینیہ کسی پر بھی تعطیل'' معطّلی''، نہیں جس کسی نے بھی تیری معرفت کی انہی ذوات مطہرہ کے ذریعہ معرفت کی اے اللہ جل وثناء ان نفوس نورانیہ کے اور تیرے درمیان کوئی فرق نہیں مگر یہ فرق ضرور ہے کہ یہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں جن کا ملانا اور جدا کرنا، اتصال نور اور اشتقاق نور تیرے ہی قبضہ واختیار میں ہیں۔ ان کی ابتدا تجھ ہی سے ہے اور ان کا عود بھی تیری ہی طرف ہے۔ یہ ذوات مقدسہ تیرے اعضاء یعنی دست خداوندی و ید عمالہ ایزدی ہیں اور تیرے گواہ شہید علیٰ الخلق اور تیری معرفت کا ذریعہ ہیں۔ یعنی جس قدر ان نفوس نورانیہ کی معرفت بالنورانیہ کا درجہ بلند ہوگا اتنا ہی معرفت خدا کا درجہ بلند ہوگا اور تیری ذات اقدس اعلیٰ سے نقائص وعیوب کا دفاع کرنے والے ہیں اور تیری عظمت وشان کی حفاظت کرنے والے اور مخلوق کو تیری بارگاہ میں محبت کے ساتھ لانے والے ہیں۔ اے اللہ تو نے ان نفوس نورانیہ کے وجود ذی جود سے ارض وسماء کو پر کر دیا حتیٰ کہ ظاہر ہوا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں انہی نفوس قدسیہ کے ذریعہ جو تیری رحمت سے تیری عزت کے مواقع ہیں اور ان انوار قدسیہ کے ذریعہ جو تیرے قائم مقام تشریح وتکوین میں خلیفہ ہیں تجھ سے سوال کرتا

ہوں کہ تو حضرات محمدؐ وآلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے ایمان میں اضافہ فرما اور مجھے ثبات قدم عطا فرما۔

اللھم صل علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

یہ توقیع مبارک تمام ارشادات طاہرین علیہم السلام کی جامع ہے

یہ توقیع شریف حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کے فرمودات کی جامع ہے۔ حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی اس توقیع مبارک سے ہمارے تمام اعتقادات و نظریات اور ہمارے پیش کردہ احادیث متکاثرہ ومتضافرہ کی مکمل تائید وتشہید ہوتی ہے۔

درشہوار

https://www.shiabookspdf.com/

چند اہم نکات اعتقادیہ

حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی اس توقیع مبارک سے حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کے مندرجہ ذیل مقامات ومراتب آشکار ہوتے ہیں۔

اولاً: حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین امر الٰہی کے امین ہیں۔

ثانیاً: حضرات امنا الرحمٰن صلوٰۃ اللہ الملک المنان مشیت خداوندی کی فرودگاہ ہیں یعنی محل مشیت الٰہی ہیں۔

ثالثاً: معرفت توحید انہی ذوات قدسیہ کی معرفت میں مضمر ہے۔ اسی لئے حضرات طاہرین علیہم السلام فرماتے ہیں: من عرفنا فقد عرف اللہ جھلنا فقد جھل اللہ یعنی جس نے ہماری معرفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اور جو ہمارے باب میں جاہل ہوا وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے باب میں جاہل ہوا اور حضرت کشاف الحقائق امام جعفر

صادق علیہ السلام نے فرمایا: لو لا نحن ماعرف اللہ اگر ہم نہ ہوتے تو یہ معرفت نہ ہوتی نیز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من شك فينا شك فی اللہ ومن عرفنا عرف اللہ جس نے ہم میں شک کیا اس نے ذات باری تعالیٰ میں شک کیا اور جس نے ہماری معرفت کی اس نے خدا تعالیٰ کی معرفت کی۔

رابعاً: یہ نفوس نورانیہ معادن کلمات خداوندی ہیں اور کلمہ کن فیکون کے معدن ہیں۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام عظمت امامت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

فهم سر اللہ المخزون و اولياء المقربون و امر بين الكاف و النون بل هم الكاف و النون

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۱۷، مطبوعہ بیروت، لبنان، طبع قدیم

بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۳، بیروت، لبنان

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۱۵۹، مطبوعہ کویت

تفسیر البرھان، ص ۳۶۹، مطبوعہ ایران

یہ انوار قدسیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پوشیدہ راز اور اس کے اولیاء مقرب ہیں اور کاف ونون کے درمیان خدائے تعالیٰ کے امر مکنون ومخزون ہیں۔ بلکہ حقیقت لفظ کلمہ کـــــــن و فیکون ہیں یعنی یہ نفوس نورانیہ ہی وہ کلمہ وجودیہ الٰہیہ ہیں جن سے قادر مطلق نے کائنات کو خلق فرمایا ہے۔ حضرات صادقین علیہم السلام ارشاد فرماتے ہیں:

و بکلمتك التی خلقت بها السموات و الارض

ملاحظہ فرمائیں:

دعائے مبارک السمات مفاتیح الجنان، ص ۱۷، مطبوعہ بیروت، لبنان

یہی انوار قدسیہ وہ کلمہ تامہ ہیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ارض وسماء کی تخلیق فرمائی ہے۔

(حضرات محمدؐ وآلِ محمدؐ وہ کلمہ وجودیہ الٰہیہ ہیں جن سے خلقت کائنات ہوئی ہے۔ اس لئے فرماتے ہیں و نحن علة كل موجود نحن مواد كل مكون مخلوق فلو لا نالم يخلق لم يو جد موجود

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، ص ۲۵۲

https://www.shiabookspdf.com/

ہم ہی وہ کلمہ ہیں جن سے موجودات وجود میں آئے ہم ہر موجود کی علت ہیں اور جمیع مخلوقات کے مکون میں اگر ہم نہ ہوتے، مخلوق کی تخلیق نہ ہوتی اور کسی موجود کی ایجاد نہ ہوتی۔

یہ ذوات مطہرہ وہ امر الٰہی ہیں جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورۂ یٰسین، آیت ۸۲)

جب اس کا ''امر'' کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ''کن ہو جا'' پس وہ شے ہو جاتی ہے۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

والامام يا طارق بشر ملكى وجسد سماوى امر الهى روح قدسى مقام

علی و نور جلی و سر خفی فھو ملکی الذات و الٰھی الصفات الخ

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۲، مطبوعہ بیروت

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۱۶، مطبوعہ بیروت

سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۸۲، مطبوعہ نجف اشرف

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۳۲ تا ۲۳۳، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۱۵۸، مطبوعہ کویت، چاپ نو

اے طارق بن شہابؓ یاد رکھو کہ امام بشر ملکی {یعنی فرشتہ بصورت بشری یعنی جس طرح ملائکہ، انبیاء علیہم السلام کے پاس گئے اور حضرت مریم بنت عمران صلوٰۃ علیہا کے پاس سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا (سورۂ مریم، آیت ۱۷)

پس ہم نے مریمؑ بنت عمرانؑ کی طرف اپنی روح جبرائیل کو بھیجا اور وہ مریم کے لئے صحیح و سالم آدمی کی صورت میں بن گئے جس طرح جبرائیلؑ کے لئے بشریت بمنزلہ لباس تھی اسی طرح حضرات محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے بھی بشریت بمنزلہ لباس ہے۔ یہ لباس یعنی جسم ظاہری پوشاک بشری جسد اصلی پر مانند لباس ہے۔

سرکار رئیس المحدثین علامہ مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

انما نسب اجساد ھم الی علیین لعدم علا قتھم علیھم السلام الی ھذہ الا بدان الحسیۃ فکا نھم و ھم بعد فی ھذا الجلا بیب قد نقضو احاد

تجرد واعنها

ملاحظہ فرمائیں:

مراۃ العقول شرح کافی، ج۴، ص۲۷۲، مطبوعہ ایران

وافی شریف، ج۲، ص۱۵۶، مطبوعہ ایران

ان نفوس نورانیہ کے اجساد علیین سے بنے ہیں کیونکہ ان کی خلقت ماء عرشی نوری سے ہے اور ان کے ابدان جو ہمیں نظر آتے ہیں جن کے باعث ہم ان انوار قدسیہ کی زیارت کرتے ہیں یہ ابدان حسیہ درحقیقت غلاف ہیں۔ جن کو اتار کر اپنی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں اس لباس کا اتارنا اور پہننا ان کے اختیار میں ہے جیسے جبرائیل اور دیگر فرشتے بشری صورت میں آئے انہوں نے یہ لباس پہن لیا اور جب اصلی حالت میں ہو گئے تو یہ لباس اتار دیا اس لئے کہ ان کے اجساد اصلیہ بھی نوری ہیں امام برحق فرشتہ بصورت بشری اور جسد سماوی، جسم سماوی ہے نہ کہ جسم کثیف ارضی امام امر الٰہی اور روح قدسی ہے۔ بلند مرتبہ نور جلی و سر خفی الٰہی ہے۔ امام ملکی الذات والٰہی الصفات ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

حضرت فرماتے ہیں کہ امام بصورت بشری جسد سماوی اور امر الٰہی ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: انا امر اللّٰہ و الروح کما قال سبحانہ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی

ملاحظہ فرمائیں: الکتاب المبین، ج۱، ص۳۳۷، مطبوعہ، ایران

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص۱۷۵، مطبوعہ بیروت، لبنان

میں ہی امر اللہ اور روح اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَیَسْئَلُوْنَکَ

عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (سورۂ بنی اسرائیل)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ وہ امر رب ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

واما المعانی فنحن معانیه و نحن جنبه و یده و لسانه و امره و حکمه و علمه و حقه اذا شناء شاء الله و یرید الله مانریده

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین فی اسرار المومنین، ص ۳۳۶، مطبوعہ بیروت، لبنان

بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۱۴، مطبوعہ بیروت

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۷۱، مطبوعہ ایران

https://www.shiabooks.com/

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۱۶۰، مطبوعہ کویت، چاپ نو

اور معانی فنحن معانیه ہم ذات احدیت کے معانی ہیں۔ ہم اس کے پہلو 'جنب اللہ' اس کے ہاتھ 'ید اللہ' اور اس کی زبان 'لسان اللہ' اور اس کا امر یعنی 'امر للہ' اس کا حکم یعنی حکم اللہ' اس کا علم 'علم اللہ' اس کا حق یعنی 'حق اللہ' ہیں جب ہم چاہتے ہیں تو وہ چاہتا ہے اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں تو خدا ارادہ کرتا ہے۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

انا امر الحی الذی لا یموت

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۷۰، مطبوعہ بیروت

الکتاب المبین، ج ا،ص ۲۷۰

میں حی القیوم کا امر ہوں، یہ چند احادیث تبرکاً پیش کی ہیں۔ تفصیل ہماری کتاب کشف الحجاب عن مناقب آل اللہ الاطیاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ ان احادیث سے حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کا امر اللہ ہونا ثابت ہے یہی وہ امر الٰہی ہیں جن کے متعلق ارشاد ذات باری تعالیٰ ہے: اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورۂ یٰسین، آیت ۸۲)

یعنی اہلبیت علیہم السلام جب کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں فرماتے ہیں کن 'ہوجا' پس وہ شے ہوجاتی ہے۔ امرہ بین الکاف و النون لا بل هم الکاف و النون حضرات اہلبیت علیہم السلام خداوند کریم کا راز خفی اور اس کے مقرب بارگاہ اولیاء ہیں اور کاف اور نون کے درمیان خداوند عالم کا امر ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ یہ خود کاف ونون ہیں۔

سرکار رئیس المحدثین علامہ مجلسی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

ای هو عجیب امر الله المکنون الذی ظهر بین الکاف النون اشارة الی قوله انما امره اذا اراده شئیاء ان یقول له کن فیکون

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار، ج ۲۵،ص ۱۷۵، مطبوعہ بیروت، لبنان

یہ نفوس نورانیہ اس امر الٰہی کے جو پوشیدہ ہے اور کاف اور نون سے ظاہر ہوا ہے مظہر ہیں اور یہ خدا کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورۂ یٰسین، آیت ۸۲)

دانی کہ چیست مطلب ترکیب کاف و نون
مطلب ہمہ علیؑ و ہمہ مدعا علیست

(ب) معدن کلمات کا دوسرا معانی یہ ہے کہ یہ معدن وحی ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ متکاثرہ سے ثابت ہے۔

معدن تنزیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نحن امنا اللّٰہ و نحن خزنة و حی اللّٰہ و سد نة عیب اللّٰہ نحن معدن التنزیل و معنی التاویل و فی ابیا تنا ھبط الجبرئیل و نحن محال قدس اللّٰہ

https://www.shiabookspdf.com

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۲ تا ۲۳، مطبوعہ بیروت، لبنان

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۱۶۷، طبوعہ کویت

طوالع الانوار، ص ۱۳۹، مطبوعہ تہران، ایران

ہم امناء اللہ ہیں ہم وحی الٰہی کے خزینہ دار ہیں اور پردہ دار غیب الٰہی ہیں یعنی اس کے قرب کے محافظ، ہم ہی معدن تنزیل اور معنی تاویل اور مھبط جبرائیل ہیں۔ جبرائیل ہمارے گھروں میں اترتے ہیں اور ہم محل قدس خداوندی اور مویّد روح القدس ہیں۔ یعنی ہم قدس الٰہی کی فرودگاہ ہیں۔

حضرت حجۃ اللہ علی العالمین امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لا نھم معدن التنزیل و معنی التاویل و خاصة الرب الجلیل و مھبط

الامین جبرائیل صفات اللّٰہ و صفوۃ و سرۃ و کلمۃ

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر البرھان، ج ۳، ص ۳۶۹، مطبوعہ قم مقدسہ

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۱۶، مطبوعہ بیروت،

بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۳، مطبوعہ بیروت، لبنان

صحیفۃ الابرار، ج ۱، مطبوعہ کویت، چاپ نو

حضرات اہلبیت علیہم السلام معدن تنزیل اور معنی تاویل کلام رب جلیل ہیں اور خاصانِ خدائے رب جلیل اور جائے ہبوط وحی امین جبرائیل آمین کے اترنے کا مقام ہیں۔ یہی انوار قدسیہ برگزیدہ خدا، راز خدا اور کلمہ خدا ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

وحی مبین کا معدن

حضرت امام ھمام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت میں وارد ہے:

السلام علیك یا معدن الوحی المبین

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الجنان، ص ۴۷۷، مطبوعہ بیروت لبنان

سلام ہو آپ پر اے وحی مبین کے معدن۔ معدن جہاں سے کوئی چیز نکلے جیسے معدن الجواہر، سونے کا معدن، چاندی کا معدن، یا دیگر معدن جیسے نمک وقیس۔ بہر حال ان فرمودات معصومین علیہ السلام سے بعبارۃ النص واضح ہو جاتا ہے کہ حضرات محمدؐ وآلِ محمدؐ وحی مبین کے معدن ہیں۔ (چونکہ یہ انوار قدسیہ وحی مبین اور تنزیل کے معدن ہیں اس لئے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

انا مرسل الرسل انا منزل الکتب

ملاحظہ فرمائیں: مجمع التفاسیر، ص ۹۹، مطبوعہ ایران

رسول کو بھیجنے والا میں ہوں اور کتابوں کا نازل کرنے والا میں ہوں۔

نحن اهل بيت النبوة و معدن الرسالة کا یہی مطلب ہے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

یعنی ان کے گھروں سے وحی جاری ہوتی ہے۔ خواہ تنزیل زبور ہو یا توریت انجیل ہو یا تنزیل قرآن مجید یا دیگر امور تکوینیہ وتشریعیہ یہ سب سے پہلے حضرات امنا الرحمٰن صلوٰۃ اللہ الملک المنان کے قلوب مبارکہ پر وارد ہوتے ہیں۔ پھر ان کے کاشانہ اقدس سے ان جملہ احکامات تکوینیہ وتشریعیہ کا نفاذ ہوتو ہے۔ زیارت ال یٰسین میں وارد ہے۔

و من تقديره منا يح العطاء يا بكم انفاذه و ما من شيءٍ الا و انتم له السب

ملاحظہ فرمائیں:

زیارت ال یٰسین۔ عمدۃ الزائر

☆ الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۳۵ تا ۲۳۶، مطبوعہ ایران

☆ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۹۳، مطبوعہ بیروت، لبنان

اور عطاء پروردگار وعنایات اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں اور ان کا نفاذ آپ کے ذریعہ ہوتا ہے اور کوئی بھی ایسی شے نہیں جس کا سبب آپ نہ ہوں۔

ارادہ خداوندی کا آشیانہ

زیارت مطلقہ میں وارد ہے۔

ارادة الرب فی مقادیر امورہٖ تهبط الیکم و تصدر من بیوتکم

ملاحظہ فرمائیں: فروع کافی، ج ۱، ص ۵۹۷، مطبوعہ لکھنو، انڈیا

مفاتیح الجنان، ص ۴۲۳، مطبوعہ بیروت، لبنان

اللہ تعالیٰ کا ارادہ اپنے امور مقدرہ کے متعلق آپ ہی کے پاس آتا ہے اور آپ ہی کے کاشانہ سے صادر ہوتا ہے۔ ارادہ خداوندی خواہ تکوین سے متعلق ہو یا تشریع کے متعلق اس کا اجراء، نفاذ انہی انوار قدسیہ سے ہوتا ہے اور اسی لئے ان ذوات مطہرہ کو معادن کلمات الٰہی کہا گیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

خامساً: یہ نفوس نورانیہ آیات الٰہی اور ارادہ خداوندی کی فرودگاہ ہیں ہیں اور کسی مقام پر بھی ان کے لئے معطّل نہیں یعنی تمام مقامات خواہ تکوینی ہوں یا تشریعی حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کو مکمل اختیار و اقتدار حاصل ہے

سادساً: لا فرق بینك و بینهم الا انهم عبادك و خلقك

ان نفوس نورانیہ اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی فرق نہیں مگر یہ فرق ضرور ہے کہ یہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر الصادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لنا مع اللّٰه حالات فیها نحن نحن هو فیها الا انه هو هو و نحن نحن

ملاحظہ فرمائیں: شرح زیارت جامعہ کبیرہ، ج ۲، ص ۱۹۶، مطبوعہ ایران، چاپ نو

لوامع الحسینیہ، ص ۲۵۳، مطبوعہ کربلا معلیٰ عراق قدیم چاپ

صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۸۲، مطبوعہ کویت، چاپ نو

پرواز در ملکوت، ج ۱، ص ۲۴، مطبوعہ ایران

مصباح الھدایۃ، ص ۱۴۸، مطبوعہ ایران

حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے حالات ہیں۔ جن میں وہ ''ہم'' بن جاتا ہے اور ''ہم'' ''وہ'' ''مگر'' ''وہ'' وہی رہتا ہے اور ہم ہم ہی رہتے ہیں

زین سبب گفت آں امام ذوالعلا
کہ مرا باشد اما حق حالھا

https://www.shiabookspdf.com/

اوست ما و ماہم اویم او
گر چہ نحن و نحن جھرا ھو ھو
گفت ہر کس چشمش از من تو ریافت
یافت حق را اگر چہ سوی من شناخت

ملاحظہ فرمائیں:

مثنوی شریف، ص ۴۶، مطبوعہ ایران

یہ توحید حقیقی کی منزل ہے اور مقام فناء و بقاء ہے مقام الصحو والسکر اور وجود و عدم کا مقام ہے۔ جیسے نحن ھو و نحن کے الفاظ بیان کیا گیا ہے یہی منزل برزخ کبریٰ ہے جہاں وجوب و امکان کا اتصال ہوتا ہے۔

ادھر اللہ سے واصل اُدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

یہ ذوات مقدسہ اعضاء خداوندی یعنی یدعمالہ الٰہی ہیں یہی دست ایزدی ہیں جن کے ذریعہ فیوضات ورحمات الٰہی جاری ہوتے ہیں۔

بارش بحکم امیر المومنین علیہ السلام

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

سماعۃ بن مہران سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں صادق آلِ محمدؐ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ بجلی کوندی اور بادل گرجے حضرت نے فرمایا کہ یہ بجلی کی چمک، بادل کی گرج فانه من امر صاحبکم تمہارے آقا کے حکم سے ہے میں نے عرض کی بھلا وہ کون؟ تو آپؑ نے فرمایا امیر المومنینؑ

ملاحظہ فرمائیں:

الاختصاص، ص ۳۲۱، مطبوعہ ایران

یدعمالہ الٰہی

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

انا عین اللہ انا ید اللہ انا جنب اللہ انا باب اللہ

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی، ج ۱، ص ۲۶۱، مطبوعہ تہران، ایران

اخوند ملا صدراء طاب ثراہ یداللہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

و من حیث کونه و اسطة فی تصریف الاشیاء و ید الرحمة و الرزق ید المبسوطة

ملاحظہ فرمائیں:

شرح اصول کافی، ص ۳۷۴، چاپ قدیم، انڈیا

تصرف اشیاء میں واسطہ ہونے کے باعث اسی کو ید رحمت اور ید الٰہی کہتے ہیں اور رزق دینے کے لحاظ سے اسی کا نام ید مبسوط ہے۔

آیت اللہ عارف باللہ میرزا ملکی تبریزی قدس سرہ نے فرمایا:

نبی سراً و معی جهراً و بقول امیر المومنین علیه السلام کنت ولیا و آدم بین الماء و الطین وقوله : انا وجه الله و انا جنب الله، وانا ید الله، وانا القلم الاعلی، و انا اللوح المحفوظ الی آخر ما قاله فی خطبة البیان و غیرها

ملاحظہ فرمائیں:

المراقبات، ص ۴۰۰

میں چشم خدا ہوں، میں دست خدا ہوں، میں جنب خدا ہوں، میں دست خداندی اور قلم اعلیٰ اور میں ہی لوح محفوظ ہوں، میں باب اللہ ہوں

رئیس المحدثین سرکار علامہ مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

یہ ذوات قدسیہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تامہ، رحمت مبسوطہ مخلوقات پر کھلی رحمت اور مظاہر قدرت

کاملہ ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، جلد۲۴، ص۳۰۲، مطبوعہ بیروت

آیت اللہ سید محمد بن عبدالکریم الطباطبائی قدس سرہ جداعلیٰ حضرت بحرالعلومؒ

ان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ قسیم الجنۃ و النار، بل قاسم الارزاق بین العباد، کما ورد

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ دوزخ وبہشت کے تقسیم کرنے والے ہیں بلکہ لوگوں کے ارزاق بھی آپ ہی تقسیم کرتے ہیں۔جیسا کی وارد ہوا ہے

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

الاعلام اللامعۃ فی شرح الجامعۃ، ص۱۸۵، مطبوعہ ایران، قم

آیت اللہ علامہ مہدی فرماتے ہیں:

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام آسمان چہارم میں تمام مخلوقات کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الہدایٰ، ص۲۱۵

حضرت امیرالمومنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وہ ارحام مادر میں بچے کی شکل وصورت بنانے والے، نباتات کو پیدا کرنے والے، اشجار پر پتے لگانے والے اور پھل دار درختوں پر پھول لگانے والے، لوگوں کی مدد کرنے والے، زمانہ گذشتہ میں اہل شقاق کو واصل جہنم کرنے والے، انبیاء واولیاء واوصیاء علیہم السلام کے مددگار ہیں۔ظلمات میں نور ہیں۔امیرالمومنین علیہ السلام کی مدد سے مصائب میں مبتلا سے نجات پائی۔انہوں نے ہی خدائی پیغامات کو پہنچایا اور فقراء پر انہوں نے ہی کرم وفضل فرمایا۔الخ

عارف کامل سرکار قاضی سعید قمی طیب اللہ روحہ ارشاد فرماتے ہیں:

الخبر فصار علیؑ مصور الارحام و منبت النبات و مورق الاشجار و مثمر الاثمار و قاسم الارزاق و مغیث نفوس ارباب الوفاق و مهلك القرون من اهل الشقاق الرحیم حیث هدی الانبیاء و الاولیاء بنور علی علیه السلام من الظلمات و نجاهم من البلیات و اعانهم علی اداء الرسالات و سددهم الی طریق النجاة و تفضل علی فقراء الامة المر حومة بان جعله اماماً لهم فی الدنیا و الاخرة فصاروا خیرامة اخرجت للناس وفازوا بالفضیلة العظمی و فاقوا بذلك علی جمیع الاکیاس

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: کتاب شریف اسرا العبادات وحقیقۃ الصلوۃ، ص ۶۲، مطبوعہ ایران

اگر دست علیؑ دست خدا نیست
چرا دست دیگر مشکل کشاء نیست

توثیق: آیت اللہ خمینیؒ نے اپنی کتب میں قاضی سعید قمی قدس سرہ کا ذکر بہت شاندار الفاظ میں فرمایا ہے۔

سرکار صدر العلماء والمحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

و ید المداد ان علیا بمنزله ید الله فان المعطی للشی علی آخر انما یعطیه بیده وان علیا

ملاحظہ فرمائیں: طوالع الانوار، ص ۶۹،، مطبوعہ تہران، ایران

حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام بمنزلہ یداللہ ہیں چونکہ جب بھی کوئی چیز دوسروں کو دیتا ہے تو اپنے ہاتھ سے دیتا ہے۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام سبب ایجاد موجود ہیں اور نعمت وجود کو ہر موجود کے پاس پہنچانے والے ہیں۔

مقدر کرنے والا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

انا الذی اقدر اقواتها و منزل القطر و مسمع

ملاحظہ فرمائیں: کتاب مستطاب انا انا انا، ص ۳۷، مطبوعہ مشہد مقدس

انوار الیقین، ص ۵۲

https://www.shiabookspdf.com/

میں ہی رزق کو مقدر کرنے والا، بارش کا نازل کرنے والا، رعد کی کڑک سنانے والا اور بجلی چمکانے والا ہوں۔

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین امیر المومنینؑ کا فرمان واجب الاذعان:

انا مقدر الاقوات

سرکار صدر العلما والمحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں

شرح: انا مقدر الاقوات والاقوات جمیع القوات و الموکل علیه میکائیل و هو من خدامه فهو فی الحقیقة مقدر ها وان صدر بیده خادمه میکائیل الذی یقسم الارزاق فبذلك الطریق یقال له قاسم الارزاق و ایضاً بسبب الخلائق کلهم رزقوا بمینهٖ کما هوا لصریح و

بمینہٖ کما ھوا لصریح و بمینہ رزق الوریٰ فیقال لہ قاسم الارزاق بھذا لا عتبار و ذالك معنی قولہ مقدر الاقوات ای اقوات الخلائق

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، ج ۳، ص ۲۵۸، مطبوعہ تہران، ایران

میں ارزاق کا تقسیم کرنے والا ہوں اقوات سے مراد جمیع ارزاق ہیں۔ جن کی تقسیم پر ان کے خادموں میں سے ایک خادم میکائیل مامور ہیں۔ اصل قاسم ارزاق حضرت امیر المومنینؑ کی ذات بابرکات ہی ہے۔ چونکہ تقسیم ارزاق کا فعل ان کے غلام میکائیل سے صادر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے انہیں مقسم رزق کہا جاتا ہے۔ ثانیاً سبب کی وجہ سے کیونکہ جمیع مخلوقات کا رزق انہی کے سبب اور برکت سے ہے جیسا کی صریحاً موجود ہے کہ ان کی برکت سے مخلوقات کو رزق دیا گیا ہے لہٰذا اس اعتبار سے بھی وہ قاسم الارزاق ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

رازق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان

مامور امرکن فکان اللہ مولانا علیؑ

ثامناً: فبھم ملات سمائك وارضك حتی ظھران لا الہ الا انت

اے اللہ! تو نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وجود مبارک سے زمین و آسمان کو پر کر دیا حتیٰ کہ ظاہر ہوا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں یعنی یہ انوار قدسیہ پوری کائنات کے ذرے ذرے پر حاضر و ناظر ہیں کوئی جگہ ان کے وجود ذی جود سے خالی نہیں و مقاماتك التی لا تعطیل لھا فی کل مکان یہ وہ قائم مقام الہ العالمین ہیں کہ کسی مکان میں بھی ان کے لئے تعطیل (رکاوٹ) نہیں یعنی پوری کائنات میں بجسم نفیس حاضر و ناظر ہیں۔

زمان ومکان کی حدود سے مافوق

سرکار آیت اللہ السید علی عبداللہ الموسوی طیب اللہ روحہ ارشاد فرماتے ہیں:

حقیقت محمدیہ چونکہ اول موجودات ہیں اور جمیع مخلوقات سے قبل اس کی خلقت ہوئی لہٰذا فانها لست محدودة بهذا الحدود الزمانية و المكانية لا نها فوق الجهات و وفوق الحدود

ملاحظہ فرمائیں: حقائق علمیہ، ص ۲۶، مطبوعہ کویت

یہ نفوس نورانیہ ان زمان ومکان میں محدود نہیں بلکہ فوق الجھات ہیں اور تمام حدود کی قیود سے مبراء ومنزہ ہیں۔

سرکار عمدۃ العلماء والمحدثین آیت اللہ آقائے زین العابدین خان اعلیٰ اللہ مقامہ نوراللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام بجسم ظاہری جو کہ مانند پوشاک ہے زمان ومکان میں بظاہر محدود نظر آتے ہیں لیکن بجسم اصلی جمیع عوالم میں حاضر وناظر ہیں اور پوری کائنات پر محیط ہیں۔ چونکہ ان کے نور مقدس سے ارض وسماء بلکہ پوری کائنات پر ہے اسی لئے فرماتے ہیں۔ انا الذی نظرت فی ملکوت السماوات والارض فلم اجد غیری میں وہ ہوں کہ میں نے عالم ملکوت السماوات وارض میں نظر کی اپنے سوا اور کوئی چیز نہ پائی یہی معنیٰ ہے۔

فیهم ملات سمائك وارضك حتیٰ ظهر ان لا اله الا انت

ملاحظہ فرمائیں: دروس، ج ۱، ص ۵۰۱، مطبوعہ ایران

انوار قدسیہ اور حدود امکنہ

سرکار ثقۃ الاسلام تبریزی طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہیں:

لان انوارهم منزهة عن الزمان و المكان لا نها مخلوقة قبل خلق الزمان والمكان و هى برية و منزة عن الا مكنة و الحدود محتجب عنهم حس كل متوهم ان لا يعرف كنههم الا الله ولهذا قال لعلیؑ يا علی عليه السلام لا يعرفنى الا الله و انت ولا يعرفك الا الله و انا وما عرف الله الا انا و انت و بالجملة فهذا الرواية و اردة فى حقائقهم النورنيه

https://www.ahlehaq.com

ملاحظہ فرمائیں: حقائق الاسرار فی شرح الزیارات الجامعہ، ص ۱۲۳، مطبوعہ ایران

ان ذوات قدسیہ کے انوار زمان و مکان سے مبراء و منزہ ہیں۔ اس لئے کہ ان کی خلقت زمان و مکان سے پہلے ہوئی ہے۔ اس لئے یہ نفوس نورانیہ زمان و مکان حدود و امکنہ سے مبراء و منزہ ہیں۔ یہ وہم و گمان کرنے والی حس ان سے دور ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ مجھے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور تمہارے کسی نے نہیں پہچانا اور تمہیں سوائے اللہ کے اور میرے کسی نے نہیں پہچانا اور ذات احدیت کو سوائے تمہارے اور میرے کسی نے بھی نہیں پہچانا۔ یہ روایت ان انوار قدسیہ کے حقائق نورانیہ کے متعلق وارد ہوئی ہے۔

آیت اللہ الشیخ علی اکبر نہاوندی علی اللہ مقامہ کا بیان:

حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ولایت کلیہ مطلقہ کے مالک ہیں لہٰذا یہ پوری

کائنات پر محیط ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

انوارالمواھب، ص۴۲، مطبوعہ ایران، چاپ قدیم

سرکار قدوۃ العلماء والمحدثین علامہ الحافظ الشیخ رجب علی البرسی اعلیٰ اللہ مقامہ نوراللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں:

ان الولی ھو المحیط بکل شی فھو محیط بالعالم واللّٰہ من ورایھم محیط فقال وکل شی احصیناہ فی امام مبین

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوارالیقین فی اسرارالمومنین، ص۱۲۵، مطبوعہ بیروت لبنان

تحقیق ولی وہ ہے جو ہر ایک شے پر محیط ہے اور وہ کائنات کو محیط ہے اور اللہ تعالیٰ ان سب پر محیط ہے لہٰذا فرمایا:

وَکُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ (سورۂ یٰسین، آیت۱۲)

ہم نے ہر شے کا احصاء امام مبین میں کر دیا ہے یعنی امام مبین جمیع اشیاء کائنات کو محیط ہے۔ مخلوق اول جمیع کائنات پر محیط ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اول ماخلق اللّٰہ الھویٰ اول ماخلق اللہ الما ٔ اول ماخلق اللّٰہ القلم واول ماخلق اللہ العقل ٔاول ماخلق اللّٰہ روحی اول ماخلق اللّٰہ نوری اول ٔ ماخلق اللّٰہ نورنبیک یاجابر

ملاحظہ فرمائیں: لوامع الحسینیہ ص۳۰۸ مطبوعہ ایران، چاپ قدیم

خداوند عالم نے سب سے پہلے ہوا کو خلق فرمایا۔ خداوند کریم نے سب سے پہلے ''ما'' پانی خلق فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَي اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا۔ یہ دریاؤں اور سمندروں کا پانی نہیں بلکہ اول ماخلق الٰہی ہے جو علت الموجودات اور حقیقۃ الکائنات ہیں۔ یہی وہ چشمہ فیوضات اور مبداء رحمت ہے۔ جس سے جملہ عوالم کو فیض پہنچتا ہے۔ اول ماخلق الله المآء وہ چشمہ حیات ہے جو خداوند عالم جل اللہ شانہ کے نور عظمت کے جلال سے جاری ہوا اگر یہ نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا۔ لولا لما خلقت الافلاك سب سے پہلے خدا نے قلم کو خلق فرمایا۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْن لوح محفوظ اور اس کی تحریر اسی قلم اعلیٰ سے ہوئی ہے خداوند قدس نے سب سے پہلے عقل کو خلق فرمایا۔ خداوند متعال نے سب سے پہلے روح محمدی کو خلق فرمایا۔ خداوند عزوجل نے سب سے پہلے نور محمدی کو خلق فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے تیرے نبیؐ کے نور اقدس کو خلق فرمایا۔ اس حدیث مبارکہ میں اگرچہ ہوا، مآ، قلم، روح، عقل، نور کے الفاظ گو مختلف ہیں مگر مقصود ذات محمدیؐ ہیں۔ عبارا تناشی وحسنك واحد

حدیث کی تشریح کسی مقام پر کریں گے یہاں حرف اول ماخلق العقل کے معنی مقصود ہیں۔ خدائے رحمٰن نے سب سے پہلے عقل کو خلق فرمایا۔ عقل کیا ہے؟۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد:

العقل جوهر دراك محيط بالاشياء من جميع جهاتها عارف بالشى قبل كونه فهو علت الموجودات و نهايته المطالب

ملاحظہ فرمائیں: فصل الخطاب ص ۱۵۴، مطبوعہ ایران

الکتاب المبین ج ۲، ص ۱۰۲، مطبوعہ ایران

شرح زیارت جامع کبیرہ ج ۴، ص ۴۲

تفسیر صافی، ص ۲۲۴، مطبوعہ ایران

المشائر ملا صدراء، ص ۹۷

کلمات مکنونہ، ص ۸۳ مطبوعہ ایران

عقل ایک جوہر ہے جو مدرک کامل ہے اور تمام اشیاء پر ہر جہت سے محیط ہے اور ہر چیز سے اس کی ایجاد و تکوین سے قبل عالم ہے پس یہی علت موجودات اور انتہائے مطالب ہے۔ یعنی خلق اول عقل کل حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام جمیع عوالم پر ہر جہت سے محیط ہیں اور اشیاء کی ایجاد خلقت سے قبل ان پر علم احاطی رکھتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

شیخ الفقہاء المجتہدین آیۃ اللہ الشیخ موسیٰ الاسکوئی الحائری اعلی اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں:

انهم عليهم محيطون بجميع العوالم و تمام دائره الكون اذ بمشية الله وجدت و منهم ظهرت بارادة الله خلقت ومنهم برزت ومنهم صدرت و لزم ذلك عليهم سلام الله عليهم بالعوالم مافيها علم احاطة لاعلم اخبار الخ

ملاحظہ فرمائیں: احقائق الحق ص ۴۲۶ مطبوعہ کویت چاپ نو

یہ انوار قدسیہ تمام عوالم پر محیط ہیں۔ جب تمام دائرہ کون مشیت خداوندی سے ظاہر ہوا اور ارادہ ایزدی سے خلق ہوا اور انہی سے صادر ہوا تو ان نفوس نورانیہ کا جملہ عوالم پر علم احاطی

سے عالم ہونا لازم ہوا۔ نہ کہ علم اخباری سے پس یہ ذوات مقدسہ اشیاء غائبہ کو کیونکر نہ جائیں جبکہ وہ تمام اشیاء انہی انوار قدسیہ سے ظاہر وصادر ہوتی ہیں اور انہی کے سبب سے خلق ہوئی ہیں۔ اہلبیت علیہم السلام کا علم حصولی نہیں بلکہ علم حضوری ہے۔ وہ تمام اشیاء پر محیط ہیں اور ان کا علم بھی تمام اشیاء پر محیط ہے اور پوری کائنات ان کے سامنے ایسے ہے جیسے ہتھیلی پر پڑا ہو اور ہم جب چاہیں اٹھائیں جب چاہیں پلٹائیں یہ سب مسئلہ علم حضوری اور حاضر وناظر کا ہے جیسے حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے بیان فرمایا ہے کہ: فبهم ملات سمائك وارضك حتى ظهران لااله الا انت اے اللہ تو نے حضرت محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجود مبارک سے ارض وسماء کو پر کر دیا حتی کہ ظاہر ہوا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

علم احاطی ہے علم اخباری نہیں

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ذیشان:

لقد علمت مافوق الفردوس الاعلیٰ وماتحت السابعة السفلی ومافی السموات العلی وما بینهماء و ماتحت الثریٰ کل ذلك علم احاطة لاعلم اخبار

ملاحظہ فرمائیں:

الکتاب المبین جلد اول ص ۳۳۵، ۲۸۳ مطبوعہ ایران

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۳۱۴، مطبوعہ لبنان

میں جانتا ہوں جو فردوس اعلیٰ کے اوپر ہے اور جو کچھ ارض سفلی کے ساتویں طبقہ کے نیچے

ہے۔ میں جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں میں ہے جوان کے اوپر ہے اور جوان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے۔ یہ سب علم احاطی سے جانتا ہوں نہ کہ علم اخباری سے عرش اعظم کے رب کی قسم اگر میں چاہوں تمہیں تمہارے آباؤ اجداد کی خبر دوں کہ کہاں تھے اور کن لوگوں میں تھے اور اب کہاں اور کس حال میں ہیں۔

عالم الغیب

یہ سرکار کی غیبی خبروں میں سے ہے کہ ایک ایرانی ماہر علم نجوم نے مولاؑ کو خوارج سے جنگ پر جاتے ہوئے روکا اور کہا کہ ستارے حالتِ نحوست میں آ گئے ہیں خوش قسمت بدقسمت اور بدقسمت خوش قسمت ہو گئے ہیں مریخ برج ثور میں آ گیا ہے اور آپؑ کے برج میں دو مختلف ستارے جمع ہو گئے ہیں اس لئے اس وقت جنگ آپؑ کے حق میں نہیں ہے۔ مولاؑ نے اس نجومی سے کہا: ''کیا حادثات کی گھڑی ستاروں کو کھینچنے پر تو نے لگا رکھی ہے اور تو کیا وقت کی گھڑی کا متحرک ہے اگر ایسا ہے تو بتلا کہ سراری اور ذراری اور دواری کیا ہیں اور مدبرات کی شعاع کی حالت کیا ہے؟ نجومی نے کہا میں اسطرلاب دیکھ کر بتلا سکتا ہوں۔ مولاؑ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ کل برج میزان میں کیا ہوا۔ برج سرطان میں کون سا ستارہ آیا اور زبرقان پر کیا آفت ٹوٹی ہے۔ نجومی بولا میں نہیں جانتا مولاؑ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ کل کا بادشاہ ایک خانے سے دوسرے خانے میں ہوتا ہوا چین چلا گیا اور برج ماچین بدل گیا۔ ساوہ نامی دریا نے تباہی مچا دی۔ خشومہ نامی دریا میں سیلاب کا پانی سقلبہ سے دریا کے کنارے توڑ کر نکل گیا۔ رومیوں نے روم کے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی اور اسے ہٹا کر اس کے بھائی کو بادشاہ بنا دیا اور قسطنطنیہ کبریٰ میں سونے کی قیمت گر

گئی۔ سراندیپ شہر کی فصیل گر پڑی ہے۔ یہود کا بڑا حصہ فاقد ہو گیا ہے۔ وادی نمل میں چونٹیوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ ستر ہزار عالم ابھرے ہیں اور ہر عالم میں ستر ہزار پیدا ہونے ہیں اور رات کو اتنے ہی مر جائیں گے۔ نجومی بولا میں نہیں جانتا، مولاؑ نے فرمایا: کیا تو نگران شہاب کو جانتا ہے اور ستارے اور سورج کو اور ذوات الذوایب جو انوار کے ساتھ طلوع ہوتے ہیں اور صبح کے ساتھ ڈوب جاتے ہیں۔ نجومی بولا میں نہیں جانتا، مولاؑ نے فرمایا: کیا تو ان ستاروں کو جانتا ہے جو طلوع ہوتے ہیں تو مکر و فریب لاتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں تو مصیبت کے ساتھ پس جب وطلوع وغروب ہوئے تو قابیل نے ہابیلؑ کو قتل کر دیا۔ اب یہ دونوں صرف دنیا کی تباہی پر ہی طلوع کریں گے۔ نجومی بولا میں نہیں جانتا۔ مولا علیہ السلام نے فرمایا: اگر تجھے دنیا جہان میں ہونے والی باتوں کی خبر نہیں ہے تو چل کوئی بات نہیں تجھ سے بڑے قریب کی بات پوچھتا ہوں یہ بتا کہ میرے گھوڑے کی دائیں اور بائیں ٹانگ کے نیچے زمین کے اندر کیا فائدہ مند چیز ہے اور کیا نقصان دہ چیز چھپی ہوئی ہے۔ نجومی بولا جتنا مجھے آسمان کے ستاروں کا علم ہے اس سے کم مجھے زمین کا علم ہے یہ سن کر مولاؑ نے حکم دیا کہ گھوڑے کے دائیں اور بائیں پاؤں کے نیچے زمین کھودی جائے جب کھودائی کی گئی تو دائیں پیر کے نیچے سے خزانہ برآمد ہوا اور بائیں کے نیچے سے سانپ نکلا۔ یہ منظر دیکھ کر وہ ایرانی دانش ور چیخ مار کر مولاؑ کے قدموں میں لپٹ گیا اور الامان الامان کی آوازیں بلند کرنے لگا۔ مولاؑ نے فرمایا: امان تو ایمان سے وابسطہ ہے۔ بولا میں آپؑ کو طویل رکوع اور سجدے کروں گا۔ مولاؑ نے فرمایا: اچھی بات سنی ہے تو اچھی بات کر اللہ کو سجدہ کر اور میرے واسطے سے اللہ کے سامنے گڑگڑایا کر۔ پھر مولاؑ نے اسے

https://www.shiabookspdf.com/

نام سے مخاطب کر کے کہا۔ اے سھر سقیل سوار ہم ستاروں کے لئے قطب ہیں اور آسمان کی علامتیں ہیں یہ علم یا ہم جانتے ہیں یا پھر ہندوستان میں ایک گھرانہ ہے وہ جانتا ہے۔ جس کو ہم نے تعلیم دیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: مدینۃ المعاجز، جلد ۱، ص ۲۶۲ تا ۲۶۳، مطبوعہ لبنان

مشارق انوار الیقین، ص ۱۵۱ تا ۱۵۳، مطبوعہ ایران، طبع جدید

سر الاسرار و نور الانوار

یہاں ہم ایک بہت ہی مشکل ترین حدیث قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں

جلیل القدر صحابی جناب جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں حضرت امیر المومنین علیہ السلام خوارج سے جنگ کرنے کے لئے چلے تو عمر بن جرموز الدھقان راستے میں ملا اور کہنے لگا کہ آپؑ یا مولا آج کا دن دشمن سے جنگ کرنے کے لئے مناسب نہیں حضرت امیر المومنین علیہ السلام جلال میں آ گئے اور فرمایا: تیری ماں تجھے روئے مجھے شمس و قمر اور نجوم کی حرکات کے بارے میں بتاتے ہو، شمس و قمر اور نجوم کو گردش دینے والا میں ہوں اور میرے ارادے سے سمندر و دریا میں کشتیاں رواں دواں ہیں۔ بادشاہوں کی بادشاہت میری قدرت سے ہے اور مجھے اپنی عزت کی قسم بادشاہوں کے امور مملکت و نظام سلطنت میری ہی وجہ سے ہے، سب قلب و اذہان میرے دست قدرت میں ہیں مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم آج میرے اصحاب میں سے چار افراد سے زیادہ شہید نہ ہوں گے اور خوارج کے چار سے زیادہ بچ کر نہیں جائیں گے یہ سب تم دیکھ لو گے۔

ملاحظہ فرمائیں: منہج العلم والبیان ونزھۃ السمع والعیان، ص ۳۹۷ تا ۳۹۸، مطبوعہ لبنان

علم غیب کے شواہد

روضۃ الشہداء میں مرقوم ہے کہ نہروان کی راہ میں جناب امیر المومنین علیہ السلام لشکر سمیت دَیر سے گزرے۔ ایک بوڑھا نصرانی دَیر کے اوپر تھا چیخ مار کر کہا۔ اے لشکر اسلام اپنے پیشوا سے کہو کہ میرے پاس آئے، جب یہ خبر امیر المومنین علیہ السلام کو پہنچی حضرت نے گھوڑے کی باگ اُدھر کو پھیر دی۔ جب نزدیک پہنچے دَیرانی نے کہا۔ اے سردارِ لشکر! کہاں جاتے ہو؟ فرمایا: دشمنانِ دین سے لڑنے کے لئے۔ وہ بولا۔ دشمنوں سے جنگ کرنے نہ جاؤ کیونکہ اس وقت مسلمانوں کا ستارہ پستی میں ہے اور اہل اسلام کی ملت کا طالع نہایت ضعیف اور کمزور ہے۔ چند روز توقف کیجئے کہ وہ ستارہ بلند ہو جائے اور طالع قوت پکڑ جائے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ تو علم آسمانی کا دعویٰ کرتا ہے ذرا مجھ کو فلاں ستارے کی سیر و حرکت کا حال تو بتا بوڑھے نے کہا۔ خدا کی قسم! میں نے کبھی اس ستارے کا نام بھی نہیں سنا۔ امیر علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا۔ بوڑھا جواب نہ دے سکا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: معلوم ہوا کہ تو آسمان کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہے۔ زمین کے کچھ حالات دریافت کروں؟ ذرا یہ تو بتا کہ یہاں جس مقام پر تو کھڑا ہے معلوم ہے کہ تیرے قدم کے نیچے کیا چیز دفن ہے؟ بوڑھا بولا خدا کی قسم! مجھے کچھ خبر نہیں۔ فرمایا: ایک برتن ہے اس قدر دیناروں سے بھرا ہوا ہے اور اس کے سکہ کا نقش ایسا ہے۔ بوڑھے نے کہا کہ تجھے کیوں کر معلوم ہوا۔ فرمایا: خدا تعالیٰ کی مہربانی اور لطف سے۔

ملاحظہ فرمائیں: روضۃ الشہداءؑ، ص ۳۵۹ تا ۳۶۰، مطبوعہ فیصل آباد

مناقب مرتضوی فی فضائل علیؑ، ص ۲۵۰ تا ۲۵۱، مطبوعہ لاہور

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے شک دور فرمایا

نیز شواہد النبوۃ میں جندب بن عبداللہ الازدی سے منقول ہے کہ جنگ جمل وصفین میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی رکاب مستطاب میں حاضر تھا اور مجھے اس باب میں شک نہ تھا کہ حق ہماری طرف ہے۔ لیکن جب میں نہروان کے جنگ میں شامل ہوا تو یہ خیال میرے دل میں گزرا کہ یہ سب لوگ ہمارے اقرباء اور نیک اشخاص ہیں۔ ان کا قتل کرنا نہایت سخت اور مشکل ہے صبح کو پانی کا لوٹا لے کر لشکر گاہ سے باہر نکلا اور نیزہ زمین میں گاڑ کر ڈھال اس پر رکھی اور اس کے سایہ میں بیٹھ کر سوچنے لگا۔ ناگاہ امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے۔ اس وقت آپ کا چہرہ آفتاب تاباں کی طرح چمک رہا تھا اور مجھ سے پوچھا تیرے پاس کچھ پانی ہے؟ میں نے لوٹا آگے کر دیا۔ لوٹا ہاتھ میں لے کر اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے۔ بعد ازاں واپس آ کر وضو کیا اور اس ڈھال کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ ناگاہ میں نے ایک سوار دیکھا۔ حضرت نے اس کا حال دریافت کیا۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام یہ سوار آپ کو تلاش کرتا ہے۔ فرمایا: اس کو بلا، جب میں نے بلایا تو اس نے آگے آ کر عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام! مخالفین نہروں سے گزر کر دریا پار ہو گئے ہیں۔ فرمایا: وہ ہرگز نہیں گزرے۔ اس سوار نے کہا۔ خدا کی قسم وہ گزر گئے۔ فرمایا: غلط ہے۔ وہ سوار بولا۔ خدا کی قسم جب تک میں نے ان کے نشانوں کو دریا کے اس پار نہیں دیکھا۔ میں نہیں آیا۔ فرمایا: بالکل خلاف ہے کیونکہ ان کے گرنے اور قتل ہونے کہ جگہ یہاں ہے اور ان میں سے صرف دس سے کم زندہ رہیں گے اور میرے اصحاب میں سے صرف نو شخص قتل ہوں گے۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ خدا کا

شکر ہے کہ امیرؑ کا حال معلوم کرنے کے لئے ایک میزان ہاتھ لگ گئی ہے اور میں نے خدا سے عہد کیا کہ اگر مخالفین نہروں سے گزر گئے ہوں گے تو پہلا شخص جو امیر سے مقابلہ کرے گا میں ہوں گا۔ ورنہ لشکر اعداء کے بہادروں کے ساتھ جنگ کرنے پر ثابت قدم اور مستقل رہوں گا۔ جب میں نے صفوں سے گزر کر دیکھا تو ان کے نشانات جہاں تھے، وہیں قائم تھے وہاں سے ذرا بھی حرکت نہ کی تھی۔ اس وقت آنجنابؑ نے میری پیٹھ کو ہلا کر فرمایا: اب تو اصل حقیقت تجھ پر ظاہر ہوگئی۔ میں نے عرض کی بیشک یا امیر المومنین علیہ السلام۔ ارشاد فرمایا: اپنے کام میں مشغول رہ کہ تو ایک قتل کرے گا اور دوسرے سے مقابلہ کرتا رہ جائے گا اور ایسا ہی ہوا کہ میں نے ایک دشمن کو قتل کیا اور دوسرے کے مقابل ہو کر اس پر زخم لگایا اور اس نے مجھ پر وار کیا اور ہم دونوں بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اور اس وقت تک بے ہوش رہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جنگ سے فارغ ہو گئے۔ الغرض جب شمار کیا گیا تو جیسا کہ آنجنابؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ ان کے نو آدمی باقی رہے، باقی مارے گئے اور جناب کے اصحاب مستطاب سے صرف نو اشخاص شہید ہوئے اور ایک شخص کو حضرت نے خبر دی تھی کہ تجھ کو فلاں جگہ فلاں خرمے کے درخت پر سولی چڑھائیں گے اور جیسا کہ فرمایا تھا بعینہ واقع ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں:

روضۃ الشہداؑ، ص ۳۶۱ تا ۳۶۴، مطبوعہ فیصل آباد

مناقب مرتضوی فی فضائل علیؑ، ص ۲۳۳ تا ۲۳۴، مطبوعہ لاہور

ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

سرکار آیۃ اللہ عبدالرضا خان الشہید طاب ثراہ کا ارشاد حق بنیاد:

وتا کس محیط بھم نباشد علم احاطہ بہمہ چیز پیدا نمیکند وایشان چون اسماء صنای خداوند عالمند وازاسماءِ خداوند عالم یکی ''محیط'' است پس البتہ ایشان بھمہ چیز احاطہ دارند وھمہ جاحاضرند وناظرند

ملاحظہ فرمائیں:

رسالہ شریفہ عقائد حقہ ص۲ مطبوعہ ایران

اور کوئی بھی تمام اشیاء پر محیط نہیں ہوسکتا جب تک تمام اشیاء کا کل علم احاطی نہ رکھتا ہو اور یہ نفوس نورانیہ چونکہ خداوند عالم کے اسماء حسنیٰ ہیں اور اسمائے الٰہی میں ایک اسم ''المحیط'' بھی ہے۔ پس یہ ذوات قدسیہ اسم اللہ الاعظم ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء پر احاطہ رکھتے ہیں جمیع اشیاء پر محیط ہیں اور ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

انا المحیط

حضرت اسم اللہ الاعظم علی بن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

عن امیر المومنین علیه الصلوٰة والسلام قال ان من وراء قاف علم لایحیط به احدغیری و انا المحیط بماوراه والعلم به علمی بدنیاکم هذه وانا الحفیظ الشهید علیها ولواردت ان أجوب الدنیا باسرها وا السموات السبع وا لا رضین فی اقل من طرفة عین لفعلت لما عندی من الاسم الاعظم و انا الایة العظمیٰ و المعجز الباهر

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین، ص۸۵، مطبوعہ ایران، طبع جدید

بحارالانوار، ج ۲۷،ص ۴۰، ح ۵، باب ۱۴

بحارالانوار، ج ۵۴،ص ۳۲۶، ح ۲۶،، باب ۲

کوہ قاف کے پار بھی ایک دنیا ایک عالم ہے جس کو میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ میں ماوراءلقاف پر محیط ہوں، میرا علم اس کے متعلق ایسا ہے جیسے اس دنیا پر عالم ہوں، میں نے اس دنیا کو اپنی حفاظت میں لیا ہوا ہے اس کا محافظ اور اس پر گواہ ہوں۔ اگر میں چاہوں تو آنکھ جھپکنے کی دیر میں سات زمینوں اور آسمانوں میں گذر جاؤں، میرے پاس اسم اعظم ہے میں آیت اللہ العظمیٰ اور اللہ کا معجزہ ہوں۔

کائنات کے خزانے بدست امام ہیں

https://www.shiabookspdf.com/

آیت اللہ سید اسماعیل نوری طبرسی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر المومنین وآل الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین اولیٰ بتصرف در جمیع آسمانھا وزمینھا میباشد

پھر فرماتے ہیں: خزائن آسمانھا وزمینھا درایدی مطہرہ ایشان بود

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور آپؑ کی آل طاہرہ علیہم السلام تمام زمین اور آسمانوں میں سب پر حق تصرف رکھتے ہیں۔ زمین وآسمان کے تمام خزانے ان کے دست مبارک میں ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

کفایۃ الموحدین، جلد ۲، ص ۲۷۴، مطبوعہ ایران

عالم کامل سرکار آیت اللہ سید محمد حسن میر جہانی طاب ثراہ نے اپنی نظم میں وصف امام بیان فرمائے ہیں۔

بد رفی السماء العظمة منظومة الکون به منتظمة

آسمان پر عظمت والا چاند ہیں اور نظام کائنات چلانے والے ہیں۔

واسطة فی عالم الوجود بین المکونات و العبود

اللہ اور موجودات عالم کے درمیان واسطہ ہیں۔

قطب رحی عوالم الایجاد میزان عدل اللّٰه فی المعاد

عالم ایجاد میں قطب ہیں اور آخرت کے عدل کا میزان ہیں۔

امر نظام الکون طرا بیده بامره و فیض مدده

https://www.shiabooks.pk

اللہ کے حکم سے نظام کائنات چلاتے ہیں اور لوگوں کو فیض دیتے ہیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے القابات میں بیان فرماتے ہیں۔

ناظم امر الکون عز المومنین مدبر الامور و الحصن الحصین

ناظم کائنات (امام) مومنین کی عزت اور ان کے لئے مضبوط قلعہ ہیں۔

یہاں تک کہ فرمایا:

و محور الکون مدار الدهر و مصدر الامر قوی القهر

کائنات کا محور اور زمانہ کا مدار ہیں۔ امر خدا کا مصدر اور غالب ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

اثبات ولایت، ص ۲۲۴/۲۲۵، مطبوعہ ایران

باب دوئم

https://www.sindhiabooks.pdf.com/

باب دوم

فصل اول

غلو از دیدگاہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام نے غلو اور تقصیر دونوں کی مذمت فرمائی ہے اور ہم مذمت غلو میں ارشادات معصومین پیش کرتے ہیں تا کہ ان میں فرقہ ضالہ مُضلہ کے متعلق ہمارا نظریہ واضح و آشکار ہو جائے۔

ارشاد خداوند عالم:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ (سورۃ النساء آیت ۱۷۱)

حضرت امیر المومنین فی سر اللہ فی العالمین علیہ السلام کا فرمان:

قال امیر المومنین لا تجاوز وابنا العبودیة ثم قولوا ماشئتم ولن تبلغوا وایاکم والغلو کغلو النصاری فانی بری من الغالین

ملاحظہ فرمائیں:

احتجاج طبرسی ص ۲۲۴، مطبوعہ نجف اشرف

بحار الانوار، جلد ۲۵، ص ۲۷۴، مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہمیں عبودیت کے درجے سے نہ ہٹاؤ پھر جو چاہتے ہو ہماری شان میں بیان کرو۔ مگر پھر بھی تم ہماری عظمت کی حد تک نہیں پہنچ سکتے اور

دیکھو غلو سے بچو اور غلو نہ کرو جو نصاریٰ نے کیا کہ عیسیٰ بن مریم کو خدا بنا لیا کیونکہ میں غلو کرنے والوں سے بری ہوں۔

ثانیاً:

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر الصادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

عن كامل التمار قال كنت امام ابى عبدالله عليه السلام ذات يوم فقال لى ياكامل اجعل لنا ربا توب اليه وقولوا فينا ماشئتم

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۲۸۳، مطبوعہ بیروت

جناب کامل تمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا مولاؑ نے فرمایا کہ اے کامل ہمارے لئے ایک رب تسلیم کرو جس کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اس کے بعد جو تمہارا دل چاہے ہماری شان میں بیان کرو۔

حضرت امیر المومنین سر اللہ فی العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

قال امير المومنين عليه السلام اياكم والغلو فينا قولوا انا عبيد مربوبون وقولوا فى فضلنا ماشئتم

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، جلد ۲۵، ص ۲۷۰، مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ غلو سے بچو اور ہمارے متعلق یہ کہو کہ ہم بندے ہیں اور خدائے مربوب ہیں۔ خدا ہمارا رب ہے اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت میں بیان کرو۔

ہمارا غلو بھی قاصر ہے

سرکار علامہ مجلسی طاب ثراہ کا بیان حق ترجمان:

قوله عليه السلام ولن تبلغوای بعد ماأثبتم لنا العبوديه كل ماقلتم فی وصفناكنتم مقصرين فی وحقناولن تبلغوا مانستحقه من التوصيف

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۷۸، مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہمیں عبد تسلیم کرتے ہوئے جو چاہو ہماری شان میں بیان کرو اور تم ہرگز ہماری فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر بھی تم ہماری مناقب اپنی بساط و طاقت کے مطابق بیان کرو گے اس میں تم قاصر ہی ہو گے۔ یعنی ہماری فضیلت کا وہ حق تم ادا نہیں کر سکتے جس کے ہم حقدار ہیں۔ ان احادیث مبارکہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خدا مانتے تھے اور ان کے لئے کوئی خدا تسلیم نہیں کرتے پس ان لوگوں کو زبان معصوم میں غالی کہا گیا ہے لہٰذا وہ مومنین و مستبصرین جو کہ ذوات مقدسہ کو خدا نہیں مانتے بلکہ ان کے لئے خدا تسلیم کرتے ہیں ان ذوات مطاہرہ کو عبد مانتے ہیں وہ ہرگز غالی نہیں اس لئے معصوم علیہ السلام نے صریح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہمارے لئے خدا تسلیم کرو پھر ہماری شان میں جو چاہو کہہ دو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان ذوات مقدسہ کی حد بندی ناممکن ہے۔

ہم نے مسئلہ غلو کو فرامین اہلبیت علیہم السلام کی روشنی میں بالکل واضح و آشکار کر دیا کہ ان

ذوات مقدسہ کوعبدخدا مانتے ہوئے مربوب تسلیم کرتے ہوئے ان کے فضائل نورانیہ جتنے بھی بیان کئے جائیں پھر بھی ان کی فضیلت کا حق ادانہیں ہوسکتا اور نہ ہی ان کے مناقب اور مراتب کی حد مقرر کی جاسکتی ہے۔ نیز ان احادیث سے اور خصوصاً سرکار مجلسی طاب ثراہ کے بیان حقیقت ترجمان سے واضح ہوگیا کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کی ثناء میں ہمارا غلو بھی قاصر ہے۔

گویند خلق غالیم بثنائے تو یا علیؑ
حق است ایں کہ من بثنائے تو قاصرم

فصل دوم

اقسام غلو

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار رئیس العلماء والمحدثین علامہ محمد باقر مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

جاننا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ اور آئمہ اطہار علیہم السلام کے بارے میں غلو بس ان ہی صورتوں میں ہوسکتا ہے۔

نمبر۱۔ یہ کہ ان کی الوہیت کا قائل ہو نمبر۲۔ یا معبودیت میں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک کرے۔۴۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان ذوات مقدسہ میں حلول کر گیا ہے۔ نمبر۵۔ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ ان ذوات مطہرہ کے ساتھ متحد ہوگیا ہے۔ نمبر۶۔ یہ کہ یہ حضرات اللہ کی طرف سے وحی والہام کے بغیر علم غیب رکھتے ہیں۔ نمبر۷۔ یہ کہے یا آئمہ اطہار علیہم السلام کو نبی مانتا ہو نمبر۸۔ یا یہ کہے یا آئمہ کے متعلق تناسخ ارواح کا عقیدہ رکھے۔ نمبر۹ یا یہ کہے کہ ان حضرات کی معرفت حاصل کر لینا ہر قسم کی عبادت سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نمبر۱۰۔ ان کی

معرفت کے بعد کسی گناہ کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں ان تمام باتوں میں سے کسی ایک بات کا بھی عقیدہ رکھنا کفر والحاد اور دین سے خارج ہو جانا ہے جیسا کہ عقلی دلائل اور آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں۔

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۶، مطبوعہ بیروت

شرح زیارت جامعہ کبیرہ، ج ۴، ص ۵۹، مطبوعہ ایران

عقائد حقہ کا بیان

مسئلہ غلو میں صحیح شیعہ عقیدہ

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار علامہ مجلسی طاب ثراہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ اقسام غلو بیان فرمادیں الحمدللہ ان اقسام غلو میں کوئی ایک قسم بھی مومنین مستبصرین اور علمائے عارفین پر عائد نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ کہ یہ ذوات مقدسہ معبود نہیں بلکہ عبدیت کی منزل کے آخری نقطہ کمال پر فائز ہیں۔ نہ خدا کی ذات میں شریک ہیں نہ صفات میں نہ افعال میں شریک اور نہ عبادات میں۔

اب سرکار علامہ مجلسی قدس سرہ کی عبارت کا دوسرا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

غلو در غلو

افراط بعض المتکلمین فی الغلو

لیکن بعض متکلمین ومحدثین نے معنی غلو کے بارے میں افراط سے کام لیا ہے۔ کیونکہ وہ

معرفت آئمہ علیہم السلام سے قاصر تھے اور وہ ان کے عجیب وغریب احوال اور ان کی عظمت وشان کو سمجھنے سے عاجز تھے۔ لہٰذا انہوں نے بہت سے معتبر راویوں میں عیب نکالنے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ بعض نے تو یہ کہہ دیا کہ نبی وآئمہ سے وقوع سہوونسیان کی نفی کرنا بھی غلو ہے اور یہ کہنا بھی غلو ہے کہ وہ ماضی کا علم رکھتے تھے وغیرہ حالانکہ بہت سی احادیث میں یہ جملہ وارد ہوا ہے کہ لاتقولوا فینا رباوقولوا ماشئتم اور یہ بھی وارد ہے ہمارا امر سخت مشکل اور دشوار ہے۔ اسے کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا ایسے مومن کامل کے جس کے قلب کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے امتحان لیا ہو اور یہ بھی احادیث موجود ہے اگر ابوذر رضی اللہ عنہ جانتے کہ سلمان محمدی رضی اللہ عنہ کے دل میں کیا ہے تو انہیں قتل کردیتے۔ اس طرح کی ایک اور حدیث ہے جن کا ذکر آگے آئے گا لہٰذا ایک مومن متدین کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کے فضائل ومعجزات اور ان کی بلندیوں کے بارے میں جو کچھ سنے اسے رد نہ کرے۔ جب کہ اس میں کوئی بات ضروریات دین کے خلاف نہ ہو یا یہ کہ یقینی دلائل یا محکم آیات یا متواتر احادیث سے اس کا غلط ہونا ثابت نہ ہو جائے جیسا کہ باب تسلیم میں بیان ہو چکا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۷، مطبوعہ بیروت

زمام امور خلائق در دست امام است

سرکار سید الفقہا والمجتہدین آیت اللہ السید رضا ہمدانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں غالی ہے وہ جو امیر المومنینؑ یا کسی غیر یا کسی بھی مخلوق کو رب اور مانند پروردگار سمجھے یا کہے

کہ خدا نے مخلوق میں حلول کیا ہے یا وہ ان سے متحد ہے۔ یہ کہنے والا کافر ہے۔لیکن وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پیغمبر اور امام خدا تعالیٰ کی صفات کمالیہ جلالیہ و جمالیہ کے مظہر ہیں اور مخلوقات کی باگ ڈور تکوین وتشریع کے لحاظ سے ان کے دست مبارک میں ہے اور یہ خالق ورازق ہیں اور ان کا علم حضوری ہے جیسا کہ بعض اہل معرفت دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کافر نہیں ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ پیغمبر اشرف موجودات ہیں اور بالجملہ پروردگار کی بعض صفات کو بعض مخلوق کے لئے ثابت کرنا اس بات کا موجب نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص اسلام سے خارج ہو جبکہ وہ ان کے مخلوق ہونے کا اعتراف کرتا ہو اگر کوئی ان صفات کو مثلاً خالق ورازق ہونا مخلوق کے لئے بالکل صفات الٰہیہ کی طرح ثابت کرے اور خدا سے ان کی نفی کردے تو وہ کافر ہے لیکن جاننا چاہیے کسی مخلوق کے لئے محض صفت کا اثبات یہ ثابت نہیں کرتا کہ اس صفت کو اللہ تعالیٰ سے سلب کیا گیا ہے چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے کہ عزرائیل موت دیتا ہے۔ میکائیل رزق تقسیم کرتا ہے اور فلاں شخص بخشش عطا کرتا ہے حالانکہ ہم ان صفات کو بعینہ اللہ کی طرف نسبت دیتے ہیں اور ان دونوں میں کوئی تناؤ و مخالفت نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الفقیہ کتاب الطہارت، اثبات ولایت، ص۱۴۴، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

غالی اور مقصر

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر الصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

الغالی فی محبتنا نرده الینا فیثبت ویستجیب ویرجع والمقصر ندعوه الی اللحاق والاقرار بما فضلنا اللّٰه به فلا یثبت ولا یستجیب

ولایرجع ولایلحق بنالانهم لماراونانفعل افعال النبین قبلنا ممن ذکرهم الله فی کتابه وقص قصصهم ومافوض الیهم من قدرة وسلطانه حتی خلقوا ورزقواواحیواواماتواوبرئوالاکمه والا برص ونبوالناس بمایاکلون ویدخرون فی بیوتهم ویعلم ماکان ومایکون الی یوم القیمة باذن الله وسلمو الی النبین افعالهم وماوصفهم الله به واقروا بذلك حجدونا بغیاً علینا وحسدا لنا علی ماجعل الله لنا وفینا مما اعطاء سایرالنبین وسایرالمسلمین والصالحین وزادنا من فضله مالم یعطهم

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

صحیفۃ الابرار جلد دوم ص ۳۶۵، مطبوعہ بیروت۔

المبین جلد اول ص ۳۵۴ مطبوعہ ایران۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اے مفضل ہماری محبت میں غلو زیادتی کرنے والے کو جب ہم اپنی طرف پلٹائیں گے تو وہ ہماری بات جان کر ہماری طرف پلٹ آئے گا اور ثابت قدم رہے گا اور جب مقصر کو ہم اپنے ساتھ ملانے کے لئے اور اپنے مناقب جلیلہ کا اقرار کرنے کے لئے بلائیں گے تو وہ قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی لوٹے گا اور نہ ہی ہم سے ملے گا کیونکہ جب وہ ہمیں دیکھے گا کہ ہم اپنے سے سابق انبیاءؑ جن کے قصص کا اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ وہ (معصومین) خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور قدرت اور اسی کے اذن وامر سے خلق کرنے، رزق دینے، مارنے

جلانے' کوڑھیوں کوشفادینے اورلوگوں کوغیب کی خبریں بتادیتے تھے کہ انہوں نے کیا کھایا ہے اور گھر میں کیا ذخیرہ کیا کیونکہ انہیں گزشتہ اور آئندہ قیامت تک کے واقعات کا علم تھا۔مقصرین انبیاءؑ کے لئے تو ان امور کوتسلیم کر گئے اور اقرار کیا کہ باذن اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن معصومین علیہم السلام کے بارے میں سرکشی اور حسد کی وجہ سے انکار کیا حالانکہ قدرت نے جوفضیلت تمام مسلمین صالحین اور انبیاء مرسلین علیہم السلام کوعطا فرمائی اس سے بڑھ کرہمیں وہ فضیلت بھی عطا فرمائی جوانہیں عطاء نہیں کی۔

فصل سوم

تقصیر کی مذمت

https://www.shiabookspdf.com/

جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلوکیا اور کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ابن اللہ ہیں اسی طرح حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے بارے میں بھی بعض لوگوں نے غلوکیا اور انہیں الوہیت کی منزل پر سمجھا اور ان کی خدائی کا اقرار کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کفار و یہود نے گستاخیاں کیں۔اگر غالی مخصوص آراء اور غلو کی وجہ سے نصاریٰ کے مثل ہیں تو مقصرین درجات مناقب ومراتب کا انکار کرنے کی وجہ سے مثل یہود ہیں۔(ھوالمقصود)

مقصرین کے نظریات فاسدہ کا بیان

سرکار سلطان الفقہاء والمحدثین شیخ مفید اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

ہمارے ہاں علمائے قم کی ایک جماعت وارد ہوئی تھی جو کہ دین میں کھلم کھلا تقصیر کرتے تھے

اور آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے منازل رفیعہ اور مراتب عالیہ سے پست کرتے تھے ان کا یہ زعم تھا کہ یہ نفوس قدسیہ بہت سارے احکام شرعیہ میں ظن ورائے سے کام لیتے تھے۔ (معاذ اللہ)

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۶

شرح عقائد صدوق معہ اوائل المقالات ص ۲۱۸، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد اول، ص ۵۴، مطبوعہ کویت

مقصر جہلاء نے عالی کو غالی کہہ دیا

https://www.ahlehaqbooks.pdf.com

سرکار قدوۃ العلماء والمفسرین علامہ میرزا ابوالحسن الشریف الخاتون آبادی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

بعض علماء نے آئمہ ھدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صدور معجزہ کا انکار کیا اور یہ بھی کہا کہ یہ نفوس مطہرہ ملائکہ کی بات سن سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں دیکھ سکتے ہیں اور بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی تمام انبیاء ومرسلین اور تمام ملائکہ مقربین سے افضل ہونے کا بھی انکار کیا ہے اور بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جبرئیل، میکائیل اور اولوالعزم انبیاء والمرسلین بھی آئمہ معصومین سے افضل ہیں (نعوذ باللہ من غضب اللہ) اور بعض نے جمیع انبیاءؑ کو ان سے افضل قرار دیا اور بعض نے یہ کہا کہ ان ذوات مقدسہ سے سہو ونسیان کی نفی کرنا بھی غلو ہے اور یہ بھی غلو ہے کہ علم ماکان ومایکون رکھتے تھے۔ اسی قسم کے دیگر نظریات کو اور آراء فاسدہ کو محض اس لئے اختراع کر لیا کہ یہ علماء آئمہ ھدیٰ علیہم

الصلوٰۃ والسلام کی معرفت سے قاصر تھے اور ان کی غرائب احوال شئون کو سمجھے سے عاجز تھے اور بنونو بخت کے علماء ان نظریات فاسدہ میں نمایاں تھے اور انہوں نے بہت ساری ایسی روایات کو موضوع قرار دیا جو آئمہ اطہار علیہم السلام کے فضائل پر مشتمل تھیں اور ایسے ثقات راویوں کو محض اس لئے غالی کاذب اور زندیق کہہ دیا کہ انہوں نے ان نفوس قدسیہ کے بعض فضائل وغرائب صفات اور عجائب معجزات کی روایات نقل کیں حتٰی کہ اکثر جلیل القدر راویوں پر غلو کا الزام صرف اس لئے لگایا گیا کہ انہوں نے آئمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مناقب جلیلہ اور مراتب رفیعہ کی روایات نقل کی ہیں۔ جنہیں ثقات علماء کرام نے اپنی کتب معتبرہ میں نقل فرمایا ہے اگر ذرا بھی غور کریں تو ان سے ذرا بھر بھی غلو مترشح نہیں ہوتا۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر مراۃ الانوار ومشکوۃ الاسرار ص ۴۲، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد اول ص ۵۴ مطبوعہ کویت

فائدہ: پس ثابت ہوگیا کہ فضائل نورانیہ کے متعلق تمام روایات درست اور صحیح السند ہیں اگر کوئی ان کے راوی کو غالی کہے تو سمجھ لیں کہ وہ نوبختی علماء کی بدبختی تھی۔ جنہوں نے عالی کو غالی کہہ دیا۔

مقصرین کا نظریہ

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جابر جعفیٔ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ مقصرین کون ہیں؟ تو حضرت امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الذین قصروافی معرفة الائمه و معرفة مافرض الله من امره وروحه

قلت یا سیدی ومامعرفة روحه؟ قال علیه السلام ان یعرف کل ماخصه اللّٰه تعالیٰ بالروح فقد فوض الیه امره یخلق باذ نه ویحییٰ باذ نه ویعلم ما فی الضمائر و یعلم ما کان و مایکون الی یوم القیمة وذلك ان هذا الروح من امراللّٰه تعالیٰ فمن خصه الله تعالیٰ بهذا الروح فهو کامل غیر ناقص یفضل مایشاء

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار جلد ۲۶، ص ۱۵، مطبوعہ بیروت

صحیفۃ الابرار ج ۱، ص ۱۵۶، مطبوعہ کویت

المبین، ج ۱، ص ۲۲۵۔ مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

الزام الناصب، جلد ۱، ص ۴۲، مطبوعہ قم، ایران

الدمعۃ الساکبہ، جلد ۶، ص ۴۰، مطبوعہ بیروت

ترجمہ: حضرت نے فرمایا اے جابر مقصر وہ ہیں جو آئمہ الطاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور معرفت روح اور امر جو خداوند عالم نے ان پر فرض کی ہے اس میں تقصیر کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی میرے سردار معرفت روح کیا ہے؟ فرمایا ان معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معرفت جس کو اللہ تعالیٰ نے روح کے ساتھ خاص فرمایا اور اپنا امر (کل کا کل حکم) ان کے سپرد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے علم سے علم ماکان ومایکون رکھتے ہیں۔ قیامت تک کے پیش آنے والے واقعات وحادثات کو جانتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ یہ روح امر اللہ سے ہے۔ پس خداوند کریم جسے اس روح کے ساتھ خاص کرلے پس وہ کامل

واکمل ہوگا۔ ناقص نہیں وہ جیسا چاہے باذن اللہ آن واحد میں مشرق، مغرب اور زمینوں سے آسمان تک جااور آسکتا ہے۔

فوائد:

اول: خداوند کریم نے اپنا امر کن فیکون ذوات مقدسہ کو تفویض فرمایا ہے۔

دوئم: یہ ذوات قدسیہ باذن اللہ خلق کرتے ہیں اور زندہ کرتے ہیں۔

سوم: دلوں کے بھیدوں سے واقف ہیں۔

چہارم: یہ ذوات مطہرہ ماکان ومایکون و ھوکاین کے عالم ہیں۔

پنجم: یہ روح امر کے حامل ہیں۔

ششم: یہ نفوس قدسیہ آن واحد میں مشرق، مغرب ارض وسماء میں موجود ہونے پر قادر ہیں بلکہ فعلاً حاضر وموجود ہیں۔

ھفتم: باذن جو چاہیں کرتے ہیں۔

ھشتم: جو ان مراتب جلیلہ کا انکار کرتے ہیں وہ مقصر ہیں۔

مقصر دشمن اہلبیت اطہار ہے

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان

قال الصادق علیه السلام یا مفضل الناصبة اعدائکم والمقصرة اعدائنا والمقصرا وعرفوا احقنا وعن حقنا وفضلنا فانکروه جحدوه وقالواهذا لیس لهم الانهم بشرمثلنا۔

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، جلد دوم، ص ۳۷۲، مطبوعہ کویت

المبین جلداول، ص ۲۵۹، مطبوعہ ایران۔

حضرت صادق آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اے مفضل رضی اللہ عنہ ناصبی تمہارے دشمن ہیں اور مقصر ہمارے دشمن ہیں۔ چونکہ ہمارا حق پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہم جیسے بشر ہیں۔ اس قسم کی بکثرت احادیث کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ اسی تفریط و تقصیر کے متعلق حضرت امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ فالمقصر فی حق کم زاھق ۔ زیارت جامعہ کبیرہ اے اہلبیت اطہار علیہم السلام آپ کے حق میں تقصیر کرنے والا مقصر زاھق ہے ضال و مضل ہے۔

مقصرین کی گمراہی اظہر من الشمس ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

آنجا کہ عیاں است چہ حاجت بیان است

وضلوا کثیراً وضلوا سواء سبیل

تقصیر کی انواع واقسام

مخفی نہ رہے کہ تقصیر کی مختلف ومتعدد انواع واقسام ہیں۔ حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات وعلماء حقہ کے ارشادات سے اقسام تقصیر کی طویل فہرست مرتب ہوئی ہے۔ ہم بنظر اختصار چند خاص خاص اقسام کا تذکرہ کر رہے ہیں معلوم ہونا چاہے کہ نبی و امام علیہم السلام کے متعلق کسی طرح تقصیر متصورّ ہوسکتی ہے۔

نمبر۱۔ جمیع موجودات پر ان کی فضیلت کا انکار کرنے سے۔

نمبر۲۔ یہ کہے کہ ذوات مقدسہ سے سہو ونسیان وقوع ہوسکتا ہے۔

نمبر۳۔ یہ کہا جائے کہ یہ عالم ماکان وما یکون نہیں۔

نمبر۴۔ یہ کہا جائے کہ یہ ذوات مطہرہ علم غیب نہیں رکھتے۔

نمبر۵۔ یہ کہا جائے کہ باذن اللہ یہ ذوات مطہرہ خلق ورزق احیاء اماتت پر تصرف نہیں رکھتے۔

نمبر۶۔ یہ کہا جائے کہ یہ ذوات مطہرہ مختار کائنات نہیں۔

نمبر۷۔ ان کے فضائل جلیلہ کا انکار محض اپنے استبعاد عقلی کی بناء پر کرتے ہیں۔

نمبر۸۔ ان ذوات نورانیہ کو اپنی نوع میں داخل کرنے سے (یعنی یہ کہنا کہ نوع انسانی کے افراد میں کھلی تقصیر ہے)۔

https://www.shiabookspdf.com/

نمبر۹۔ یہ کہا جائے کہ معجزہ ان کا فعل نہیں۔

نمبر۱۰۔ یہ کہا جائے کہ ان ذوات مقدسہ سے مدد طلب کرنا حرام ہے۔

نمبر۱۱۔ ان کے علم حضوری کا انکار کرے۔

نمبر۱۲۔ ان کی خلافت الٰہیہ اور ولایت تکوینیہ کا انکار کرے۔

نمبر۱۳۔ ان کے مافوق البشر ہونے کا انکار کرے۔

نمبر۱۴۔ ان کے نور مجسم ہونے کا انکار کرے اور لوازمات بشری کی نسبت ان کی طرف دے۔

نمبر۱۵۔ یہ کہ باذن اللہ یہ حاضر وناظر نہیں ہیں۔

نمبر۱۶۔ یہ کہ ان کی ولایت کا عبادت میں انکار کرے جیسا کہ شہادت ثالثہ واربعہ کا

مقصرین کھلم کھلا انکار کرتے ہیں۔

۱۷۔اعمال عزاداری کا مکمل انکار کرے یا بعض اعمال کا انکار کرے۔مثلاً مہندی حضرت قاسم علیہ السلام یا علم حضرت عباس علمدار علیہ السلام پر ہاتھ کا نشان لگانے کا انکار کرے۔

مذکورہ بالا اعتقادات میں کوئی عقیدہ رکھنا سراسر تقصیر ہے اور ولایت اہلبیتؑ سے خروج کا باعث ہے۔جیسا کہ اس امر پر ادلہ عقلیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ دلالت کرتے ہیں۔احادیث معصومین علیہم السلام پر غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ طاہرین علیہم السلام نے ایسے اعتقادات رکھنے والے لوگوں سے اپنی برات و بیزاری ظاہر فرمائی ہے اور مقصرین کو اپنا دشمن قرار دیا۔پس اگر کوئی ایسی روایات آپ کے سامنے گوش وگزار ہو جس سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کا وہم ہوتا ہو تو اس کی کوئی مناسب تاویل کی جائے گی یا اسے مقصرین کی افتراء پردازی کا نتیجہ قرار دیا جائے۔

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

ضال ومُضل فرقہ مقصرین کے عقائد باطلہ کا بیان

حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے پاس بیٹھنے والے سارے مخلص مومن، کامل اور عارف اور مستبصر نہیں تھے بلکہ کچھ بظاہر مومن اور بباطن منافق بھی تھے جن کے اندر آثار ناصبیت موجود تھے اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی توہین شان کرنے کا جذبہ ان کے دلوں میں چٹکیاں لے رہا تھا مگر کچھ آئمہ طاہرین علیہم السلام کی لعن شدید اور کچھ ظاہری شریعت کی حدود کے پاس لحاظ مانع تھے اس لئے کھلم کھلا آئمہ کی توہین نہیں کی مگر در پردہ آئمہ طاہرین کے حق میں اکثر لوازمات بشری کے قائل ہو گئے اور یہ عقیدہ اختراع کر لیا کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام میں تمام لوازمات بشریہ موجود ہیں۔یہ بھی مادہ منویہ سے پیدا ہوئے

ہیں۔(معاذ اللہ) علم غیب نہیں جانتے اور نہ حاضر وناظر ہیں اور صرف امور تشریعہ کے حاکم ہیں امور تکوین اور تدبیر اور عالم کا انتظام نہیں کرتے۔اس عقیدہ فاسدہ ونظریہ کا سدہ کو اصطلاح شریعت میں تقصیر کہا جاتا ہے۔جس کے لغوی معنی کوتاہی کرنا (قطع برید کرنا) (نواصب وفضائل اہلبیت علیہم السلام کو جڑ سے اکھاڑنے اور بیخ وبن سے ختم کرتے ہیں اور مقصرین ان میں قطع برید کر کے انکار کرتے ہیں) جو درحقیقت خارجیت وناصبیت کا ہی ایک شعبہ ہے۔اس عقیدہ کے شرعی مفاسد ومقاصد عقیدہ خارجیت وناصبیت سے کچھ کم نہیں دونوں میں فرق اسقدر ہے کہ خوارج ونواصب بالکل ان کے فضائل کو جڑ سے اکھاڑنے وبیخ وبن سے ختم کرتے اور کھلم کھلا توہین کرتے ہیں مگر یہ مقصرین مناقب جلیلہ میں قطع وبرید کرتے ہیں۔بظاہر اقرار اور بباطن انکار کرتے ہیں۔اس عقیدہ فاسدہ کے لوگ بھی آئمہ معصومین علیہم السلام کے زمانہ میں موجود تھے۔اس لئے آئمہ طاہرین علیہم السلام نے بڑی تنقید کے ساتھ اس نظریہ فاسدہ کو بھی رد فرمایا ہے۔

مقصرین کے عقائد کی رد واجب ہے

مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر مقصرین کے عقائد فاسدہ کی رد ضروری ہی نہیں بلکہ موجودہ حالات میں واجب ہے۔حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کا نوع انسانی سے نہ ہونا ان کا مافوق البشر نور مجسم ہونا ایسا بھی امر ہے جو کہ محتاج بیان نہیں کیونکہ کوئی بھی صحیح الفطرت وصحیح الدماغ آدمی ان ذوات قدسیہ میں آثار نورانیت کو دیکھتے ہوئے اور علائم فوقیت علل خلق کو دیکھنے کے باوجود نور کو خاک اور مافوق الخلق کو نوع انسانی میں داخل نہیں کرسکتا۔

اولاً:

کھلم کھلا توہین اہلبیت اطہار علیہم السلام کا نظریہ فاسدہ ایسا غیر مانوس اور واضح البطلان ہے کہ لوگوں کا اس کی طرف کوئی خاص میلان ور جہان نہیں ہوتا اس لئے بہت کم لوگ اس عقیدہ فاسدہ کا شکار ہوتے ہیں مگر نظریہ تقصیر جو کہ مقصرین اپنے خود ساختہ نظریہ توحید کی آڑ میں پیش کرتے ہیں۔ یہ بظاہر ایسا خوش آئند نظریہ ہے جس کی طرف لوگوں کی طبعیت جو وہابیت وناصبیت کی طرف مائل ہے اسے پسند کرتی ہیں اور اسے جلد قبول کر لیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ایسا کوئی ایک بدعقیدہ آدمی جہاں کہیں بھی موجود ہو تو وہ سادہ لوح اہل ایمان کے روح و ایمان پر ڈاکہ ڈال کر ان کو گمراہ کر لیتا ہے بدبختی سے یہ فاسد عقیدہ متعدی مرض کی طرح قوم کے لوگ وریشہ میں قدرے سرایت کر رہا ہے اور بعض نیم ملاخطرہ ایمان کے مصداق نام نہاد وصدر المحققین سلطان المتکلمین اور جعلی فقیہ وحجۃ الاسلام اور دعویٰ داران مرجعیت اور بعض مدارس دینیہ کے علماء ببانگ دھل تقصیر کی تبلیغات میں مصروف جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کر رہے ہیں جس کے باعث سادہ لوح افراد ملت خصوصاً کالج اور یونیورسٹیوں سے نکلنے والے نوجوان بری طرح اس عقیدہ باطلہ میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ جس کی روک تھام کا انتظام ہر ہمدرد قوم وملت اہل علم وایمان کا اولین فریضہ ہے اس لئے ہم ذیل میں اس فرقہ ضالہ ومضلہ کے نظریہ کے بیانات کی طرف سے عنان بیان کو پھیرتے ہوئے حضرات محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ان فرمودات کا ذکر کرتے ہیں جو حضرات معصومین علیہم السلام نے رد مقصرین میں ارشاد فرمائے۔

مقصرین از دیدگاہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

حضرت امیر المومنینؑ کا فرمان:

من آمن بماقلت و صدق بما بینت و فسرت و شرحت و اوضحت و نورت و برهنت فهوا مومن ممتحن امتحن اللّٰه قلبه للایمان و شرح صدره للاسلام وهو عارف مستبصر قد انتهی و بلغ و کمل و من شك و عند و جحدووقف وتحیر وار تاب فهو مقصر وناصب

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار ج ۲۶، ص ۶، مطبوعہ ایران

جو ہمارے بیان کردہ فضائل ومناقب پر ایمان لائے وہ مومن ہے اور جو سرکشی کرے شک اور توقف وحیرت وشبہ کا اظہار کرے وہ مقصر اور ناصبی ہے۔

https://www.ahlehaq.com/

حضرت امیر علیہ السلام کا دوسرا فرمان:

ان لایستکمل احد الایمان حتی یعرفنی کنه معرفتی بالنورانیة فاذا عرفتی بهذه المعرفة فقد امتحن اللّٰه قلبه للایمان وشرح صدره للاسلام و صار عارفا مستبصراو من قصر عن معرفة ذلك فهوشاك مرتاب

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، ج ۲۶، ص ۱، باب ۱۳، ح ۱

مراۃ الانوار، ص ۵۸، مطبوعہ قم ایران

مشارق انوار الیقین، ص ۳۰۳، مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب

تک وہ میری معرفت بالنورانیہ کا عارف نہیں ہوتا اور یہ معرفت بالنورانیہ اسے نصیب ہوتی ہے جس کے دل کا خدا نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو اور جو اس میں حیرت ظاہر کرے شک وشبہات کا اظہار کرے وہ مقصر ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام کا تیسرا فرمان:

ساع سریع نجاو طالب بطیئی رجاو مقصر فی النار هویٰ

ملاحظہ فرمائیں: نہج البلاغہ، ج ا، ص ۴۶ مطبوعہ مصر

جو عمل میں تیز ہے۔ وہ نجات یافتہ ہے۔ طالب سست رفتار کی بھی امید نجات ہے۔ مگر (عملاً) کوتاہی اور تقصیر کرنے والوں کو دوزخ ہی میں گرنا ہے۔ یہ ہے بقول امیر المومنینؑ مقصروں کا حال

https://www.shiabookspdf.com

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا فرمان:

عن علی بن الحسین علیه السلام انه قال المقصرون من قصر عن معرفة احوال الائمة علیهم وان قال باما مهتم

ملاحظہ فرمائیں: مراۃ الانوار، ص ۲۶۹، مطبوعہ قم ایران۔

ناصبی اور مقصر

سرکار عالم جلیل فاضل نبیل علامہ الشیخ فخر الدین محمد بن علی طبرسی النجفی الرماحیؒ اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

ناصبی کے معنی کی تحقیق میں اختلاف پایا گیا ہے بعض یہ لکھتے ہیں کہ ناصبی اس شخص کو کہتے

ہیں جواہلبیت اطہار علیہم السلام سے عداوت کا اظہار کرے اور بعض دیگر حضرات کا یہ خیال ہے کہ ناصبی اس شخص کو کہتے ہیں جواہلبیت اطہار علیہم السلام کے موالیوں شیعوں سے دشمنی وعداوت کرے حضرات طاہرین علیہم السلام کے موالیوں شیعوں سے دشمنی و عداوت کرے احادیث طاہرین علیہم السلام میں دوسرے معنی کی تشریع ہے۔یعنی ناصبی وہ شخص ہے جواہلبیت علیہم السلام کے شیعوں سے دشمنی کرے۔

ملاحظہ فرمائیں:

مجمع البحرین، جلد۲، ص۱۷۳ تا۱۷۴، مطبوعہ نجف اشرف، چاپ قدیم

حضرت قرآن ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال لیس الناصب من نصب لنا اھل بیت لانك لاتجد رجلا یقول انا ابغض محمدا وآل محمد ولکن الناصب من نصب لکم وھو یعلم انکم تتولونا وانکم شیعتنا۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر مراۃ الانوار، ص۳۰۸، مطبوعہ ایران

سفینۃ البحار جلد دوم ص۵۸۹ مطبوعہ نجف اشرف

صحیفۃ الابرار جلد اول، ص۱۱۰، مطبوعہ کویت

چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ناصبی وہ نہیں جو ہم سے عداوت کرے بلکہ ہمارے موالیوں سے عداوت کرتا ہے۔

افادہ:

حضرت ابوجعفر علیہ السلام کے اس فرمان سے یہ ثابت ہوا کہ مقصرین بظاہر آئمہ ھدیٰ کو

امام بھی مانتے ہیں مگر پھر دلائل امامت کو خود ہی توڑ دیتے ہیں۔یعنی جب دشمن سے مقابلہ میں آتے ہیں تو ثابت تو یہ کرنا ہوتا ہے کہ معصومین علم کے معدن منبع فیوض اور معصوم مطلق ولایت عظمیٰ وامامت کبریٰ کے مالک ہیں لیکن اپنے ظرف ایمانی کی کجی کے باعث ان اعلیٰ مناصب ومراتب کا انکار کرتے ہیں یعنی کہ اپنی دلیل کو توڑ دیتے ہیں۔

دوسری مقصرین کی نشانی یہ ہے کہ ان کو شیعہ علماء وعرفاء کے بیان میں انہیں غلو اور تفویض کی بو آتی ہے صحیح العقیدہ علما کو غالی مفوضہ اور شیخی نصیری جیسے قبیح القاب سے یاد کرتے ہیں اور حق اہلبیت میں تقصیر کرتے ہیں لیکن یہ لوگ جادہ مستقیم سے منحرف ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان:

یامفضل الناصبة اعدائکم والمقصرة اعدائنا لان الناصبة تطالبکم ان تقدموا علینا ولایعرفون من فضلنا شیاءً والمقصر قدرافقوکم علی البرائة عن ذکرنا وعرفو احقنا وفضلنا مانکروہ وحجدوہ وقالواهذا لیس منهم لانهم بشرمثلنا

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار جلد دوم، ص ۳۷۲، مطبوعہ کویت

اے مفضل رضی اللہ عنہ ناصبی تمہارے دشمن ہیں اور مقصرین ہمارے دشمن ہیں۔ناصبی تم سے تقاضا کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو ہم پر فضیلت دو اور وہ ہماری فضیلت کو نہیں مانتے اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں کہ تم ان کو ہم پر فضیلت دو اور وہ ہماری فضیلت کو نہیں مانتے اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اہلبیت علیہم السلام تو ہم جیسے بشر نہیں۔لہٰذا مقصر ہمارے دشمن ہیں۔

مقصرین شارب الخمر سے بدتر ہیں

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان:

ارشاد فرمایا کہ جس کو خدا سے کچھ مانگنا ہو یا خواب میں ہماری زیارت کرنا چاہے یا اپنا مقام معرفت دیکھنا چاہے پس اسے چاہیے کہ تین شب غسل کر کے ہمارے وسیلہ سے مناجات کرے، ہماری زیارت ہو جائے گی اور اس کے گناہ ہمارے ذریعہ سے بخش دیئے جائیں گے اور اس کا مقام معرفت بھی پوشیدہ نہ رہے گا۔ راوی نے عرض کیا۔ اے میرے سید سردار ایک آدمی عالم خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا حالانکہ وہ شراب پیتا تھا آپ نے فرمایا ضرور اس نے زیارت کر لی ہوگی کیونکہ لیس النبیذ علیه دینه انما بنفسه علیه ترکنا وتخلفه عنا

https://www.shiabooksndf.com/

شراب اس کے دین کو اس پر فاسد نہیں کر سکتی بلکہ اس کا فساد دین ہماری ولایت کا ترک اور اس کا ہم سے انحراف کرنا ہے۔ یعنی ہماری ولایت کا انکار کر دے۔ ہم سے اعراض کرے تو اس کا دین فاسد ہو جائے گا یا اس کا دل پھر جائے گا تو اس کا دین فاسد ہو جائے گا۔

ان اشقی اشقیائکم یکذبنافی الباطن بمایغبر عنا یصدقنافی الظاهر

فرمایا سب سے بڑا بد بخت اور شقی ازلی وہ ہے جو باطن میں ہماری تکذیب کرے اور ظاہر میں ہماری تصدیق کرے۔

ملاحظہ فرمائیں: الاختصاص ص ۸۷ مطبوعہ ایران

بحار الانوار جلد ہفتم ص ۴۶۷ مطبوعہ ایران

فصل الخطاب، ص ۱۳۵، مطبوعہ ایران۔

مقصرین اہلبیت علیہم السلام کے مقامات معنویہ باطنیہ کا انکار کرتے ہیں اور فضائل ظاہری یعنی فاتح خیبر ہونا وغیرہ وغیرہ ظاہر کی تصدیق کرتے ہیں باطن کی تکذیب کرتے ہیں کتاب میں کچھ لکھتے ہیں اور منبر پر مومنین کو دھوکہ دینے کے لئے کچھ کہتے ہیں۔

موالیان اہلبیت

دیکھئے پرکھیئے مومن کون ہے؟ اور مقصر کون ہے؟ مقصرین کا کردار بظاہر تصدیق اور باطن تکذیب ہے۔ اعمال ظاہری کا اقرار ہے اور معارف نورانیہ کا انکار فرمان معصوم علیہ السلام کے مطابق یہ ملا شراب خواروں سے بدتر اور شقی ازلی ہیں۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے جب عقیدہ خراب ہوا تو اعمال خود بخود ضائع ہو جاتے ہیں۔ حبطت اعمالھم مقصرین کا چونکہ عقیدہ ہی صحیح نہیں لہٰذا ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

سرکار عالم جلیل شیخ المفسرین علامہ ابوالحسن شریف اعلی اللہ مقامہ کا بیان:

هو التقصير المتعلق بالولاية كما سياتى فى الكعبة مادل على اطلاق المقصرين على من اخر عليا عليه السلام

ملاحظہ فرمائیں: مراۃ الانوار، ص ۲۶۹، مطبوعہ قم ایران

سرکار الفاضل القمقام والنحریر العلامہ میرزا ابوالفضل تہرانی: (متوفی ۱۳۱۶) نے حضرت حجۃ علیہ السلام کی مداح سرائی میں کہا ہے۔

لا سیما مهدیهم بدر الدجیٰ ومن الیه المشتکیٰ والملتجیٰ
سلطان اهل الارض و السماء ومالك ازمة القضاء

خصوصاً امام زمانہ علیہ السلام چودھویں کا چاند ہیں، مشکلات میں ہمارے ملجا وماویٰ ہیں۔ زمین وآسمان کے بادشاہ ومالک ہیں اور لوگوں کی مشکل کشائی ان کے ذمے ہے۔

تفویض امور بدست والی کونین

کریم کربلا سلطان نینوا سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ التحیۃ والثناء کی شان میں کہا ہے۔

ومن فوض اللہ امر الوجود
قبضاً وبسطاً الی راحتہ ز الی ان قال

خداوند عالم نے نظام کائنات حضرت امام حسین علیہ السلام کے سپرد کر دیا ہے۔ مارنا، زندہ کرنا، رزق کم کرنا زیادہ کرنا، ان کے ہاتھ میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

مدار الوجود و قطب السعود ومن جملۃ الخلق فی جوزتہ

وجود کا دار و مدار آپ ہیں اور نیکی وسعادت کا ''قطب'' اس کائنات عالم کی تمام مخلوقات آپ کے پاس جمع ہوتی ہیں (یعنی حاجت طلب کرتی ہیں)۔

ملاحظہ فرمائیں:

اثبات ولایت، ص ۲۲۸، مطبوعہ ایران

حجۃ الاسلام المسلمین علامہ سید عدنان النجاز قطیفی فرماتے ہیں کہ ولایت تکوینی امام کا ذاتی فعل ہے۔ اس کا تعلق استجابت دعا کے ساتھ نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ امام دعا کرے اور کام ہو بلکہ ولایت تکوینی کا تعلق امام کے ذاتی افعال سے ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: الولایت تکوینیہ، ص ۴۳، ۶۱، ۶۳

باب سوئم

https://www.allabookspdf.com/

باب سوم

فصل اول

غالی کون ہے

سرکار رئیس الفقہاء والمجتہدین آیۃ اللہ الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

الغالیی ھوالذی یعتقد فی حق احد المعصومین علیھم السلام انہ الہ من دون اوانھم شرکاوہ فی الخلق والرزاق والاحیاء والاماتۃ او ان اللّٰہ فوض الیھم امور العباد واعتزل عن خلقہ فیفعلون ما یشائون بدون اذن اللہ وبغیر مشیتہ وارداتہ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ:(سورۃ المائدہ، آیت ۶۴)

فحکم ھولاء حکم الکفار والمشرکین۔

ملاحظہ فرمائیں:

احکام الشیعہ ص ۵۵ مطبوعہ کویت

غالی وہ ہے جو حضرات معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کے بارے اعتقاد الوہیت رکھے یعنی خدائے وحدہ لاشریک کے سوان کو معبود مانے یا خلق رزق احیاء اور اماتت میں انہیں خداوند قدوس کا شریک وسہم ٹھہرائے یا یہ عقیدہ رکھے کہ خدا خود اپنے کام سے معطل اور خلوت

نشین ہو کر اپنے تمام اموران ذوات مقدسہ کے سپرد کر گیا ہے اور آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام جو چاہیں بغیر اذن ومشیت الٰہی کے کرتے ہیں اور جیسا کہ یہودیوں کا قول ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ (سورۃ مبارکہ المائدۃ آیت نمبر ۶۴)

فصل دوم

تفویض

امور کائنات سپرد کر دیئے گئے

https://www.shiabookspdf.com/

ابو اسامہ نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا عبد پیدا کیا تو ان سب کو ادب سکھایا جب چالیس سال کو پہنچے تو آپؐ پر وحی نازل کی اور تمام چیزیں آپؐ کے سپرد کر دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷)

جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

اسماعیل بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف امور سپرد کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کی طرف اپنی حکومت سپرد کر رکھی تھی چنانچہ فرمایا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷)۔

ایک آدمی نے کہا: نبیؐ کے سپرد کھیتی اور دودھ کے معاملات تھے تو حضرت امام ابوجعفر صادق علیہ السلام نے ناراض ہوکر اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا:

اللہ کی قسم ہر چیز کے معاملات آپؐ کے سپرد تھے۔

زرارہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام اور امام ابوعبداللہ صلوات اللہ علیہ والسلام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا کام اپنے نبی کے سپرد کر دیا تھا تاکہ آپؐ کی اطاعت دیکھے پھر یہ آیت پڑھی۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷)۔

عبداللہ بن سلیمان سے حدیث روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادب سکھایا اور اچھی طرح ادب سکھایا پھر معاملہ آپؐ کے سپرد کر دیا اور فرمایا: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷)۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

بصائر الدرجات الکبریٰ، ص ۲۸۳ تا ۲۸۸

دسترخوان بہشت

حضرت مخدومہ کائنات سیدہ فاطمہ بنت اسد صلوٰۃ اللہ علیہا کا خطبہ

فاطمہ بنت اسد کعبہ سے برآمد ہوئیں۔ اس وقت ان کے ہاتھوں پر علی علیہ السلام تھے۔ انہوں نے کہا:

معاشر الناس! ان اللّٰہ عزو جل اختار نی من خلقه و فضلنی علی

المختارات ممن مضٰی قبلی وقد اختار اللّٰہ اسیة بنت مزاحم فانها عبدت اللّٰہ سرافی موضع لا یحب اللّٰہ ان یعبد فیه الا اضطرارا وان مریم بنت عمران هانت و یسرت علیها ولادة عیسیٰ فهزت الجذع الیابس من النخلة فی فلاة من الارض حتی تساقط علیها رطبا جنیا و ان اللّٰہاختارنی و فضلنی علیهما و علی کل من مضٰی من نساء العالمین لانی قلدت فی بیته العتیق و بقیت فیه ثلاثة ایام اکل من ثمار الجنة وارزاقها فلما اردتان اخرج وولدی علی یدی هتف بی هاتف وقال: یا فاطمة سمیه علیا فنا العلی الا علٰی و انی خلقته من قدرتی و عز جلالی وقسط عدلی واشتققت اسمه من اسمی وادبته بار بی (وفوضت الیه امری ووقفته علی غامض علمی وولد فی بیتی)وهو اول من یؤذن فوق بیتی ویکسر الاصنام ویر میها علی وجهها ویعظمنی ویمجدنی و یهللنی وهو الامام بعد حبیبی و نبییی و خیرتی من خلقی محمد رسولی ووصیه فطوبیٰ لمن احبه ونصره والویل لمن عصاه و خذله و جحد حقه

لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے مجھے منتخب کیا اور مجھ سے قبل جن خواتین کو چنا تھا ان پر مجھے فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسیہ بنت مزاحم کا انتخاب کیا۔ اس نے چھپ کر ایک ایسی جگہ پر اللہ کی عبادت کی جہاں مجبوری کے علاوہ عبادت کرنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے مریم سلام اللہ علیہا بنت عمران کا انتخاب کیا ان کے لئے عیسیٰؑ کی ولادت آسان بنادی گئی۔انہوں نے ویران زمین پر خشک کھجور کے درخت کو ہلایا تو ان پر کھجوریں گریں۔

اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب کیا اور ان دونوں خواتین اور مجھ سے پہلی تمام خواتین پر مجھے فضیلت دی کیونکہ میں نے اللہ کے قدیم گھر میں اپنے فرزند کی ماں بنی اور میں نے بیت اللہ میں تین دن قیام کیا اور اس دوران جنت کے پھل اور جنت کا رزق کھاتی رہی، اور جب میں نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں پر لیے ہوئے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ایک منادی نے مجھے ندا دی اور کہا:

اے فاطمہؑ! اس کا نام علیؑ رکھنا، میں علی الاعلیٰ ہوں۔ میں نے اسے اپنی قدرت، اپنے جلال کی عزت اور اپنے عدل و انصاف سے پیدا کیا ہے اور میں نے اس کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اور میں نے اسے اپنے ادب سے مؤدب بنایا۔ (اور میں نے اپنا حکم امور کائنات کا نظام اس کے سپرد کیا اور میں نے اسے اپنے گہرے علم سے شناوری عطا کی اور وہ میرے گھر میں پیدا ہوا)۔ اور وہ پہلا فرد ہے جو میرے گھر کے اوپر کھڑا ہو کر اذان دے گا اور میرے گھر میں نصب بتوں کو توڑے گا اور انہیں منہ کے بل زمین پر گرا دے گا۔ وہ میری عظمت بیان کرے گا اور میری تمجید کرے گا اور میرے کلمہ توحید کو جاری کرے گا۔ وہ میرے حبیبؐ اور میرے نبیؐ اور میرے منتخب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام ہوگا اور اس کا وصی ہوگا۔ اس کے لئے خوش خبری ہے جو اس سے محبت رکھے گا اور اس کی مدد کرے گا اور اس کے لئے ہلاکت اور افسوس ہے جو اس کی نافرمانی کرے گا

https://www.shiabookspdf.com/

اوراس کی مدد نہ کرے گا اوراس کے حق کا انکار کرے گا۔

ملاحظہ فرمائیں:

مدینۃ المعاجز، ج ۱، ص ۱۶، مطبوعہ لبنان

امالی طوسی، ص ۶۰۷، مجلس ۴۲، مطبوعہ ایران، طبع قدیم

سرکار رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

المفوضه صنف من الغلاة مفوضہ غالیوں کی ہی ایک ہی قسم ہے ان میں اور غالیوں میں فرق یہ ہے کہ غالی حضرات آئمہ ھدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی الوہیت کے قائل ہیں۔ لیکن یہ حضرات آئمہ ھدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حادث اور مخلوق مانتے ہیں اور ان سے قدم کی نفی کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ خالق نے صرف انہی ذوات قدسیہ کو خلق فرمایا اور پھر تمام کائنات کے جملہ امور ان کو تفویض کر دیئے۔ جیسے خلق رزق احیاء اماتت وغیرہ ان کے سپرد کر دیئے۔

https://www.shiabooks.pk.com

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار ج ۲۵، ص ۳۴۵، مطبوعہ ایران

اقسام تفویض

سرکار رئیس العلماء والمحدثین علامہ محمد باقر مجلسی قدس سرہ نے تفویض کی چھ اقسام تحریر فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

الاول:۔التفويض فی امور التكوين خلق کرنے رزق دینے اور احیاء واماتت کی موت وحیات کے متعلق ہے۔

الثانی:۔التفویض فی امرالدین ۔یعنی امورشریعت ان ذوات مقدسہ کے سپرد کردیئے گئے تا کہ وہ انہیں بیان کریں اوران کا اجراء فرمائیں۔

الثالث:۔تفویض امورالخلق من سیاستھم وتادیبھم وتکمیلھم وتعلیمھم مخلوقات کے امورسیاست وتادیب وتعلیم اوران کی تکمیل ان کے سپرد کی ہے یہ حق ہے کہ خدوندتعالیٰ کا فرمان ہے۔اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

الرابع:۔تفویض بیان العلوم والاحکام: یہ کہ علوم واحکام کا بیان حسب مصلحت انہیں تفویض (سپرد) کیا گیا ہے جس کو چاہیں اور (مصلحت سمجھیں) بیان کریں اور جسے چاہیں بیان نہ کریں یاروک دیں یہ قسم بھی درست ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

الخامس:۔الاختیار فی ان یحکموا بظاھرالشریعۃ وابعلمھم ومایلھم ان ذوات مقدسہ کواس امرکا اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو ظاہر روایت پرعمل کریں یا اپنے علمی زور پر جو بذریعہ وحی والہام خداوندی انہیں حاصل ہے اور یہ بھی حسب مصلحت ان کے لئے درست ہے اوروہ اس میں شمار ہیں۔

السادس:۔التفویض فی العطآء

یہ ذوات مقدسہ زمین وآسمان کے مالک ومختار ہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں جو چاہیں رکھیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر مراۃ الانوار ص ۶۷، ۶۸ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

بحارالانوار ج ۲۵، ص ۳۴۹، مطبوعہ بیروت

ہم یہاں تفویض کی پہلی قسم التفویض فی الامور التکوین سے بحث کر رہے ہیں لہٰذا باقی اقسام کا ذکر میں صرف پہلی قسم کا ذکر کرتے ہیں۔

تفویض استقلالی اور تفویض غیر استقلالی

سرکار شیخ العلماء والمجتہدین عمدۃ الحکماء والمتکلمین آیۃ اللہ الشیخ موسیٰ الاسکوئی الحائری اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

ان التفویض الذی واردالنهی عنه فی الاخبار و حکم بکفر قائله العلماء الاخبار هوالتفویض علی طریق الاستقلالی لاماذکرنا من التفویض الصحیح وهوتصرفهم فی ملك الله سبحانه ومملکته باذنه ومشیة وارادته ۔الخ

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: احقاق الحق ص ۳۹۱ مطبوعہ کویت چاپ نو

تفویض کی وہ قسم جس کی احادیث میں نفی وارد ہوئی ہے اور جس کے قائلین پر علماء اخبار نے کفر کا حکم صادر کیا ہے وہ تفویض استقلالی ہے نہ کہ تفویض غیر استقلالی اور صحیح جس سے مراد حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کا مملکت الٰہیہ میں باذن اللہ خدائے تعالیٰ کی مشیت وارادہ کے مطابق متصرف ہونا ثابت ہے۔

فصل سوم

مشیت وارادہ خداوندی

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

لایکون شی فی الارض ولا فی السما الا فبذہ الخصال السبع بمشیۃ وارادۃ وقدر وقضاء واذن وکتاب واجل فمن زعم انہ یقدراعلیٰ نقص واحدۃ فقد کفر

ملاحظہ فرمائیں:

اصول الکافی جلداول، ص۲۷۴، مطبوعہ ایران

المبین جلدوم ص۴، مطبوعہ ایران

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے ارشادفرمایا کہ آسمان وارضین میں کوئی شے ان سات خصال کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ مشیت ارادہ، قدرت، قضاء، اذن، کتاب اور اجل جس کو یہ گمان ہو کہ وہ ان سے کسی ایک کو توڑ دے گا اس نے کفر کیا۔

https://www.shiabookspdf.com/

خصال السبع کی تشریح

سرکار ثقۃ الاسلام العلامہ محمد بشیر انصاری طیب اللہ روحہ کا بیان:

سرکار علامہ نے ان سات درجات تکوینیہ کی تشریح یوں فرمائی ہے۔

پہلے علم میں چیز آتی ہے جب تک علم خدا میں چیز ہے سب کے لئے غیب اور جب علم سے مشیت میں آئی تو وہ مشیت سے بنے ہیں۔ انکے علم میں آئی اور جو مشیت کے بعد اس کا ارادہ جن پر نازل ہوا ہے انہیں معلوم ہوئی اور جب فیصلہ ان کا ہوان کی زبان سے ادا ہوا اور جب قدر میں آئی تو ان کے ہاتھوں سے بنی۔

ملاحظہ فرمائیں:

عظمت اہلبیت ص۲۲، مطبوعہ لاہور پاکستان

محل مشیت اللہ

کامل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابومحمد عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا کہ مفوضہ کے اعتقادات کے متعلق دریافت کروں میں سلام آداب کے بعد بیٹھا اتنے میں ایک رشک قمر شہزادہ (حضرت قائم ال محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نمودار ہوئے اور آتے ہی میرا نام لے کر مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

یا کامل حیث الی ولی اللّٰہ وحجۃ تسلہ من مقالۃ المفوضۃ

اے کامل بن ابراہیم تم خدا کے ولی اور حجت خدا کے پاس مفوضہ کے اعتقادات کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔ پس سن لو کہ قلوبنا اوعیۃ المشیۃ اللّٰہ واللّٰہ یقول وماتشاؤ ن الاان یشاء اللّٰہ

https://www.shiabookspdf.com/

مفوضہ جو ہمارے متعلق اعتقادات رکھتے ہیں وہ اس میں جھوٹے ہیں بلکہ ہم تو مشیت خداوندی کے ظرف ہیں۔ جیسا کہ خداوند عالم نے خود فرمایا ہے کہ تم نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر بے نظیر، مراۃ الانوار ومشکوٰۃ الاسرار، ص ۶۸، مطبوعہ ایران

احقاق الحق، ص ۴۰۰، مطبوعہ کویت

حضرت حجۃ اللہ علی العالمین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ویجعل قلبہ مکان مشیئۃ

اللہ تعالیٰ نے امام برحق کے قلب مبارک کو اپنی مشیت کا محل اور مسکن بنایا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار ج ۲۵، ص ۱۴۹، مطبوعہ بیروت

مشارق انوار الیقین ص ۲۰۵، مطبوعہ لبنان

صحیفۃ الابرار، جلد اول، ص ۱۵۷، مطبوعہ کویت

ارادہ خداوندی اور قلوب ائمہ اطہار علیہم السلام

حضرت امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان حق بنیان:

عن ابی الحسن الثالث علیه السلام انه قال ان اللّٰه جعل قلوب الائمة موردآلارادته فاذاشاء اللّٰه شیاً شاوة وهو قوله تعالیٰ

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰه

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر مراۃ الانوار ص ۴۲ مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

بحار الانوار ج ۷، ص ۳۷۴، مطبوعہ ایران

نصرۃ المومنین ص ۷۸، مطبوعہ ایران

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

کہ خداوند عالم نے قلوب آئمہ اطہار علیہم السلام کو اپنے ارادے کا مورد بنایا ہے جب خدا چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰه

تم نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے۔

مشیت الٰہی کے محل

سرکار سید العلماء والمجتہدین علامہ السید محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ مقامہ

ارشادفرماتے ہیں:

ایشانند محل مشیت خداوند ھمہ امور بامشیۃ است وھر چہ از مشیت خدا صادر شود اول باایشان میرسید واز ایشان بسایرین میرسد انسیت ولی امر دانسیت معنای قولہ نحن ولاۃ امر اللّٰہ یوید ذالك قولہ واراده الرب فی مقدرات امور تهبط الیکم تصدرمن بیوتکم

ملاحظہ فرمائیں: طوالع الانوار ص ۹۰ مطبوعہ ایران، تہران

یہ ذوات مقدسہ مشیت خداوندی کے محل ہیں اور ہر شے مشیت سے ہے جو چیز مشیت سے صادر ہوتی ہے پہلے ان ذوات مطہرہ کے پاس آتی ہے پھر ان کی بارگاہ سے نافذ ہو کر تمام مخلوقات تک پہنچتی ہے اور ہر حکم پہلے ان کے پاس آتا ہے پھر دیگر تک پہنچتا ہے اور یہی معنی ہیں ولی امر کا اور اس کی تائید وتشہید معصوم علیہ السلام کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ ارادہ خداوندی اپنے مقدرات کے ساتھ ان کے گھروں سے صادر ہوتا ہے۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ان الامام وکر لاارادة الله عزوجل لایشان الا ماشاء اللّٰہ

امام آشیانہ ارادہ الٰہی ومحل مشیت ایزدی ہے ہر ارادہ اس سے ظاہر ہوتا ہے اور وہی کرتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۲۵۶، مطبوعہ بیروت لبنان

الکتاب المبین، جلد اول، ص ۲۶۹، مطبوعہ ایران

وسائط اعظم

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان حق ترجمان:

سرکار ثقہ جلیل حسین بن روح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں تفویض وغیرہ کے متعلق اختلاف ہوا تو میں حضرت امام عالی مقام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی سرکار ثقہ جلیل ابوطاہر علی بن بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کے پاس اپنا اختلاف بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چند دن تک ٹھہر جاؤ (تاکہ میں معاملے میں تحقیق کرلوں) چند روز کے بعد میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے اپنی اسناد سے حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث بیان فرمائی۔

https://www.shiabookspdf.com/

اذا اراد اللّٰہ یحدث امراً عرضہ علی رسول اللّٰہ ثم امیر المومنین علی علیہ السلام واحداً بعدواحد

الیٰ ان ینتھی الیٰ صاحب الزمان ثم یخرج الیٰ الدنیا واذا اراد الملائکۃ ان یعرفوا

الی اللّٰہ عملا عرض علیٰ صاحب الزمان ثم واحد بعد واحدالی ان یعرض علیٰ

رسول اللّٰہ ثم یعرض علی اللّٰہ فما نزل من اللّٰہ ففی ایدیھم

وماستغینواعن اللّٰہ طرفۃ عین

ملاحظہ فرمائیں: الغیبہ شیخ طوسیؒ، ص ۳۸۷، ح ۳۵۱

طوالع الانوار، ج ۲، ص ۱۲۱، مطبوعہ بیروت (جدید)

طوالع الانوار ص ۱۲۹، ۱۳۰، مطبوعہ تہران، ایران

جب اللہ تعالیٰ کسی امر کے اجراء کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش فرماتا ہے پھر حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کیا جاتا ہے پھر دیگر باقی آئمہ ھدیٰ علیہم السلام پر یہاں تک کہ اس کو امام زمان ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پاس پیش کیا جاتا ہے اور پھر دنیا میں نافذ کیا جاتا ہے اور جب ملائکہ چاہتے ہیں کہ کسی عمل کو خداوند عالم کے حضور پیش کریں تو پہلے امام زمان (ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے حضور پیش کرتے ہیں پھر یکے بعد دیگرے آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور یہاں تک کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوتا ہے اور پھر بارگاہ خداوندی میں پیش ہوتا ہے۔ پس جو کچھ خداوند عالم کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ حضرات محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر نازل ہوتا ہے اور جو کچھ خدائے تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ وہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے ہاتھوں سے ہی جاتا ہے اور یہ ذوات مقدسہ چشم زدن سی دیر میں بھی اللہ تعالیٰ سے مستغنی نہیں ہوتے ہیں۔ پروردگار عالم کے اور مخلوقات کے درمیان یہ ذوات مقدسہ دنیا و آخرت میں وسائط فیوضات الٰہیہ وسبب اعظم الٰہی ہیں۔

فصل چہارم

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد:

ارادة الرب فی مقادیر اموره تهبط الیکم وتصدر من بیوتکم

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الجنان، ص ۴۳۳، مطبوعہ بیروت لبنان

وادی سلام، ص ۲۵ مطبوعہ ایران

اے محمد و آل محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مقدرہ امور کا ارادہ آپ کی بارگاہ میں نازل ہوتا ہے۔ پھر آپ کے گھر سے نافذ ہوتا ہے جمیع مخلوقات کے متعلق خدائی فیصلے آپ صادر فرماتے ہیں یعنی ان امور مقدرہ الٰہی کا اجراء آپ فرماتے ہیں۔

زیارت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔

السلام علیك یا حافظ سر اللّٰه وممضی حکم اللّٰه ارادة اللّٰه وموضع مشیة اللّٰه

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار جلد ۱۰۰، ص ۳۴۸، مطبوعہ بیروت لبنان۔

https://www.shiabookspdf.com/

سلام ہو آپ پر جو راز الٰہی کے محافظ اور حکم خداوندی کے جاری کرنے والے اور ارادہ خداوندی کے جاری کرنے والے ہیں اور مشیۃ الٰہی کے محل ہیں۔

امور تکوینیہ اور تشریعہ کا صدور

سرکار شیخ الفقہا والمجتہدین آیۃ اللہ الشیخ موسیٰ اسکوئی الحائری اعلی اللہ مقامہ کا ارشاد

ارادة الرب فی مقادیر اموره تهبط الیکم ویصدر من بیوتکم والجمع المضاف مفید للعموم یعنی ارادة الله سبحانه فی جمع مقادیر اموره تهبط الیه وتظهر منه ویصدر من بیته الصادر عما فصل من احکام العباد التکوینیة والتشریعیة

ملاحظہ فرمائیں: احقاق الحق ص ۴۰۳ مطبوعہ کویت

یعنی خداوند عالم کا جمیع مقدرہ امور کا ارادہ ان ذوات قدسیہ کے ہاں نازل ہوتا ہے اور انہی سے ظاہر ہوتا ہے اور پھر انہی ذوات مطہرہ کے گھر سے لوگوں کیلئے تکوین اور تشریع کے متعلق فیصلے صادر ہوتے ہیں۔

عارف ربانی علامہ کاشانی طاب ثراہ کا بیان:

سرکار سلطان المفسرین علامہ محسن فیض کاشانی اعلیٰ اللہ مقامہ زیارت مطلقہ کے اس جملے کی شرح میں رقمطراز ہیں۔

انتم الذین یعلمونها اولانهم تصدر من بیوتکم الی سائر الناس فیه اشارة الی ماینزل الیهم فی لیلة القدر امریکون فی سنة

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

وافی ج ۲، ص ۵۵۷، مطبوعہ نجف اشرف عراق

اے اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ وہ حضرات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ جو آپ کی بارگاہ سے اس کا نفاذ و اجراء تمام انسانوں کے لئے ہوتا ہے۔ ان امور کی طرف اشارہ ہے لیلۃ القدر کو سال بھر کے لئے فیصلے کئے جاتے ہیں وہ اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوتے ہیں اور یہ ذوات مقدسہ ان کا نفاذ و اجراء فرماتے ہیں۔

لیلۃ القدر اور امور تکوینیہ بدست ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

سرکار آیۃ اللہ السید روح اللہ الموسوی الخمینی طاب ثراہ کا بیان حق ترجمان:

سورۃ مبارکہ قدر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بالجملہ تمام تغیرات اور تبدیلیاں اور عمروں کی کمی یا زیادتی اور تقدیر ارزاق کا مفہوم عند الحکماء

یہ ہے کہ یہ تغیرات لوح محفوظ میں واضح ہوتے ہیں۔ جو عالم مثال ہے مگر ہمارے نزدیک لوح قدر عینی ہی تقدیرات کا محل ہے جو ملائکہ کے ذریعے واقع ہوتی ہے۔ یعنی یہ تغیرات و تقادیران ملائکہ کے ہاتھوں سرانجام پاتے ہیں جو ان امور کی انجام دہی پر موکل ہیں۔

بنابرایں مانعی ندارد کی چون لیلة القدر لیلة توجه تام ولی کامل و ظهورسلطنت ملکوتیه اداست بتوسط نفس شریف ولی کامل وامام هر عصروقطب هرزمان که امروز حضرت بقیة فی الارضین سیدنا ومولانا واما مناوهادینا حجة بن الحسن العسکری ارواحنا لمقدمه فداه است تغیرات وتبدیلات درعالم طبع واقع شود.

هریك ازجزئیات طبعیت راخواهدت

وبطیئی الحرکة کنددهریك راخواهد

تضیق کندواین اراده حق است و ظل وشعاع

اراده ازلیه وتابع فرامین الهیه است

ملاحظہ فرمائیں:

پرداز درملکوت، جلد دوم، ص ۲۲۷، ۲۲۸، مطبوعہ ایران

بنابرایں کوئی مانع نہیں چونکہ شب قدر ولی مطلق کی پوری توجہ اور ان کی سلطنت ملکوتی کے ظہور کی شب ہے اور بتوسط نفس شریف ولی کامل (ولی مطلق) وامام زمان وقطب دوران جو کہ آجکل حضرت بقیۃ اللہ فی الارضین سیدنا ومولانا اور ہمارے آقا امام ہمارے ہادی ،حجت بن الحسن العسکری ارواحنا لمقدمہ فدا ہیں۔ کائنات میں تبدیلی وتغیرات واقع

فرماتے ہیں اور وہ جزیات فطرت میں جس آہستہ حرکت کو جانتے ہیں نیز فرماتے ہیں اور جس رزق کو چاہتے ہیں کشادہ فرماتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں تنگ فرمادیتے ہیں۔ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے اور وہ ارادہ ازلیہ کی شعاع اور فرامین الٰہیہ کے تابع ہے۔

سرکار آیۃ اللہ سید روح اللہ الموسوی الخمینی طاب ثراہ نے صاف الفاظ میں فرمایا:

کہ شب قدر حضرت ولی مطلق امام زمان وقطب دوران حجت ابن الحسن العسکری عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی سلطنت ملکوتی کے ظہور کی رات ہے۔یعنی اس شب تمام ملائکہ موکلہ خواہ خلق کے متعلق ہوں یا رزق سے حیات وممات پر مقرر ہوں یا شفا وحفظ اشخاص پر مامورین ہوں یا سماوی تمام ملائکہ حضرت ولی عصر ارواحنا فداہ کے حضور پیش ہوتے ہیں اور حضرت ان کی ڈیوٹی مقرر فرماتے ہیں اور تمام مخلوقات کے متعلق امور تدبیر خواہ خلق ہو یا رزق موت ہو یا حیات تمام کی تدبیر حضرت ولی اللہ الاعظم ارواحنا فداہ کے اذن وامر سے ہوتی ہے اور حضرت کا ارادہ ہی ارادہ خداوندی ہے اور آپ ارادہ الٰہی کے تحت تمام امور تکوینیہ وتشریعیہ جاری فرماتے ہیں۔اس مقام اعلیٰ پر صرف حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام فائز ہیں۔

ہمارے علماء وذاکرین نے آیۃ اللہ خمینی طاب ثراہ کی عبارت سے جو مطلب ولایت تکوینیہ کے متعلق اخذ فرمایا ہے۔وہ برحق ہے اور اکابر علماء اعلام ومراجع عظام کی تشریحات اور فرامین معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے عین مطابق ہے۔ہاں اس کے برعکس جو خلاف الٰہیہ کا مطلب فرقہ ضالہ ومضلہ خالصہ کے ملاؤں نے اپنے مقاصد میشومہ اور نظریات فاسدہ کے لئے لیا ہے وہ باطل ہے اور حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے فرامین کی کھلم

کھلا نافرمانی ہے۔خداوندکریم موالیان اہل بیتؑ کومقصرین کے دام ترویز سے محفوظ رکھے۔آمین۔

فصل پنجم

تفویض کے متعلق علماء ربانیین کے بیانات شافیہ

سرکارالشیخ الاجل الاوحدالشیخ احمدزین الدین الاحسائی اعلی اللہ مقامہ انارالله برھانہ نوراللہ ضریحہ مسئلہ تفویض کے متعلق ارشادفرماتے ہیں:

تفویض کے متعلق بہت روایات وارد ہیں۔کچھ تفویض کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ نفی میں اور آپ جب امر واقع کو سمجھ لیں گے کہ خالق ومخلوق کے کام کیسے سرانجام پاتے ہیں تو خود بخود سمجھ لیں گے کہ اس کا حل اس طریقہ کے بغیر بھی ممکن ہے۔جیسے علامہ مجلسی طاب ثراہ نے بیان فرمایا ہے۔اس لئے کہ وہ میزان جس پر علماء اپنے نظریات تولتے وپرکھتے ہیں وہ تو ایک ہی ہے۔(متعدد نہیں صرف قرآن وسنت) لیکن ہرایک کی سمجھ کے مطابق نتیجہ مختلف ہوتا ہے لیکن جب حق ظاہر ہوجائے تو صاحبان عقل پر پوشیدہ نہیں رہتا۔تو یہ حق جو ہم بیان کررہے ہیں۔زیادہ قابل قبول ہے وہ یہ ہے کہ تمام اشیاء اپنے وجود اور بقاء اور تمام حالات چاہے فاعلی ہوں یا معنوی ذاتی ہوں یا صنعتی جوہری ہوں اور غرض اللہ تعالی کی مدد سے مستغنی نہیں ہیں۔کوئی شے بغیر خداوند عالم کے وجود میں نہیں آسکتی اور نہ کوئی شے بغیر خدا کے ایجاد کرسکتی ہے۔لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود اپنے افعال میں مستقل ہے اس کو اللہ کے ساتھ ملکر نہیں کرسکتے پھر بھی وہ اپنے افعال میں کسی شے میں بھی خدا سے مستغنی نہیں تو وہ کوئی کام بغیر اللہ کے نہیں کرسکتے اور اس معاملہ

https://www.shiabookspdf.com/

میں حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام ہوں یا ان کے غیر اب آپ سمجھ گئے ہوں گے اگر آپ یہ سب سمجھ گئے تو آپ پر حق ہیں۔ (یعنی حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام خدائے تعالیٰ سے مستغنی نہیں) تو آپ غالی نہیں کہلائیں گے لہٰذا ان عقائد کی وجہ سے آپ نہ تو غالی بنیں گے کیونکہ آپ کا یہ اعتقاد نہیں کہ کوئی شخص یہ کام اللہ تعالیٰ کے بغیر کرتا ہے اور نہ ہی آپ مشرک بنیں گے کیونکہ آپ کا یہ نظریہ نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملکر فاعل ہوں اور نہ ہی کافر ہوں گے کہ آپ ان کو خدا کے سوا فاعل سمجھتے ہیں اور نہ ہی آپ تفویض ممنوع کے قائل ہیں کیونکہ آپ کا یہ اعتقاد نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان سے علی الاستقلال فاعل ہیں جیسا کہ وکیل اپنے مؤکل کا کام سرانجام دیتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: شرح زیارت جامعہ کبیرہ، جلد چہارم ص ۶۳، ۶۴، مطبوعہ ایران چاپ نو

https://www.shiabookspdf.com/

وضاحتی بیان حق ترجمان

سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین فاتح الوہابین سید العلماء والمجتہدین سماحۃ العلامہ السید ضمیر الحسن الرضوی النجفی اعلی اللہ مقامہ:

رسالہ شریفہ انتباہ المومنین میں سرکار الشیخ اجل اوحد طاب ثراہ کا مسئلہ تفویض کے متعلق مذکورہ بالا بیان لکھنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔ اب ارباب دانش ودانشور قوم خود اندازہ کریں کہ اس کی عبادت (شیخ احسائی) میں تفویض کہاں کہاں پائی جاتی ہے۔ فرمان معصوم علیہ السلام کا حل کرنا بڑے بڑے فضلاء پر دشوار تھا۔ بہترین طریقہ سے حل کر دیا کہ لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین نہ تو خدا کی طرف سے جبر ہے چاہے محمد وآل محمد ہوں، یا ان کا غیر فاعل مجبور نہیں کہ جو کچھ کراتا ہے خدا کراتا ہے۔ یہ بھی

نہیں نہ بالکل تفویض کہ خدا سپرد کر کے الگ ہو گیا چاہے محمد و آل محمد علیہم السلام ہوں یا ان کا غیر اس معاملہ میں تو اس نے مقصرین و موحدین علماء کا کان کاٹ لیا ہے اور سب کو برابر کر دیا کہ خدا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا بلکہ کچھ جبر ہے اور کچھ تفویض ہے اور بندہ فعل پر مختار ہے اگر طاقت نہ دیتا تو کرتا کیونکہ اور مختار نہ کرتا تو فعل صادر کیسے ہوتا۔ اسی معنی کو شیخ نے بیان فرمایا ہے جیسے ڈھکو صاحب بڑی تفویض پر اپنی نافہمی سے لے اڑے اور اس کے سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے یہ مسئلہ مذہب شیعہ کو شیخی نظریہ قرار دیا ہے۔ شیخ نے مسلمان شیعہ سے قطعاً کوئی بات خلاف نہیں کی۔

ملاحظہ فرمائیں: رسالہ شریعہ عجالہ منیصہ در انتباہ المومنین عن عقائد علماء الموحدین والمقصرین، ص ۱۹، مطبوعہ کراچی

https://www.shiabookspdf.com/

تفویض کے معانی

سرکار آیت اللہ آقائی سید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ کا ارشاد حق بنیاد:

یہ جان لینا چاہیئے کہ تفویض محال (کا مطلب) یہ ہے کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے اور بندے کے ارادہ کو مستقل اور تاثیر قدرت کو تسلیم کر لیں

اور اس سلسلہ میں چھوٹے و بڑے امور میں کسی فرق کے قایل نہ ہوں۔ اس لئے زندہ کرنا، موت عطا کرنا، ایجاد کرنا، کسی شئے کو معدوم کر دینا ایک عنصر کو دوسرے عنصر میں بدل دینا یہ (سب چیزیں) تفویض نہیں ہیں اور تنکے، پتے کو حرکت دینا بھی تفویض نہیں ہے چاہے ملک مقرب یا نبی مرسل کی دلیل سے ہی ہو۔ عقول مجردہ اور ساکنینِ جبروت اعلیٰ سے لے کر ہیولائی اولیٰ تک اسی طرح ہے۔

اور کائنات کا ہر ذرہ خدا کے ارادۂ کاملہ کا تابع فرمان ہے۔ کسی بھی امر میں کسی بھی طرح اختیار نہیں رکھتا اور سب کے سب اپنے وجود کمال وجود میں، حرکات وسکنات میں اردہ و قدرت (بلکہ) تمام شئون میں محتاج وفقیر بلکہ فقر محض اور محض فقر ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ خدا کی قیومیت اور بندوں کے احتیاج اور ارادۂ الٰہی کے ظہور ونفوذ اور امور عظیمہ وصغیرہ کے درمیان سریان میں کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ ہم جیسے ضعیف وناتواں خدا کے بندے جس طرح چھوٹے موٹے اعمال پر قادر ہیں مثلاً حرکت وسکون ودیگر افعال اسی طرح اس کے خاص بندے اور ملائکہ مجردہ بڑے بڑے افعال پر قادر ہیں جیسے زندگی عطا کرنا، موت دینا، رزق، ایجاد، اعدام وغیرہ اور جس طرح ملک الموت پر موکل ہیں اور ان لوگوں کی زندگی کا ختم کردینا از قبیل استجابت دعا نہیں ہے اور جناب اسرافیل کا زندگی پر موکل ہونا از قبیل استجابت دعوت نہیں ہے اور تفویض باطل بھی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ولی کامل اور قوی پاکیزہ نفس والا جیسے انبیاءؑ واولیاءؑ، موت وحیات، اعدام وایجاد پر خدا کی دی ہوئی قدرت کی بناء پر قادر ہوں تو یہ تفویض محال نہیں ہے اور نہ اس کو باطل شمار کرنا چاہئے۔ (اسی طرح) بندوں کے امور کو کسی ایسی کامل روحانیت کے سپرد کردینا جس کی مشیت خدا کی مشیت میں فنا ہو، جس کا ارادہ، ارادہ الٰہی کا ظل ہو، جس کا ارادہ عین ارادہ خدا ہو، جس کی ہر حرکت نظام اصلح کے مطابق ہو۔ خواہ وہ خلق وایجاد سے، متعلق ہو خواہ تشریع وتربیت سے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ حق ہے اور یہ درحقیقت تفویض بھی نہیں ہے جیسا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ ابن سنان کی حدیث میں ہے۔

فوائد: سرکار آیت اللہ خمینی کے ارشاد حق بنیاد سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل

ہوتے ہیں:

اولاً: خداوند عالم نے اپنی مشیت کے مطابق اپنے مقرب بندگان حقیقی کو امور تفویض فرمائے ہیں۔

ثانیاً: ملائکہ کا امور کی انجام دہی مثلاً موت وحیات دینا، دعا کی استجابت پر نہیں بلکہ یوم ازل کی عطا کردہ طاقت پر ہے۔

ثالثاً: اسی طرح انبیاءؑ واولیاءؑ وآئمہ ہدیٰ جو کام کرتے ہیں مثلاً مردے زندہ کرنا، یا زندہ کو مردہ کرنا، اخبار غیب کا بیان فرمانا، ایجاد واعدادم سب کی اپنی مشیت کے مطابق ہے نہ کہ دعا کر کے وہ تصرف فی الکائنات کریں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ھادی برحق کا امور تکوین کا انجام دینا بوجہ قبولیت دعا ہے۔ ان کا یہ نظریہ باطل وعاطل ہے بلکہ حقیقت یہ ہے ھادیان برحق دعا گو نہیں جیسے کہ فرشتے اپنے امور کی انجام دہی کے وقت دعا نہیں کرتے اسی طرح انبیاءؑ وآئمہ ہدیٰؑ بھی دعا کر کے امور انجام نہیں دیتے بلکہ ازلی ولایت کی بناء پر امور تکوینی انجام دیتے ہیں ان کو دعا کرنے کی ضرورت نہیں۔

https://www.shiabooks.pdf.com

ملاحظہ فرمائیں:

چہل حدیث: صفحات: ۶۷۸ تا ۶۷۹

اور ملائکہ مجھے سلام کرتے رہے، خوشخبریاں دیتے رہے۔ ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام ملتے رہے، مجھے دیکھتے رہے۔ میں آسمانوں سے گذر کر حجاب ہائے نور تک جا پہنچا۔ میں نے سنا حجاب ہائے ملائکہ سورہ نور کی تلاوت کر رہے تھے۔ جب کرسی تک میں پہنچا وہاں میں نے سنا ملائکہ آیت الکرسی پڑھ رہے تھے اور جب میں عرش الٰہی تک پہنچا تو حاملان عرش کو میں

نے سورہ مومن کی تلاوت کرتے سنا وہاں ہزار بار مجھے قدرت کی آواز آئی میرے قریب آؤ میں قریب ہوا آواز آئی اور قریب آؤ، آواز آتی رہی میں قریب ہوتا رہا اور ہر بار میری ایک حاجت پوری ہوتی رہی یہاں تک کہ میں قاب قوسین پر جا پہنچا۔ وہاں مجھے ایک آواز آئی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی حاجت ہو وہ بتاؤ میں نے عرض کیا اے خالق ابرہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم، سلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم عطا کیا، مجھے کیا عطا فرمایا: قدرت کی آواز آئی اگر ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو آپ ؐ کو حبیب بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا کوہ طور پر تو آپؐ سے بساط نور پر ہمکلام ہوا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کو دنیائے فانی کی عظیم حکومت دی تو آپ کو آخرت کی حکومت دی۔ بہشت کو تیری ملکیت قرار دیا اور شفاعت تم کو عطا فرمائی۔ معراج کے متعلق اور بھی کثیر احادیث ہیں جو ہم نے مسبوط کتاب آیت اللہ الکبریٰ میں بیان کی ہیں۔ تفصیل جمیل کے لئے کتاب آیت اللہ الکبریٰ کی طرف رجوع فرمائیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

علل واسباب

سرکار آیۃ اللہ الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی اعلی اللہ مقامہ کا ارشاد:

توحید الافعال

یجب الاعتقاد بان الخلق والرزق والاحیآء والاماتة وغیر ها من الافعال الکونیة والا مکانیة التی تسمی بالصفات الفعلیة کلها مختصة للّٰه تبارك وتعالیٰ لاتکون الابأمره ومشیئته یفعل مایشآء ویحکم مایرید (هواللّٰه الخالق الباری المصور)(ان اللّٰه هوالرزاق ذوالقوة

المتين) (ربى الذى يحيى ويميت)فلايشاركه فيها احد فالارض والسمآء والعناصر والفصول، والابآء ولأمهات،وحملة العرش وغير هم وغيرها من دون استثناء وسائل واسباب كما قال الامام الرضاؑ ابى اللّه ان يجرى الامورالاباسبابها فقد اقتضت حكمة جل وعلا ان يجعل بعضاً من مخلوقاته سبباً للخلق او وسيلة للرزق او علة للاحيا والاماتة. كما ان حملة العرش وسائل للافعال الاربعة التى بها قوام الوجود فميكائيل للرزق واسرافيل للحياة وعزرائيل للموت وجبرئيل للخلق وهم يستمدون الفيض من الملائكة العالين الذين يحملون العرش فوقهم و هم (العقل الكلى والروح الكلية و النفس الكلية و الطبيعة الكلية). فحملة العرش ثمانية كما هى صريح الاية الشريفة (ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية) وماظهر من بعض الانبياء والاولياء من المعاجز والكرامات كخلق الخفاش واحيآء الموتى من المسيحؑ وامثالها من المعصومين صلوات اللّه عليهم اجمعين اما الاثبآته مقاماتهم المنيعة من النبوة والامامة واما انهم من جملة الوسائل الوجودية والا سباب الكونية بامرمن الجليل جل وعلا وهذا لاينافى التوحيد فالاسباب العالية والو سائل المتعالية كالاسباب العادية والمسببات كلها خلقه وعبيده ليس لهم استقلال ولا طرفة عين ابدا (بل عبادمكرمون. لايسبقونه بالقول وهم بامره

https://www.shiabookspdf.com/

یعملون)

ملاحظہ فرمائیں:

احکام الشیعہ ص۱۲، مطبوعہ کویت چاپ نو

ترجمہ :توحید افعال پر اعتماد رکھنا واجب ہے کہ خلق رزق موت وحیات جن کا تعلق الافعال کونیہ امکانیہ کے لئے مخصوص ہیں جو اس کے اذن وامر اور مشیت کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتے۔ یہ اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ خلق رزق احیاء اماتت جو کہ افعال کونیہ امکانیہ ہیں یہ صفات فعلیہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ ان امور کو اس کے امر اور مشیت کے بغیر کوئی انجام نہیں دے سکتا۔

یفعل مایشا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ویحکم مایرد جو ارادہ کرنے کا حکم دیتا ہے

https://www.shiabookspdf.com/

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّر (الحشر آیت۲۴) وہ اللہ خالق باری اور مصور ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (الذاریات آیت۵۸) رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْت (سورۃ البقرۃ، آیت، ۲۵۸) میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے فلا یشارکہ فیھا احد زمین وآسمان عناصر اربعہ موسم فصول ماں باپ حاملان عرش وغیرہ سب اسباب ووسائل ہیں جیسا کہ حضرت امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔

ابی اللّٰہ ان یجری الامور الا باسبابھا۔

خداوند عالم امتناع فرماتا ہے کہ امور کو جاری کرے مگر اسباب سے لہٰذا حکمت خداوندی کا تقاضا یہی ہے کہ جمیع امور اسباب کے ذریعہ جاری کئے جائیں لہٰذا خدائے عزوجل نے

مخلوقات میں بعض کو بعض کے لئے پیدائش رزق مارنے اور جلانے کا سبب قرار دیا ہے جیسا کہ افعال اربعہ کا قوام وجود حاملان عرش کے وسیلہ سے ہے چنانچہ میکائیل رزق کے لئے اسرافیل حیات کے لئے عزرائیل موت کے لئے اور جبرائیل خلق کے لئے وسیلہ اور سبب ہیں۔ جو ملائکہ مابین حاملین عرش سے فیض حاصل کرتے ہیں جو عقل کلی روح کلی نفس کلی اور طبیعت کلی بھی کہلاتے ہیں اور حاملین عرش نفس قرآنی کے مطابق آٹھ ہیں۔

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ الحاقہ آیت ۱۷۔ جیسا کہ فرمان رب العزت ہے کہ عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اسی طرح کوئی فرشتہ نبی اور ولی۔

بعض انبیاء اور اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو معجزات اور خرق عادات ظاہر ہوئے ہیں۔ جیسے چمگادڑ کو خلق کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰ سے اور اسی قسم کے معجزات حضرات معصومین علیہم الصلوٰۃ اجمعین سے صادر ہوئے ہیں۔ باذن اللہ ظاہر ہوئے یہ منافی توحید نہیں کیونکہ یہ اسباب ومسبات عالی ومتعالی سب کے سب ان کے مخلوق اور بندے ہیں ان کو لمحہ بھر استقلال حاصل نہیں۔ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ (سورۂ انبیاء، آیت ۲۶ تا ۲۷)

یہ خدائے تعالیٰ کے مکرم بندے لمحہ بھر قول میں سبقت نہیں کرتے بلکہ اس کے امر پر عمل کرتے ہیں۔

قول فیصل

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ناطق فیصلہ:

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی

نازل کی اور تمام چیزیں آپؐ کے سپرد کر دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷) جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

زرارہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام اور امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا کام اپنے نبیؐ کے حوالے کر دیا تھا تا کہ یہ دیکھے کہ وہ کس طرح فرمانبرداری کرتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷)

اسماعیل بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف امور سپرد کیے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سلمان علیہ السلام کی طرف اپنی حکومت سپرد کر رکھی تھی چنانچہ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ الحشر، آیت ۷) ایک آدمی نے کہا: نبی کے سپرد تھی اور دودھ کے معاملات تھے تو جعفر علیہ السلام نے ناراض ہو کر اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم ہر چیز کے معاملات آپؐ کے سپرد تھے۔

ملاحظہ فرمائیں:

بصائر الدرجات: ج ۲، ص ۲۸۳، ۲۸۷

اللھم صل علی محمد و آل محمد

استادالفقہاء والمجتہدین آیت اللہ علامہ رضا باقری النجفی دام ظلہ اللہ کا فرمان:

کہ معجزات جو معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ظاہر ہوئے ان کا تعلق ولایت تکوینیہ سے ہے اور ان چیزوں کا تعلق نہ اس چیز سے ہے کہ یہ زاہد اور عابد ہیں اور ان کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں معجزات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ مقام ولایت کی وجہ سے ہے اور اس کا انکار اصل امامت ولایت کا انکار ہے اور امامؑ کی شخصیت کا اور ان کے امتیازِ خاصہ کا انکار ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار الہدایہ، ص ۱۸

فائدہ: استادالفقہاء والمجتہدین آیت اللہ غلام رضا الباقری النجفی دام ظلہ العالی کے اس بیان حقیقت ترجمان سے مقصرین کا وہ مغالطہ باطل ہو جاتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ امامؑ دعا کرے تو مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دیگر معجزات اور تصرفات کے متعلق کہتے ہیں۔ اس وہم باطل کا جواب استادالفقہاء نے دیا ہے کہ:

دعا سے خرقِ عادت کا کام کرنا یہ حجت خدا کی شان نہیں بلکہ یہ زاہد و عابد اور متقی لوگوں کا کمال ہے۔ امامؑ کی شان یہ ہے کہ وہ بغیر دعا کے محض ارادہ کرتے ہیں اور عالم تکوین میں جیسا چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔ امامؑ کو نہ دعا کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کوئی عمل کرنے کی۔ جہاں طلب معجزہ پر حجت خدا (نبی اور امامؑ) نے نماز پڑھی ہے وہاں کمزور ایمان اور کمزور عقل والے لوگ تھے۔ وہاں اگر "کن" کہہ کر تصرف فرماتے تو لوگوں نے کہنا تھا کہ یہ خدا ہیں۔ لحاظ مقام توحید کے تحفظ کی خاطر اور ناقص العلم و عقل اور ضعیف الایمان لوگوں کے ھاوھو سے بچنے کی خاطر نماز پڑھی ہے اور دعا کی ہے۔

باب چہارم

https://www.allahbookspdf.com/

باب چھارم

ولی اللہ الاعظم مدبر کائنات

حضرات محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ولایت کلیہ الٰہیہ کے تاجدار اور ولایت تکوینیہ وتشریعہ کے مالک ہیں۔ باذن اللہ تمام کائنات ان کے قبضہ اختیار میں ہے۔ ولی اللہ الاعظم یعنی خلیفۃ اللہ علیہ السلام مدبر جہان ہستی ہیں اور امکان وجوب کے درمیان برزخ کبریٰ ہے یعنی عالم امکان کا مدبر ومتصرف ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ

فصل اول

https://www.shiabookspdf.com/

مدبر عوالم

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ۔ (سورۂ السجدہ، آیت ۵) وہی قادر مطلق جوارض وسما کا مدبر ہے یعنی جمیع امور ارضی وسماوی کی تدبیر کرتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ اور قسم ہے ان نفوس ذکیہ کی جو اس کی طرف سے مدبرات امور ہیں۔

امر الٰہی کا اجراء

خداوند عالم قادر مطلق تمام امور ارضیہ وسماویہ کی تدبیر کرتا ہے مخلوق تک اس کے امر کیسے پہنچتے ہیں اس کے امر کا نفاذ کون کرتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

لیلۃ القدر اور نزول ملائکہ وامر الٰہی کا نفاذ

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرماتے تھے کہ جب کبھی بھی شیخین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ مبارکہ القدر کی حزن و ملال اور گریہ وبکاء کے ساتھ تلاوت وقرأت فرماتے تو وہ کہتے یارسول اللہ اس سورہ سے آپ کو اس قدر رقت طاری ہوئی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو میں نے دیکھا اور سنا ہے اور جو کچھ میرے بعد یہ علی علیہ السلام دیکھیں گے۔اس سے یہ حزن وملال پیدا ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر آیت لکھتے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (سورۃ القدر، آیت ۵) پھر ارشاد فرماتے اب بتاؤ قول باری تعالیٰ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ کے بعد کیا کچھ باقی رہ گیا ہے تو وہ کہتے واقعی کچھ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں هل تعلمان من المنزل اليه بذلك ؟ کیا تم جانتے ہو یہ روح اور ملائکہ کس کے پاس آتے ہیں۔تو شیخین عرض کرتے ہیں آپ کے پاس اترتے ہیں تو پھر حضرتؐ فرماتے ہیں هل تكون ليلة القدر من بعدی؟

بتاؤ کیا میرے بعد بھی شب قدر رہے گی؟ اور نزول ملائکہ وروح ہوتا رہے گا تو وہ کہتے ہیں جی ہاں تو حضرتؐ فرماتے فهل ينزل ذالك الامر فيها تو پھر من كل امرا کا نزول بھی ہوگا تو وہ کہتے بے شک نزول امر ہوگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بتاؤ کس پر نزول وحی وامر ہوگا۔تو شیخین کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کس پر ہوگا۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا سر اپنی آغوش مبارک میں لے کر فرماتے اگر تم نہیں جانتے تو اب جان لو کہ میرے بعد منزل

ملائکہ پر علی علیہ السلام ہیں۔ان پر ہر شب قدر فرشتے اور روح اور ہر ہر کے ساتھ نازل ہوا کریں گے تو اس کے بعد وہ دونوں بزرگوار شدت رعب سے جو اس شب میں ان پر طاری ہوتا پہچان جاتے کہ یہی شب ہے اور یہی وقت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

اصول الکافی جلد اول، ص ۴۷۹، مطبوعہ تہران، ایران

امور تعبدی تکلیفی اور امور تدبیری کا بیان

جو امور شب میں نازل ہوتے ہیں ان کی دو اقسام ہیں اولاً امور تکلیفی یعنی امور تشریعی ثانیاً امور تدبیری یعنی امور تکوینی۔

https://www.shiabookspdf.com/

اولاً

امور تعبدی تکلیفی امور تشریعہ

امور تشریعہ کا اصل نزول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس اعلیٰ پر ختم ہو گیا ہے اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں۔نہ تو کوئی نیا نبی آئے گا (نہ ظلّی نہ بروزی) اور نہ کوئی نیا امر شرعی و تکلیفی آئے گا اس لئے کہ نبوت ختم ہو گئی ہے، باب نبوت بند ہو گیا ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّد اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب آیت ۴۰)

نہ نئی نبوت آنی ہے نہ نئی شریعت اس میں نزول تفصیل سے مراد صرف ان کی تفسیر و تشریع ہے کہ آنحضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے لے کر مہدی علیہ السلام تک بارہ معصوم خاتم المرسلین کے نائب اور منصوص من اللہ امام

وارث کتاب مفسر قرآن ترجمان وحی اور مبین شرح محمدی ہیں۔ وہ ان امور تشریعہ کا اجراء فرماتے ہیں جن کے اجراء کا حکم موقت ہو مگر اس کا اجراء اپنی طرف نہیں فرماتے بلکہ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ (الانبیاء آیت ۲۶، ۲۷) خداوند تعالیٰ کے مکرم و محترم بندے ہوتے ہیں جو کسی بات میں بھی اس پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

ثانیا

امور تدبیری یا امور تکوینیہ

امور تکوینیہ مثلاً خلق رزق موت وحیات شفا وغیرہ سے متعلق ارادہ خداوندی ولی الامر کے قلب مبارک پر وارد ہوتا ہے جو کہ مشیت ایزدی کا محل اور ارادہ خداوندی کا آشیانہ ہے

https://www.ahlehaqbooks.com/

ہم باب سوم میں ذکر کر چکے ہیں کہ قلوب اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام محل مشیت ایزدی ہیں امام ارادہ خداوندی کا آشیانہ محل و مرکز ہے۔ لہٰذا خلق رزق موت، حیات جملہ اور امور تکوینیہ و تشریعہ کے متعلق ارادہ خداوندی ولی الامر کے قلب مبارک پر وارد ہوتا ہے اور پھر ان ملائکہ کی ڈیوٹیاں لگاتا ہے وہ خلق رزق حیات موت شفا اجل وغیرہ پر مؤکل ہیں۔ شب قدر جو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ وہ تدبیر امور کائنات کے متعلق اپنی ڈیوٹیاں اور احکام معلوم کرنے کیلئے ولی الامر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور سالانہ سلامی ولی الامر کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جملہ ملائکہ ارضیہ وسماویہ علویہ وسفلیہ، قدسانیہ جسمانیہ، ھیولانیہ، روحانیہ تمام امر ولی مطلق علیہ السلام کے خدمت گار و کارگزار ہیں اور ھیولانیہ و روحانیہ تمام امور مدبرات اور امور ولی مطلق علیہ السلام کے خدمت گزار، کارگزار ہیں اور

مدبرات امور سے کوئی فرشتہ عالم تدبیر وتصرف میں ولی الامر کے اذن وحکم کے بغیر حرکت تک نہیں کرسکتا۔

مدبر کائنات

فرشتوں کا حرکت وسکون

حضرت حجۃ اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ ہوا میں ایک فرشتہ کھڑا ہے جس کا سر آفتاب کے نیچے اور ایک ہاتھ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے بس جیسے ہی اس نے مولا علیہ السلام کی طرف دیکھا تو کہنے لگا۔ اشهدان لا اله الله وحده لاشريك له واشهدان محمداً عبده و رسوله وانت وصی نبی الله حقاً حقاً بغير شك فيك فهوكفراً

https://www.shiabookspdf.com/

ہم نے پوچھا کہ یا امیر المومنین یہ فرشتہ کون ہے اور اس کے ہاتھوں کی وسعت کی کیا وجہ ہے کہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں ہے۔

فقال عليه السلام هذا الملك انااقتمه باذن الله تعالیٰ فی هذا الموضع

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے، یہاں میں نے خدا کے حکم سے اس کو کھڑا کیا ہے اور اس کو میں نے ظلمتِ شب وضونہار پر متوکل کیا ہے یہ اسی طرح قیامت تک رہے گا۔

انما اعطانی الله تدبير امر الدنيا فانا ادبرها باذن الله تعالیٰ

حق تعالیٰ نے مجھے امور کائنات کی تدبیر کا کام عطا فرمایا ہے اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کے

اذن وامر سے امور دنیا کی تدبیر کرتا ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں:

صحیفۃ الابرار، جلد دوئم ص ۴۹، مطبوعہ کویت چاپ نو

الکتاب المبین جلد اول، ص ۲۷۱ مطبوعہ ایران

شرح الزیارۃ الجامعۃ الکبیرہ، جلد دوم، ص ۵۳، ۵۴، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۳، ص ۱۴۷، مطبوعہ بیروت

حدیقۃ الشیعہ، ص ۳۸۹ مطبوعہ ایران

حضرت خلیفہ اللہ فی العالمین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

جناب سلمان محمدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

https://www.shiabooks.net

ایک فرشتہ مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا۔ مجھے اجازت ہے کہ کچھ سوال کروں؟ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وقال له ان شئت تكلم وان شئت اخبرك عماستالنی فرمایا تم کہو گے یا میں ہی بتادوں کہ تم کیا چاہتے ہو عرض کیا آپ ہی بتا دیں۔ حضرت نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مجھ سے اجازت لے کر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتے ہو، فرشتہ نے عرض کی۔ بے شک یہی چاہتا ہوں فرمایا جاؤ وہ فرشتہ چلا گیا سلمان محمدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بہت تعجب ہوا اور میں نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ یہ فرشتہ آپ کی اجازت کے بغیر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کو کیوں نہ جا سکا۔

فقال والذی رفع السماء بغیر عمدلوان أحد هم رام ا ن ینزول من

مکانہ بقدرنفس واحد لمازال حتیٰ اذن له وكذلك يصيرحال ولدی الحسنؑ بعدی الحسینؑ بعده ثم تسعة من ولدا الحسینؑ تا سعهم قائمهم تاسهم قائهم

فرمایاقسم ہےاس ذات کی جس نے آسمانوں کو بلاستون بلندفرمایاکوئی فرشتہ سانس لینے کی دیرمیں میری اجازت کے بغیرحرکت نہیں کرسکتا۔اگرایساکرےتوخداوندعالم اپنےغضب سےاسےجلاکررکھ دےاوریہی حال اوریہی ولایت میرےفرزندامام حسن علیہ السلام اور ان کے بعدامام حسین علیہ السلام اوران کےنوامام فرزندوں میں ہےجن کانواں قائم آل محمد ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: حدیث بساط کبیر

https://www.shiabookspdf.com/

تفسیر برھان، ج ۲، ص ۴۹۰، مطبوعہ ایران

حدیقۃ الشیعہ، ص ۳۸۹، مطبوعہ ایران چاپ نو

صحیفۃ الابرار، جلداول، ص ۳۵۶، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۳، ص ۱۴۸، مطبوعہ بیروت

تمام مدبرات اورحضرت محمدوآل محمدعلیہم السلام کے ماتحت اوران کےاذن وامرکے پابند ہیں۔ملک الموت بھی ان ذوات قدسیہ کی اجازت کے بغیرکسی ذی روح کی روح تک قبض نہیں کرسکتا۔

مقامات علویہؑ وارشادات محمدیہؐ

سلمان فارسیؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے

سلمانؓ سے امیر المومنین علی علیہ السلام کا ذکر کیا یہ بات سلمانؓ نے علیؑ کو بتائی۔ آپ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا تھا۔ فرمایا:

اے علیؑ! آپ کی ولایت امتحان ہوگا اور لوگوں کا امتحان آپ کے ذریعہ ہوگا۔ خدا کی قسم آپ اہل زمین اور اہل سماء پر حجت خدا ہو، خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے آپ کے نام سے اس پر حجت قائم کی ہے پھر فرمایا: خدا کی قسم مومن، مومن آپ پر ایمان لانے سے ہوتا ہے، آپ کی وجہ سے کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ آپ سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی مکرم نہیں پھر فرمایا: ان لسان اللّٰہ الذی ینطق منه آپ خدا کی زبان ہیں جس سے وہ بولتا ہے و انك لباس اللّٰہ الذی ینتقم منه آپ خدا کا لباس ہیں (مظہر کامل اور آئینہ خداوندی ہیں) کہ ان کے ذریعے وہ بدلہ لیتا ہے و انك نسوط عذاب اللّٰہ ینتصر به آپ خدا کے عذاب کا تازیانہ و چابک ہیں جس سے وہ بدلہ لیتا ہے و انك لبطتشة اللّٰہ آپ خدا کی گرفت ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُر

حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا تھا پھر انہوں نے ڈرنے میں شک کیا آپ سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک کون ہے؟، بخدا اللہ نے آپ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنی مومن مخلوق سے تمہیں نکالا، تمام جہانوں کے دلوں میں تیری مودت کو بسایا۔ بخدا علیؑ! آسمان میں اس قدر فرشتے ہیں جن کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ تم انصاف پر قائم ہو، تیرے امر کا انتظار کرتے ہیں، تیری فضیلت کا ذکر کرتے ہیں،

تیری معرفت سے اللہ کا وسیلہ لیتے ہیں، تیرے امر کے انتظار میں ہیں۔اے علیؑ! اولین تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے، آنے والے تجھے پا نہیں سکتے۔

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر فرات الکوفی، ص ۴۵۵، مطبوعہ بیروت

بحار الانوار، ج ۴۰، ص ۶۴، مطبوعہ بیروت

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

یاملک الموت لبیک ایھاالامام فقال الست امرت باسمع والطاعة قال بلیٰ قال فانی امرك تاخرامرھا عشرین قال السمع والطاعة

ملاحظہ فرمائیں: الخرائج والجرائح، ص ۳۴، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

صحیفۃ الابرار، جلد دوم، ص ۱۸۹، مطبوعہ کویت

شواہد الولایت باب اول، ص ۴۱، ۴۲، مطبوعہ پاکستان

حضرت نے فرمایا اے ملک الموت اس نے جواب دیا جی حضور فرمائیے۔

امام نے فرمایا کیا تجھے ہماری اطاعت کا حکم نہیں ملک الموت نے کہا بالکل ہے۔

مولا نے ارشاد فرمایا میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اسے بیس سال کی مدت کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ملک الموت نے کہا بسر وچشم۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

میں نے امام حسن بن علی علیہ السلام کو دیکھا کہ رات کے ایک حصے میں کچھ ہرن آپؑ کے پاس سے گذرے۔آپؑ نے ان ہرنوں کو آواز دی تو انہوں نے لبیک کہہ کر جواب دیا اور

آپؐ کے سامنے دوزانوں ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ تو جنگلی جانور ہیں۔

پھر آپؐ نے ہمیں یہ آسمانی نشانی دکھائی کہ آپؐ نے آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو آسمان کے دروازے کھل گئے اور آسمان سے نور زمین پر اترنے لگا، جس نے مدینہ کے تمام گھروں کو گھیر لیا اور قریب تھا کہ یہ گھر ویران ہو جاتے۔

ہم نے کہا: اے فرزندِ رسولؐ! اب اس نور کو واپس لوٹا دیں۔

آپؐ نے فرمایا: نحن الاولون والآخرون و نحن الآمرون و نحن النور ننور الروحانیین بنور اللہ ونروحهم بروحه فینا مسکنه والینا معدنه الآخر منا کالأوّل والأوّل منّا کالآخر

https://www.shiabookspdf.com/

''ہم ہی اوّلین ہیں اور ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی حکم دینے والے ہیں اور ہم ہی وہ نور ہیں جو صاحب ارواح مقدسہ کو اللہ کے نور سے روشن اور منور کرتے ہیں اور ہم ہی اللہ کے حکم وامر سے ان کے پاس جاتے ہیں۔ ہم ہی ان کی منزل ہیں اور اس کی (ہر خیر و بھلائی کا منبع ہم تک پہنچتا ہے۔ ہمارا آخری ہمارے پہلے کی طرح) صاحبِ کمال وفضیلت) ہے اور ہمارا پہلا ہمارے آخری کی طرح ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: دلائل الامامۃ طبریؒ، ص ۶۵، مطبوعہ ایران

نوادر المعجزات، ج ۸، ص ۱۰۳،،

اثبات الہدایۃ، ج ۵، ص ۱۵۷،

مسند امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، ص ۱۱۴، مطبوعہ ایران

حضرات اہلبیت علیہم السلام حاکم ملائکہ ہیں اور تمام مدبرات امور ان کے اذن وامر سے حرکت کرتے ہیں۔ اس موضوع پر حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور علمائے ربانیین کے بیانات تفصیلاً ہم نے اپنی کتاب شواہدالولایت میں درج کئے ہیں۔ تفصیل کے لئے اس کی طرف رجوع فرمائیں چونکہ اس موضوع پر احادیث متکاثرہ موجود ہیں۔ لہٰذا ہمارے علماء نے اپنی تالیفات وتصنیفات میں حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کی اس ولایت تکوینی کا ذکر مکرر فرمایا ہے۔

علماءِ اعلام کے ارشادات

شیخ الاسلام والمسلمین علامہ میرزا حسین نوری طبرسی اعلیٰ اللہ مقامہ رتبہ تحدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

https://www.shiabookspdf.com

الملك لك يتحرك الاباذنه عليه السلام

کوئی فرشتہ امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔

ملاحظہ فرمائیں:

نفس الرحمٰن، ص ۷۷، مطبوعہ ایران

سرکار آیۃ اللہ روح اللہ موسوی خمینی طیب اللہ روحہ کا بیان:

قوله صلى الله عليه وآله وان الملائكة لخدامنا وخدام محبينا شاهد على ماذكرنا من ان العالم بجميع اجزائه وجزائياته من القوىٰ العلامة والعمالة للمولىٰ الكامل فبعض الملائكة من قواة العلامة كجبرائيل ومن فى طبقة وبعضهم من العمالة كعزرائيل و من فى درجته وكا

ملائکۃالسمادیۃ والارضیہ المدبرۃ وخدمۃ الملائکۃ لمحبیھم ایضاً بتصرفیھم علیھم السلام کخدمۃ بعض الاجزاء الانسانیۃ بعض بتصرف النفس۔

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الھدائیہ، ص ۲۱۸، مطبوعہ ایران

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبین کے خادم ہیں۔ یہ بھی ہمارے بیان کردہ مطلب پر شاہد ہے۔ کائنات عالم بہمہ اجزاء و جزیات چاہے وہ جزیات اس کی علمی قوتیں ہوں یا عملی طور پر کارفرما ہوں یا فعلی کارگر سب کے سب ولی کامل کے اختیار میں ہیں۔ پس بعض ملائکہ مثلاً جیسے جبرائیل یہ ولی مطلق کے قوائے علمی ہیں عزرائیل اور اس کے ہم درجہ اور دیگر آسمانی اور زمینی مدبر عالم فرشتے ولی کامل کے قوائے عملی ہیں اور محبوں کے لئے بھی فرشتوں کا خدمت گار ہونا ان ذوات مقدسہ کے تصرف کی بدولت ہے جیسا کہ نفس کے تصرف سے بعض اجزاء بدنی بعض کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

ان روایات واحادیث اور مراجع عظام کے بیانات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرات معصومین علیہم السلام مدبر کائنات اور متصرف فی الموجودات اور ناظم کائنات ہیں اور خلق رزق، حیات، موت ہو، نزول باران رحمت نزول نعمت وعذاب وغیرہ جمیع امور کائنات میں حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام متصرف علی الاطلاق اور قائم مقام حضرت احدیت ہیں۔ یہی مقام خلافت تکوینیہ ونیابت الٰہیہ ہے۔ ہر شے جو عالم وجود میں آئی ہے اول علم

باری میں ہوتی ہے پھر مقام مشیت ایزدی میں بعد از مقام ارادہ خداوندی میں پھر تقدیر علمی میں اس کے بعد قضائے عملی میں پھر قضائے فعلی جاری ہوتی ہے اور تقدیر فعلی خلیفۃ اللہ فی العالمین کے ذریعہ عالم وجود میں صورت پذیر ہوتی ہے اس کی وضاحت حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے یوں فرمائی ہے۔

انا الماب الذی یوب الیٰ کل شی بعدالقضاء

ملاحظہ فرمائیں:

حق الیقین ص ۳۳۹، مطبوعہ ایران

تفسیر البرھان جلد سوم، ص ۱۴۹، مطبوعہ قم مقدسہ ایران

میں وہ مرجع ومآب امور تدبیر عالم ہوں کہ قضائے الٰہی جاری ہونے کے بعد ہر امر میں میری طرف رجوع کرتا ہے اور پھر ہمارے ہی ذریعہ سے اس کا اجراء ونفاذ ہوتا ہے۔ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام والیان امر ہیں۔ نحن ولایۃ الامر اصول کافی جلد اول اور اس کے ہی معنی ہیں کہ تمام امور عالم تدبیر وتکوین انہی نفوس نوریہ سے وابستہ ہیں۔ اس لئے کہ یہ ذوات نوریہ مدبر السموٰت والارض کے قائم مقام ہیں اور خلافت کلیہ الٰہیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں تمام امور کائنات کا ظہور انہی کے اذن سے وابستہ ہے

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

فصل دوم

تدبیر عوالم اور مدبرات امور کی وضاحت

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ (سورۂ یونس آیت نمبر۳)

بے شک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا پھر (اس کا حکم) عرش پر غالب آیا۔ (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے۔ بغیر اس کے حکم کے کوئی سفارشی ہو نہیں سکتا۔ یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے اس کی عبادت کرو کیا اب بھی غور نہیں کرتے۔ ترجمہ حضرت علامہ سید مقبول احمد طاب ثراہ

خداوند عالم نے اس آیہ وافی ہدایہ میں فرمایا کہ تمہارا پروردگار عرش تدبیر پر متولی و غالب ہو کر جمیع امور کی تدبیر کرتا ہے۔ مدبر حقیقی نے تمام امور کو موافق تقدیر و قضا کارکنان قضاء قدر جن کو اسی نے انہی امور کی تدبیر کے لئے خلق کیا ہے۔ خلق رزق احیاء و اماتت شفاء کے لئے تمام کائنات کے ذرہ ذرہ پر ایک مدبر امر فرشتہ مقرر موکل فرمایا ہے

صدر الحکماء والمتالھین علامہ عبدالرزاق لاھجی قدس سرہ العزیز علمائے اسلام اور حکمائے الٰہیین نے ملائکہ کی بہت ساری اصناف و اقسام اور قبائل و طبقات کا ذکر کیا ہے جن میں ملائکہ روحانیہ، ملائکہ ہیولانیہ قدسانیہ، جسمانیہ، علویہ سفلیہ، ارضیہ، سماویہ وغیرہ نیز ہر ایک جرم سماوی اور طبق فلکی اور اسی طرح جمیع طبائع مادیہ عنصریہ کے لئے ایک ایک فرشتہ مقرر ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: گوہر مراد، ص ۲۴۳، مطبوعہ تہران، ایران

جو ان پر ولی متصرف اور ان کی تدبیر پر موکل ہے جو ان کے امور کو سرانجام دیتا ہے ان ملائکہ کو مدبرات الامر کہا گیا ہے اور یہ موکلین قدرت خداوندی کے تحت خلیفۃ اللہ جو کہ ولی الامر ہے۔ اس کے امر سے تصرف کرتے ہیں۔ ان سب کے تصرف کا ارتباط حضرت

احدیت سے ہے۔ اس لئے ان افعال کو جو عوالم امکانیہ میں بحیثیت تدبیر وتصرف ان موکلین سے صادر ہوتے ہیں۔ وہ ان نفوس وطبائع کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت احدیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ سب کام اس کے حکم و قدرت کے تحت انجام پاتے ہیں۔ اگرچہ بالمشافہ یہ افعال انہی سے صادر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جمیع تدابیر عالم باذن اللہ ان ہی مدبرات امور ملائکہ موکلین امور سے صادر ہوتے ہیں اور بحیثیت مباشرت ظاہری انہی کی طرف منسوب ہیں چونکہ سلسلہ تدبیر کائنات میں مدبرات امور سے جو مامور من اللہ ہیں ان افعال میں جو کہ حکم الٰہی کے تحت صادر ہوتے ہیں وہ پروردگار کی طرف بھی منسوب ہیں۔

مثلاً اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی (سورہ الزمر، آیت نمبر ۴۲)

اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو سونے کے وقت (لے لیتا ہے) جن پر حکم کا حکم صادر کر چکا ہے۔ ان کو تو روک رکھتا ہے اور دوسرے کے وقت معین تک کے لئے بھیج دیتا ہے۔ ترجمہ حضرت علامہ السید مقبول احمد قدس سرہ۔

مخلوقات کو موت دینا خداوند عالم کا کام ہے اس لئے القابض اس کا اسم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قابض الارواح اور ہر ذی حیات کو موت دینے والا پروردگار عالم ہے مگر بذات خود جا کر بدن سے روح کو نہیں نکالتا بلکہ حکم قضاء جاری ہو تو خلیفۃ اللہ ولی الامر کو پہنچتا ہے اور پھر ولی الامر امر قضاء کو ملک الموت کے سپرد کرتا ہے اور ملک الموت اس پر

موکل خاص ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ (سورۃ السجدہ آیت ۱۱)

تم یہ کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر معین کیا گیا ہے وہ تمہارا خاتمہ کرے گا (ترجمہ حضرت علامہ السید مقبول احمد طاب ثراہ۔ یہاں اس امر کا ذکر ہے کہ ملک الموت روح قبض کرتا ہے وہ موکل کیا ہے لیکن پھر ارشاد خداوند عالم ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (سورۃ النساء، آیت ۹۸) بے شک وہ لوگ جن کا خاتمہ فرشتے کرتے۔

یعنی ملک الموت ہی ہر نفس پر خود نہیں جاتا بلکہ اس کے ماتحت بہت سارے فرشتے ہیں جو ملک الموت کے حکم کے مطابق ارواح کو قبض کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

انوار الحقائق

ان آیات قرانیہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے ہیں۔

اولاً :۔ یہ کہنا حق ہے کہ ملائکہ نے موت دی ملائکہ نے مارا یا ملائکہ نے روح قبض کی کیونکہ یہ فعل بالمباشرت انہی سے صادر ہوا ہے۔

ثانیاً:۔ یہ کہنا بھی حق ہے کہ ملک الموت نے روح قبض کی ملک الموت نے موت دی۔

ثالثاً:۔ اور یہ کہنا بھی حق ہے کہ ولی الامر نے روح قبض فرمائی خلیفۃ اللہ نے موت دی اس لئے ولی الامر کے حکم سے ملک الموت نے روح قبض کی تھی۔

رابعاً : اور یہ بھی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روح قبض فرمائی اس لئے کہ اس کی قدرت اسی کے علم ومشیت سے ہوئی ہے۔

امناءالرحمٰن

حضرت سراللہ فی العالمین امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سائل نے عرض کی کہ خداوندعالم ایک جگہ فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ الخ خدا ارواح کو قبض فرماتا اور دوسری جگہ فرمایا کہ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ کہ ملک الموت ارواح قبض کرتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کہ ملائکہ ارواح قبض کرتے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرمایا کہ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا یہ ہمارے قاصدوں نے ارواح قبض کیں۔ ایک جگہ قبض ارواح کا فعل خدا کی طرف منسوب دوسری جگہ ملک الموت کی طرف اور تیسری جگہ فرشتوں کی طرف اور چوتھی قاصدوں کی طرف اس سے تو قرآن میں تناقص ثابت ہوتا ہے۔ ایک جگہ کچھ دوسری جگہ کچھ (یا یہ صحیح ہے کہ خداوندعالم قابض الارواح ہے یا یہ صحیح ہے کہ ملک الموت) ہر ایک کی طرف نسبت کی اس کے جواب میں حضرت امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا۔

https://www.shiabooks.net/

فهوتبارك و تعالىٰ اجل و اعظم من ان يتولى ذلك بنفسه و فعل رسله وملائكته فعله لانهم بامره يعملون فاصطفى جل ذكره من الملائكة رسلا وسفرة بينه وبين خلقه وهم الذين قال الله فيهم: الله يصطفى من الملائكة رسلا ومن الناس فمن كان من اهل الطاعةتولت قبض روحه ملائكة الرحمة ومن كان من اهل المعصية تولت قبض روحه ملائكة النقمة ولملك الموت اعوان من ملائكة الرحمة والنقمة،يصدرون عن امره وفعلهم فعله وكل مایاتون منسوب

الیہ واذاکان فعلھم فعل ملك الموت وفعل ملك الموت فعل اللّٰہ لانه یتوفی الانفس علی یدمن یشاء ویعطی ویمنع وبثیب ویعاقب علی یدمن یشاء وان فعل امنائه فعله کمال قال وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہ

ملاحظہ فرمائیں:

الاحتجاج طبرسی جلداول، ص ۳۶۷/۳۶۸ مطبوعہ نجف اشرف۔

پروردگار عالم کی ذات اس سے کہیں اجل وارفع ہے کہ وہ خود یہ کام سرانجام دے۔ اس کے فرستادہ اوراس کے ملائکہ کا فعل درحقیقت خداتعالیٰ کا ہی فعل ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ پس خدائے تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے مابین فرشتوں میں سے سفیر چن لئے ہیں اورانہی کے بارے میں فرماتا ہے اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (سورہ الحج آیت ۷۵) اللہ تعالیٰ نے چن لیے سفیر ملائکہ میں سے اورلوگوں میں سے لہٰذا جو بندہ مومن ہے اس کی روح ملائکہ رحمت قبض کرتے ہیں اور جو خطا کار وگنہگار ہیں۔ ان کی ارواح ملائکہ نقمت ومعاون ومددگار ہیں قبض ارواح کا فعل انہی سفراء سے صادر ہوتا ہے۔ ان سب کا فعل ملک الموت کا فعل ہے اوراس کی نسبت اسی کی طرف ہے پس جب وہ قابض الارواح ہے۔ جن کے ہاتھوں چاہتا ہے جزاءاورسزا دیتا ہے اورارزاق کی بست وکشاد کرتا ہے اوران امناء اللہ کا فعل ہی خدا کا فعل ہے پس امناوہی چاہتے ہیں جو وہ چاہتا ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہ (سورۃ الدھر، آیت ۳۰)

اس حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ملائکہ اور بعض امناء

خداوند تعالیٰ کے سفیر ورسل مظہر تدبیر اور موکلین در عالم ہیں لیکن ان تمام مدبرات امور سے بالاتر ولی الامر یعنی خلیفۃ اللہ ہے جس کے تحت یہ تمام مدبرات کرتے ہیں اور تمام موکلین اور خواہ ارضی ہوں یا سماوی اس کے کارگزار وخدمتگار ہیں اور ان مدبرات کا فعل ولی الامر ''خلیفۃ اللہ'' کا فعل کہلاتا ہے چونکہ خلق رزق احیاء واماتت کے مدبرات ''خلیفۃ اللہ'' کے امر سے خلق رزق احیاء اماتت کے امور سرانجام دیے ہیں اس لئے صاحب خلافت کلیہ الھیہ ارشاد فرماتا ہے انا اخلق انا ارزق انا احی انا امیت' انا فطرت العالمین انا داحی الارضین انا سماك الموات انا تنزل الملائكة فنازلها خطبة كونيه میں خلق کرتا ہوں۔ میں رزق دیتا ہوں میں زندہ کرتا ہوں میں موت دیتا ہوں۔ میں عالمین کو بنانے والا ہوں میں زمینوں کا فرش بچھانے والا ہوں۔ میں آسمانوں کا شامیانہ لگانے والا ہوں اور میں ملائکہ موکلین کی ڈیوٹیاں لگانے والا ہوں۔ لیکن یہ سب کچھ امر الٰہی کے تحت ہوتا ہے اور اسی کے اذن امر سے خلیفۃ اللہ کائنات میں تصرف فرماتا ہے لہٰذا یہ نہ تو شرک ہے نہ غلو بلکہ خالص توحید ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

فصل سوئم

کائنات میں ملک الموت کا تصرف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے شب اسراء ایک فرشتہ دیکھا جس کے ہاتھ میں نور کی تختی تھی جسے وہ غور سے دیکھ رہا تھا۔ جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہے جو قبض ارواح میں مصروف ہے۔ اس کا کام تمام ملائکہ سے زیادہ سخت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت جو مرتا ہے یا مرنے والا ہوتا ہے کیا سب کی ارواح تم ہی قبض کرتے ہو۔ ملک الموت نے عرض کی جی ہاں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم خود ان پر حاضر ہوتے ہو ملک الموت نے عرض کیا جی ایسا ہی ہے اور پھر ملک الموت نے عرض کیا۔

مالدنیاکلها عندی فیماسخره الله لی ومکننی منها الاکالادرهم فی کف الرجل یقلبه کیف یشاء

ساری دنیا میرے لئے خداوند عالم کی عطا کردہ قوت تصرف کے مطابق ایک درہم کی مانند ہے جو کسی کے ہاتھ میں پڑا ہوا اور وہ شخص اپنی مرضی سے اس کو الٹ پلٹ کر رہا ہو۔

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

تفسیر لوامع التنزیل جلد ۱۵، ص ۳۹، مطبوعہ لاہور

بحارالانوار جلد ششم ص ۳۷۶، مطبوعہ ایران، چاپ قدیم

الکتاب المبین جلد دوم، ص ۱۹۹، مطبوعہ ایران

تفسیر البرھان، جلد دوم، ص ۳۹۱، مطبوعہ قم ایران

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان الدنیا عندملك الموت الاکدرهم فی کف الرجل

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار جلد سوم ۱۳۵، مطبوعہ ایران

ساری دنیا ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتھ پر ایک درہم پڑا ہوا۔

ولی اللہ الاعظم کا تصرف اور ملک الموت

سرکار ثقہ جلیل مفضل بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداك مالابلیس من السلطان قال مایوسوس فی قلوب الناس قلت فما لملك الموت قال یقبض ارواح الناس قلت وهما سلطان علی من فی المشرق ومن فی المغرب قال نعم قلت فمالك انت جعلت فداك من السلطان قال اعلم مافی المشرق والمغرب وما فی السموٰت والارض ومافی البرو البحر وعدد مافیهن ولیس ذلك لابلیس ولالملك الموت۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

صحیفۃ الابرار جلد اول ۲۹۴ مطبوعہ کویت الطبعۃ الثالثہ

بحار الانوار جلد ۱۴ ص ۲۳۳ مطبوعہ ایران

مدینۃ المعاجز ص ۳۹۵ مطبوعہ ایران

دلائل الامامت، ص ۱۲۶، مطبوعہ نجف اشرف

حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا مولا آپ پر قربان جاؤں ابلیس کے پاس کتنی طاقت ہے؟ مولا علیہ السلام نے فرمایا ابلیس کے پاس اتنی طاقت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسواس ڈالتا ہے۔ میں نے عرض کی مولا ملک الموت کے پاس کتنی طاقت ہے؟ مولا علیہ السلام نے فرمایا ملک الموت کے پاس اتنی طاقت ہے کہ ارواح کو قبض کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مشرق و مغرب کے اندر ہر

جگہ اس کا تصرف ہے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں۔ مولا آپ کے پاس قوت وتصرف کتنی ہے۔

مولا علیہ السلام نے فرمایا میں مشرق، مغرب آسمانوں اور زمینوں وسمندروں اور صحراؤں کی ہر شے کو ان کی تعداد کے ساتھ جانتا ہوں۔ اس قدر قوت تصرف نہ ملک الموت کے پاس ہے نہ ابلیس کے پاس ہے۔

ملک الموت مدبرات امور میں سے ایک مدبر امر ہے اور اسم القابض کا مظہر ہے اور حضرات محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کارگزار ہے جو ان کے حکم کے بغیر تصرف تک نہیں کرسکتا۔

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار صدر العلماء المحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی طاب ثراہ کا ارشاد:

عزرائیل بفرمان او یعنی علی علیہ السلام قبض ارواح میکند تا حاضر نشود فرزند متولد نشود

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، ص ۱۸۵، مطبوعہ تہران، ایران

عزرائیل حضرت علی علیہ السلام کے حکم سے ارواح قبض کرتا ہے اور جب تک آپ حاضر ہوں بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی جو فرشتہ ولادت پر مئوکل ہے وہ ان کے اذن وامر سے پیدا کرتا ہے رحم مادر میں فرشتہ ان کے حکم سے انقاد نطفہ کرتا ہے اور انہی کے حکم سے بطن مادر میں بچے کی صورت بناتا ہے اس لئے فرماتے ہیں انا مصور فی الا رحام کیف یشاء

حضرت امیر المومنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد:

یاحارث همدان من یمت یرنی
من مومن او منافق قبلا

ملاحظہ فرمائیں:

صحیفۃ الابرار جلد اول، ص ۱۹۸، مطبوعہ کویت چاپ سوم

تفسیر قمی شریف، ص ۵۹۳، مطبوعہ ایران

اے حارث ہمدانی مجھے دیکھنے سے پہلے کوئی مومن اور منافق نہیں مرتا جو شخص بھی مرے اور جہاں مرے خواہ مومن ہو یا منافق مواحد ہو یا مشرک مسلم ہو یا کافر نیک ہو یا بد جہاں بھی مرے ولی اللہ الاعظم کو ضرور دیکھے گا اس لئے کہ ملک الموت خلیفۃ اللہ کے حکم سے روح قبض کرتا ہے اور جب تک خلیفۃ اللہ موجود نہ ہو اس کو حکم نہیں دیتا اور نہ وہ روح قبض کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ اللہ فی العالمین مدبر السموٰت والارضین امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

انا احی الموتی وانا قابض الارواح

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار ص ۲۷۳ مطبوعہ ایران

باب پنجم

https://www.sirajabookspdf.com/

باب پنجم

در اثبات، خلافت الٰہیہ مطلقہ کلیہ

ہم نے گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے کہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام ولایت کلیہ مطلقہ کے مالک اور خلاف الٰہیہ مطلقہ کلیہ کے تاجدار ہیں۔ خداوند کے قائم مقام ہیں خلیفۃ اللہ جمع عوالم کی تدبیر باذن اللہ سرانجام دیتا ہے اس لئے کہ وہ منزل یداللہی پر فائز ہے اور مشیت ایزدی اور ارادہ خداوندی کا نفاذ اسی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ نیز یہ ذوات مطہرہ حجاب اللہ اور سبب اعظم ہیں اب اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

فصل اول

https://www.shiabookspdf.com/

سبب اعظم یا علت العلل

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ابی اللہ ان یجری الاشیاء الا با سباب

ملاحظہ فرمائیں:

اصول کافی، جلد اول

خداوند عالم بغیر واسطہ و سبب کے کسی بھی شے کا خلق یا اجراء نہیں فرماتا۔ یہ دستور خداوندی ہے کہ عالم وجود میں کسی شے کا خلق یا اجراء بغیر وسائل اسباب سے نہیں ہوتا۔ خداوند عالم جس سبب سے عالم امکان میں اپنے مقدرات کا نفاذ فرماتا ہے اس سبب کو حجۃ اللہ و باب اللہ اور خلیفۃ اللہ کہتے ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق کا فرمان واجب الاذعان:

نحن السبب بينكم وبين الله عزوجل

ملاحظہ فرمائیں: امالی شیخ طوسی جلد اول صفحہ ۱۵۷، سطر نمبر ۵، مطبوعہ قم ایران

الکتاب المبین جلد اول، ص ۲۳۵، مطبوعہ ایران

حضرت قرآن ناطق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم اور تمہارے درمیان سبب ہم ہیں۔

حضرت باقر العلوم علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

نحن سبب خلق الخلق

https://www.al-haq-book.com

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار جلد ہفتم، ص ۲۵۵، مطبوعہ ایران

الکتاب المبین جلد اول، ص ۲۳۶، مطبوعہ ایران

کفایت الخصام ترجمہ غایۃ المرام، ص ۴۶، مطبوعہ ایران

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم مخلوقات کی خلقت کا سبب ہیں خداوند کریم بغیر اسباب کسی شے کا اجراء نہیں فرماتے اور یہ ذوات مقدسہ سبب اعظم اور علت موجود ہیں جس کے ذریعے خلق، رزق، موت، حیات اجل یعنی امور تکوینیہ اور امور تشریعیہ کا اجراء نفاذ فرماتا ہے۔

سرکار شیخ الفقہاء آیت اللہ الشیخ میرزا موسیٰ اسکوئی الحائری اعلی اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

انهم وسائط بفضل للّٰه واسباب وآلات له سبحانه وانهم السبب

الاعظم والصراط الاقوم

ملاحظہ فرمائیں:

احقاق الحق، ص ۳۹۷، مطبوعہ کویت

ان ذوات قدسیہ کے توسط سے اللہ کا فضل جاری ہوتا ہے اور یہ اس کے اسباب و آلات ہیں اور یہی ہستیاں سبب اعظم اور صراط قوم زیارت ال یٰسین میں وارد ہے۔

وتقديره منايح العطايابكم انفاذه ومامن شی والاوانتم له السبب

ملاحظہ فرمائیں:

عمدہ الزائر

بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۹۳، مطبوعہ بیروت

https://www.shiabookspdf.com/

احقاق الحق، ص ۴۰۰، مطبوعہ کویت چاپ نو

ابو جعفر محمد بن جعفر حمیری رضی اللہ عنہ کی طرف صادر ہونے والی زیارت ناحیہ مقدسہ میں وارد ہے۔ مخلوقات کو عطا کئے جانے والے فیوضات واضافات خداوند کریم کی تقدیر سے ہوتے ہیں اور ان کا نفاذ آپ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے اور ہر شے کے آپ ہی سبب و ذریعہ ہیں۔

مشیت اللہ سبب خلق ہے

خداوند عالم جہاں ہر چیز کا خالق ہے اور اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ سہم وہ وحدہ لاشریک ہے مگر ہر چیز اسباب سے خلق فرماتا ہے۔ ابی اللّٰہ ان یجری الاشیاء الا باالاسباب خداوند عالم اباؤ امتناع فرماتا ہے کہ کوئی چیز بغیر سبب کے خلق فرمائے

مخلوقات کی خلقت کا سبب مشیت ہے۔ خدا نے مشیت کو خود خلق فرمایا اور دیگر اشیاء کا سبب مشیت کو قرار دیا۔ صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان ہے۔

خلق اللّٰہ المشیۃ بنفسھاثم خلق الا شیاء بالمشیۃ

ملاحظہ فرمائیں:

اصول الکافی جلد اول، ص ۲۰۰، مطبوعہ ایران۔

خداوند عالم نے مشیت کو خود ایجاد فرمایا اور باقی تمام اشیاء کو مشیت کے ذریعہ خلق فرمایا۔

معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا ارشاد حق بنیاد:

نحن مشیۃ اللہ نحن ارادۃ اللّٰہ

ملاحظہ فرمائیں: مقام ولایت، ص ۳۱۵، مطبوعہ شیراز، ایران

https://www.shiabookspdf.com/

طوالع الانوار، جلد ۳، ص ۲۵۴، مطبوعہ بیروت، طبع جدید

طوالع الانوار، ص ۴۹، سطر ۳۲، مطبوعہ ایران، طبع قدیم

حضرت امیر المومنین علیہ السلام حدیث طارق میں فرماتے ہیں:

مبداء الوجود وغائیۃ وقدرۃ الرب و مشیۃ

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار جلد ۲۵، ص ۱۷۴، مطبوعہ بیروت

تفسیر برھان، جلد سوئم ص ۳۶۹، مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

صحیفۃ الابرار جلد اول، ص ۱۵۹، مطبوعہ کویت چاپ سوئم

مشارق انوار الیقین، ص ۱۱۷، مطبوعہ بیروت لبنان

ائمہ اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام مبداء موجودات اور علت غائی کائنات اور قدرت اللہ

ومشیت اللہ ہیں۔ اسی مشیت الٰہی کا ذکر کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خلق اللہ المشیۃ بنفسھا کہ مشیت اللہ یعنی حضرات محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خلقت کسی شے سے نہیں ہوئی۔ خلق الاشیاء بالمشیۃ اور جمیع مخلوقات کی خلقت ان کے ذریعہ ان کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔

ایضاح: حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا خلق اللہ المشیۃ بنفسھا ثم خلق الاشیاء بالمشیۃ (اصول کافی) اس حدیث مبارکہ میں ''با'' استعانت کے لئے ہے۔ یعنی خدا نے مشیت کے ذریعہ پیدا کیا اس کی تائید حضرت ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے فرمان سے ہوئی ہے۔ نحن صنائع ربنا والخلق بعد صنایعنا۔

ملاحظہ فرمائیں: احتجاج طبرسی جلد دوئم، ص ۲۷۸، مطبوعہ نجف اشرف

https://www.shiabookspdf.com/

یعنی ہم اول مصنوع الٰہی ہیں اس کے بعد تمام مخلوقات ہماری صنعت ہے۔ ان دونوں روایات کا ماحصل دیگر احادیث متکاثرہ ومتضافرہ کی طرح ہی یہی مستفاد ہوتا ہے کہ یہ ذوات قدسیہ جمیع موجودات کی علت فاعلی ہیں تکوین کائنات وتخلیق جہان ہستی باذن اللہ ان ہی کے دست مبارک سے ہوئی ہے۔ ھو المقصود

علت موجودات

حضرات محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام سر ممکنات قطب الدائرات حقیقت کائنات مبداء مخلوقات اور علت موجودات ہیں۔ اصناف کائنات میں ہر سافل محلول ہر عالی علت یا سبب ہے۔ عصر حاضر کا معلول ہزار ھا علل و اسباب کے ماتحت علت العلل سبب الاسباب یعنی خلیفۃ اللہ فی العالمین پر منتھی ہوتا ہے۔

ازالہ اشتباہ

بعض متکلمین نے خداوند عالم کو علت العلل قرار دیا مگر یہ نظریہ چند وجوہات کی وجہ سے باطل ہے۔

۱۔اس لئے کہ علت میں امکان کا شائبہ ہے۔

۲۔علت مخلوقات میں سے ہے اور وہ قدیم ہے اس کی تائید معصومین علیہم السلام کے فرمان سے ہوئی ہے۔

وکان علیما قبل ایجاد العلم و العلة (دعا مبارکہ العدیلہ)

ملاحظہ فرمائیں:

مفاتیح الجنان، ص۸۴، مطبوعہ بیروت لبنان۔

https://www.shiabooks.net

اور وہ (خداوند عالم) علیم ہے۔قبل ایجاد علم وعلت کے چونکہ حضرت احدیت قدیم ہے اور علت مخلوق ہے اور وہ جو مخلوق من الاشیاء ہے لیکن حقیقت نورانیہ محمدیہ ہی علت موجودات ہے اب ہم فرامین معصومین علیہم السلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اولاً:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

وقال یا مولائی وما العقل قال جوهر دراك محیط بالاشیاء من جمیع جهاتها عارف بالشئی قبل کونه فهو علة الموجودات ونهایة المطالب

ملاحظہ فرمائیں:

بدایۃ الفلسفۃ الاسلامیہ، ص۱۹۰، مطبوعہ بیروت لبنان

طریق النجاۃ، جلد سوم، ص ۲۰۰، مطبوعہ ایران

شرح زیارت جامعہ کبیرہ، جلد چہارم، ص ۴۴، مطبوعہ کرمان چاپ نو

الکتاب المبین، جلد دوئم، ص ۱۵۴، مطبوعہ ایران

تفسیر صافی، ص ۲۴۴، مطبوعہ ایران، چاپ قدیم

کلمات مکنونہ، ص ۳۷، مطبوعہ بمبئی انڈیا

کتاب المشاعر، ص ۹۷، مطبوعہ بیروت لبنان۔

ترجمہ: سائل نے پھر عرض کیا کہ میرے مولا عقل کیا ہے؟ فرمایا عقل ایک جوہر ہے جو کہ مدرک کامل ہے۔ تمام اشیاء پر ہر جہت سے محیط ہے۔ یہ جوہر ہر شے سے قبل اس کی ایجاد و تکوین کے عالم ہیں۔ پس وہی علت موجودات اور انتہائے مطالب ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

ثانیاً:

وبعلتها التی خلقت بها السموات والارض (دعا مبارکہ اسمات)

ملاحظہ فرمائیں:

مفاتیح الجنان، ص ۱۷، مطبوعہ بیروت لبنان

باب ششم

https://www.shiabookspdf.com/

باب ششم

کلمات اللہ

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیان:

نحن الكلمة الله بهاظهر الوجود ونحن علة كل وجود

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار ص ۲۵۲، مطبوعہ تہران، ایران

ہم وہ کلمہ وجودیہ الٰہیہ ہیں جن سے پروردگار عالم نے موجودات اراضی وسماوی کو ظاہر فرمایا اور ہم ہر موجود کی علت ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

کلمات اللہ

سرکار سلطان المتکلمین، علامہ سید محمد سبطین سرسوی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

یہی اسماء اللہ ہیں اور یہی کلمات اللہ ہیں۔ و بكلمات الذى خلقت بها السموات و الارض و بحكمته التى صنعت بها العجائب اور تیرے اس کلمہ کے واسطے جس سے تو نے زمین وآسمان کو خلق کیا اور تیری اس حکمت کا جس سے تو نے عجائبات بنائے وبكلماتك التامات اور یہی حضرات کلمات التامات ہیں بلکہ یہی كلمات الله العليا اور اس کی مثل اعلیٰ ہیں اور درست فرماتے ہیں۔

نحن الاولون و نحن الاخرون و نحن السابقون و نحن المسبحون و نحن الشافعون و نحن كلمة الله و نحن خاصة الله. و يشان الكلمة

التامة و بكلماتك التى تفضلت بها علىٰ اهل السمٰوت و الارض و اهل الدنيا والاخرة و بنورك الذى خرمن فزعه طور سيناء وبكلمتك كلمة الصدق التى سبقت لانبينا ادم و دريته بالرحمة و اسئلك بكلمتك التى غلبت بها كل شى ء و بنوروجهك الذى تجليت به للجبل فجعلته دكاوّ خرّ موسىٰ صعقاً (دعائے سمات) ''ہم ہی اول ہیں ہم ہی آخر ہیں، ہم ہی سابق ہیں ہم ہی تسبیح گذار اور ہم شفاعت کرنے والے ہیں اور ہم کلمۂ خدائی اور ہم خاصہ الٰہی ہیں (بحار ۷)

پروردگار اپنے کلمہ تامہ کی شان کے وسیلہ اور اپنے ان کلمات کے وسیلہ سے جن سے تو نے تمام اہل زمین و آسمان اور دنیا و آخرت پر احسان فرمایا ہے اور نور کے واسطے سے جس کے خوف سے طور سینا گر پڑا اور اس کلمہ صدق کے وسیلہ سے جو ہمارے باپ آدم کو اور اس کی ذریّت کو تعلیم ہوا اور میں سوال کرتا ہوں اس کلمہ کے ذریعہ جس سے تو نے کوہ طور پر تجلی دکھلائی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑے۔

حضرت علیؑ بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ نور جو کوہ طور پر چمکا تھا۔ ہمارے جد کے نور کے اسی حصہ نور سے ایک حصہ تھا جس کو کوہ طور اور موسیٰؑ تاب نہ لا سکے۔ یہی کلمات اللہ ہیں جو ساری کائنات پر غلبہ تامہ رکھتے ہیں۔ اور قدرت الٰہی کے ذریعہ تدبیر و تصرف کرتے ہیں۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین یہ غلو نہیں عین اعتقاد و ایمان ہے۔

حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام خود فرماتے ہیں انا كلمة الله التى يجمع بها المفترق و يفرق بها المجتمع و انا اسمآء الله الحسنىٰ و امثاله العليا و

ایاتہ الکبریٰ ''میں ہی وہ کلمۃ اللہ ہوں جس سے ہر متفرق کو جمع اور ہر مجتمع کو متفرق کیا جاتا ہے۔ اجزاء عالم متفرقہ مجھ سے التیام وترکیب پاتے ہیں اور اجزاء مرکبہ مجھ سے تحلیل وتفریق پاتے ہیں اور اس کے اسماء حسنیٰ اور امثال علیا اور اس کی آیات کبریٰ ہوں۔

وما اية لله اكبر منهم و هم اٰية من دونهم كل اية ''اس اعظم اور اس کی حقیقت سے بحث کسی دوسرے موقع کے لئے ترک کرتے ہیں (وهوا سر من الاسرار)

ملاحظہ فرمائیں:

مقدمہ کوکب دری، ص ۷۶، ۷۷، مطبوعہ لاہور

کلمات اللہ اور خلقت کائنات

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام اپنی فرمودہ دعاء مبارکہ سمات میں ارشاد فرماتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

و بكلمات التى خلقت بها السماوات والارض (دعاء سمات فقرہ ۱۰) ''اے پروردگار عالم تیرے ان کلمات کے ذریعہ جن سے تو نے ارض وسماء کی خلقت فرمائی''

کلمہ وجودیہ الٰہیہ

جن کلمات سے پروردگار عالم نے تخلیق کائنات فرمائی وہ کلمہ وجودیہ الٰہیہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

اولاً:

آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على كلمة الله العليا و كلمة

اعداء السفلیٰ

ملاحظہ فرمائیں:

امالی شیخ صدوق، ص ۱۱۔ بشارۃ المصطفیٰ، ص ۱۸، الیقین فی امرہ امیر المومنین، ص ۲۱۸

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام اللہ کا کلمہ علیا ہیں اور آپ کے دشمن کلمہ سفلی گھٹیا ترین ہیں۔

ثانیاً

حضرت جواد الائمہ امام تقی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

هم آئمه الهدیٰ و الدعاة الیٰ التقوی وکلمة الله العلیا و حجة الله العظمیٰ

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۵۰۱۔ تفسیر فرات، ص ۳۱۰

آئمہ ھدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہادیان برحق اور اللہ کی طرف تقویٰ کی دعوت دینے والے اور بلندترین کلمات اللہ اور حجۃ اللہ العظمیٰ ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام اور کلمات

فَتَلَقّیٰٓ اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡم (سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

حضرت آدم علیہ السلام نے دعا مانگی بحق محمد وعلی فاطمہ، الحسن والحسین علیہم السلام

ملاحظہ فرمائیں:

وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۱۰۰ اصول کافی، ج ۸، ص ۳۰۵

قصص الانبیاء لمروندی، ص ۵۴۔ کشف الغمہ، ج ۱، ص ۴۹۵

معانی الاخبار، ص ۱۲۵

تعلیم کلمات اور جبرائیلؑ

جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ بارگاہ خداوندی میں اس طرح دعا مانگیں۔

اللھم بحق محمدؐ نبیك و بحق علیؑ وصی نبیك و بحق فاطمہؑ بنت نبیك و بحق الحسن و الحسینؑ سبطی نبیك انا تبت علیٰ فا رحمی

حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح دعا مانگی اللہ نے ان کی دعا کو قبول کیا فَتَلَقّیٰٓ اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ (سورۂ البقرہ، آیت ۳۷)

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

معانی الاخبار، ص ۱۶۷۔ تفسیر فرات الکوفی، ص ۵۷

مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۲۳۔ شرع دعاء السماوات، ص ۸۶

کلمات التقویٰ

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا کہ جو آدمؑ نے اپنے رب سے سیکھے جس پر انہوں نے توبہ قبول کی۔ فرمایا: آدمؑ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حق کے واسطے سے سوال کیا کہ پروردگار تو میری توبہ قبول فرما پس اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

اللہ عزّ وجلّ کے قول فَتَلَقّیٰٓ اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ ''پھر انہوں نے پروردگار سے کلمات

کی تعلیم حاصل کی'' (سورۂ البقرہ، آیت ۳۷) کے بارے میں فرمایا: آدمؑ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حق کے واسطے سے (توبہ کا) سوال کیا۔

ملاحظہ فرمائیں:

معانی الاخبار، ص ۱۶۷

ان کلمات کے معنی جن کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان کے رب نے امتحان لیا تو انہوں نے پورا کر دیا

ثقہ جلیل مفضل بن عمرؒ نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہم السلام سے، اللہ عزّ وجلّ کے قول وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ ''اور جب خدا نے چند کلمات کے ذریعہ ابراہیم کا امتحان لیا (سورۂ البقرہ، آیت ۱۲۴) یہ کلمات کیا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہی کلمات ہیں جو آدمؑ نے اپنے رب سے سیکھے تھے جس پر انہوں نے توبہ کی اور آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حق کے واسطے سے کہ تو میری توبہ قبول فرما، پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی کہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔'' میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: یا ابن رسولؐ اللہ! حضرت ابراہیم نبیؑ کے متعلق اللہ عزّ وجلّ کے قول ''فَاَتَمَّهُنَّ'' (انہوں نے پورا کر دیا) کے کیا معنی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یعنی انہوں نے ان کو پورا کر دیا قائم علیہ السلام تک کے لئے بارہ اماموں کو جو اولاد حسین علیہ السلام سے ہیں۔ مفضل کہتے ہیں: میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: یا ابن رسولؐ اللہ! آپ مجھے اللہ عزّ وجلّ کے قول وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهٖ (سورۂ زخرف، آیت ۲۸) کے متعلق

باخبر کیجئے۔امام علیہ السلام نے فرمایا: یعنی یہ امامت ہے کہ اللہ نے جس کو حسین علیہ السلام کی اولاد میں قیامت کے دن تک کے لئے قرار دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یاابن رسولؐ اللہ! یہ کیسے ہوا کہ امامت حسین علیہ السلام کی اولاد میں منتقل ہوگئی حسن علیہ السلام کی اولاد میں نہ ہوئی جب کہ دونوں ہی رسولؐ اللہ کے فرزند اور آپؐ کے نواسے اور اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: بیشک موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں نبی، رسول اور بھائی تھے، پس اللہ نے نبوت کو ہارون کی صلب میں قرار دیا موسیٰؑ کی صلب میں نہیں اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یوں کہے کہ: اللہ نے ایسا کیوں کیا؟ بیشک امامت اللہ عزّ وجلّ کی خلافت ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ کہے کہ: کیوں اللہ نے حسین علیہ السلام کے صلب میں قرار دیا اور حسن علیہ السلام کے صلب میں نہیں قرار دیا چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی اپنے کاموں میں حکیم ہے اس کے فعل کے بارے میں اس سے سوال نہیں کیا جاسکتا جبکہ لوگ (اس قابل ہیں کہ) ان سے سوال کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے قول: وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ کے لئے ایک معنی بھی ہے اور وہ معنی جو ذکر کئے گئے وہ اس کے اصلی معنی ہیں۔ امتحان کی دو اقسام ہیں: ان میں سے ایک اللہ کہ جس کا ذکر بلند ہے پر محال اور دوسری قسم جائز ہے۔ جہاں تک تعلق اس قسم کا ہے جو محال ہے وہ یہ ہے کہ خدا بندے کی آزمائش کرے تا کہ اس بات کو جان لے کہ جو ایام اس شخص کے متعلق ظاہر کرنے والے ہیں، یہ قسم (پروردگار کے امتحان کی قسم بننے کی) صلاحیت نہیں رکھتی چونکہ اللہ عزّ وجلّ پوشیدہ باتوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے اور امتحان کی دوسری قسم یہ ہے کہ پروردگار اس کو مبتلا کرے اور وہ اس بلا وامتحان پر صبر کرے، پس

پروردگار اب اس کو جو نعمت بخشے گا وہ اس کے مستحق ہونے کی وجہ سے ہوگی اور یہ امتحان اس وجہ سے ہوگا تا کہ دیکھنے والا اس کی طرف نگاہ کرے اور اس صبر میں اس کی پیروی کرے۔ تو معلوم ہوگیا کہ اللہ عزّ وجلّ کی حکمت میں سے ہے کہ وہ اسباب امامت کو یکجا نہیں کرتا سوائے اس کی جانب کہ جو مختلف اوقات میں ظاہر ہونے والی آزمائشوں پر مضبوطی دکھانے والا اور مستقل مزاج ہو۔

وجا من عبد مکروب یخلص النیة و ید عو بهن انا استجاب اللّٰه له

اور جو بھی پریشان حال خالص نیت کے ساتھ اس طرح دعا کرے گا پروردگار عالم اس کی دعا کو ضرور شرف استجابت عطا فرمائیں گے۔

https://www.sibtain.com/

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور کلمات اللہ

وَلَوْاَنَّ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْم (سورۂ لقمان، آیت ۲۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کلمات اللہ سے کیا مراد ہے؟

حضرت امام ہفتم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

نحن الکلمات التی لا تدرك فضا ئلنا و لا نستعی

ہم ہی کلمات الٰہیہ ہیں جن کا شمار ممکن نہیں

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر تاویل الایات الظاھرہ، ص ۴۳۳

الاحتجاج طبرسی، ج ۲، ص ۴۵۵

کلمات اللہ کا فیض

دعاء مبارکہ سمات میں ارشاد فرمایا: و بکلماتك التی تفضلت بها علی اهل السماوات و الارض و اهل الدنیا و اهل الآخرة ''وہ کلمات جن کے ذریعہ تفضّل فرمایا اہل سموات واہل ارض پر، دنیاوالوں پر اور آخروالوں پر''

سرکار عارف بصیر سید امجد قدس سرہ فرماتے ہیں:

یہی کلمات تامہ جن سے آدم علیہ السلام نے فیض لیا انہی کلمات سے ابراہیم علیہ السلام کا امتحان مکمل ہوا انہی کلمات سے نوح علیہ السلام نے طوفان سے نجات پائی۔

حضرات چہاردہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ہیاکل میں پروردگار عالم نے ان کلمات کو اہل سموات والارضین اہل دنیا و آخرت پر تفضّل فرمایا۔ ہدایت پانے والوں نے ان سے ہی ہدایت پائی۔ یہ سرداران جہان ہستی ہیں انہی سے استمداد مدد مانگ کے پروردگار عالم کا فیض حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو مخلوقات میں کسی کو فیض نہیں ملتا۔ یہ ذوات قدسیہ، اعضاء خداوندی ید عمالہ الٰہی ہیں۔

دعاء سماوات میں وارد ہے: و اسالك بکلمتك التی غلبت کل شی

اے اللہ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں ان کلمات سے جس سے ہر شئے پر غلبہ ہوتا ہے، یہ کلمات اللہ غالب علیٰ کل غالب ہیں۔

سرکار عارف کامل سید اجل امجد طاب سرہ فرماتے ہیں:

اس کی طرف زیارت جامعہ کبیرہ میں ارشاد ہے:

کل شیءٍ لکم و اشرقت الارض بنورکم

آپ کے پاس روح الامین نازل ہوئے۔ جو چیزیں خداوند عالم نے عالمین میں کسی کو بھی عطا نہیں کیں وہ چیزیں آپ کو عطا کیں ہر شریف آپ کی شرافت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔ ہر متکبر اطاعت کے لئے سر جھکائے ہوئے ہے۔ ہر ظالم و جابر آپ کی عظمت و بزرگی کے سامنے خاضع ہے خداوند عالم نے تمام اشیاء آپ کے تابع کر دی ہیں۔ زمین آپ کے نور سے منور ہوگی کامیاب ہونے والے آپ کی ولایت سے کامیاب وکامران ہوئے آپ کے ذریعے جنت کی طرف گامزن ہوئے۔ خدا کی لعنت اور غضب ہو اس پر جو آپ کی ولایت کا انکار کرے۔

یہ ذوات متعالیہ یداللہ ہیں آسمان وزمین کے قبضہ اختیار میں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

https://www.shiabookspdf.com/

شرح دعائے سمات، ص ۲۳۴

امام اللہ کا خلیفہ اور کائنات عالم میں ہر شخص پر اللہ کا سایہ ہے

شیخ المشائخ سرکار آیت اللہ شیخ البھائی قدس سرہ الشریف نے اپنے قصیدہ وسیلۃ الفوز والامان فی مدح صاحب الزمان میں بیان فرمایا ہے:

خلیفۃ العالمین و ظلہ　　علی ساکن الغبراء من کل دیار

آپ اللہ کا خلیفہ اور کائنات عالم میں ہر شخص پر اللہ کا سایہ ہیں۔

علوم الوریٰ فی جنب ابحر عملہ　　کغرفۃ کف او کغمسۃ منقاد

کائنات عالم کے علوم آپ کے پہلو میں اس طرح ہیں جس طرح چلو میں پانی ہوتا ہے۔

باشر اقھا کل العوالم اشرقت

لمالاح فی الکونین من نورھا الساری

کائنات عالم کا ہر نور آپ کی وجہ سے ہے اور کونین کو روشنی آپ ہی عطا کرتے ہیں۔

و مقتدرلو کلف الصم نطقھا باجذار ھا فاھت الیہ با جذار

یہ وہ کریم ہیں جو ہر حاجت مند کی حاجت روائی کرتے ہیں اور حتیٰ کہ گونگے کو نطق عطا کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: اثبات ولایت، ص ۲۲۷/۲۲۸، مطبوعہ ایران

دست خدا و مرکز ملکوت السلام

سرکار آیت اللہ عارف بصیر علامہ کبیر شیخ نبی بخش مشہدی قدس سرہ کا کلام

https://www.facebook.com/

دست خدا و مرکز ملکوت السلام دریائ فیض و قلزم رحموت السلام

اسم حسین و دعوت حسنائ ذوالجلال منذر نذیر و ھادی ناسوت السلام

بدر منیر شام عدم شمس عالمین سرمدی عکس شعاع نیر ھاھوت السلام

نہر الحیوۃ گلشن اکوان سرمدی برق و سحاب عالم ناسوت السلام

در مزرع حدوث امم زارع کریم رب الجناس عالم دھروت السلام

نفس خدائی قاھر تکوین کائنات جنب آلالہ و آیت جبروت السلام

خزان علم خالق اکبر زبدۂ خلق بحر القدیم و حامل عرشوت السلام

تدویر ممکنات و محیط المحیط خلق روح القدیم و نور بسیط البسیط خلق

باب هفتم

https://www.shiabookspdf.com/

باب ہفتم

اسماءاللہ الحسنٰی حقائق ومعارف

فصل اول

سرکار سید العلماء علامہ سید محمد سبطین سرسوی طیب اللہ روحہ کا تفصیلی بیان

حقیقت ترجمان:

اسماءاللہ

ذات پاک خداوندی جامع جمیع صفات کمالیہ ہے اور جس قدر جس ذات کے اوصاف ہوں گے اسی قدر اس کے نام زیادہ ہوں گے۔ اوصاف خداوندی لا تقف عند حد یعنی لا متناہی ہوں گے۔ کچھ اس نے ظاہر فرمائے اور مخلوق کو تعلیم دیئے ہیں اور بعض سر غیب مکنون میں اپنے لئے مخصوص رکھے ہیں جن کو کوئی بھی نہیں جانتا، حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں:

اسئلك بكل اسم هو لك سميت به نفسك و استاثرت به فی علم الغيب عندك و بكل اسم هولك انزلته فی كتابك و اثبته فی قلوب الصافين الحافين حول عرشك ''پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر ایک نام کے واسطے سے جو تیرے لئے ہے اور جس سے تو نے اپنی ذات کو مسمّی کیا ہے۔ اور علم غیب میں اس کو اپنی ذات کے لئے مخصوص رکھا ہے اور ہر اس اسم کے وسیلہ سے جو تیرا ہے جس کو تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے اور اپنے مقرب حاملانِ عرش کے دلوں میں نقش کر دیا ہے۔''

پس بعض اسماء اللہ وہ ہیں جن سے اس نے اپنی ذاتِ اقدس کو مسمیٰ کیا ہے اور علم غیب میں مخصوص رکھا ہے۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں:

و بالاسم الذی سمی به نفسه ولم یکتب لاحدٍ من خلقه ''اور اس نام کے وسیلہ سے جس سے تو نے اپنے نفس کو مسمیٰ کیا ہے اور کسی مخلوق کے لئے اس کو نہیں لکھا ہے۔''

پس بہت سے اسماء ایسے ہیں جو ظاہر ہوئے اور لکھے گئے اور بعض وہ ہیں جو کسی پر ظاہر نہیں کئے گئے اور کسی کو نہیں دیئے گئے اور کہیں درج نہیں اور یہی غیب ہے۔

یا من هو یا من لا یعلم ما هو ولا کیف هو ولا این هو ولا حیث هوالا هو ہے۔ ''سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے، کیسا ہے، کہاں ہے، کس جگہ ہے، کیونکر ہے۔''

https://www.shiabookspdf.com/

وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُو. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ دو کہ ہو اللہ ہے جو یکتا ہے۔ اپنی ذات میں ،صفات میں اور افعال میں۔ وَهُوَ هُوَ وَلَا غَيْرِه . وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّار (سورۃ الرعد، آیت ۱۶) جو اسماء ظاہر ہوئے۔ مختص المعنیٰ نہیں ہیں بلکہ اکثر یا کل مشترک المعنیٰ ہیں یعنی دوسرے پر بھی من حیث اللفظ صادق آسکتے ہیں۔ مثلاً یہ اسماء الٰہیہ ہیں

یا رحیم، یا کریم، یا حکیم، یا حلیم، یا علیم، یا قدیم، یا عظیم، یا عزیز، یا مومن، یا جبار، یا قهار، یا ستار، یا غفار، یا متکبر، یا مصور، یا مفید، یا مدبر، یا شدید، یا بعید، یا قریب، یا ودود، یا محمود، یا مجیب، یا رقیب، یا حبیب، یا بدیع، یا رفیع، یا منیع، یا

سمیع، یا بصیر، یا علی، یا عالم، یا فاضل، یا واصل یا حنّان، یا منّان، یا دیّان، یا منیل، یا نبیل، یا دلیل، یا جلیل، یا جمیل، یا وکیل، یا کفیل، یا مقیل، یا ھادی، یا بادی، یا اول، یا اٰخر، یا ظاھر، یا باطن، یا قائم، دائم، یا حاکم ، یا قاضی، یا عادل، یا طاھر، یا مطھر، یاقادر، یا مقتدر، یا کبیر۔

یہ اسماءاللہ ہیں ضرور لیکن ان اسماء کا اطلاق مخلوق پر جائز ہے۔جس فرد مخلوق میں جو صفت پائی جائے گی۔اس کے اعتبار سے اس نام سے پکار سکتے ہیں۔ایک شخص میں علم ہے،ایک میں حلم ہے،ایک میں حکمت ہے تو ایک میں کرم ہے۔ایک میں عظمت ہے،ایک شے قدامت رکھتی ہے،ایک میں رحم ہے،پس اس کے اعتبار سے ان کو عالم،علیم،حکیم،کریم، رحیم،عظیم یا قدیم کہہ سکتے ہیں۔یہ غلو نہیں کہ اللہ کے نام سے اس کو پکارا۔یہ بھی ممکن ہے کہ کسی مخلوق میں یہ سارے اوصاف جمع ہوں۔اس کو ان سارے اسماء سے بھی پکارا جا سکتا ہے۔

ایمان رکھنے والے کو مومن،عزت والے کو عزیز، جبر کرنے والے کو جبار، تدبیر کرنے والے کو مدبر، تصویر کھینچنے والے کو مصور، مہربان کو ودود، پسندیدہ کو محمود، دور والے کو بعید، نزدیک والے کو قریب، جواب دینے والے کو مجیب اور رقابت والے کو رقیب بلند مرتبہ کو عالی وعلی و رفیع، سننے والے کو سمیع، دیکھنے والے کو بصیر (اور ہر انسان اس صفت سے متصف ہے۔ خلقۃً فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (سورۃ الدھر،آیت ۲) وکالت کرنے والے کو وکیل کہیں گے اور کفالت کرنے والے کو کفیل، راستہ بتانے والے کو ہادی و دلیل،

اول کو اول اور آخر کو آخر ظاہر کرتا ہے اور باطن کو باطن بولیں گے۔ منصف کو عادل کہیں گے، فیصلہ کرنے والے کو قاضی و حاکم بولیں گے۔ پاک کو طاہر کہیں گے اور پاک کرنے والے کو مطہر و قس علی ذالك اسی طرح اس کو مدرک کہتے ہیں۔ ہر ایک عقل انسانی مدرک ہے۔ اس کو مہلک کہتے ہیں۔ بہت سی ادویہ مہلک ہیں۔ اور سم الفار مہلک ایسا کہنے سے سنکھیا خدا نہیں بن گیا۔ وہ منتقم ہے۔ ہر انتقام لینے والا منتقم ہے۔ وہ باعث ہے۔ بہت سی اشیاء باعث ہیں۔ وہ وارث ہے۔ لاکھوں بندے ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اور کہلاتے ہیں۔ وہ خدا نہیں ہو جاتے۔ وہ طالب ہیں۔ دنیا میں لاکھوں طالب ہیں۔ بلکہ ہر ذی حیات طالب ہے۔ وہ مطلوب ہے۔ ہزار ہا بندے مطلوب ہیں اور ہر شخص کا کوئی نہ کوئی مطلوب ہے۔ وہ غالب ہے۔ دنیا میں بہت سے افراد غالب ہوتے ہیں اور کہلاتے ہیں، وہ تواب ہے۔ بہت سے خدا کے نیک بندے تواب ہو جاتے ہیں۔ وہ اوّاب ہے۔ اس کے بہت سے بندے بھی اوّاب ہوتے ہیں۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّاب (سورۂ ص، آیت ۳۰) وہ وہاب ہے۔ بہت سے بندے اس صفت سے متصف اور اس نام سے موسوم ہوتے ہیں، وہ شامخ ہے۔ بہت سے پہاڑ شامخ ہیں۔ وہ علی ہے، اس کا ولی بھی علی ہے، وہ قدیم ہے۔ بہت سی اشیاء قدامت سے متصف ہیں۔ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْم (سورۂ یٰسین، آیت ۳۹) چھ ماہ کی سوکھی کھجور کی شاخ کلامِ الٰہی میں قدیم کہلاتی ہے۔ اگر اس کے نور اول کو قدیم کہہ دیا جائے السلام علیٰ لااصل القدیم و الفرع الکریم تو کیا غضب ہو گیا

کیونکہ غلو بن گیا۔ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْم ○ (سورۂ الذاریات آیت ۲۸) زبان قدرت

حضرت اسحٰق پیغمبر کو علیم کہتی ہے۔ اگر اس کے علم کا مظہر مطلق کہہ دے۔ و انا بکل شیءٍ علیم میں ہر شے کا جاننے والا ہوں تو غلو نہیں۔ خدا شافی ہے۔ دوا بھی شافی ہوتی ہے۔

ما للعلیل سوی این قره کافی
بعد الاله وماله ماکافی

وہ حیّ ہے ہر انسان اور ہر ذی حیات کو حیّ کہتے ہیں۔ اللہ حیّ صحیح ہے تو زید حیّ بھی صحیح ہے۔ کسی کا نام رحیم ہوسکتا ہے تو اس کو ارحیم یا رحیم کہہ کر پکار سکتے ہیں اور مبالغہ سے کسی رحیم کو رحمٰن بھی کہہ سکتے ہیں یا نام رکھ کر پکار سکتے ہیں۔ اہل صرف ونحو نے لفظ رحمٰن کا اطلاق جو خدا کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔ وہ حقیقتاً بلحاظ معنی نہ بلحاظ اطلاق لفظ معنی رحمانیت حقیقتاً کسی مخلوق میں نہیں پائے جاسکتے اور یہ حقیقت تمام اسماء الٰہی کے لئے ہے۔ نہ صرف رحمٰن کے لئے ہر گز کسی کو اطلاق لفظ سے رحمٰن کہنا غلو نہیں یا شرک نہیں۔ اسی طرح خالق کا اطلاق بھی مخلوق پر ہوا۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن (سورۂ المومنون، آیت ۱۴) اس کی بین دلیل ہے۔ اگر لفظ خالق بھی ذات خداوندی سے مخصوص ہوتا تو احسن الخالقین کا اطلاق بے معنی ہوتا اور حضرت عیسیٰؑ نہ فرماتے۔ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْن (سورۂ العمران، آیت ۴۹) میں خلق کرتا ہوں۔ تمہارے لئے مٹی کا پرندہ۔ ہاں جس معنی میں ذات خداوندی خالق ہے۔ خالق بالذات اس میں کوئی مخلوق نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح محیی و ممیت بھی۔ حضرت عیسیٰؑ یہ بھی فرماتے ہیں اُحْیِ الْمَوْتٰی میں تمہارے لئے مُردوں کو زندہ کردیتا ہوں۔ پس جو نام اس کی ذات سے مخصوص حقیقی ہوسکتا ہے۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا ھُوَ اور محض صفت وجوب وقدسیت اس سے مخصوص ہیں اور یہ دوصفات اپنے لئے مختص فرمائی ہیں وجوب ممکن کے لئے محال اور ہر مخلوق ممکن ہے اور ہر ممکن ناقص اور نقص ضد قدسیت مطلق اس لئے کوئی قدوس محض نہیں ہوسکتا۔ فھوف اللہ الواحب القدوس اور کسی مخلوق کو اس لفظ سے پکارنا شرک وغلو ہے اور غالی دراصل یہی کرتے تھے اور علی کو صاف ھواللہ رب العلمین کہتے تھے اور اس لئے کافر ومشرک کہلاتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے سائل سوال کرتا ہے لوگ علی کو کہتے ہیں ھواللہ رب العلمین قال امیر المومنین لا تتجا و زوابنا العبودیۃ ثم قولو اما شئتم ولن تبلغوا وایاکم ولا غلو النصاریٰ۔ ہم کو عبودیت سے نہ بڑھاؤ۔ اور پھر ہماری شان میں جو چاہو کہو ہرگز حد کو نہ پہنچ سکو گے اور عیسائیوں کی طرح غلو نہ کرو کہ انہوں نے عیسیٰؑ کو خدا بنالیا (ہمیں خدا نہ بناؤ) ورنہ تمام اسماء حسنیٰ کے ان پر اطلاق سے غلو لازم نہیں آتا۔

لیکن یہ محض اطلاق لفظ کے اعتبار سے ہے حقیقت معنی کے لئے ان تمام اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی معنی مشترک نہیں ہیں۔ لفظ علم مشترک ہے لیکن معنی علم مشترک نہیں۔ زید عالم صحیح ہے اور اللہ عالم صحیح لیکن علم زید اور علم خدا کی حقیقت ایک نہیں ہے۔ علم خدا عین ذات ہے اور حقیقت علم اور علم زید بعض تصورات و مدرکات واصول معلومات ہیں۔ اس لئے ذات باری علیحدہ ہے کسی مخلوق سے اشتراک نہیں رکھتی مثلاً وہ حی ہے اور زید حی بھی صحیح ہے لیکن جن معنی وہ حی ہے اس معنی کے لحاظ سے زید حی نہیں۔ وہ حی ہے اور حیات عین ذات خداوندی ہے اور زید ذی حیات ہے ذات علیحدہ ہے اور صفت حیات علیحدہ اور وہ ذاتی

نہیں ہے اور اس لئے وہ باقی ہے اور یہ فانی۔ زید کی حیات اس حیٔ قیوم کی دی ہوئی ہے بلکہ حقیقت حیات وہ ہے اور یہاں صرف اضافی صفت حیات ہے۔ پس اگر زید کو اس معنی میں کہا جائے جس معنی میں خدا کو کہا جاتا ہے یعنی حیٔ بالذات و بذاتہ واجب الوجود قیوم مطلق تو یہ عین کفر و شرک ہے۔ ہم بھی سمیع و بصیر ہیں اور خدا بھی سمیع و بصیر لیکن اس کی سماعت و بصارت اور ہے۔ ہماری اور وہ سمیع و بصیر بالذات اور صفت سماعت و بصارت عین ذات اور یہاں غیر ذات اور عطیہ غیر اور ناقص محض۔ پس اگر کسی مخلوق کو اس معنی میں سمیع کہا جائے جس میں خدا کو کہا جاتا ہے تو یہ بھی شرک اور غلو ہے اور یہی حال ہر ایک صفتِ الٰہی کا ہے۔ معنی کے لحاظ سے کوئی صفت مخلوق سے مشترک یا مشابہ نہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ، آیت ۱۱) لہٰذا معلوم ہوا کہ اسماء باری تعالیٰ کے اطلاق میں غلو اور عدم غلو کا لحاظ معنی کے لحاظ سے ہوگا۔ یہاں اسماء من حیث اللفظ صادق آسکتے ہیں اور بولے جاسکتے ہیں لیکن ان کے حقیقی معنی کے لحاظ سے کوئی لفظ بھی غیر اللہ پر نہیں بولا جا سکتا۔ پس اگر کلام امام میں اپنے اوصاف کے ذکر میں یہ اسماء اور یہ اوصاف مذکور ہوتے ہیں تو وہ اپنے معنی کے لحاظ سے صحیح ہیں اور ان کے معنی میں ہرگز ہرگز یہ معصومینؑ ان الفاظ کو استعمال نہیں فرماتے جو ذات پاک خداوند عالم سے مخصوص ہیں۔ ان کی نسبت یہ شبہ کرنا اپنی حماقت کا اعلان ہے۔ جو لفظ وہ اپنے اوصاف میں اس مقام پر استعمال فرماتے ہیں وہ صحیح محل اور مورد رکھتا ہے۔ ہرگز اس سے غلو لازم نہیں آتا مثلاً اگر معصوم فرمائے انا الاول و انا الاخر تو صحیح ہے۔ اس کے معنی یہ کیوں لئے جائیں کہ اس سے واجب الوجود و مبدء کل ازلی قدیم بالذات مراد ہے۔ بلکہ وہ اول اس لئے کہ معلوم اول ہے اور

https://www.shiabookspdf.com/

مخلوق اول ہے اور پھر کائنات کی علت اولی (جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کریں گے) اور اسی طرح وہ آخر ہے کہ وہ وجہ اللہ۔ جو سب کے بعد باقی ہے اور فنا و ہلاک وصعق سے مستثنیٰ ہے۔ اگر عقل اس کی متحمل نہیں ہوسکتی اور ایمان اس کو قبول نہیں کرتا تو یوں سمجھ لے کہ اول اس لئے کہ سابق الایمان ہے اور آخر اس لئے کہ سب سے آخر میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہے یعنی اول من امن برسول و آخر من فارق عنه سب سے اول ملا اور سب سے آخر میں جدا ہوا

؎ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اسی پر قیاس کرو۔ تمام ان الفاظ واوصاف کو جو خطبات البیان میں ان حضرات سے صادر ہوئے وہ ہرگز خدائی صفات پر دال نہیں۔ بلکہ مظہر خدا کی صفات کے حامل ہیں۔ چشم بصیرت اس کو دیکھتی ہے اور چشم اس نور سے محروم ہیں۔ اس میں آفتابِ رسالت وماھتاب امامت کا کوئی گناہ نہیں۔

پس تشبیہ اسمائے الٰہیہ سے معانی کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ الفاظ کے۔ انسان ایک ہے اللہ بھی ایک ہے لفظ دونوں جگہ صادق ہے قال المعصوم التشبیه فی المعانی و امافی الاسماء فهی واحدة و هی دلالة علی المسی انسان کے واحد ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایک جسم ہے اور بہت سے اجزاء سے مرکب ہے اور اللہ واحد ہے حقیقت وحدانیت سے بسیط بحث ہے اور وہ ذات میں، صفات میں، افعال میں ذہن اور خارج میں واحد ہے۔ لا یجد ولا یتصور

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ

سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَo (سورۃالاعراف، آیت ۱۸۰)

ترجمہ: جتنے اسماءالحسنٰی ہیں وہ تمام اللہ (وجودی اسم) کے لئے ہیں پس اس (وجودی اللہ) کو پکاروان اسماء سے اور چھوڑ دوان لوگوں کو جو اس کے نام رکھنے میں راستے سے منحرف ہوجاتے ہیں۔عنقریب وہ بدلہ پائیں گے جو کچھ وہ کرتے رہیں ہیں۔

اس آیت میں مالک فرمارہے ہیں کہ جتنے بھی اسماءالحسنٰی ہیں وہ اللہ کے لئے ہیں یعنی جتنے بھی اسماءوصفات ہیں یہ تمام جب ایک جامع وجودی اسم میں جمع ہوجائیں وہ اللہ (اسم) بنتا ہے۔

مثال کے طور پر جب لفظِ خالق، رزاق، مالک کہیں لیا جاتا ہے تو ذہن میں یہی الفاظ گردش کرتے ہیں لیکن جب لفظ اللہ لیا جاتا ہے تب یہ تمام اسماء ایک اسم میں سمٹ جاتے ہیں جسے اللہ کہتے ہیں۔

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

اس آیت پر اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کو جو جو کہہ کر پکارا جائے جس سے اللہ کا تعارف ہو وہ اس کا اسم ہے۔مثلاً (خالق، مالک، رازق، سحد، واحد، صمد) پھر اللہ نے ان تمام اسماء کا جمع بتادیا کہ تمام اسماء جب مل جائیں تو اسماءالحسنٰی کہلاتے ہیں۔اور یہ تمام اسماء الحسنٰی اس ایک اسم ''اللہ'' کے لئے ہیں جو ان تمام اسماء کا مسمی بھی ہے موصوف بھی ہے۔ یعنی جو اسماءالحسنٰی ہیں وہ مالک، رازق، خالق تمام اسماء ہیں جس سے اُس اللہ (اسم جامع) کو پکارا جارہا ہے۔آیئے مولا سے پوچھتے ہیں مولا یہ اسماءالحسنی کون ہیں جو احد بھی ہیں، واحد بھی ہیں اور وہ سب کچھ ہیں جن سے اس اللہ (اسم) کو پکارا گیا جو تمام اسماء کا ایک جامع اسم ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: مقدمہ کو کردیں)

کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

نحن و اللّٰہ الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل اللّٰہ من العباد عملا الا بمرفتنا

ملاحظہ فرمائیں:

اصول کافی، جلد ا، کتاب التوحید

ہم اللہ (اسم وجودی، مسمیٰ) کے اسماء الحسنیٰ ہیں بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

https://www.shiabookspdf.com/

انا اسماء اللّٰہ الحسنیٰ و امثالہ العلیا و آیاتہ الکبریٰ

ملاحظہ فرمائیں: مستدرک سفینۃ البحار، جلد ۵، ص ۱۶۷

میں اللہ کے اسماء الحسنیٰ، اس کے مثل اعلیٰ اور اس کی آیاتِ کبریٰ ہوں۔

یعنی معلوم ہوا اللہ (اسم جامع) کے تمام اسماء جیسے خالق، مالک، رازق وغیرہ جس سے اس کا تعارف ہو وہ تمام محمد و آلِ محمد علیہم السلام ہیں اور یہی وہ ہستیاں ہیں جس کی معرفت کے بغیر کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

اب جیسا کہ اسم کے ہم نے آپ کو چار وجود بتائے

مکتوبی، ملفوظی، ذہنی، وجودی

مولاؑ کے اس فرمان سے پہلے جو پیش کیا ثابت ہو گیا کہ خاندان عصمت آل اللہ (مسمی) کے اسم کی چاروں اقسام ہیں۔

☆ خاندان عصمتؑ آل اللہ (اسم) کا لکھا ہوا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اس کے تمام اسماء لکھے گئے وہاں سے مراد کلنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں)

☆ خاندان عصمت آلؑ اللہ (اسم) کا بولا جانے والا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اس کے تمام اسماء بولے گئے وہاں سے مراد کلنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں)

☆ پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا ذہن میں آنے والا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اس کے تمام اسماء میں سے کوئی ذہن میں آیا وہاں سے مراد کلنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں)

☆ پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا دکھائی دینے والا وجود بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اس کے تمام اسماء دیکھنا ہو وہ کلنا محمدؐ میں آنے والوں دیکھ لے۔)

https://www.shiabookspdf.com/

یعنی اللہ (اسم جامع) کے اسم الحسنٰی جب وجود میں آجائے تو محمد وآلِ محمد علیہم السلام ہوتے ہیں۔

پہلے تین قسم کی اقسام جو ہیں یہ اللہ (اسم جامع، مسمی) کا غیر ہیں اور چوتھی قسم یہ غیر نہیں ہے کیونکہ اس سے اللہ ظہور کرتا ہے/ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ کی تمام صفات اسمِ وجودی (پاک خاندان) جیسا کہ مولاؑ فرماتے ہیں:

الاسم انماء هو ظهور المسمى

ملاحظہ فرمائیں: لوامع الحسینیہ، ص ۲۶۳، مطبوعہ ایران

اسم مسمی کا مقامِ ظہور ہے۔

اسم اللہ

اسم اللہ پر ہم جتنی بھی احادیث پیش کریں گے وہ تمام احادیث پڑھنے سے پہلے اسم کی اقسام مکتوبی، ملفوظی، ذہنی، وجودی ذہن میں رکھیے گا۔

۱۔مولا امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے جملے ہیں:السلام علیك یااسم اللہ الرضی

ملاحظہ فرمائیں:

مفاتیح الجنان، ص۶۹۱، ۷۰۲

مصباح الزائر، ص۱۴۶، سطر ۷

اے اللہ (معنی) کے پسندیدہ نام تجھ پر میرا سلام

https://www.shiabookspdf.com/

۲۔مولا علیہ السلام فرماتے ہیں:انا اسم اللہ العلی

ملاحظہ فرمائیں:

المناقب (کتاب عتیق) ص۱۱۶

میں اللہ کا نام علیؑ ہوں

۳۔مولا صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:هو المعنی و نحن اسماؤه

ملاحظہ فرمائیں:

کتاب صحیفۃ الابرار، جلد۵، ص۲۲۳

۴۔ وبالاسناد مرفوعا عن محمد بن علی قال محمد بن سنان قال لی المنذر بن عمران یونس بن ظبیان قال: دخلت علی مولای ابی عبد

اللّٰہ صلوٰۃ اللّٰہ علیہ، فقلت مولای اوجدنی اسم امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ القرآن۔

فقال صلوٰۃ اللّٰہ علیہ: اقرا آیۃ الکرسی فقراتھا الی ان انتھیت الی وھو العلی العظیم

فقال صلوٰۃ اللہ علیہ: ھو واللّٰہ ربک آبائک الاولین و رب کل شی

ملاحظہ فرمائیں:

رسالہ ناصح الدولۃ الامیر جیش بن محمد جعفر بن محرز، ص ۴۳۳

یونس بن ظبیان کہتا ہے کہ میں مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ مولا علیؑ کے اسم کی نشاندہی فرمائیں میرے لئے قرآن میں سے

https://www.shiabookspdf.com/

مولا صادق علیہ السلام نے فرمایا: آیت الکرسی کو پڑھو

محمد بن ظبیان کہتے ہیں میں نے آیت الکرسی کو پڑھا ھوالعلی العظیم تک

مولا صادق علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی کہ ھو (علی العظیم) تیرا اور تیرے اولین تک کے اجداد کا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے۔

۵۔ قال امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ: ان عیسیٰؑ بن مریمؑ صار یحی الموتی لمعرفتہ باسمی

ملاحظہ فرمائیں: کتاب الحسین سید الشہداء حقیقت بلا انتہا، ص ۱۷۶

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے میرے اسم کی معرفت کی مدد سے

٦۔ ثم ان اللہ سبحانہ اوحی الی نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ ان علیا صلوٰۃ اللہ علیہ معہ فی السر المودع فی السور، والاسم الاکبر الاعظم الموحی الی الرسل من السر، والسر المکتوب علی وجہ الشمس و القمر والماء والحجر و انہ ذات الذات، و الذاتفی الذات ، فی الذات للذات

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین ،ص ۱۹۰

اللہ نے وحی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کہ بے شک علیؑ راز نہاں ہے تمام صورتوں کی ابتداء میں اور علیؑ وہ اسم اکبر و اعظم ہے جو اللہ نے رسولوں کی طرف وحی کی راز کی صورت میں اور یہی راز لکھا ہوا ہے۔ سورج، چاند، پانی اور پتھر کے چہرے پر اور با تحقیق علیؑ کی ذات ہے، ذات میں ذات میں ہے ایک ذات کے لئے۔

https://www.shiabookspdf.com/

٧۔قال امیر المومنین سلام اللہ علیہ: انا الذی انحلنی ربی اسمہ و کلمتہ حکمتہ و علمہ وفہمہ

ملاحظہ فرمائیں:

مختصر البصائر، ص ۱۳۲

مولا علیہ السلام فرماتے ہیں: میں ہی وہ ہوں کہ میرے رب نے مجھے دے دیا اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت اپنا علم اور اپنا فہم۔

٨۔ زار بہا الصادق علیہ السلام فی سابع عشر ربیع الاول عند

طلوع الشمس و فی هذا الیوم ولد النبی صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وعلمها لمحمدبن مسلم الثقفی قال: السلام علیك یا من انجی اللّٰه سفینة نوح باسمه و اسم اخیه حیث التطم الماء حولها وطمی

ملاحظہ فرمائیں:

المزار الکبیر (لابن المشہدی) ص ۲۰۷

محمد بن مسلم ثقفی کہتا ہے کہ میں نے زیارت کرتے ہوئے مولا صادق علیہ السلام کو دیکھا سترہ ربیع الاول کو جب سورج طلوع ہو رہا تھا اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزول ہوا اور مولا صادق علیہ السلام زیارت پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ سلام ہو آپ پر اے وہ کہ نجات دی اللہ نے سفینہ نوح علیہ السلام کو آپؑ کے اسم اور آپؑ کے بھائی مولا علیؑ کے اسم کے ذریعے سے اور موجیں مارتے ہوئے سمندر سے۔

https://www.shiabookspdf.com/

۹۔ عن عبد اللّٰه بن سلام انه سال النبی صلی اللّٰه علیه وآلهٖ من الذی اتی بعرش بلقیس من السباء و احضره عند سلیمان؟

فقال له النبی صلی اللّٰه علیه وآلهٖ احضره علی بن ابی طالب صلوٰة اللّٰه علیه باسم من اسماء اللّٰه العظام

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر منہج الصادقین، جلد ۷، ص ۱۵

انوار المواہب، جلد ۳، ص ۱۵۶

ثلبی نے عبداللہ ابن سلام سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ ابن سلام نے سوال کیا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کس طرح تخت بلقیس کو ملک صبا سے سلیمانؑ نے حاضر کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسم علی علیہ السلام کی مدد سے کہ اسم علیؑ اسماء اعظم میں سے ہے۔

۱۰۔ قال امیر المومنین صلوٰۃ اللّٰہ علیہ: انا الاسم الاعظم و ھو کھیعص

ملاحظہ فرمائیں:

اکسیر اعظم (تفرشی) ص ۱۴۰۰

مولا امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں میں اسم الاعظم ہوں جو کھیعص ہے۔

۱۱۔قال امیر المومنین صلوٰۃ اللّٰہ علیہ : انا اسم من اسماء اللّٰہ وھو الاسم الاعظم

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

کتاب اشارات الی اسرار البسملہ (واعظی)، ص ۴۸

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں میں اسم ہوں اللہ کے اسماء میں سے جو اسم الاعظم ہے۔

۱۲۔ روی فی خاتم سلیمان کتب اسماء الائمہ سلام اللّٰہ علیھم فمن ذلك سخر له جمیع الوحوش والطیور و القمر وما علی وجه الارض

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار (تنکابنی) جلد ۲، ص ۲۸۴

روایت میں ہے کہ جو سلیمان علیہ السلام کے پاس انگوٹھی تھی اس انگوٹھی پر ائمہؑ کے اسماء نقش

تھے اور انہی اسماء کی برکت سے تمام چیزیں سلیمانؑ کے اختیار میں تھیں تمام وحشی جانور، تمام ہوا میں اڑنے والے پرندے، سورج، چاند اور جو کچھ بھی زمین پر موجود تھا وہ سب سلیمان علیہ السلام کے اختیار میں تھا ائمہؑ کے اسماء کی بدولت۔

جن کے فقط اسماء زمین و آسمان پر اختیار عطا کر دیں انہیں محمد و آلِ محمد علیہم السلام کہتے ہیں۔

۱۳۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

انا کتب اسمی علی العرش فاستقر، علی السموات فقامت وعلی الارض ففرشت، ولی الریح فذرت، وعلی البرق فلمع، وعلی الوادی فهمع، و علی النور فقطع، و علی السحاب فدمع، وعلی الرعد فخشع، و علی اللیل فدجی و اظلم، وعلی النهار فانار وتبسدم

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نورانیہ،

مشارق انوار الیقین، ص ۳۰۶، مطبوعہ ایران، طبع جدید

میرا نام جب عرش پر لکھا گیا اس نے قرار پکڑا، آسمانوں پر لکھا گیا تو وہ بلند ہو گئے، زمین پر لکھا گیا تو اس کا فرش بچھ گیا، جب ہوا پر لکھا گیا تو وہ اڑنے لگی اور فضاء بسیط میں پھیل گئی اڑنے لگ گئی اور برق پر لکھا گیا تو وہ چمکی اور بارش کے قطروں پر لکھا گیا تو وہ جاری ہو گئے، نور پر لکھا گیا تو وہ روشن ہو گیا، بادلوں پر لکھا گیا تو وہ برسنے لگے اور رعد پر لکھا گیا تو اس نے خشوع کی صدا بلند کی رات پر لکھا گیا تو وہ تاریک ہو گئی اور دن پر لکھا گیا تو وہ چمک اٹھا اور تبسم کیا۔

۱۴۔امیر ممکنات فرماتے ہیں:

قال امیر المومنین سلام اللّٰہ علیہ:انا بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

ملاحظہ فرمائیں:

انیس المحبین فی فضائل امیر المومنین (احمد بن علی (نسخہ خطی) مقصد ششم ص ۱۱۹

میں علیؑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہوں، میں علیؑ ہی لا الہ الا اللہ کا مظہر ہوں یعنی لا الہ الا اللہ کی حقیقت بتانے والا ہوں۔انا نقطة تحت الباء کی طرف اشارہ ہے

فصل دوم

مظاہر الاسماء

https://www.shiabooks.pdf.com/

ہر ایک اسم اسماء الٰہیہ میں سے ایک مظہر رکھتا ہے جس سے اس اسم کا ظہور ہوتا ہے اور کائنات مرتبہ ظہور صفات ہے اور اس لئے تمام اشیاء کائنات مظاہر اسماء الٰہیہ ہیں۔کوئی عالم یا علیم مظہر علم ہے اور کریم مظہر کرم اور حی مظہر حیات اور مرید مظہر ارادہ، مدرک مظہر علم و ادراک وعلی ہذا القیاس اور چونکہ اصول کمالات چار ہیں۔حیات، قدرت، علم اور ارادہ اور چاروں راجع ہو جاتی ہیں کمال وجود کی طرف اور اس لئے ہر موجود میں ان صفات وجودیہ کا ظہور ہے اور اس طرح ہر ایک مخلوق مظہر وجود باری تعالیٰ اور ہر ایک اپنے صانع کے وجود اور کمال وجود کی دلیل۔اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے معصوم فرماتے ہیں یا من فی الارض آیاته و یامن فی کل شیء دلائله اے وہ ذات پاک کہ جس کی نشانیاں اور آیات سے صفحہ زمین پُر ہے اور اے وہ ذات ہر موجود میں جس کے وجود و کمال وجود کے دلائل موجود ہیں۔

فکانت حیوۃ کل شیء و علمہ وارادتہ و قدرتہ و غیر ھا من صفاتہ التی ھی عین وجودۃ بحسبہ دلائل علی صفات مبدئہ (شرح جوشن)

ہرایک شئے کی حیات اورعلم اورارادہ اورقدرت وغیرہاصفات جوعین وجود ہیں، بحسب وجودخودصفات باری کے دلائل ہیں۔ پس اس کاعلم اس کےعلم کااوراس کی قدرت اس کی قدرت کااوراس کاارادہ اس کے ارادے کااوراس کی محبت اس کے عشق ومحبت کاظہور ہے۔ کل شئ دلائلہ و کل اسم مظھر

پس جواسماءاس مسمّیٰ سے ظاہرہوچکے ہیں وہ سب مظاہررکھتے ہیں سوائے ایک وحدت حقیقیہ کہ اس کامظہرنہیں ہےاورکسی مخلوق وممکن کے لئے وحدت حقیقی ممکن نہیں۔ یہی صفت خاصہ ہے جواس نے اپنی ذات کے لئےمخصوص رکھی ہے۔قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدوَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ واحدحقیقی وہی ہےاورممکن میں وحدت حقیقی محال ہے۔و کل ممکن زوج ترکیبی ہرایک ممکن بحیثیت ممکن زوج ترکیبی ہے۔دوئی رکھتاہے وحدت کہاں اوراسی لئےعلم ومشاہدہ وحدت حقیقی سے بھی محروم ہے ولیس کمثلہ شیء اورکسی مخلوق کے لئے دعوائے وحدت حقیقی ہی شرک وغلو ہے۔وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّار

بہرکیف جملہ اسماءالٰہی مظاہررکھتے ہیں۔ الخالق الرازق الحی القیوم ۔ القابض الباسط سب کےمظاہر ہیں اوران مظاہرمیں مراتب ودرجات منتہی ہوتے ہیں۔مظاہر عالیہ پرجن سے فوق اورکوئی مظہرنہیں اورمظاہرعالیہ جومظاہرالمظاہر ہیں۔۔مخلوق اول و معلول اول ہیں یعنی والولی پس وہ مظہرحی ہیں، مظہرعلیم ہیں، مظہرمرید ہیں، مظہرقدیر

https://www.shiabookspdf.com/

ہیں، مظہر خالق ہیں، مظہر رازق ہیں، مظہر قابض ہیں، مظہر باسط ہیں اور جملہ اسماء الٰہیہ و صفات کمالیہ جمالیہ جلالیہ کا ظہور اول انہی سے ہوا اور اسی لئے وہ کبھی کبھی مقام اظہار حقیقت میں فرما دیتے ہیں کہ دنیا ہم نے بنائی، زمین ہم نے بچھائی، آسمان ہم نے بلند کئے، ثوابت و سیار ہم نے روشن کئے، دریا ہم نے بنائے اور افلاک ہم نے چلائے۔ یہ خالق کے مظہر ہیں اور کل کائنات ان کی مظہر۔

شیخ المحققین مرزا ہادی سبزواری قدس سرہ ان کی حقیقت کو ان کی زبان میں ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اختراں پر تو مشکوۃ دل انوارِ ما　　دل ما مظہر کل کل ہمگی مظہر ما
نہ ہمیں اہل زمیں راہمہ باب الٰہیم　　نہ فلکدرد وراثند بدور سرما
برما پیر خرد طفل و بیرستان است　　فلسفی مقتبسی از دل دانشورِ ما
بازوئے بازیٔ نصریم نہ چوں نسر بچرخ　　دو جہان بیضۂ مرغیست بزیر پرما
ھا علی بشر کیف بشر　　ربہ فیہ تجلی و ظھر

ولی مطلق مظہر کامل تجلیات الٰہیہ ہے وھوا لذات الٰھی الصفات ذات اس کی ملکوتی اور صفات اس کی الٰہی ہیں۔ بشر ملکی وجسد سماوی وامر الٰھی و روح قدسی ومقام علی و نور جلی و سر خفی مھیمن اللّٰہ علی الخلائق و امینہ علی الحقائق تمام پر من جانب اللہ محافظ ونگران ہے اور تمام حقائق پر اس کا امین فھوا شعاع جلال الکبریاء وشرف الارض و السماء

ملاحظہ فرمائیں: کوکب دری، ص ۶۷/۳۷، مطبوعہ لاہور

معانی اسماءاللہ

یا هشام اللّٰه مشتق من اله و اله یقتضی مالو ها والاسم غیر المسمی فمن عبد الاسم دون المسمی فقد کفرو لم یعبد شیئا ومن عبد الاسم و المعنی فقد اشرك وعبد اثنین ومن عبدالمعنی دون الاسم فذلك التوحید وللّٰه تسعته وتسعون اسما فلو کان الاسم هو المسمی لکان لکل اسم منها اله ولکن اللّٰه معنی یدل علیه بهده الاسماء وکلها غیره (الکافی)

اسم بحثیت اسم غیر مسمٰی ہے۔ اسم اور ہے اور معنی اسم اور، اور ہشام بن حکم سے حضرت صادق علیہ السلام معانی اسماء اللہ کے جواب میں فرماتے ہیں اے ہشام اللہ "الہ" سے مشتق ہے اور الہ مادہ کو چاہتا ہے اور اسم غیر مسمٰی ہے پس جو مسمٰی اور معنی کو چھوڑ کر اسم کی عبادت کرے وہ کافر ہے اس نے کسی کی عبادت نہیں کی اور جو اسم اور معنی دونوں کے مجموعے کو پوجے وہ مشرک ہے۔ دو کی عبادت کرتا ہے اور جو مسمٰی اور معنی الہ کی عبادت کرے اور اسم کی نہ کرے تو یہ صحیح توحید ہے اور اللہ کے ۹۹ نام ہیں اور اگر اسم اور مسمٰی ایک ہوں تو پھر ۹۹ ہی معبود ہو جائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایک حقیقت مسمٰی و معنی ہے جس پر یہ اسماء دلالت کرتے ہیں اور اس کا پتہ دیتے ہیں اور یہ تمام اسماء غیر مسمٰی ہیں پس اسم اللہ اور ہے اور معنی اسم اللہ اور۔ یہ لفظ ہے اور وہ معنی پس الحی، القیوم الخالق، الرازق اسماء ہیں اور ان کے معنی علیحدہ پھر یہ معنی ایک حقائق عینیہ رکھتے ہیں الخالق یا الرازق صرف الفاظ ہیں اور ان کے معنی وعینیہ علمیہ ہی نہیں بلکہ سب حقائق وجود عینیہ

ہیں۔ الخالق ایک وجود حقیقی عینی ہے۔ الرازق ایک وجود عینی ہے وعلی ہذا القیاس اور یہ حقائق عینیہ اسماء الحسنٰی ہیں اور وہ ارشاد فرماتے ہیں نحن اسماء اللہ الحسنیٰ خدا کے حقیقی اسماء حسنٰی ہم ہیں خدا فرماتا ہے فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (سورہ اعراف، آیت ۲۲) اور خدا کے بہت سے اسماء الحسنٰی ہیں۔ انہی ناموں سے اس کو پکارو اور انہی سے دعا کرو۔ حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ و اللہ نحن اسماء اللہ حسنیٰ خدا کی قسم ہم ہی خدا کے اسماء الحسنی ہیں اور ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں ہے۔

https://www.shiabooks.net/

تفسیر البرہان والبحار (ج ۷) یہ حقیقت معانی اسماء اللہ ان کے وجودات عین حقیقت ہیں اور ساری کائنات کی خلقت اور کل تدبر و تصرف انہی اسماء سے ہے۔

ملا ہادی سبزواری قدس سرہ یا من لہ الاسماء الحسنٰی کی شرح میں فرماتے ہیں:

ثم انه يمكن ان يراد بالاسماء الحسنى فى هذا الاسم الشريف الائمة الاطهار كما ورد عنهم نحن اسمآء اللّٰه الحسنىٰ لا يقبل اللّٰه عملا الا بمعرفتنا و فى كلام امير المومنين انا اسماء الحسنى لان الاسم من السمة وهى العلامة ولا شك وانهم علامة العظمىٰ واياته الكبرىٰ كما قال النبى من رانى فقد راى الحق ولان مقام الاسماء و الصفات مقامهم و حق معرفته حاصل لهم والتحقق باسمائه والتخلق با خلاقه

حقهم فهم المرحومون برحمة الصفتية والمستفيضون يفيضه الاقدس كما انهم مرحومون برحمته الفعلية والفيض المقدس واما معرفة كنه المسمیٰ المرتبه الاحديه فهو مما استاثر اللّٰه لنفسه

پھر ممکن ہے کہ اسماء اللہ الحسنٰی سے مراد اس اسم شریف میں آئمہ اطہار ہوں جیسا کہ ان کی روایات میں وارد ہوا ہے کہ ہم اسماء الحسنٰی ہیں کوئی عمل ہماری معرفت بغیر مقبول نہیں ہوتا اور امیر المومنین اپنے کلام میں فرماتے ہیں میں اسمائے حسنائے الٰہیہ ہوں کیونکہ اسم سمہ سے مشتق ہے اور سمہ کے معنی علامت ہیں اور یہ قدرت وجود باری کی علامت عظمٰی اور اس کی آیت کبریٰ ہیں اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو دیکھ لیا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ (کہ جمیع صفات کا مظہر اتم و معنی کلی ہے) اور اس لئے بھی کہ خدا کے اسماء وصفات کا مقام معنی یہی ہیں اور حق معرفت خدا بھی انہی کو حاصل ہے اور اس کے اسماء سے متحقق اور اس کے اخلاق سے متخلق اور اس کے اوصاف سے متصف ہونا بھی انہی کا حق ہے پس وہ ہی اس کی رحمت صفیۃ کا محل ہیں اور فیض اقدس سے فیض پانے والے اور وہی اس کی رحمت فعلیہ کا محل و مقام ہیں اور اس کے فیض مقدس کا مورد لیکن اس کی کنہ ذات کی معرفت جو مقام مسمیٰ ہے اور جو مرتبہ احدیت کہلاتا ہے وہ اس نے اپنے لئے مخصوص رکھی ہے وہ مقام ظہور نہیں صفات کی معرفت ممکن ہے (نہ ذات کی) اور یہ معانی صفات و اسماء ہیں اور تمام کائنات کی حقیقت اسماء اللہ سے ہے اور تمام تدابیر و تصرفات اسماء اللہ کے ماتحت ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اللھم انی اسئلك باسمك الذی اذا ذکرت به تزعزعت منه السمٰوات وانشقتمنه الارضون وتقطعت منه السحاب وتصدعت منه الجبال الخ

اے خدا میں تجھ سے تیرے اس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ جب اس کا ذکر کیا جائے تو اس کی عظمت و ہیبت سے آسمان کانپنے لگے، زمینیں شق ہو جائیں۔ بادل ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ، ہوائیں چل نکلیں، سمندخشک ہو جائیں، موجیں مضطرب ہوں، دل کانپنے لگیں قدم ڈگمگا جائیں، کان بہرے ہو جائیں، آنکھیں پتھرا جائیں، آوازیں پست ہو جائیں، گردنیں جھک جائیں روحیں قبروں سے اٹھ کھڑی ہوں، فرشتے سجدے میں گر پڑیں اور تسبیح کرنے لگیں، ان کے جوڑ بند کانپنے لگیں عرش اعظم متزلزل ہو جائے اور تمام خلائق سراطاعت میں جھکا دے۔

وباسمك الذی وضع علی الجنة فاز لفت و علی الجحیم فسعرتو علی النار بلا عمد ولا سند و علی النجوم قتزینت و علی الشمس فاشقت و علی القمر فانار واضاء و علی الارض فاستقرت

اور تیرے اس نام سے (سوال کرتا ہوں) کہ جب جنت پر رکھا گیا تو سج گئی، دوزخ پر رکھا گیا تو وہ بھڑک اٹھی اور آگ روشن ہوگئی اور آسمان پر رکھا گیا تو وہ مستقل ہو گئے اور بلا ستون اور سہارے کے قائم ہو گئے اور ستاروں پر رکھا گیا تو وہ مزین ہو گئے اور آفتاب پر رکھا گیا تو چمک اٹھا چاند نورانی ہو گیا۔، زمین نے قرار پکڑا اور تیرے اس اسم سے جس سے تو نے اپنے نفس کو موسوم کیا ہے اور جس سے فرش قدرت پر مستول ہوا ہے اور کرسی علم

پر متمکن اور جس سے فرشتوں، زمین، آسمان، جنت و نار سب کچھ پیدا کیا ہے اور اس نام سے جو پردہ ہائے عظمت وجلال ومجد وکرامت پر مکتوب ہے اور اس نام سے جو سرادق عرش پر نور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے لکھا ہوا ہے اس اسم سے سوال کرتا ہوں جس سے زمین آسمان اور سیارے قائم ہوئے، سمندر موجزن ہوئے عرش وکرسی نے قرار پکڑا اور نیز ان اسماء مقدسہ کے واسطے اور وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ملکوت وآسمان کو محیط ہیں اور ان سے جو تو نے اپنے علم غیب میں محفوظ ومکنون رکھے ہیں اور اس نام سے جو آگ پر رکھا گیا تو وہ ابراہیم کے لئے سرد ہوگئی۔ اس نام سے جو ملک الموت کی ہتھیلی پر لکھا ہوا ہے جب روحیں اس کو دیکھتی ہیں تو اس کی طرف اڑتی ہیں اس نام سے جو برگ زیتون پر لکھا گیا اور آگ میں ڈالا گیا تو نہ جلا اور وہ اسم جو ملائکہ مقربین کی پیشانی پر نقش ہے وہ نام جس سے بادل گرجتے ہیں وہ اسماء جن سے تو مردے زندہ کرتا ہے وہ اسم جس سے تمام مخلوقات کی سرشتوں کو بنایا ہے اور وہ نام جو تو نے آدم کو جنت عدن میں پڑھائے اور سکھائے ہم پر رحم فرما اور ہماری دعاؤں کو قبول کر۔

تمام کائنات مظاہر اسم اللہ اور تحت اسماء اللہ اور جملہ تصرفات وتدابیر انہی اسماء اللہ سے ہیں اور معانی ان اسماء اللہ کے محمدؐ وآلِ محمدؐ ہیں پس ساری کائنات ان ہی کا ظہور ہے اور ان اسماء سے ہر شئے نے اپنے وجود میں قرار لیا ہے یہی نام فرشتوں کی پیشانی پر ہیں۔ یہی نام ملک الموت کی ہتھیلی پر ہیں۔ یہ آدم کی پیشانی میں اور یہی سلیمان کی انگوٹھی میں و باسمائك المنقوشات على خاتم سليمان بن داؤد التى ملك بها الجن و الانس و الشياطين واذل بها ابليس و جنوده

یہی اسماء ہیں جن کا ظہور کوہ طور پر موسیٰ کے لئے ہوا اور انہی کا نور چمکا فخر موسیٰ صعقا و باسمك العظيم الاعظم الا عزا لاجل الاكرم و مجدك الذى تجليت به لموسىٰ كليمك فى طور سيناء ولا براهيم خليلك من قبل فى مسجد الخيف ولا سحاق فى بئر شيع وليعقوب فى بيت ايل پس اگر یہ فرمائیں کہ زمین آسمان ان کے دم قدم سے قائم ہیں اور ساری مخلوق ان کا ظہور ہے یہ حقیقت آدمؑ اور نوحؑ وابراہیمؑ ہیں یہی ملکوت زمین وآسمان ہیں یہی ہوائیں چلاتے ہیں، یہی بادل برساتے ہیں یہی دریا بہاتے ہیں۔ یہ مردے جلاتے ہیں، یہ پتلے بناتے ہیں تو اس معنی سے سب صحیح ہے۔ و هم عباد مكر مون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون یہ شرک نہیں، یہ غلو نہیں عین دین ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مقدمہ کوکب دری، ص ۳۷/۴۷، مطبوعہ لاہور، طبع قدیم

فصل دوم

مظاہر اسماء وصفات الٰہیہ

خداوند قدوس نے حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کو کائنات میں اپنا خلیفہ اور قائم مقام بنایا ہے جس پر لاتعداد شواہد عقلیہ ونقلیہ موجود ہیں اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ خلیفہ اپنے مستخلف کے اور نائب اپنے منیب کے کمالات وصفات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اگر خلیفہ اپنے مستخلف کے کمالات کا مظہر نہیں، اگر نائب سے منیب کی صفات کا اظہار نہیں تو گویا ایسا اسم جس کا کوئی مسمیٰ ہی نہیں۔

جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام خلافت کلیہ مطلقہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں اور خلافت الٰہیہ کے تخت پر متمکن ہیں ان کے دوش مقدس پر جانشینی باری تعالیٰ کی ردا مبارک ہے اور ان کے فرق انور پر کائناتی حکمرانی کا تاج مرصع ہے ضیاء بار تو پھر یہ اقرار واجب ہوگا کہ یہ ذوات مقدس خداوند عالم کے اسماء وصفات جلالیہ و جمالیہ و جمالیہ وکمالیہ کے مظہر اعظم ہیں۔

اگر ہم انہیں خلیفۃ اللہ مانتے ہیں مگر اسماء ربانیہ اور صفات خداوندی کا مظہر نہیں مانتے تو گویا باطن میں انکار خلافت الٰہیہ ہوگا اور خلافت الٰہیہ کا منکر ابلیس تو ہوسکتا ہے مومن ہرگز نہیں ہوسکتا۔

ہم اب اسم اور صفت کی مختصر تشریح کرتے ہیں اور پھر حدیث معصوم زیب قرطاس کرنے کے بعد جلیل القدر علماء اعلام کے بیانات شافیہ وکافیہ قلم بند کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

واللّٰہ ولی التوفیق

مظاہر اسماء وصفات الٰہیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (سورۃ الاعراف، آیت ۱۸۰)

''خداوند متعال کے لئے اسماء حسنہ ہیں اسے ان ہی سے پکارو''

اسم کی تعریف:

اسم کی تعریف یہ ہے کہ جو مسمّٰی پر دلالت کرے اور اس کی معرفت کا ذریعہ ہو نیز صفت اور

مظہر کے معنی میں بھی آتا ہے۔

اسم محل ظہور:

الاسم انما هو الظهور المسمٰی

اسم وہ ہے جس سے مسمّٰی کا ظہور ہو، اسم خداوندی درحقیقت ظہور ایزدی ہے اور حقیقت محمدیہؐ وہ لباس ہے جس میں رب رحمٰن نے ظہور فرمایا گویا تجلیات الٰہیہ کا مظہر حقیقت محمدیہؐ ہے۔

هاعـلیؑ بشر کیف بشر

ربـه فیـه تـجـلی و ظهر

https://www.shalvarspdf.com/

اسم خدا یا صفت خدا

عن محمد بن سنان قال ساله عن الاسم ما هو؟

قال صفت الموصوف

ملاحظہ فرمائیں:

اصول الکافی، جلد ا، ص ۲۰۴، مطبوعہ ایران

ثقہ جلیل محمد بن سنان علیہ رضوان نے حضرت ثامن اولیاء علیہ السلام سے دریافت کیا اسم کیا ہے؟

حضرت نے فرمایا: اسم موصوف کی صفت ہے پس حضرت کی اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ اسماء الٰہیہ دراصل صفات خداوندی ہیں اور جتنے بھی اسماء وصفات الٰہی ہیں خواہ جلالی ہوں یا جمالی ان کے مظہر بھی ہیں جن سے ان صفات کا اظہار ہوتا ہے ہمارے مذہب

شیعہ خیر البریہ کے علماء اعلام نے مفصلاً اپنی کتب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرات معصومین علیہم السلام کا مظاہر اسماء وصفات الٰہیہ ہونا ہمارے مذہب کی ضروریات میں سے ہے اور اس عقیدے کا انکار پورے مذہب شیعہ امامیہ کا انکار ہے۔ اب ہم اجمالاً احادیث طاہرین علیہم السلام اور جلیل القدر علمائے محققین رضوان اللہ علیہم کے بیانات شافیہ زیب قرطاس کرتے ہیں۔

ایضاح

اول: حضرات طاہرین علیہم السلام مقام اعلیٰ میں خود اسم اللہ اور صفت الٰہی ہیں جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام خطبہ طارقیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

بشر ملکی و جسدسماوی و امر الٰهی و روح قدسی و مقام علی و نور جلی و سر حفی فهو ملکی الذات و الٰهی الصفات زائد الحسنات عالم بالمغیبات

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار جلد ۲۵، ص ۱۷۲، مطبوعہ بیروت، لبنان

الزام الناصب جلد ۱، ص ۱۵۸، مطبوعہ بیروت

اے طارق امام بشر ملکی جسد سماوی امر الٰہی اور روح قدسی ہے جس کا مقام بلند ہے۔ وہ نور جلی اور پوشیدہ راز ہے۔ امام کی ذات ملکوتی (حقیقت نوری) صفات الٰہیہ جلالیہ، جمالیہ، کمالیہ کا مجموعہ ہے۔ وہ زائد الحسنات ہے اور غیوب کا عالم ہے۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

نحن و اللّٰہ الا سماء الحسنیٰ ''ہم اسماءِ الٰہی ہیں''

ملاحظہ فرمائیں: اصول الکافی، جلد۲، مطبوعہ ایران

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے

السلام علی اسم اللّٰہ الرضی وجہ المضی

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الجنان، مطبوعہ بیروت، لبنان

سلام ہو اللہ کے اسم رضی اور رُخ شان پر

دوم: مقام ظاہری میں یہ ذوات قدسیہ اسماء الٰہیہ وصفات ربانیہ کے مظہر ہیں۔

https://www.shiabooks.net

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

فنحن معانیہ و مظاھرہ فیکم اختر عنا من نور ذاتہ و فوض الینا امور عبادہ فنحن تفعل باذنہ

ملاحظہ فرمائیں:

بحار الانوار، جلد ۲۶، ص ۱۴، مطبوعہ بیروت، لبنان

الزام الناصب جلد ۱، ص ۴۲ مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

صحیفۃ الابرار، جلد ۲، ص ۱۵۶، مطبوعہ کویت

ہم ہی معانی ہیں، ہم تمہارے درمیان خداوند متعال کے مظہر ہیں۔ حق تعالیٰ نے ہمیں اپنے نور ذاتی سے بنایا ہے۔ امور بندگان ہمیں تفویض فرمائے ہیں اور باذن اللہ تدبیر امور کرتے ہیں۔

شرح حدیث مزبور

الشیخ الاجل الاوحد الشیخ احمد بن زین الدین احسائی اعلیٰ اللہ مقامہ نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں یہی کتاب وجودی الٰہی اورخزانہ صمدی مفاتیح خزائن الٰہیہ ہیں یہی ذوات قدسیہ علم الٰہی کے آشیانے اوراسرارغیبیہ اورمحل مشیت اورفرودگاہ ارادہ خداوندی ہیں نیز اللہ تعالیٰ کی صفات علیااوراسماءالٰہیہ ومثل اعلیٰ الٰہی یہ ذوات مقدسہ ہیں۔ یہ وہ نعمات باری تعالیٰ ہیں جن کا احصاءنہیں ہوسکتا۔ یہ اس کے افعال کے معنی اورمظہر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

کتاب مستطاب شرح زیارت جامعہ کبیرہ، جلد۳،ص۳۰۔مطبوعہ ایران، چاپ جدید

https://www.freebookspdf.com/

مظہر قدرت خداوندی

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں

فهو لا لنا طقون المبلغون عنه المتصر فون فی امره نهیه فبهم یظهیر قدرته و منهم یری ایاته و معجزاته

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر البرہان، جلد۳،ص۱۹۴، مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

کفایۃ الموحدین فی عقائدالدین جلد۲،ص۲۹۷، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، جلد۱،ص۲۷، مطبوعہ کویت

القطرۃ جلد۱،ص۳۲، مطبوعہ نجف اشرف

حضرات اہل بیت علیہم السلام لسان ناطق الٰہی اور مبلغ خداوندی ہیں جو اس کے امر سے

متصرف فی الکائنات ہیں انہی ذوات قدسیہ سے اس کی قدرت کا ظہور ہوتا ہے اور ہو رہا ہے۔ انہی سے آیات و معجزات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ گویا تجلیات الٰہیہ کا مظہر حقیقت محمدیہؐ ہیں۔

فصل سوئم

جلیل القدر علماء حقہ کے بیانات شافیہ

(۱) سرکار آیت اللہ علامہ السید عبدالحسین دستغیب شہید محراب فرماتے ہیں:

صفات خدا در پیغمبر و امام

مقام نبوت و امامت خلافت الٰہیہ سے عبارت ہے یعنی خلیفۃ اللہ زمین پر پروردگار عالم کا نائب ہے۔ لہٰذا اس کے لئے لازم ہے جمیع صفات الٰہیہ سے متصف ہو۔ خلیفہ کا معنی نمائندہ کے ہیں۔ اگر اس سے مستخلف کے آثار ظاہر نہ ہوں تو اسم بے مسمّٰی ہے۔ مثلاً اگر کوئی کسی کو اپنا جانشین بناتا ہے تو اسے اپنے کام سے مطلع کرتا ہے۔ پھر اس جانشین کے کام سے پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص کا نائب ہے۔ پس پیغمبر و امام وہ ہوگا جس میں صفات الٰہیہ موجود ہوں گی۔

ملاحظہ فرمائیں:

رسالہ مبارکہ سید الشہداء، ص ۶۱، مطبوعہ شیراز، ایران

(۲) صدر العلماء والمجتہدین علامہ السید عبداللہ شبر رضوان اللہ کا بیان:

(۱) حضرت حجت ابن الحسن عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے اجداد طاہرین الصلوٰۃ اللہ

علیہم اجمعین کی طرح رب العالمین کی صفات کے اسی طرح مظہر ہیں جیسے دیگر آئمہ اہل بیت علیہم السلام صفات الٰہیہ کمالیہ کے مظاہر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

مصابیح الانوار، جلد۲، ص ۳۴۶، مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

(ب) یہ ذوات قدسیہ صفات الٰہیہ سے متصف ہیں اور اسماء وصفات خداوندی کے مظاہر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: الانوار الامعہ، ص ۹۷، مطبوعہ ایران

(۳) سرکار عمدۃ الفقہاؑ والمجتہدین آیۃ اللہ علامہ آقائی السید اسماعیل طبرسی نوریؒ کا بیان:

کتاب مستطاب کفایۃ الموحدین جلد ا کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں درود وسلام ہو حضرت ولی مطلق امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر جو حق تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کے مظہر ہیں۔ خلعت خلافت الٰہیہ سے مشرف ہیں۔ جو کہ ولی خدا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر و وصی ہیں۔ مخلوقات کے ہادی و امیر ہیں۔ جو کہ باب اللہ الاکبر اور حق تعالیٰ کی ضیائے اظہر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

کفایۃ الموحدین فی عقائد الدین، جلد ا، ص ۲، مطبوعہ ایران

(۴) سرکار قائد العارفین آیۃ اللہ الشیخ الاوحد الاجل الشیخ احمد بن زین الدین الاحسائی اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ کا ارشاد حق بنیاد:

حضرات اہل بیت اطہار صلواۃ اللہ علیہم حضرت غنی مطلق کی جمیع صفات کمالیہ کے مظہر ہیں

اورحق تعالیٰ کی تمام صفات الٰہیہ جلالیہ و جمالیہ اس کی مشیت انہی سے ظاہر ہوتی ہے۔اس لئے کہ یہ ذوات مقدسہ محل مشیت ایزدی ہیں۔تمام مخلوقات ارضی وسماوی ان کی محتاج ہے اور یہ صرف باری تعالیٰ سے احتیاج رکھتے ہیں نیز یہ نفوس نوریہ قدرت الٰہی کے مظہر ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

کتاب مستطاب شرح زیارت جامعہ کبیرہ جلد ا،ص ۶۶۵،مطبوعہ ایران

(۵) قاطع المقصرین آیۃ اللہ السید روح اللہ الموسوی الخمینی طاب ثراہ کا تائیدی بیان حق ترجمان:

خلیفۃ اللہ حضرت ذوالجلال کے اسماء وصفات کا مظہر ہے

https://www.shiabookspdf.com/

حضرت آیت اللہ السید روح اللہ موسوی الخمینی عطرۃ اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

ان تعلم معنی خلافة العقل الكلی فی العالم الخلقی فان خلافة فی الظهور فی الحقائق الكونيه و نبويه اظهار كمالات مبدئه المتعال و ابرار الاسماء و الصفات من حضرة الجمع ذی الجلال وولاية المتصرف التام فی جميع مراتب الغيب شهود تصرف النفس الانسانيه فی اجزاء بدنها بل تصرفه لا يقاس بتصرفها

ملاحظہ فرمائیں:مصباح الھدائیۃ،ص ۱۶۳،مطبوعہ ایران

اب تم جہاں آفرینش میں عقل کلی کی خلافت کا معنی سمجھ لو کیونکہ اس کی خلافت حقائق کونیہ میں ظہور خلافت ہے اور اس کی نبوت اس بات سے عبارت ہے کہ وہ کمالات الٰہیہ کو ظاہر کرے اور حضرت ذوالجلال کے اسماء وصفات کا مظہر ہے اور انہیں آشکار کرے اس کی

ولایت کا معنی یہ ہے کہ تمام مراتب غیب وشہود میں پورا پورا تصرف کرے۔ جس طرح نفس انسانی اپنے اجزائے بدن میں تصرف کرتا ہے بلکہ اس کا تصرف نفس سے مافوق ہے اور تصرف نفس پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

نکات اعتقادیہ

حضرت قاطع المنکرین فاتح المقصرین آیۃ اللہ السید روح اللہ الموسوی الخمینی قدس سرہ کے اس بیان حق ترجمان سے مندجہ ذیل حقائق نورانیہ و نکات اعتقادیہ مرتب ہوتے ہیں۔

اولاً: خلافت الٰہیہ کا معنی یہ ہے کہ حقائق کونیہ میں خدا کا مظہر ہو۔

ثانیاً: خلیفۃ اللہ وہ ہے جو خدا کے اسماء وصفات کمالیہ، جلالیہ، جمالیہ کا مظہر اعظم ہو۔

https://www.shiabooks.net/pdf.com/

ثالثاً: خلیفۃ اللہ کو ولایت مطلقہ یعنی ولایت تکوینی حاصل ہے جس کی بدولت وہ جملہ عوالم امکانیہ میں تصرف رکھتا ہے۔

رابعاً: وہ جہان ہستی کا مدبر ہے جس طرح نفس انسانی، جسم انسانی میں تدبیر تصرف رکھتا ہے۔

خامساً: جسم انسانی کے تمام اجزاء نفس کے تابع ہیں ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان پورے جسم پر نفس کنٹرول کر رہا ہے اور جیسے وہ چاہتا ہے اجزاء حرکت کرتے ہیں۔ پس ولی اللہ الاعظم جو کہ نفس الٰہیہ کی منزل پر فائز ہے السلام علی نفس اللہ القائمۃ فیہ بالسنن وہ جہان ہستی کا مدبر اور متصرف فی العوالم ہے۔ کائنات کے تمام موجودات شمس وقمر، سیارے، جنات وانسان اور ملائکہ مؤکلین اس کے تابع ہیں۔

دل صاحب ایمان سے انصاف طلب ہے

مقصرین نے اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ کرتے ہوئے مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کے مسلمہ عقائدہ مظاہر اسماء کا انکار کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

مقصرین کا صحیفہ اصول الشریعہ، ص ۲۸۷، طبع سوم

نیز اس کتاب کے ص نمبر ۱۹۸ تا ۲۰۲ پر پانچ صفحے اپنے نامہ اعمال میں سیاہ کئے ہیں اور عقائد شیعہ امامیہ کا مذاق اڑایا ہے۔ ہم نے الحمدللہ بتائید ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف حضرات اہل بیت اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین کے مظاہر اسماء صفات الٰہیہ ہونے کے ثبوت میں جلیل القدر مراجع عظام آیۃ اللہ عبداللہ شبر آیۃ اللہ اسماعیل نوری طبرسی اور آیۃ اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی کے بیانات شافیہ پیش کئے۔ کیا یہ سب علماء و مجتہدین شیخی ہیں۔ کیا امام امت خمینی روحی فداہ بھی شیخی ہیں؟

الحمدللہ ہم ان عقائد مبارکہ کو جنہیں اصول الشریعہ کے دسویں باب میں شیخیہ سے منسوب کیا گیا ہے وہ سب نظریات رہبر کبیر آیۃ اللہ خمینی طاب ثراہ کی کتب سے ثابت کر سکتے ہیں۔ مقصر ملاں ہم پر شیخیت کا الزام نافرجام لگاتے ہیں۔ مگر ہمارے وہی عقائد ہیں جو بزرگ علماء متقدین نے اور مجتہدین کرام نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ ڈھکو گروپ کی مرضی کہ وہ رہبرِ کبیر آیت اللہ خمینی قدس سرہ کے عقائد کو بھی شیخی عقائد کہہ دیں۔

اندھے کو پڑی ہے عادت کہ شور بے سے ہی کھائے
بٹیر نہ آئے ہاتھ تو زاغ لے کے چلے

اب ہم دیگر جلیل القدر مجتہدین کے بیانات مبارکہ قلمبند کرتے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ اینب

مظہر خدا فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

(۶) سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ السید حسن ابطحی ارشاد فرماتے ہیں:

حضرت مخدومہ کائنات فاطمہ الزہراء صلوات اللہ علیہا اخلاق الٰہی سے متخلق اور جمیع صفات الٰہیہ سے متصف ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار زہراء سلام اللہ علیہا، ص ۶۷، ۷۷، مطبوعہ مشہد، ایران

مظہر الٰہی ہی مشیت خداوندی ہے

https://www.shiabookspdf.com/

(۷) سرکار آیۃ اللہ آقائے الحاج احمد سیاح کا بیان حق بنیان:

چونکہ جمیع صفات کمالیہ الٰہیہ عالم امکان میں تجلی فرمائی ہیں لہٰذا ان کے مظہر کا ہونا لازم ہے تاکہ تمام صفات کمالیہ الٰہیہ اس کے ذریعہ ظہور فرمائیں۔ یہ مظہر صفات الٰہیہ ہے اور اس کی اصل ذات باری تعالیٰ ہے جس کی اس سے ''مظہر کامل'' سے پہچان ہوتی ہے۔ یہ اخبار کثیرہ میں وارد ہے کہ مقام امام مقام مشیت الٰہی ہے یعنی مشیۃ اللہ ہے اور آیۃ مبارکہ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَار (سورہ القصص، آیت ۶۸) اس کی ولایت تکوینیہ کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

بحثی از ولایت مطلقہ علویہ، ص ۴۴، مطبوعہ تہران

صفات ربوبیہ کا ظہور

(۸) حجۃ الاسلام علامہ محمد امین دام ظلہ کا فرمان:

خداوند عالم کے اسماء وصفات ہیں جن میں سے بعض اس کے ذاتی ہیں اور بعض صفاتی۔ حکمت الٰہیہ کا یہ تقاضا ہے کہ صفات الٰہیہ اس کے مظاہر کے ذریعہ مخلوقات پر ظہور کریں اس لئے مظہر لازم ہے تا کہ صفات ربوبیہ منصۂ شہود پر ظہور فرمائیں۔ لہٰذا انبیاء واولیاء علیہم السلام حق تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں اور یہ ذوات اعلیٰ وجہ اتم واکمل اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے مظہر ہیں۔ لہٰذا خداوند عالم کی معرفت کا سبب انبیاء واولیاء علیہم السلام ہیں۔ تجلیات ربانیہ وصفات صمدانیہ الٰہیہ انہی ذوات مقدسہ سے بروز کرتی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

بحثی از ولایت مطلقہ علویہ، ص ۶/۵، مطبوعہ تہران

(۹) سرکار استاد الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ شیخ میرزا محمد حسین الغروی النائینی اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ کا بیان حق:

فاعلم ان لو لا میتهم مر تبتین احد یهما الولا یته التکوینیه التی هی عبارة عن تسخیر المکونات تحت ارادتهم و مشیتیهم بحول اللّٰه و قوة کما وردقی زیارة الحجة اروا حنا فداه بانه ما من شی الا وانتم له السبب و ذلك لکو نهم علیهم السلام مظاهر اسماۂ و صفاته تعالیٰ

ملاحظہ فرمائیں:

التقیرات فی المکاسب، جلد۲، ص۳۳۲، بقلم آیۃ اللہ العلامہ محمد تقی آملی

جاننا چاہیے کہ حضرات محمد وآلِ محمد علیہم السلام کی ولایت کے دومراتب ہیں۔ایک ولایت تکوینی ہے، جوکہ اس بات سے عبارت ہے کہ حق تعالیٰ کی قدرت وطاقت جمیع موجودات ومخلوقات حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ارادہ کے تابع ومسخر ہے سرکار علامہ السید رضا ہمدانی ور یہ اس لئے کہ حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین اسماء صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں۔

(۱۰) سرکار علامہ سید رضا ہمدانی کا ارشاد حق بنیاد:

غالی کسی است بربوبیت امیر المومنین یا غیر او قائل شود یا مخلوقے را مثل ومانند پروردگار عالم بداند یا آنکہ بگوید کہ خداوند در مخلوق حلول کردہ یا متحد شدہ ایناں کافر ند واما کسانیکہ می گویند پیغمبر وامام مظاہر اوصاف خالق اند وزمام امور خلائق از حیث تکوین وتشریح در دست پیغمبر وامام است واینان خالق ورازق اند وعلم آنان حضوری است وامثال ایں کلمات کہ اہل معرفت ادعاء یکند ایناں کافر نیستند

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الفقیہ کتاب الطہارت ماخوز کتاب اثبات آیت اللہ شہرودیؒ

غالی وہ جو امیر المومنین علیہ السلام یا کسی غیر کو کسی بھی مخلوق کو خدائے مطلق اور مانند پروردگار سمجھے یا کہے کہ خدا نے مخلوق میں حلول کیا ہے یا وہ ان سے متحد ہے یہ کہنے والا کافر ہے۔لیکن وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پیغمبر اور امام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں اور مخلوقات کی باگ ڈور تکوین وتشریح کے لحاظ سے ان کے ہاتھ میں ہے اور یہ خالق ورازق ہیں اور ان کا علم حضوری ہے جیسا کہ بعض اہل معرفت دعویٰ کرتے ہیں وہ کافر نہیں ہیں۔چونکہ یہ

کہا جا سکتا ہے کہ پیغمبر و امام کے حق میں ان دعوؤں پر عقلی و نقلی دلائل موجود ہیں۔ چونکہ مسلمات مذہب شیعہ بلکہ ضروریات میں سے ہے کہ پیغمبر اشرف موجودات ہیں اور بالجملہ پروردگار کے بعض صفات کو بعض مخلوق کے لئے ثابت کرنا اس بات کا موجب نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص اسلام سے خارج ہو جبکہ وہ ان کی مخلوق ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ان صفات کو مطلقاً خدا سے ان کی نفی کر دے تو وہ کافر ہے۔ لیکن جاننا چاہیے کسی مخلوق کے لئے محض صفت کا اثبات یہ ثابت نہیں کرتا کہ اس صفت کو اللہ سے سلب کیا گیا ہے۔ چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے کہ عزرائیل موت دیتا ہے، میکائیل رزق تقسیم کرتا ہے اور فلاں شخص بخشش عطا کرتا ہے حالانکہ ہم ان صفات کو بعینہ اللہ کی طرف بھی نسبت دیتے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی تنافر و مخالفت نہیں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com

صدرالمفسرین آیت اللہ السید محمد حسین طباطبائی طاب ثراہ کا بیان:

و فی الکافی عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ عزو جل وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ قال نحن و اللّٰہ الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل من العباد الا المعرفتنا اقول و رواہ العیاشی عنہ علیہ السلام و فیہ اخذ الاسم معنی مادل علی الشی سواء کان لفظاً أو غیرہ و علیہ فا لا نبیاء والاوصیاء علیہم السلام اسماء و دالتہ علیہ تعالیٰ وسائط بینہ و بین خلقہ ولا نہم فی العبودیہ بحیث لیس لہم الا اللّٰہ سبحانہ فہم المظہرون لا سماء و صفاتہ تعالیٰ۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر المیزان جلد ۸، ص ۳۶۷، مطبوعہ ایران

اصول کافی میں حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے وللہ الاسماء الحسنٰی کے ذیل میں فرمایا بخدا ہم وہی اسماء الحسنٰی ہیں جن کے بغیر اللہ اپنے بندوں کی کوئی بات اور کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔ (میں کہوں گا عیاشی نے بھی صادق آل محمدؐ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اس روایت میں انداز فکر یہ ہے کہ اسم کا معنی کیا ہے؟ ایسی چیز جو کسی شئے پر دلالت کرے خواہ وہ لفظ ہو یا غیر لفظ ہو۔ لہٰذا بنا بریں تمام انبیاء اور اوصیاء اللہ کے اسماء ہیں جو اللہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور خالق ومخلوق میں واسطہ ورابطہ ہیں۔ جہاں ان کے پاس اللہ کے سوا کئی نہیں لہٰذا وہ اللہ کے تمام اسماء وصفات الٰہیہ کے مظاہر ہیں۔

(۱۲) سرکار آیۃ اللہ السید محمد مہدی الموسوی التنکابنی اعلی اللہ مقامہ کا فرمان:

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے فرمان واجب الاذعان ''انا الاسماء الحسنیٰ'' کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی ہم اسماء الحسنٰی کی روح وجود اور تاثیر ہیں

انا الاسماء الحسنٰی کا یہ معنی ہے جیسا کہ روایات کثیرہ میں وارد ہے اور جیسے یا علی علیہ السلام ادرکنی اور یہ فرمان خداوندی ناد علیا مظهر العجائب. تجده عونالك فی النوائب یہ اسماء الحسنٰی میں سے ہے جنہیں عندالحاجات پکارا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، جلد ۳، ص ۲۴۸، مطبوعہ بیروت، طبع جدید

(۱۳) علامہ تقی برغانی فرماتے ہیں:

آنجناب بوجہ شدت عبادت واطاعت خداوندی قرب الٰہی کے اس مقام پر فائز ہیں کہ

متصف الصفات الوھیت ہیں اسی اقتدار کے باعث موجودات میں تصرف کرتے ہیں اور کارخدائی سرانجام دیتے ہیں اور پروردگار عالم کے قائم مقام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: مجالس المتقین، مجلس ۳۹

(۱۴) سرکار صدر العارفین آیۃ اللہ الشہید عبدالصمد ہمدانی رضوان اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان حق بنیاد:

نحن و اللّٰہ الاسماء الحسنیٰ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان ذوات قدسیہ سے آثار عجیبہ دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اس لئے کہ یہ بزرگوار پروردگار عالم کے اسماء اور قدرت وکمالات الٰہیہ کے مظہر ہیں۔

https://www.shiabooks.pdf.com

حق تعالیٰ مشاہدہ اسماء وصفات خود در انسان کامل میکند پس انسان متصف باین صفات کاملہ سزاوار مرتبہ خلافت حق است واوست مظہر اسم اعظم بلکہ اوست اسم اعظم

حق تعالیٰ جل شانہ کے اسماء وصفات کا مشاہدہ انسان کامل میں ہوتا ہے اور وہ انسان کامل خداوند عالم کے اسماء صفات الٰہیہ سے متصف ہے اور پس وہ ذات اطہر مرتبہ خلافت الٰہیہ کا حق دار ہے وہ مظہر اسم اعظم بلکہ بذات خود اسم اعظم ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

☆ بحر المعارف، ص ۳۵۵ تا ۳۶۳، مطبوعہ ایران

(۱۵) سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید حسین شیخ الاسلامی فرماتے ہیں:

حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم کے ساتھ عامۃ الناس کا قیاس نہیں کیا جا سکتا اس لئے

کہ یہ بزرگوار جمیع احوال میں نوع انسانی سے ممتاز ہیں ان کے احوال ونوع انسانی کے حالات جداگانہ ہیں اس لئے کہ یہ نور خدا سے خلق ہوئے ہیں اور مظہر الوہیت ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: قطرہ از بحار آگاہی وقدرت امام، ص ۸۷، مطبوعہ قم مقدسہ

(۱۶) سرکار آیت اللہ آقائی حسین مظاہری دام ظلہ العالی کا فرمان:

حضرت ثامن الاولیاء امام رضا علیہ التحیۃ و الثناء کے فرمان واجب الاذعان: اگر امام "یعنی صاحب مقام ولایت کلیہ مطلقہ زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کو ختم کردے۔

تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

http://www.ahlibookspdf.com/

مگر یہ تو محض مثلاً کہا گیا ورنہ مسئلہ تو اس سے بھی دقیق تر ہے اگر حجت بطور کلی زمین میں نہ ہو تو عالم ہستی ہی نہیں ہوگا۔ چنانچہ آئمہ علیہم السلام عالم وجود کا محور ہیں۔

پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں:

اس لئے ان بزرگواروں کو قطب عالم امکان۔ محور عالم وجود واسطہ بین غیب وشہود، کلید غیب وشہود، مظہر حقائق الٰہیہ استاد ملائکہ موید ومددگار انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اصل انوار اور محرم سر اسر کہا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: معاد در قرآن، ص ۱۱۹ مطبوعہ ایران

نقات اعتقادیہ:

(۱) یہ ذوات قدسیہ قطب عالم امکان ہیں گردش لیل ونہار انہی سے وابستہ ہے۔ یہی نظام کائنات چلا رہے ہیں

(۲)محور عالم وجود ہیں۔موجودات کائنات انہی کے گرد گھومتی ہیں۔ارض وسماء میں ان ذوات متعالیہ کا تصرف ہے۔

(۳) غیب شہود میں انہی کا تصرف کلی ہے

(۴)حقائق الٰہیہ کے مظاہر ہیں

(۵)فرشتوں کے استاد ہیں یہ فرشتوں کو تعلیم دینے والے ہیں۔تمام فرشتے خواہ ارضی ہوں یا سماوی مدبرات امور ہوں یا روح القدس سب کے سب ان ذوات قدسیہ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

(۶)یہ ذوات متعالیہ ناصر انبیاء علیہم السلام ہیں،تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام نے عند الحاجت ان کو ہی پکارا مشکلات وشدائد میں انہی نفوس متعالیہ نے ان کی مدد فرمائی۔

(۷)یہ ہستیاں اصل انوار ہیں،تمام انوار کی بنیاد یہی ہیں، جہان ھستی میں،ان کے انوار کی تجلیات ہیں۔

(۸)محرم اسرار ہیں تمام اسرار الٰہیہ اور افرینش کے راز جانتے ہیں۔اسرار معراج جاننے والے ہیں

انتباہ: سرکار آیۃ اللہ آقائی شیخ حسین مظاہری دام برکاتہ العالیہ حوزہ علمیہ قم مقدسہ کے جلیل القدر اساتذہ میں سے ہیں: آپ کے درس اخلاق کتابی صورت میں بعنوان معادر قرآن شائع ہوئے جو کہ مومنین موالی حضرات کے لئے حرز ایمان اور مقصرین کے لئے سوائط العذاب ہیں۔کتاب مذکورہ کا ترجمہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور نے شائع کیا ہے جس کے ترجمہ میں لاتعداد خامیاں ہیں بعض جگہوں پر عبارات کا

درست ترجمہ نہیں کیا گیا۔ قصر خالصیت کو گرنے سے بچانے کے لئے ہیرا پھیری کی گئی ہے۔ ص ۱۱۹ کا حاشیہ جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے مترجم موصوف نے یا ناشرین نے شیر مادر کی طرح ہضم کیا ہے یہ بدترین خیانت ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۷۱)

(۱۷) سرکار زبدۃ المفسرین علامہ محسن فیض کاشانی طاب ثراہ کا بیان:

ولی صفات ربوبیہ سے متصف ہے اور آثار الٰہیہ کا مظہر ہے۔

ولی صفات ربوبیہ سے متصف ہوتا ہے اور آثار الٰہیہ (خلق ورزق موت حیات شفا قضا وغیرہ) اسی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں پھر نبی اور ولی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فهو فی عالم النور نفسه و اخوه و فی عالم الظهور لحمه و دمه و عضده وحبه ولا كمال رسالته و تمام شريعته فهما الاسم الاعظم المتصرف فی سایر العالم و مقامها فی الخلق مقام الحق و نطقت فيهم كلمته و ظهرت عنهم مشيته

ملاحظہ فرمائیں:

علم الیقین فی اصول الدین، ص ۱۳۸، مطبوعہ ایران

حضرت علی علیہ السلام انوار میں نفس نبیؐ اور برادر نبیؐ ہیں اور عالم ظہور میں نبی پاک کا خون و گوشت اور دست بازو ہیں ولی کی ولایت کمال رسالت و اتمام شریعت ہے یہ دونوں بزرگوار اسم اعظم ہیں جو جمیع عوالم میں متصرف ہیں مخلوق پر یہ حق تعالیٰ کے قائم مقام ہیں

کلمۃ اللہ انہی میں سے نطق کرتا ہے اور (مشیت ایزدی) انہی سے ظہور کرتی ہے۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

اسماء الٰہیہ میں سے ہر ایک اسم کا موجودات میں باعتبار غلبہ ظہور صفت مظہر ہے اور وہ اس نوع کا رب ہے اور اللہ سبحانہ رب الارباب ہے۔

کلام اہل بیتؑ میں وارد ہے:

فی کلام اهل البیتؑ فی اداعیتهم بقولهم بالاسم الذی خلقت به العرش و بالاسم الذی خلقت به الکرسی و بالا سم الذی خلقت به الارواح

اسم جس کے ذریعہ تو نے عرش خلق کیا وہ اسم جس کے ذریعہ کرسی خلق ہوئی وہ اسم جس کے ذریعہ ارواح خلق ہوئیں (جس اسم سے کوئی شئے خلق ہو وہ اس چیز کا رب ہے)

https://www.shiabooks.pdf.com/

حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

نحن اسماء اللّٰه الحسنیٰ ''ہم اللہ کے اسماء حسنیٰ ہیں۔''

انهم وسائل معرفته ذاته ووسائط ظهور صفاته و ارباب انواع مخلوقاته یہ ذوات قدسیہ معرفت ذات الٰہیہ کے وسائل اور ظہور صفات ربانیہ کے مرکز اور ارباب انواع مخلوقات ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: علم الیقین، ص ۳۷، مطبوعہ ایران

(۱۸) سرکار شیخ العلماء والعارفین علامہ حافظ رجب علی برسی کا ارشاد:

وهو مظهر الاسم الجامع و فلکه قاب قوسین او ادنی و هو جامع

الاسرار مظهر الانوار و جامع الكلم فهو كل الكل و جمله الجمال و خلاصة الاكوان و خاصته الرحمن

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق انوار الیقین، ص ۳۳، مطبوعہ بیروت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر اسم جامع ہیں (جمیع اسماء وصفات ربانیہ کے مظہر ہیں)

اور آپ کا فلک قاب قوسین او ادنیٰ ہے (جہاں سے تجلیات محمدیہ کائنات کو متجلی کرتی ہیں)

آپؐ جملہ اسرار جہان ہستی و رازہائے خداوندی کے جاننے والے اور انوار الٰہیہ کے مظہر ہیں۔ آپؐ ہی جامع الکلم اور کل فی الکل اور جملہ الجمال خلاصہ اکوان اور مقرب رحمٰن ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

(۱۹) سرکار آیۃ اللہ الحجۃ الشیخ علی اکبر نہاوندی قدس اللہ روحہ کا بیان:

انسان کامل کہ مظہر و مجمع تمام اسماء وصفات الٰہیہ است و کمال ہر کاملی از فشان وجود وطفیل بود او است مثل وجود مقدس ختم رسل الخ

ملاحظہ فرمائیں:

انوار المواہب، جلد ۱، ص ۳۶، مطبوعہ ایران

انسان کامل مظہر و مجموعہ جمیع اسماء صفات الٰہیہ ہے اور ہر کامل کا کمال اسی وجود کے طفیل ہے اور وہ انسان کامل جو جمیع اسماء وصفات الٰہیہ کا مظہر ہے وہ وجود مقدس ختم رسل و ہادی سبل ہے۔

(۲۰) سرکار حجۃ الاسلام المسلمین سراج العلماء والمتکلمین علامہ احمد زمردیان شیرازی دام ظلہ کا بیان:

ہمارے آئمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین کے یہ اوصاف ہیں کہ یہ ذوات متعالیہ مھبط انوار وحی الٰہی اور معاون رحمت ربانی خزینہ علم حکمت خداوندی راز ہائے صمدی کے امین راہ ہدایت کے راہنما تاریکی کو دور کرنے والے، چراغ محافظ اسرار الٰہی وحامل کتب سماوی مقرب درگاہ یزدانی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں خداوند تعالیٰ کو چاہیے کہ کسی کو اپنی تمام صفات عالیہ کا آئینہ وتجلی گاہ قرار دے۔ یعنی لطف خداوندی کا تقاضہ یہ ہے۔ لہٰذا اس نے ہمارے آئمہ علیہم السلام کے لئے یہ لطف فرمایا چنانچہ حضرات طاہرین علیہم السلام اجمعین حق تعالیٰ کے تمام اوصاف جمال وجلال وکمال ونور وعظمت وعلم وعزت وقدرت سے آراستہ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

کتاب شریف مقام ولایت، ص ۳۲۷، مطبوعہ ایران

(۲۱) سرکار آیۃ اللہ آقائی السید علی الفانی الاصفہانی رضوان اللہ تعالیٰ کا فرمان

حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور اپنے لطف وکرم سے بندوں پر رحمت وشفقت فرماتے ہوئے انہیں محل رحمت قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہ بندگان خدا میں اس کے حکم سے اس کی دیکھنے والی آنکھ، سننے والے کان اور بولنے والی زبان ہیں وہ تمام احکام میں خدا کے امین اور مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔ خداوند عالم ان کے توسل سے گناہ معاف فرماتا ہے اور لوگوں میں ظلم و فساد کو انہی کے باعث اٹھالیتا ہے۔ ان کے فیض وجود سے رحمت نازل فرماتا ہے اور انہی

کے سبب مردہ کو زندگی بخشتا، زندہ کو موت سے ہمکنار کرتا ان کی ولایت بندگان خدا کے امتحان کا سبب ہے اور ان کی وجہ سے مخلوق میں قضائے الٰہی کا اجراء ہوتا ہے۔

ابان بن تغلب (حدیث کا راوی) کہتے ہیں میں نے عرض کیا ''آپؑ پر قربان جاؤں یہ جماعت کن افراد پر مشتمل ہے؟'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں۔''

اس حدیث میں آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اجمعین کے مقام بلند کی طرف اشارہ ہوا ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ رحمت الٰہی کا پرتو ہیں۔ سایہ نور احدیت ہیں (اس مقام بالا کے لئے ''وحدت حقہ ظلیہ'' کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے) اس کا مقصود یہ ہے کہ آئمہ ہدی علیہم السلام اخلاق الٰہی کے زیور سے مزین اور صفات ربوبیت سے متصف ہیں وہ جلال، جمال اور کمال میں صفات حق کے جامع ہیں کیونکہ حکم عقل کے مطابق واجب الوجود صرف ذات حق تعالیٰ ہے (پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ واجب اول ہی اول واجب ہے اور عقل اس کی ذات میں تکرار و کثرت کی قائل نہیں البتہ وجود کے مرحلہ میں قطع نظر کسی مسجود کا تمام خطوط و حصص وجود پر مشتمل واجب الوجود کی وسعت قدرت پر دلالت کرتا ہے) بعض کوتاہ نظر علم امام کے حضوری ہونے تمام دیکھے جانے والی چیزوں کے دیکھنے اور تمام سنی جانے والی چیزوں کے سننے کے اعتقاد کو غلو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال عقل دشمنی اور شدید وہم پر مبنی ہے یہ لوگ معصومین علیہم السلام کے فضائل

https://www.shiabookspdf.com/

کی راوایات بیان کرنے والوں کو غالی قرار دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فضائل اہل بیت علیہم السلام اکثریت روایات کو علم رجال کی اصطلاح میں ضعیف قرار دیا گیا ہے حالانکہ ان کہ مفاہیم دلائل عقلی سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان کا اسلوب اتنا فصیح و بلیغ ہے کہ جس کا صدور غیر امام سے محال عادی کی حد تک بعید ہے لہٰذا کمالات اہل بیت علیہم السلام میں کسی قسم کا اشتباہ نہیں ہونا چاہیے۔ وہ ہستیاں اذن اللہ عین اللہ اور لسان اللہ ہیں انہی کے طفیل بندگان خدا پر رحمت حق کا نزول ہوتا ہے اور موجودات کی زندگی اور موت ان سے وابستہ ہے۔

کار پاکان را قیاس از خود نہ می گرد

اور پاک ہستیوں کا قیام اپنے اوپر نہ کرو

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

چہل حدیث، ص ۸۵، مطبوعہ لاہور، باب ۲، امامیہ پبلی کیشنز لاہور

مترجم موصوف کی مذبوحی حرکت

سرکار آیۃ اللہ آقائی السید علی العلامہ الفانی الاصفہانی قدس اللہ روحہ عطر اللہ مرقدہ کی گراں قدر کتاب ندرت خطاب چہل حدیث کا ترجمہ علامہ سید صفدر حسین نجفی مرحوم نے فرمایا مگر حضرت آیت اللہ کے مذکورہ بالا فرمان حق ترجمان کا ترجمہ کرنے کے بعد مترجم نے حاشیہ لکھ کر اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

صاحبان بصیرت سے مخفی نہیں ہے کہ مصنف علام کے بعض الفاظ محل نظر ہیں لیکن ہم نے تقاضائے امانت کے پیش نظر من وعن ترجمہ کر دیا ہے۔

یعنی آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا نور ہونا ان کا صفات ربوبیت سے متصف ہونا اور ان کا علم حضوری ہونا موصوف کو محل نظر ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

قارئین کرام غور فرمائیں تجارت کتب میں تجارت مذہب بھی ہو رہی ہے لہٰذا ان عبید الدنیا دین فروش عباء بردوش عمامہ پوش ملاؤں سے ہوشیار رہیں یہ آپ کی صفوں میں گھس چکے ہیں۔ آپ کے مقدس علماء اعلام کی کتابوں کے ترجمے شائع کر رہے ہیں ان کے دو مقاصد ہیں ایک تجارت کتب وحصول زر اور دوسرا یہ ہے ترجمہ کرتے ہوئے ہیرا پھیری کر دو حاشیے لگا دو تا کہ مومنین شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جائیں۔ لہٰذا ان کی ہر حرکت پر نظر رکھیں۔

(۲۲) سرکار شیخ العارفین شیخ محمد لاہیجی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

https://www.shiabookspdf.com/

آفتاب وحدت حقیقی نے مقتضائے کمال ظہور توحید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجلی ذاتی سے متجلی فرمایا اور ہستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمت امکانیہ سے محفوظ کر دیا (یعنی معصوم عن الخطا میں) اور ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نور ذات و صفات سے منور فرمایا (یعنی ذات محمدیؐ ذات الٰہی کا اور صفات محمدیؐ صفات الٰہی کا مظہر بن گئی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوب وامکان کے درمیان برزخ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیث الحقیقت عین نور خدا ہیں اور بحکم اتحاد مظہر وظاہر امتیاز از مابین مرتفع ہے آپ من حیثیت شخصیت وتعین ظل الٰہی ہیں یعنی سایہ الٰہیت ہیں اللہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور یافتہ است خداوند عالم کا ظہور آپ کی صورت میں ہی

ہوا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الاعجاز، شرح گلشن راز، ص ۳۲۷، مطبوعہ ایران

(۲۳) سرکار سید العلماء والمفسرین علامہ کبیر السید ہاشم بن سلیمان الموسوی البحرانی قدس اللہ سرہ عطر اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

فیھم تجلی اللّٰہ جل جلالہ

و فیھم راینا ہ بعین البصیرہ

یعنی خدا و بزرگ و برتر نے آئمہ اطہار صلوات اللہ علیہم میں تجلی وظہور فرمایا اور ہم خدائے تعالیٰ کو ان ذوات قدسیہ میں با دیدہ بصیرت دیکھتے ہیں یعنی یہ نفوس مقدسہ مظاہر صفات جلال و جمال خداوندی ہیں اس لئے فرماتے ہیں انا امثالہ العلیا ہم مثل اعلیٰ الٰہی ہیں یہاں امثال جمع مثل بالفتح ہے یعنی مثل بمعنی حجت۔ برہان اور صفت ہے نہ کہ شبہ و نظیر اس لئے کہ خدا کا کوئی مثل و نظیر نہیں لیس کمثلہ شیء اس کی کوئی مثل و نظیر نہیں لہٰذا یہ ذوات قدسیہ حجت خدا اور برہان الٰہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر صفات کمالیہ الٰہیہ ہیں اور صفات کمالیہ خداوندی جیسے علم، حلم وقدرت وغیرہ ان صفات کا ظہور ان ذوات متعالیہ سے ہوتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کفایۃ الخصام ترجمہ غائۃ المرام، ص ۴۶۵، مطبوعہ تہران، ایران

(۲۴) سرکار سلطان الحکماء و المتالھین صدر العلماء و المحققین الحاج ہادی سبزواری رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان اللہ خلق آدم علیٰ صورۃ خدا نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر خلق فرمایا کی

تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام مخلوق بر صورت اوست یعنی مظہر است ھمہ صفات اور یعنی آدم علیہ السلام صورت باری تعالیٰ پر خلق ہوتے ہیں یعنی جمیع صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں۔

پھر ص ۲۶۵ پر فرماتے ہیں:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: انـــا آدم الاول میں آدم اول ہوں نیز فرمایا کـنـت مـع جـمـیـع الانبیـاء سراً و مع خاتیهم جهراً میں تمام انبیاء کے ساتھ پوشیدہ تھا مگر خاتم االانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ظاہر بظاہر ہوں نیز فرمایا کہ الکرات و الرجعات میرے لئے بار بار آنا ہے نیز ص ۲۷۱ پر فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کنت نبیاً آدم بین الماء و الطین

یعنی آدم طبعی حد مرتبہ متاخرہ اور آدم لاہوتی و جبروتی جو آدم اول ہے وہ حقیقت محمدیہؐ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

اسرار الحکم جلد ۱ ص ۲۶۲/۲۶۵/۲۶۷ مطبوعہ ایران

افادہ:

عالم ربانی حکیم صمدانی مولیٰ سبزواری قدس اللہ روحہ کے اس ایمان افروز بیان حقیقت ترجمان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدم اول خلق اول حقیقت محمدیہؐ ہے جسے حق متعال نے اپنی صفات کمالیہ، جلالیہ و جمالیہ کا مظہر اعظم بنایا۔ ان اللـه خلق آدم علی صورته سے مراد صادر اول ذات محمدیؐ علویؑ صلوات اللہ علیہما ہے جو صورت الٰہی پر خلق ہوئے یعنی آئینہ تجلیات اور مظہر صفات الٰہیہ ہیں۔

دوسرا بیان: سرکار عارف کبیر علامہ سبزواری طاب ثراہ فرماتے ہیں:

پس انسان کامل مظہر اعظم و اسم اعظم است پس انسان کامل مظہر اعظم خداوندی اور اسم اعظم ربانی ہے اسے حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور فرماتے ہیں نحن الکلمات التامات والاسماء الحسنیٰ ہم کلمہ تامہ اور اسماء حسنیٰ الٰہیہ ہیں

(۲۵) سرکار امام المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد:

فهم حجج الله والمتصفون بصفاته

یہ ذوات قدسیہ حجت الٰہی اور صفات الٰہیہ سے متصف ہیں

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، جلد ۱۰۲، ص ۱۳۶، مطبوعہ بیروت، لبنان

https://www.shiabookspdf.com/

دوسرا ارشاد:

ایشان مظہر صفات کمالیہ الٰھیہ و بنمونہ از صفات جلال و جمال اوت متصف گردیدہ اند ایشان را کلمات اللہ و اسماء اللہ میگویند و احادیث دراین باب بسیار است و چنانچہ اسماء الٰہی دلالت بر کلمات او میکند ایشان نیز از این حیثیت کہ پرتوی از صفات او متصف گردیدہ اند دلالت بر صفات او مکنند

ملاحظہ فرمائیں: عین الحیوۃ، ص ۱۳۵، مطبوعہ ایران

یہ ذوات متعالیہ مظہر صفات کمالیہ الٰہیہ ہیں صفات جلالیہ و جمالیہ ربانیہ سے متصف اور اس کا نمونہ ہیں اس لئے انہیں کلمات اللہ اور اسماء اللہ کہتے ہیں اور اس باب میں بکثرت احادیث معصومین وارد ہیں۔ (جس سے ان کا اسم اللہ اور صفات اور کلمات اللہ ہونا ثابت ہے) چنانچہ اسماء الٰہی کلمات خداوندی اور ذات صمدی پر دلالت کرتے ہیں پس یہ ذوات

قدسیہ چونکہ مظہر کمالات اور متصف صفات الٰہیہ ہیں لہٰذا یہ اس کی صفات پر دلالت کرتے ہیں یعنی مظہر صفات خدا ہیں۔

(۲۶) سرکار علامہ جلیل بصیر آقا محمد ثار اللھی فرماتے ہیں:

امام خلیفۃ اللہ است درروی زمین بلکہ درتمام عالم موجودات ومظہر اسم مبارک الوحد

آئمہ متصف ھستند بصفات الٰہیہ ومتخلق ھستند باخلاق کریمہ ربانیہ مظہر اسماء الحسنٰی وصفات حضرت پروردگار ھستند

آئمہ اطہار علیہم السلام صفات الٰہیہ سے متصف اور اخلاق کریمہ ربانیہ سے متخلق ہیں اور اسماء الحسنٰی اور صفات حضرت پروردگار جل شانہ کے مظہر ہیں۔

موالی لا حصی ثناء ئکم کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں اے اہلبیت علیہم السلام آپ مثل آفتاب ہیں جو ستاروں کے درمان ہے دیدہ ظاہری آفتاب کو دیکھنے سے عاجز ہے اسی طرح دیدہ بصیرت و باطن بھی آپ کے مراتب کمالات اور صفات کا ادراک کرنے سے عاجز ہے اس لئے کہ آئمہ علیہم السلام مرآت (آئینہ) کے صفات حضرت ذوالجلال اور حجت پروردگار ہیں پس خدا اور خود ان سواء کوئی بھی ان کی حقیقت مدح ثناء کو نہیں پہنچ سکتا یعنی کما حقہ کوئی مدح بیان نہیں کرسکتا۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی علیہ السلام خدا کی کسی نے معرفت نہیں کی مگر آپ نے اور میں نے اور مجھے کسی نے نہیں پہچانا مگر خدا نے اور آپ نے اور آپ کی پہچان کسی نے نہیں کی سوائے خدا کے اور میرے۔

ملاحظہ فرمائیں: سبیل الفلاح، ص۱۴۲/۱۷۲/۱۸۴، مطبوعہ ایران

(۲۷) سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین استاد و محقق در علوم الٰہی علامہ السید یداللہ برقعی کا بیان:

حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام امور تشریعی میں حق تعالیٰ کی لسان ناطق ہیں اور امور تکوینیہ عطاء الٰہی ہیں (یعنی فیوضات و رحمات و برکات خداوندی رزق، شفاء وغیرہ انہی ذوات عالیہ کے دست مبارک سے جاری ہوتے ہیں) لہٰذا آئمہ اطہار علیہم السلام محل ظہور قدرت کاملہ الٰہی اور مظہر سلطنت قاہرہ ربوبی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

شرح حقائق وارشادات قرآن، جلد ا، ص ۲۲۱، مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

https://www.shiabooks.net

(۲۸) جلیل القدر علماءِ اعلام کا متفقہ نظریہ

خدا کی خواہش یہ تھی کہ روئے زمین پر ایک ایسا موجود خلق فرمائے جو اس کا نمائندہ ہو۔ اس کی صفات، صفات خداوندی کا پرتو ہوں اور اس کا مرتبہ و مقام فرشتوں سے بالاتر ہو۔ خدا کی خواہش اور ارادہ یہ تھا کہ ساری زمین اور اس کی نعمتیں، تمام قوتیں، سب خزانے، تمام معدن اور سارے وسائل بھی اس کے سپرد کر دیے جائیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر نمونہ، جلد ا، ص ۱۵۰، مطبوعہ لاہور

آیۃ اللہ ناصر مکارم دام ظلہ کی توثیق فرمودہ تفسیر کے اس بیان سے مندجہ ذیل افادے حاصل ہوتے ہیں۔

اولاً: خلیفۃ اللہ صفات خداوندی کا پرتو ہے یعنی وہ مظہر کمالات وصفات ہے۔

ثانیاً: اس کا مرتبہ ومقام فرشتوں سے بالاتر ہے وہ فرشتوں سے افضل اوران کا استاد ہے کوئی فرشتہ اس کا استاد یا مؤید نہیں روح القدس جو کہ دراصل حجت خدا کی داخلی روح ہے بعض عالم نما جاہل اسے فرشتہ ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں پھر اسے حجت خدا کا وسیلہ علم اور مؤید واستاد کہتے ہیں اگر ان کا یہ باطل نظریہ تسلیم کیا جائے تو پھر خلیفۃ اللہ کی فرشتوں پر برتری ثابت نہیں ہوتی۔ تفسیر نمونہ کے مولفین نے یہ بیان علمائے مستبصرین اور مومنین موالین کے حق میں دے کر مقصرین کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ حقیقت یہ ہے خلیفۃ اللہ تمام موجودات سے افضل ہے اور ملائکہ کا نگران ہے فرشتے اس کو سجدہ تعظیمی کر کے اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں وہ اس کے حکم کے پابند ہیں ان کا حرکت و سکون اسی کے تابع امر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ثالثاً: خلیفہ اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ تھا کہ ساری زمین اور اس کی نعمات، تمام قوتیں، سب خزانے، تمام معدن اور سارے وسائل بھی اس کے سپرد کر دیئے جائیں۔

یعنی خلیفۃ اللہ کو خدا نے امور کائنات تفویض کر دیے ہیں جب ساری زمین اس کی نعمات اس کے سپرد ہیں تو پھر جو کچھ زمین سے اگاتا ہے وہ سب خلیفۃ اللہ کی ملکیت ہے۔ کتنی عجیب بات ہے ملاں کھا کر مکر رہا ہے۔ کھاتے بھی اہل بیتؑ کا اور انکار بھی ولایت تکوینیہ کا۔

دھر فٹے منہ، شرم تم کو مگر نہیں آتی

رابعاً: تمام قوتیں بھی اور سارے وسائل خلیفہ کے سپرد ہیں تو پھر تمام مدبرات امور ملائکہ مؤکلین اور جہان ہستی کا نظام چلانے والے مدبرات امور خلیفہ کے تابع ہیں اور

خلیفۃ اللہ تمام وسائل اور قوتوں کے ذریعہ کائنات کا نظام چلا رہا ہے وہ متصرف فی العوالم اور مدبر الامر ہے۔

خامساً: سب خزانے، تمام معدن اس کو تفویض ہوتی ہیں: تو جہان ہستی کو رزق خلیفۃ اللہ دیتا ہے اس لئے کہ خزانے اس کے پاس ہیں تمام قوتیں اس کے تابع ہیں تمام وسائل پر اس کا کنٹرول ہے یہ سب اختیارات اور اقتدار کلی اسے پروردگار عالم نے دیا ہے اس لئے کہ اس کا خلیفہ ہے جو اس خلیفہ کی عظمت، اقتدار، حکومت کو تسلیم نہ کرے اپنی جبین اس کی چوکھٹ پر نہ جھکائے وہ ابلیس ہے مقصرین جو خلیفۃ اللہ کے مظہر صفات ربانی پر تو کمالات یزدانی اور حاکم ملائکہ اور رتمام موجودات پر اس کے مالک ومختار ہونے کا انکار کرتے ہیں وہ ابلیس ہی ہیں جنہوں نے انسانوں کا لبادہ پہن رکھا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسواس پیدا کر رہے ہیں انہی شیاطین سے پناہ مانگی گئی ہے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o (سورۃ الناس، آیات ۴ تا ۶)

حضرت کشاف الحقائق امام صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں مخلوقات پر اپنی حجت بنایا اور علم کا امین بنایا جو ہم سے جھگڑتا ہے ہمارے مقامات کا انکار کرتا ہے وہ ابلیس کی طرح ہے جسے خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس نے انکار کر دیا و من عرفناء واتبعنا کان بمنزلة الملائکة الذین ام هم الله بالسجود لآدم ما اطاعوه

اور جس نے ہماری اتباع وامر کی اطاعت کی وہ ملائکہ کی طرح ہے۔ جن کو سجدہ آدم کا حکم ہوا

اورانہوں نے اللہ کے امر کی اطاعت کی۔

ملاحظہ فرمائیں: اختصاص شیخ مفیدؒ، ص ۳۳۰، مطبوعہ ایران

مولائے کائنات نے فیصلہ فرمادیا کہ اقرار ولایت اور مقامات محمد وآلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا قائل مومن موالی فرشتوں کی منزلت رکھتا ہے اور فضائل نورانیہ ومقامات معنویہ کا انکار کرنے والا مقصر ابلیس جیسا ہے

(۲۹) سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ الحاج سید عبدالحسین طیب طیب اللہ روحہ کا بیان:

وبالجملہ امام باید مظہر تام وتمام صفات الٰہی نودہ تا از مشاہدہ صفات حق تعالیٰ بتوان احسن معرفت حاصل کرد۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

الکلم الطیب، ص ۳۰۶، مطبوعہ ایران

بالجملہ امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ مظہر کلی تام وتمام صفات الٰہی ہوتا کہ اس سے صفات الٰہیہ کا اظہار ہو کہ عامۃ الناس احسن طریقہ سے معرفت خدا حاصل کرسکیں۔

قدرت، ارادہ احاطہ، جود وکرم، لطف تمام صفات واسماء اللہ کا مظہر کامل معصوم ہے یعنی امام وحجت اللہ لہٰذا ہر زمانے میں لازم ہے کہ اس کا وجود مبارکہ موجب ظہور وکمالات وصفات حق تعالیٰ اتم واکمل ہو۔

ملاحظہ فرمائیں:

الکلم الطیب، ص ۳۲۸، مطبوعہ ایران

(۳۰) سرکار العلامہ المحقق الجلیل آیت اللہ السید عبداللہ شبر طاب ثراہ کا ارشاد

یہ ذوات قدسیہ صفات الٰہی سے متصف ہیں بلکہ اسماء وصفات الٰہیہ کے مظاہر ہیں۔

لا احصی ثنا ئکم کی شرح میں فرماتے ہیں:

یہ مظاہر صفات خدا واسماء باری تعالیٰ ہیں کسی کے لئے ان کے کمالات کی معرفت ناممکن ہے۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے

یا علیٰ ما عرف اللّٰہ الا اللّٰہ انت وما عرفنی الا اللّٰہ و انت وما عرفك الا اللّٰہ و انا

اے علی علیہ السلام اللہ کو کسی نے نہیں پہچانا سوائے میرے اور آپ کے اور میری معرفت کسی نے نہیں کی سوائے اللہ کے اور آپ کے اور آپ کو کسی نے نہیں پہچانا سوائے اللہ کے اور میرے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

الانوار الامعہ، شرح الزیارۃ الجامعہ، ص ۲۰۹، مطبوعہ ایران

(۳۱) سرکار استاد الفقہا والمجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین آیت اللہ میرزا حسین نوری طبرسی رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

خطبہ کتاب میں حضرت ولی عصر علیہ الصلوات والسلام کے متعلق فرماتے ہیں۔ قطب زمین، غوث زمان کنز رجاء، کہف امان، گوہر تاباں و بحر امکان حجاب ازلی ایزد سبحان واسم اعظم الٰہی پوشیدہ پنہاں وعنقاء قاف محیط بجھان وادرس در ماندگان فرمانفرہای ممالک زمین

آسمان بقیۃ اللہ حجتہ بن الحسن العسکری صاحب الزمان علیہ وعلیٰ آباء صلوات اللہ الملک المنان

ملاحظہ فرمائیں:

النجم الثاقب، ص ۳، مطبوعہ ایران

مولا علی علیہ السلام کو حجاب الٰہی اسم اعظم الٰہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حضرت ولی العصر علیہ السلام کے القاب کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ آپ کا لقب قدرت مقتدرہ ہے یعنی قدرت اس کثرت سے عجائب وقدرت خدا کا ظہور آپ سے ہو کہ آنجناب اس کے مظہر ہیں کہ خود عین قدرت خدا ہیں آپ کے القاب نعم مفضل کے متعلق فرماتے ہیں۔

(۱) یہ اسماء حسنیٰ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آنجناب کو مظہر اعظم قرار دیا ہے۔ آپ کا لقب مبدی آلایات ہے یعنی آیات خداوندی کا ظاہر کرنے والا یا محل بروز وظہور آیات الٰہیہ

ملاحظہ فرمائیں:

النجم الثاقب، ص ۵۷/۵۸/۶۰، مطبوعہ ایران

(۳۲) آیت اللہ علامہ السید علی اکبر آیۃ الٰہی الجھرمی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں

ارتصنا هم بغيبه واصطفا هم لعلمه وايد هم بكلمة وجعل قلوبهم وكان مشيته مورداً لا رادانه و مراتاً لتجليات عظمته

ملاحظہ فرمائیں:

اللولووالمرجان، ص ۱۰۲، مطبوعہ قوم مقدسہ، ایران

ان حضرات قدسیہ کو حق تعالیٰ نے اپنے غیب کے لئے چنا اور اپنا علم غیب عطا فرمایا اور اپنے

علم کے لئے اصطفی فرمایا اور اپنے کلمہ سے ان کا تائید کی۔ ان کے قلوب مبارکہ کو مکان مشیت اور فرودگاہ ارادہ قرار دیا اور تجلیات عظمت اللہ سبحانہ کا آئینہ بنایا۔ اس آئینہ تجلیات سے صفات اللہ متجلی ہوتی ہیں۔

عالم امکان میں عظمت الٰہیہ اس مرات (مظہر کلی) ان سے منعکس کرتی ہے۔

(۳۳) سرکار آیۃ اللہ عارف بصیر حاج آقائی میرزا جواد ملکی تبریزی اعلی اللہ مقامہ

یہ ذوات مقدسہ اس درجہ پر ہیں جسے فنافی اللہ کہتے ہیں اور یہ صفات الٰہیہ سے متصف ہیں اس مقام پر وجہ اللہ جب اللہ اور اسم اللہ کا اطلاق ان پر ہوتا ہے۔ چنانچہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت میں وارد ہے۔

باسمك الذی تجلیت باسمك الذی خلقت بها السموات و الارض

اور ہماری روایات معتبرہ میں ہے کہ آئمہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے فرمایا ہے کہ ہم اسماء حسنیٰ ہیں بلکہ امام اسم اعظم ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: رسالہ شریفہ لقاءِ اللہ، ص ۱۲/۱۱، مطبوعہ ایران

(۳۴) سرکار آیت اللہ آقائی میرزا رحیم ارباب فرماتے ہیں:

العبودیته جوهرة کنهها الربوبیه عبودیت حقیقی یہ ہے کہ باطن اس کا ربوبیت ہے اور حدیث قدسی میں وارد ہے عبدی اطعنی حتی الخ جو کہ شخص کمال عبودیت حق پر پہنچے گا مقام ربوبیت پائے گا۔ اس کا ارادہ حق کا ارادہ ہو جائے گا اور متصرف در عالم ہو جائے گا۔

ملاحظہ فرمائیں: منشور مقدس ولایت، ص ۳۶۵، مطبوعہ ایران

(۳۵) رئیس الفلاسفہ علامہ کبیر صدرالدین شیرازی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں

ولی فنافی اللہ ہے ذاتاً، صفاتاً اور فعلاً ولی فنافی اللہ اور قائم و متخلق اسماء وصفات ربانیہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

شرح اصول کافی، ص ۶۱۷، مطبوعہ ایران

(۳۶) حضرات محمد وآلِ محمد علیہم السلام اسماء وصفات ربانیہ کے مظاہر اعظم و اعلیٰ ہیں۔

سرکار آیت اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی رضوان اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز کلمات حقائق سمات:

https://www.shiabookspdf.com/

پہلا بیان:

در روایت هست: نحن اسماء الحسنیٰ ، اسم اعلیٰ در مقام ظهور پیغمبر اکرم صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم است آئمه اطهارؑ آنهائی که رسیده انددر مرتبه سیردر مرتبه حرکت از نقص رسیده اندبه آنجائیکه واراسته شده انداز همه طیسعتها از همه چیز مثل ما نیستند

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر سورہ مبارکہ حمد، ص ۴۶، طبع ایران

روایت میں آیا ہے نحن اسماء الحسنیٰ ہم اسماء حسنیٰ خداوندی ہیں مقام ظہور میں اسم اعلیٰ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں جو ہمہ قسمی نقائص وعیوب سے مبرا

سیر الی الحق کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔ وہ ہمارے تمام امور نوع انسانی کے افراد کے مانند نہیں ہیں۔

دوسرا بیان:

آن قلبی کہ مبدء وحی است، آن قلبی کہ جبرائیل را منزلش می کند در آن قلبی آن جلوہ ای کہ می شود، جلوی ای است کہ تمام جلوہ ہا را دارد و ہم خودش اسم اعظم است، ہم متجلی بہ جلوہ اسم اعظم، اسم اعظم خود اوست نحن الاسماء الحسنٰی) و اسم اعظم خود رسول اللہ است، اعظم اسماء است در مقام تجلی

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر سورہ مبارکہ حمد، ص ۹۴، مطبوعہ ایران

وہ قلب مبارکہ جو کہ وحی اور فرودگاہ جبرائیل ہے ایسے قلب مقدس پر جلوہ ہوگا وہ تمام جلوؤں کو محیط ہوگا اور وہ خود اسم اعظم ہے اور جلوہ اسم اعظم سے متجلی ہے وہ خود اسم اعظم ہیں فرماتے ہیں ہم اسماء حسنٰی ہیں اور اسم اعظم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو مقام تجلی میں اعظم الاسماء ہیں۔

مظہر افعال الٰہیہ

(۳۷) حجۃ الاسلام المسلمین میرزا محمد عبدی خسروشاہی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ o لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ o يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ o (سورہ انبیاء آیت ۲۶ تا ۲۸)

قبل اس کے کہ ہم آیات کریمہ کے مطالب پر بحث کریں اس مسئلہ کو واضح و آشکار کرنے کے لئے آپ کی توجہ اس حدیث شریف کی طرف مبذول کراتے ہیں جسے حکیم فرزانہ حجۃ الاسلام والمسلمین میرزا محمد تقی مامقانی قدس اللہ روحہ نے کتاب شریف صحیفۃ الابرار میں شیخ ثقہ محمد بن حسن صفار رضوان اللہ علیہ کی کتاب بصائر الدرجات سے کامل التمار کی روایت نقل فرمائی ہے۔ جناب کامل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے فرمایا:

یا کامل اجعلوالنا ربا نوؤب الیه وقولوا فینا ما شتم اے کامل تمار ہمارے لئے خدا قرار دو اور اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھو ہم مخلوق ہیں اور اس کی طرف سے رجوع کرنے والے اور پھر جو چاہو ہماری عظمت وشان میں بیان کرو۔ کامل تمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کے لئے خدا قرار دیں کہ آپ اس کی طرف سے رجوع فرماتے ہیں اور آپ کے جس قدر فضائل ومناقب ہیں ان میں سے جو چاہیں بیان کریں؟ کامل کہتے ہیں امام علیہ السلام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

وما عسی ان تقولوا ما خرج الیکم من علمنا الا الف غیر معطو فته یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم جتنے فضائل ومناقب رکھتے ہیں تم وہ سب بیان کر سکو۔ اس لئے کہ ہمارے علم وفضل سے باندازہ الف غیر معطوفہ کے سوا تمہارے پاس کچھ نہیں پہنچا۔

حجۃ الاسلام علامہ محمد تقی مامقانی طاب ثراہ الف غیر معطوفہ کے متعلق ارشاد:

الف غیر معطوفہ سے مراد امر مجمل وغیر مفصل ہے (یعنی امر اجمالی بغیر تفصیل کے) س لئے کہ الف غیر معطوفہ بھی الف ہے اور الف لمبا کر کے لکھا جاتا ہے جسے الف مسبوطہ کہتے

ہیں یہ (ب) جتنا ہوتا ہے اس لئے کہ (ب) ٹیڑھی ہوتی ہے اور جب با کو الف کی طرح یعنی منسبط لکھا جائے اور پھر اسے منعطف کیا جائے یعنی سیدھا (الف) کی طرح لکھا جائے تو با الف ہو جاتی ہے ا۔ب

چنانچہ اس چیز کی طرف فن خطاطی والوں نے اشارہ کیا ہے ''الف مسبوطہ کا اطلاق ب پر جو غیر معطوفہ ہو (ا) ہو ہوتا رہتا ہے اور فن خطاطی والے اچھی طرح جانتے ہیں پس شکل الف شکل اجمال ہے اور ب کی شکل جس پر الف معطوفہ کا اطلاق ہوتا ہے یہ اس کی تفصیلی شکل ہے اور الف غیر معطوفہ کے اور بھی معنی ہیں ہر وہ چیز جو ہم سے تم تک پہنچے یہ سوائے حرف ابتدائی کے اور کچھ نہیں ہے اور تمام حروف تو اس سے ملے ہوئے نہیں ہیں (یعنی تمام علم صرف اول یا ابتدائی حرف سے حاصل نہیں ہوتا) تا کہ پورا کلمہ وجود میں آئے اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ہر دو کا معنی ایک ہے اگر چہ ان دونوں حالتوں کے درمیان باریک بین اور صاحب نظر ہی فرق محسوس کرتا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، ص ۵۰۷، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، جلد ا، ص ۷۰، مطبوعہ تبریز

اس روایت کے نقل کرنے سے ہمارا مقصد اس امر کی تاکید ہے کہ اہل بیت علیہم السلام افضل ترین خلق اول ہیں اور تمام مخلوقات اپنے وجود سے خود محتاج ہے اور آئمہ اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین صرف حق تعالیٰ کے محتاج تھے اور ہیں ہم قرآن مجید میں پڑھتے ہیں:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ (سورہ فاطر، آیت ۱۵)

اے لوگوتم سب محتاج ہو کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے فیضان حاصل کرو اور خداوند عالم غنی و بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ لہٰذا اگر ہم فضائل اہل بیت علیہم السلام سے ایک فضیلت کی طرف اشارہ کریں کہ فضلیت کے وہ لائق ہیں اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے وہ ضروری بھی ہے تو یہ خداوند تعالیٰ کا فیض اور اس کی مہربانی ہے کہ ہمیشہ اس کے محتاج ہیں یہ توجہ و التفات معبود کی طرف ہے کہ ذکر الٰہی سے غفلت نہیں کرتے ہم یہ کہتے ہیں کہ مقامات اہل بیت علیہم السلام سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ نفوس قدسیہ افعال الٰہی کے مظہر ہیں اور یہ رابطہ کا کام فرماتے ہیں اور بغیر خدا کے فرمان اس کی مشیت وارادہ اور اذن واجازہ اور حکم کے کوئی کام انجام نہیں دیتے اور ایک حرف بھی زبان سے ادا نہیں کرتے جس کا وہ حکم نہ دے اور نہ ہی ایسا کوئی عمل کرتے ہیں جس کو وہ نہ چاہے اور نہ کسی ایسے کی شفاعت کرتے ہیں جس کی شفاعت سے اللہ راضی نہ ہو۔ یہ ذوات قدسیہ ہر کام اللہ کے اذن وحکم سے سرانجام دیتے ہیں اور ہر بات اس کے فرمان کے مطابق کہتے ہیں اور اس کی شفاعت فرماتے ہیں جس کی شفاعت سے وہ راضی ہو۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ o لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ o يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ o (سورہ انبیاء آیت ۲۶ تا ۲۸)

خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے اسی لئے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى o عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى o (سورۂ النجم آیت ۳ تا ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے ۔ وحی کے علاوہ جو انہیں صاحب قدرت نے تعلیم دی ہے۔

عمل پیغمبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۂ انفال، آیت ۱۷) یہ کنکریاں آپؐ نے نہیں پھینکی ہم نے پھینکی ہیں

آئمہ اطہار علیہم السلام خداوند تعالیٰ کے سامنے یہی منزل رکھتے ہیں اور اس کے فرمان کے بغیر کچھ نہیں کرتے اور کوئی کام اس کی رضا کے خلاف انجام نہیں دیتے۔

مظہر افعال ربانی

آپ اس پر غور کریں کہ لوہے کے ٹکڑے کو جب آگ میں ڈالا تو وہ آگ کی گرمی کے باعث سرخ ہو گیا اور آگ کی صفات اس میں پیدا ہو گئیں لوہے کے ٹکڑے نے اپنی سختی اور سابق حالت چھوڑ دی اور آگ کے افعال کو ظاہر کرنے لگا وہ اس طرح جلاتا ہے جیسے آگ جلاتی ہے یہ لوہا ہے آگ نہیں مگر آگ میں دھکنے سے لوہا اور آگ ہم رنگ ہو گئے ہیں اس سے شعلے بلند ہو رہے ہیں اور آگ ہی ظاہر ہوتی ہے گویا لوہا کہہ رہا ہے انا النار میں آگ ہوں آگ کی طرح رنگ، وہی طبیعت اور وہی اوصاف پس وہ کہتا ہے میں آگ ہوں۔

زبس بستم خیال تو، تو گشتم پای تا سرمن
تو آمد رفتہ رفتہ رفت من آہستہ آہستہ

ترجمہ: میں نے تیرے خیال کو اتنا محکم کیا کہ میں تو ہو گیا اور تو سرتاپاء میں ہو گیا معصوم علیہ

السلام فرماتے ہیں:

لنا مع اللّٰہ حالت نحن فیھا ھو وھو فیھا نحن الا انہ ھو ھو و نحن نحن ہم اہل بیت علیہم السلام کے خداوند متعال کے نزدیک ایسے حالات ومراتب ہیں ان مقامات میں ہم وہ ہیں اور وہ ان حالات میں ہم ہے سوائے اس کے نہیں کہ نہ ہماری ذات میں تغیر واقع ہوتا ہے اور نہ ہم امکان سے خارج ہوتے ہیں اور نہ اس کی ذات متغیر ہوتی ہے اس لحاظ سے وہ وہ ہے اور ہم ہم ہیں۔

وہ خالق ہے اور ہم مخلوق ہیں اس کے برابر کوئی نہیں یہ صفات ربانی ہیں جو ان سے ظاہر و باہر ہوتی ہیں ان صفات کے ظہور میں یہ ذوات متعالیہ ارادہ خداوندی کے تابع ہیں ولا غیر یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں مولا شیعیان امیر متقیان علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فرمان کو پیش کریں جو آپ نے امیر شام کو لکھا اور فرمایا:

نحن صنائع ربنا و الناس بعد صنائع لنا

یہ فرمان ذیشان حق کو واضح و آشکار کرتا ہے اس بیان سے مقام وسط (درمیانی راستہ) متعین ہوگیا کہ جو اس سے زیادہ بڑھے گا وہ بحر افراط میں غرق ہو جائے گا اور جو اس معین حد سے قدم پیچھے رکھے گا وہ بحر تفریط میں ڈوب جائے گا۔

حجۃ الاسلام میرزا محمد تقی مامقانی قدس سرہ نے صحیفۃ الابرار جلد اول میں جناب شیخ الطائفہ طوسیؒ کی کتاب الغیبۃ سے نقل فرمایا ہے حسین بن عبید اللہ نے اپنے والد عبید اللہ حسن بن علی بن سفیان بزوفری سے روایت کی ہے کہ شیخ ابوالقاسم حسین بن روح رضوان اللہ نے مجھے فرمایا کہ ہمارے ساتھی امر تفویض اور دوسرے امور میں اختلاف کرتے ہیں

میں نے ابوطاہر بن بلال سے جواس زمانہ میں صراط مستقیم پر گامزن تھے رجوع کیا اور میں نے ان اختلافات کوان کے سامنے رکھا انہوں نے فرمایا مجھے چند دن کی مہلت دیں میں نے چند دن مہلت دے دی بعد میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث سنائی حضرت نے فرمایا جب خداوند عالم کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر امیر المومنین علیہ السلام پر ہر ایک کے بعد ایک امام کے سامنے پیش کرتا ہے یہاں تک کہ حضرت امام صاحب الزمانؑ کے حضور پیش کرتا ہے اور وہ کام اس طرح وقوع پذیر ہوتا ہے جب فرشتے چاہتے ہیں کہ اعمال مخلوقات کو خداوند عالم کی بارگاہ میں پیش کریں تو ابتداء سرکار ولی عصر روحی فداہ سے ہوتی ہے اور پھر یکے بعد دیگر ایک ایک امام کے سامنے پیش کرتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا ہے اور پھر بارگاہ خداوند قدوس میں پیش کئے جاتے ہیں پس جو کچھ اس کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ انہی کی طرف نازل ہوتا ہے ان ذوات قدسیہ کے ہاتھوں سے پیش ہوتا ہے اور یہ ذوات متعالیہ چشم زدن کے لئے ہی ذات ایزدی سے مستغنی نہیں ہیں۔

قارئین کرام اس حدیث شریف میں ایک میزان عدل شیعہ کے اختیار میں دے دیا گیا ہے کہ جو اس میزان پر پورا اترے قبول کرو اور اس کا اعتقاد رکھو اور جو پورا نہ ہو اسے علیحدہ کرو۔ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۵)

اس حدیث مبارک سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ عالم کون وفساد میں ہو رہا ہے آئمہ

ہدیٰ علیہم السلام کے دست قدرت سے ہوتا ہے اور جو کچھ بندوں کی طرف سے بارگاہ خدا وندی میں پیش ہوتا ہے وہ بھی ان ہی بزرگوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہے یہ بزرگوار اپنے ہر ہر فعل میں خواہ امدادی ہو یا استمدادی خداوند متعال سے ایک لحظہ کے لئے بھی مستغنی نہیں ہوتے اس لئے فرماتے ہیں لو لم نزدد لنفدنا ہم آپ کی توجہ رب العالمین کے معنی کی طرف مبذول کرتے ہیں ہر روز کم از کم دس مرتبہ نماز یومیہ میں اپنی زبان پر لاتے ہیں اور اس دلی ارادہ کو ظاہر کرتے ہیں کہ خداوند عالم تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ (الف۔لام اورم) کا فائدہ تمام حالات میں رکھتا ہے اب سورہ مبارکہ فرقان کی پہلی آیت کی توجہ دیں۔

https://www.ahlehaq.pdf.com/

ارشاد ہوتا ہے: تبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا

''فرقان'' پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرقان (حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن) نازل کیا تا کہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا ہو۔

اب ہم نے جو معنی اوپر بیان کئے ہیں ان پر غور کیا جائے تو اس نتیجہ کو حاصل کرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کلی عام ہے۔ رحمت للعالمین ہیں نذیر للعالمین۔ تمام رحمت عالمین اور تمام نذرات عالمین۔ یعنی خداوند عالم اور عالمین والوں کے درمیان واسطہ و رابطہ ہیں چنانچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا اس کا پروردگار نہیں ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پیغمبر نہیں ہیں اور اس کے

لئے رحمت نہیں ہے جو پہلی خبر سے معافی مستفاد کرتے ہیں توجہ کے قابل ہیں کہ اولاً پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ثانیاً آئمہ اطہار علیہم السلام خداوند عالم اور اس کی تمام تر مخلوقات کے درمیان واسطہ ورابطہ ہیں اسی کو زیارت میں ہم دیکھتے ہیں:

''انتم السبیل الاعظم''

یہ تمام معنی ان بزرگواروں کے مظہر الٰہی ہونے پر دلالت رکھتے ہیں۔فقہا اعلام اور حکماء اسلام کی کتابوں میں واضح مطالب اور بلیغ مباحث ان کی توضیحات وتشریحات میں موجود ہیں۔ پڑھنے والوں کی تسلی وتشفی کے لئے تاکہ وہ ان کتب کی طرف رجوع فرمائیں اور ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ ہم اشارۃً آپ کی توجہ کتاب شریف انوار العقائد کی طرف مبذول کرواتے ہیں جس میں بہت سی کتب کا حوالہ درج ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

حجت الاسلام شمس العلماء سلالۃ الاطیاب، جلالت مآب علامہ جناب آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی مدظلہ العالی نے لکھا ہے ان مفاہیم کی وضاحت کے لئے ہم تمام بھائیوں اور بہنوں کی توجہ کتاب شریف انوار العقائد کی طرف دلائیں گے کہ آپ اسے دیکھیں تاکہ اصل کتب کے حوالہ جات آپ کے سامنے آجائیں اور ضرورت کے وقت آپ ان کتب کی طرف رجوع فرماسکیں۔ انوار العقائد پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں کثرت سے نشر ہوچکی ہے اس کا مطالعہ لازمی رکھیں اور یہاں ہم چاہتے ہیں کہ ان فقرات کو جو خطبہ غدیر میں امیر المومنین ولی اولیاء علی علیہ السلام کے لئے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی علیہ السلام کا تعلق اور روش سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیسی تھی فرماتے ہیں:

اس خطبہ مبارکہ کے اس فقرہ میں سرکار امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: استخلصه فی القدم علی سائر الامم علی علم منه انفرد عن اتشاکل و التماثل من ابناء الجنس و انتجبه آمراً و ناهیا عنه اقامه فی سائر عالمه فی الاداء مقامه

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح المتہجد، ص ۶۹۷، مطبوعہ عراق

کس چیز کا قصد کیا گیا ہے کیا امیر المومنین علیہ السلام نے اس عبارت میں تشریح نہیں فرمادی۔ ابتداء آفرینش سے اس وقت تک انسانوں کو خدا کے فیوضات مادی اور معنوی پہنچانے والے یہ ہیں اور اس کی تشریح بھی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان واحکام اور نہی وامر اس سے صادر ہوتے ہیں یہاں تک کہ وضاحت سے فرمادیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قائم مقام ہیں اس دنیا میں اور اس کے فیض کو پہنچانے والے ہیں اور جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ کرنے والے ہیں اور یہ سب کچھ ان بزرگوں کے مظہر الٰہی ہونے پر دلیل قطعی ہیں جس طرح قرآن مجید کی واضح آیت میں ارشاد ہے:

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ o لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ o ان

فقرات میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: و ان اللّٰه تعالیٰ اختص لنفسه بعد نبیه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم من بریة خاصةً علاهم بتعلیته و سمابهم الی رتبته و جعلهم الدعاة بالحق الیه و الارالاء بالارشاد علیه لقرنٍ قرنٍ وزمنٍ زمنٍ انشاهم فی القدم قبل کل

مذرورومبروء انوار

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح المتھجد ،ص ۶۹۷، مطبوعہ نجف اشرف

شرح زیارت جامعہ، جلد ا، ص ۱۰۷، مطبوعہ ایران

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں خداوند عالم نے ان ذوات قدسیہ کو حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کے لئے برگزیدہ فرمایا اور انہیں چن لیا اور ان کو اپنی بزرگی سے بزرگ فرمایا اور ان کے رتبے کو بلند فرمایا اور ان کو ہر زمانہ میں حق کی دعوت دینے والے اور اپنی طرف سے راہنمائی کرنے والے قرار دیا ہے۔

ان کو تمام مخلوقات سے پہلے نور کی صورت میں بنایا کیا یہ تمام فقرات علی علیہ السلام اور اولاد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مظہر الٰہی ہونے پر نشان دہی نہیں فرماتے ؟ کیا ان جملوں میں اور دوسرے جملوں میں ارشاد نہیں کیا گیا ؟ کہ خداوند عالم نے ان کو راہنمائی ،شکر گزاری اور حمد وثنا کرنے کے لئے الہام ووحی سے نوازا ہے کیا یہ واضح نہیں ہے؟ کہ ان کو تمام موجودات عالم پر حجت قرار دیا ہے کہ ہر کوئی فطری طور پر اس کی ربوبیت کا اعتراف کرے کیا یہ بات واضح نہیں ہے؟ کہ انہوں نے موجودات عالم کو زبان بندگی عنایت کی تاکہ خداوند عالم کے سامنے خشوع وخضوع سے حاضر ہوں۔

کیا یہ واضح نہیں ہے کہ خداوند عالم جو کچھ چاہتا ہے اپنے تمام امور ان کے سپرد کرتا ہے؟ کیا یہ بات واضح نہیں ہے کہ یہ ارادہ ازی والٰہی کے ترجمان ہیں؟ اور اس کی خواہش کو انہیں نے وجود بخشا اور ان امور کو آلِ محمدؐ سے ہی جامہ عمل پہناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارادہ

https://www.shiabookspdf.com/

کی زبان ہیں۔اسی وجہ سے خداوند عالم کی تخلیق کا شہکار ہے اور اس کے باعزت بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟ ہاں عقل سلیم کے مالک پاکیزہ سوچ رکھنے والے اور مومن دل اس خطبہ جلیلہ وشریفہ سے اچھے معانی حاصل کرتے ہیں۔

اسی سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر وہ عمل جو آلِ محمد علیہم السلام انجام دیتے ہیں ممکن ہے ظاہراً کسی دوسرے کے عمل کے مشابہ ہو لیکن باطناً جناب امیر المومنین شہنشاہ ولایت کی ضربت افضل من عبادۃ الثقلین ہے یا اس طرح ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق منقول ہے کہ اس نے چالیس انگوٹھیاں راہ خدا میں دیں مگر ایک آیت ایسی جو جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جب آپ نے بحالت نماز انگوٹھی عطا فرمائی نازل نہ ہوئی مگر میرے دل میں یہ آرزو اور خواہش باقی رہ گئی۔ مسجد نبوی مدینہ منورہ میں آپؑ نے سائل کو انگوٹھی عطا فرمائی اور اس نے انگوٹھی لے لی تو سورہ مبارکہ مائدہ کی آیت ۵۵

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَo

درشان حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نازل ہوئی۔

آیہ کریمہ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ o زیارت جامعہ کبیرہ کے متن میں یہ آیت بھی درج ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مقصود آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ بارگاہ خداوند عالم میں

ان سے زیادہ گرامی قدر اور ان سے زیادہ پیارہ اور کوئی نہیں ۔ اس کی دلیل آلِ محمد علیہم السلام کی خصوصیات ظاہری و باطنی ہیں ۔ ذات میں، صفات میں اور اعمال میں ان کا ہی وجود ہے۔ الحمد للہ رب العالمین بتائید معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہم نے چالیس جلیل القدر علماءِ اعلام مجتہدین کرام و محدثین عظام کے بیانات پیش کئے ہیں کہ حضرات طاہرین علیہم السلام جمیع صفات الٰہیہ و اسماء ربانیہ کے مظہر اعظم ہیں۔ آفتاب حقیقت کی ضیاء باری ہر چند کو روشن کرے گی، چمگادڑیں نورِ آفتاب سے ہمیشہ محروم رہتی ہیں۔

ولایت الٰہیہ کے مظاہر

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار آیت اللہ سید علی عاشور دام ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ولی اللہ کی جو ولایت ہے وہ دراصل ولایت الٰہیہ کا مظہر ہے اور ولی وہ ہے جس سے ولایت الٰہی کا اظہار ہوتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

الولایت التکوینیہ، ص ۴۵، مطبوعہ لبنان

قول فیصل

سرکار آیت اللہ سید علی عاشور دام ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے لئے امور تکوینیہ کی تفویض نہ تو غلو ہے اور نہ کفر ہے بلکہ یہ نصوص قرآنی سے ثابت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

الولایت التکوینیہ، ص ۲۷۴، مطبوعہ لبنان

السلام ای نائب رب العباد

سرکار آیت اللہ عارف بصیر علامہ کبیر شیخ نبی بخش مشہدی قدس سرہ کا کلام

السلام ای صاحب عصر و زمان — السلام ای بادشاہِ دو جہان
السلام ای ہادی خیر الامم — السلام ای مہدی صاحبقران
السلام ای قائم آل رسولؐ — السلام ای مقتدائ انس و جان
السلام ای والی تدبیر خلق — السلام ای آمر کون و مکان
السلام ای نائب رب العباد — السلام ای وارث پیغمبران
السلام ای منشی تقدیر ما — السلام ای قہرمان جسم و جان
السلام ای ناظر اعمال خلق — السلام ای عین خلاق جہان
السلام ای مسندت عرشِ عظیم — السلام ای خادمانت قدسیان
السلام ای چشمہ فیض قدیم — السلام ای شمس انوار جہان
السلام ای حافظ دین آلہ — السلام ای خلق عالم را امان
السلام ای شافع ارزاق خلق — السلام ای مہربان بندگان
السلام ای حشرما ہمراہ تو — السلام ای شاہد خلاق جان
السلام ای ما ہمہ در انتظار — السلام ای صبح امید جہان
السلام ای از توما را صد امید — السلام ای بر تو قربان جسم و جان
السلام ای قاضی روز جزا — السلام ای قائد ما در جنان

https://www.shiabookspdf.com/

باب هشتم

https://www.shiabookspdf.com/

باب ہشتم

خلفاءاللہ

آئمہ طاہرین علیہم السلام خدا کے ایسے خلیفہ ہیں کہ جن کو خدا روئے زمین پر متمکن کرنا چاہتا ہے اور ان کی نصرت کا خدا نے وعدہ کیا ہے اس سلسلہ میں بعض وہ آیات بھی ہیں جو قائم آل محمدؐ کی شان میں ہیں۔

فصل اول

پہلی آیت:

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ oاِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَ هُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ oوَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ oوَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَ هُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ o(سورۂ القصص، آیت ۳ تا ۶)

اے رسولؐ ہم تم کو موسیٰؑ اور فرعون کی سچی سچی باتیں بتلاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو ایمان لائے ہیں کہ فرعون نے روئے زمین پر بڑا عروج حاصل کیا اور اس نے لوگوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو ایسا کمزور کر دیا کہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بے شک فرعون فسادیوں میں سے ایک فسادی تھا۔ ہم نے چاہا کہ کمزور گروہ پر احسان کریں روئے زمین پر کہ ان کو پیشوا اور

وارث قرار دے کران کو روئے زمین پر تمکن عطا کریں پھر فرعون ہامان اوران دونوں کا لشکر جس بات سے ڈرتا تھا وہی ان کو دکھا دیں۔

علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو موسیٰؑ اوران کے اصحاب کو فرعون کے قتل وغارت اور ظلم وستم سے تکالیف پہنچی تھیں تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بیت علیہم السلام کے مصائب کے بارے میں تسلی ہو جائے۔ پھر خدا نے تسلی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت دی کہ ان مظالم کے بعد خداوند عالم کس طرح ان پر اپنا فضل وکرم کرے گا کہ ان کو روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا اوران کو امت کا امام اور پیشوا بنائے گا اور رجعت میں ان کو ان کے خاص خاص دشمنوں کے ساتھ دنیا میں واپس لائے گا تا کہ اہلبیت علیہم السلام ان سے انتقام لیں پس خدا نے فرمایا وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ یہاں تک کہ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَ هُمَا یہ ان لوگوں سے کنایہ ہے کہ جنہوں نے آلِ محمد علیہم السلام کا حق غصب کیا اور آلِ محمد علیہم السلام کو قتل وغیرہ کی بلا سے ڈرتے تھے اگر یہاں موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ دینا مقصود تھا تو ضمیر واحد ہوتی نہ کی جمع۔ معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تذکرہ تو صرف مثال کے طور پر ہے یعنی جس طرح فرعون نے ایک مدت تک موسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھیوں پر ظلم کیا اور آخر کار موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ وفتح وظفر حاصل ہوئی اور فرعون وفرعونی سب ہلاک ہوئے۔ اسی طرح اہلبیت علیہم السلام کا اس امت کے فراعنہ کا سے خوف زدہ رہنا اور ظلم وستم برداشت کرنا ہے کہ آخر کار دنیا میں ان کو ان کے دشمنوں کے ساتھ واپس کریں گے تا کہ اہلِ بیت علیہم السلام اپنا انتقام لیں اوران کو قتل کر

https://www.shiabookspdf.com/

دیں۔ تحقیق حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعض خطبات میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ آپؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے لوگو سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے خدا سے بغاوت کی ہے وہ عناق آدم علیہ السلام کی بیٹی ہے خدا نے اس کی بیس انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں دو بڑے بڑے خنجر کی طرح ناخون تھے کہ جن سے وہ کاٹا کرتی تھی اور جب وہ بیٹھتی تھی تو ایک جریب زمین گھیر لیا کرتی تھی۔ جب وہ نافرمان اور کافر ہوگئی تو لوگوں پر ظلم وستم کرنے لگی کہ آخر خداوند عالم نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے ایک ہاتھی جیسا شیر، اونٹ جیسا بھیڑیا اور خچر جیسا گدھا پیدا کیا۔ تمام جانور شروع شروع میں اتنے ہی بڑے بڑے تھے آخر کار خدا نے ان قہار درندوں کو اس پر مسلط کر دیا۔ یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا گیا۔ بے شک خدا نے فرعون اور ہامان کو مار ڈالا۔ اس قرینہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد میں ان سے شکایت کی کہ انہوں نے حضرت کا حق غضب کیا۔ ان کی توبہ قابل قبول نہیں اور یہ لوگ برزخ میں قیامت تک عذاب میں ہیں اور آخر کار جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ مثال قائم آلِ محمدؐ سے کتنی ملتی جلتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پوشیدہ پیدا ہوئے اور فرعون واصحابِ فرعون سے ہمیشہ ڈرتے اور چھپتے پھرتے تھے۔ یہاں تک کہ پیدائش میں ظاہر ہوئے اسی طرح حضرت قائم ہیں کہ پیدائش کے وقت بھی خوف رہا اور پرورش کا زمانہ خوف میں رہا آخر ظہور کے وقت تک خوف ہے لیکن خدا جب ظاہر کرے گا تو موسیٰؑ کی طرح ان کو بھی غلبہ حاصل ہوگا۔

معانی الاخبار میں مفضل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کی طرف دیکھ کر رونے

لگےاور فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد ضعیف قرار دیئے جاؤ گے۔

مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یا حضرت اس سے کیا مراد ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا کہ تم میرے بعد امام بنائے جاؤ گے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً الخ پس خدا نے وعدہ کیا ہے کہ مظلوموں کو امام بنائیں گے اور اس آیت کا حکم ہم اہلِ بیتؑ پر قیامت تک جاری ہے کہ ہر زمانہ میں ہم میں سے امام ہوتا رہے گا۔

ابن ماہیار، شیخ طبرسی اور دوسرے حضرات نے بہت سی اسناد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم ہے اس خدا کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور گھاس کو اُگایا اور مخلوقات کو پیدا کیا۔ یقیناً یہ دنیا غداری کرے گی اور خاموشی کے بعد ہم پر مہربان ہوگی جس طرح وہ اونٹ ہو جو بدمزاج اور کٹکھنا ہو اور بعد میں اپنے بچوں پر مہربان ہوتا ہے اس کے بعد حضرت نے یہ آیت پڑھی۔ وَنُرِيْدُ اَن الخ

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ اس خدائے برحق کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے کہ نیکوکار ہم اہل بیتؑ ہیں اور ان کے شیعہ ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ اور ان کے شیعہ اور ہمارے دشمن اور ان کے پیروکار ایسے ہیں جیسے فرعون اور اس کے کارندے اور پیروکار تھے۔

فرات بن ابراہیم نے نور بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن پڑھو۔ میں نے قرآن کی تلاوت کی پس جب میں اس آیت

وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْن پر پہنچا تو حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا بس کافی ہے اور فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہے۔ مراد ہم اہلِ بیتؑ ہیں اور ہمارے شیعہ موسیٰؑ کے شیعوں کی طرح ہیں۔

علی ابن ابراہیم وغیرہ نے منہال بن عمرو سے روایت کی ہے۔ منہال نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت سید سجاد علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا صبح کس طرح کی تو آپؑ نے فرمایا کہ ہم اس طرح صبح کرتے ہیں کہ جس طرح بنی اسرائیل قوم فرعون میں صبح کرتے تھے کہ ہمارے بچوں کو ذبح کیا گیا اور ہماری عورتوں کو قیدی بنایا گیا۔ اس آیت کی تاویل میں کہ یہ شان اہلِ بیتؑ میں ہے بہت سی احادیث ہیں جو قائم آلِ محمدؐ سے ذکر میں بیان ہوں گی۔ انشاءاللہ اور ان تاویلات کی مطابقت آیت سے بالکل واضح اور روشن ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

حیات القلوب، جلد۳، مبحث امامت

دوسری آیت:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (سورۂ النساء، آیت ۷۵)

اے لوگو! کیا ہو گیا ہے تم کو کہ خدا کی راہ میں قتال نہیں کرتے ہو اور ان کمزور و مجبور مرد اور

عورتوں اور بچوں کو نجات دلانے کے لئے جو خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے خدا ہم کو اس ظالموں کی بستی سے باہر نکال اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ہمارا والی اور مددگار مقرر فرما۔

اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت ان مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جو مکہ میں اسلام لانے کی وجہ سے ظالم کافروں کے پنجۂ ظلم میں تھے اور مدینہ آنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔ خداوند عالم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا تا کہ ان مظلوم مسلمانوں کی نجات دلائی جاسکے جو کافروں کے ظلم وستم برداشت کر رہے تھے۔

ثقہ جلیل عیاشی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نزل ہوئی ہے کہ اس امت کے ظالموں نے آئمہ طاہرین کو ضعیف وکمزور کر دیا ہے اور کوئی یار و مددگار نہیں۔ لہٰذا حق تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہو کر ان کے ظالموں سے جہاد کریں اور یہ تاویل مناسب ہے اور اس تاویل کی بنا پر ممکن ہے کہ قریہ سے مراد مدینہ طیبہ ہو۔ اسی وجہ سے جناب امیر علیہ السلام نے وہاں سے کوفہ کو ہجرت کی اور اہل کوفہ نے آپ کی کوئی مدد نہیں کی یا یہ کہ یہ تاویل آیت کا باطن ہے جو ظاہر آیت کے مخالف نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: حیات القلوب، جلد ۳، مبحث امامت

تیسری آیت:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي

الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ نور، آیت ۵۵)

یعنی خدا نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اچھے اچھے کام کرتے ہیں بے شک خدا ان کو پچھلے والوں کی طرح روئے زمین کا خلیفہ مقرر کرے گا اور ان کے لئے اس دین کو جو ان کو پسند ہے تمکن عطا کرے گا۔ بے شک خدا ان کے خوف و ہراس کو امن واطمینان سے بدل دے گا اور وہ ایسے ہیں جو کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیتے۔ اب جو بھی اس کے بعد کفر اختیار کرے گا وہ فاسق ہے۔

محدث عظیم کلینیؒ وغیرہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے بسند معتبر روایت کی ہے کہ آیہ کریمہ ان اولی الامر کے لئے مخصوص ہے کہ جو بعد رسول ہیں۔ خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے کہ ان کو زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔ اپنے علم کی اشاعت اور اپنے دین کے حفاظت کے لئے جس طرح آدم کے وصیوں کو ان کا جانشین قرار دیا۔

ثقہ جلیل عیاشی وغیرہ نے حضرت سید سجاد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ یہ اطمینان کی بشارت ہمارے ہے کہ جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہے گا تو خدا اس دن کو طویل کر دے گا کہ میرے فرزندوں میں سے ایک فرزند جو میرا ہم نام ہوگا۔ لوگوں کا حاکم ہوگا اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

چوتھی آیت:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ o وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُo وَقَوْمُ اِبْرٰھِیْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ o وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ وَکُذِّبَ مُوْسٰی فَاَمْلَیْتُ لِلْکٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُھُمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ (سورہ الحج، آیت ۴۱ تا ۴۴)

یعنی اگر ہم ان لوگوں کو روئے زمین پر اختیار دے دیں تب بھی وہ نماز کو قائم کریں گے۔ زکواۃ دیں گے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔ تمام امور کی بازگشت بے شک خدا ہی کی طرف ہے اور اے رسول اگر یہ تم کو جھٹلائیں تو یہ ان کی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے اور ہر نبی کی قوم نے جیسے قوم نوح علیہ السلام و عاد علیہ السلام نے جو ہود علیہ السلام کی قوم تھی اور ثمود علیہ السلام جو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی نے قوم ابراہیم علیہ السلام نے، قوم لوط علیہ السلام نے اصحاب مدین نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا۔ پس ہم نے ان جھٹلانے والے کافروں کو مہلت دے رکھی ہے اور پھر ہم نے ایسا پکڑا کہ پھر وہ ہمارا انکار نہ کر سکے۔

ابن شہر آشوب ابن ماہیار اور فرات وغیرہ نے بہت سی اسناد کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے وہ ہم ہیں۔

ابن ماہیار نے بسند معتبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں ایک روز اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس مسجد میں تھا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور ان حضرت کے قریب کھڑا ہو گیا اور کہا اے فرزند رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میری سمجھ میں کتاب خدا کی اس آیت کا مطلب نہیں آیا۔ میں نے جابرؓ سے پوچھا تو اس نے آپ کا حوالہ دے کر کہا کہ امام سے پوچھو۔ یہ سن کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے۔ راوی نے کہا کہ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ نور، آیت ۵۵)

امام نے فرمایا کہ یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت فلاں حضرت فلاں اور ان کے ساتھ ایک جماعت جن کا حضرت نے نام لیا۔ یہ سب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ امر خلافت وامارت آپؐ کے بعد کس کے لئے ہے۔ خدا کی قسم اگر آپ کے اہلِ بیتؑ سے کوئی مرد ہوگا تو ہم کو اپنی جانوں کا خوف ہے اور اگر اہلِ بیت علیہم السلام کے سوا کوئی اور ہو تو شاید وہ ہمارے لئے نزدیک تر اور مہربان تر ہوگا۔ پس یہ گفتگو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ بخدا اگر خداوند عالم ان اہل بیتؑ کو روئے زمین پر متمکن کرے تو بے شک یہ نماز کو اس کے وقت پر قائم کریں گے اور زکوٰۃ کو

اس کے محل پر صرف کریں گے اور لوگوں کو اچھی باتوں کی تلقین کریں گے اور بری باتوں سے روکیں گے۔ بے شک خدا اس کی ناک ذلت و رسوائی کی مٹی پر رگڑے جو میرے اہلِ بیتؑ اور میرے فرزندوں سے دشمنی رکھے۔ پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ الخ

ابن ماہیار نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی آیت آلِ محمدؐ کے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ خداوند عالم ان کو زمین کے مشرق و مغرب کی حکومت عطا کرے گا اور دین حق کو ان کے ذریعہ ظاہر کرے گا اور ان کے اصحاب کے ذریعہ بدعتوں کو مٹائے گا جس طرح بیوقوفوں اور ظالموں نے حق کو مردہ بنا رکھا ہوگا اور امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ظلم کا نام و نشان نہ ہوگا اور وہ لوگوں کو نیکیوں کا حکم کریں گے اور برائیوں سے روکیں گے ہر امر کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

حیات القلوب، جلد۳، مبحث امامت

پانچویں آیت:

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ (سورہ القصص، آیت ۶۱)

کیا وہ شخص جس سے ہم نے بڑا اچھا وعدہ کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ وعدہ بھی پورا کیا جائے گا کیا وہ اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے کہ جس کو ہم نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں

مہلت دے رکھی ہے اور پھر وہ قیامت کے روز عذاب خدا میں ڈال دیا جائے گا اور اس کو دنیاوی لذتیں کچھ فائدہ نہ دے سکیں گی۔

ابن ماہیار نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت حمزہ علیہ السلام کی شان میں نزل ہوئی ہے۔

دیلمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ خدا نے جس سے وعدہ کیا ہے وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں کہ خدا نے ان کو اور ان کے دوستوں کو قیامت کے روز جنت کا وعدہ دیا ہے اور جن کو عذاب خدا میں ڈال دیا جائے گا وہ ان کے دشمن ہیں کہ جنہوں نے ان کا حق غضب کر کے دنیا میں ناحق بادشاہی حاصل کی۔ خدا نے ان کو چند روز مہلت دے دی تھی۔

https://www.shiabookspdf.com

ملاحظہ فرمائیں:

حیات القلوب، جلد۳، مبحث امامت

چھٹی آیت:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَق o (سورۂ حم السجدہ، آیت ۵۳)

یعنی ہم بہت جلد ان کو روئے زمین اور آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی علامتیں اور نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کو یقین ہو جائے گا کہ حق یہ ہے۔

ابن ماہیار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آفاق میں نشانی دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ دشمنانِ اہلِ بیتؑ پر زمین تنگ ہو جائے گی۔ حضرت قائم آلِ محمدؐ کے

زمانہ میں اور جانوں میں علامت دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ بعض ان دشمنوں میں سے حیوانات کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ قائم آلِ محمد علیہم السلام کا ظہور ہو گیا ہے اور حق ان کے ساتھ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

حیات القلوب، جلد ۳، مبحث امامت

خلیفہ کے لئے لازم ہے کہ مستخلف کی صفات رکھتا ہو

سرکار عالم کبیر عارف بصیر علامہ نبی بخش مشہدی قدس سرہ فرماتے ہیں:

خلیفہ اپنے مستخلف کی صفات کا حامل ہوتا ہے۔ اگر کسی کی خلافت کا دعویٰ کرے مگر اس میں مستخلف کی صفات نہیں تو وہ احمق ہے اور حق کو باطل کہہ رہا ہے اور باطل کو حق کہہ رہا ہے

https://www.sirat-e-mustaqeem.net/

ملاحظہ فرمائیں: قسطاس مستقیم، ص ۴۰، مطبوعہ ہند قدیم

فصل دوم

مقامات خلیفۃ اللہ

عارف بصیر علامہ کبیر آیت اللہ سید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ کے اعتقادات اور بیانات:

پہلا بیان:

فهو خليفته الله على خلقه مخلوق على صورته ، متصرف فى البلاده

مخلع بخلع اسماء و صفاته ، نافذ فی خزائین ملکه و ملکوته، منفوخ فیه الروح من الحضرة الالٰهیه

ملاحظہ فرمائیں: شرح دعائے سحر، ص ۱۰، طبع ایران

وہ مخلوق پر خلیفۃ اللہ ہے جسے خدا نے اپنی صورت صفاتیہ کمالیہ جلالیہ و جمالیہ پر خلق فرمایا جو متصرف فی الکائنات ہے خزائن الٰہیہ کا تقسیم کرنے والا (یعنی قاسم ارزاق ہے) اور احکام خدا کو نافذ کرنے والا ہے۔ (ارض وسماء کا نظام چلانے والا ولی فی التکوین ہے) جس میں خداوند عالم نے اپنی روح نفخ فرمائی ہے۔

دوسرا بیان:

المخلوق الاول ، وهو العقل الاول و النور، وهو بعینه نور نبینا صلی الله علیه وآله وسلم ، ولذا عبرعنه ببهاء الله ، لان البهاء بمعنی الحسن و الجمال و المخلوق الاول انما هو ظهور جمال الخ

ملاحظہ فرمائیں: شرح دعاء سحر، ص ۲۹، طبع ایران

مخلوق اول سے مراد عقل اول، نور اول ہے جو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے اسی نور اولی کو بھاء اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور بھاء زیبائی و جمال کے معنی میں بھی آتا ہے۔

تیسرا بیان

وهو مستجمع للصفات المتقابلته لحضرة المستخلف عنه

ملاحظہ فرمائیں: شرح دعائے سحر، ص ۴۵، طبع ایران

اور وہ حضرت باری تعالیٰ کا خلیفہ ہے جو اپنے مستخلف کا مستجمع صفات متقابلہ ہے۔

چوتھا بیان:

ان قلوب الاولیاء و السالکین مرآت تجلیات الخ وہ محل ظہور وقلوب اولیاء آئینہ تجلیات حق متعال اور محل ظہور خداوندی ہیں خداوند عالم نے فرمایا اے موسیٰ میں ارض وسماء میں نہیں سماتا مگر قلب مومن میں، قلوب اولیاء میں خداوند عالم جلال و جمال وصفات کاملہ سے تجلی فرماتا ہے یا باسم اعظم جامع تجلی فرماتا ہے اور یہ مقام حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوصیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مختص ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: شرع دعائے سحر، ص ۴۶، طبع ایران

پانچواں بیان:

https://www.shiabookspdf.com

والا نسان الکامل لکونہ کونا جامعاً مرآتاً تا ماً الجمیع الاسماء و الصفات الالھیتہ اتم الکلمات الالھیہ

ملاحظہ فرمائیں:

شرع دعائے سحر، ص ۱۱۲، طبع ایران

کامل ترین وہ اسم ہے جو جامع ہمہ کلمات اور ان کا مظہر انسان کامل ہے جو مستجمع جملہ صفات واسماء الٰہیہ ہے اور جمیع صفات الٰہیہ کا آئینہ ہے اور حق تعالیٰ کا مظہر ہے۔

چھٹا بیان:

وجود ربانی

انسان با ارتیاضات قلبیہ میتواند مظہر اسماء اللہ وآیت کبریٰ الٰہیہ شود و وجود او وجود ربانی و

متصرف اودست جمال وجلال الٰہی باشدہ درحدیث قریب بالمعنی است کہ ہمانا روح مومن اتصالش بخدا متعال شدیدتر است از اتصال شعاع شمس بان یا بنور آن۔

(ملاحظہ فرمائیں: پرواز در ملکوت، جلد۲، ص۱۲۱، طبع ایران)

انسان کامل اپنی ریاضیات کلیہ کی بدولت اس میں استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اسمائے الٰہیہ کا مظہر اور آیت کبریٰ بن جائے اور اس کا وجود، وجود ربانی بن کر مملکت خداوندی میں تصرف کرے اور اس کے ہاتھ دست جمال وجلال الٰہی ہو جائیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ مومنوں کی روح کا حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال اس قدر شدید تر ہے کہ وہ رتبہ جو شعاع کو آفتاب کے ساتھ اتصال سے حاصل ہے۔

☆ یہ کمال عبودیت کی بدولت انسان کامل ید عمالہ الٰہی بن جاتا ہے۔

https://www.sibtainkapoli.com/

☆ اس کا وجود وجود ربانی اور متصرف فی الکائنات ہوتا ہے۔

☆ کمال عبودیت کے باعث اسمائے الٰہیہ کا مظہر اور آیت الکبریٰ الٰہی ہوتا ہے۔

ازالہ اشتباہ

یہاں ہم اس شبہ کا ازالہ ضروری سمجھتے ہیں جو کہ بعض نام نہاد موحدین کی طرف سے وارد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہر انسان عبادت و ریاضت کی بدولت یہ مقام حاصل کر سکتا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کا مظہر بن جائے مگر یہ ان کا وہم باطل ہے۔ اس لئے کہ عبودیت مطلقہ کا مقام ذی الاحتشام سوائے اہل بیت اطہار علیہم السلام کے کسی کو بھی حاصل نہیں چنانچہ افقہ دوران قائد انقلاب اسلامی آیۃ اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ فرماتے ہیں،

و باید دانست عبودیت مطلقه از اعلی مراتب کمال و ارفع مقامات انسانیت است کے جز اکمل

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالا صالتہ و دیگر اولیای اکمل بالتبعیہ کسی دیگر ازان نصیبی نیست

ملاحظہ فرمائیں: پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۴۷، طبع ایران

یہ بھی جاننا چاہئے کہ عبدیت مطلقہ جو کہ انسانیت کاملہ کے اعلیٰ مراتب ارفع مقامات وکمالات سے ہے اس کو سوائے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے بھی حاصل نہیں کیا۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالاصالتہ پایا ہے اور اولیائے معصومین علیہم السلام نے باتبع پایا جاتا ہے اور دیگر اس مقام پر پہنچنے سے قاصر ہیں۔ کسی کو بھی یہ مقام نصیب نہیں ہوا۔

ساتواں بیان:

اللھم صلی علیٰ محمد و آلہٖ مظاھر جمالك و جلالك و خزائن اسرار کتابك الذی تجلی فیہ الاحدیہ تجمیع اسمائك

https://www.shiabookspdf.com/

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پر جو مظہر ہیں تیرے جمال وجلال کے اور خزانے ہیں تیری اس کتاب کے اسرار کے جس میں احدیت جلوہ گر ہے تیرے تمام اسماء کے ساتھ (ملاحظہ فرمائیں: صحیفہ انقلاب، حضرت امام خمینی کا سیاسی الٰہی وصیت نامہ، ص ۲۶ ناشر تحریک نفاظ فقہ جعفریہ ۲، دیوسماج روڈ لاہور)

ظہور خدا در آئینہ خلفاء

سرکار آیت اللہ خمینی طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہیں:

محجوب عن قلوب الاولیاء و بظھور سناۂ یظھر فی مرائی الخلفاء

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الھدایہ، ص ۱۷، مطبوعہ تہران

وہ ذات الٰہی جو کہ قلوب اولیاء میں پنہاں ہے اور آئینہ وجود خلفاء میں بانعکاس نور ظاہر ہے

افادہ:

سرکار کے فرمان حق ترجمان سے بعبارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے آئینہ وجود خلفاء سے ظہور فرمایا۔ اگر عرفاء کاملین میں کوئی یہ فرمادے کہ خداوند تعالیٰ نے پیراہن علی مرتضیٰؑ میں جلوہ فرمایا تو یہ تو کفر نہیں اگر کفر ہوتا تو آیت اللہ خمینی ہرگز یہ نہ فرماتے کہ خداوند تعالیٰ قلوب اولیاء میں پنہاں ہے اور ظہور آئینہ وجود خلفاء سے ہوا ہے۔

ھا علی بشر کیف بشر

ربہ فیہ تجلی و ظھر

https://www.freebookspdf.com/

اسماء وصفات الٰہیہ کا لباس

سرکار آیت اللہ خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وقالت العرفاء الکاملون ان الذات الاحد یتہ تجلی با فیض الاقدس ای الخلیفۃ الکبریٰ فی الحضرۃ الواحدیتہ و ظھر کسوۃ الصفات و الاسماء و لیس بین الظاھرو المظھر اختلاف الابالا عتبار

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الھدایہ، ص ۴۸، مطبوعہ ایران

خلیفہ تمام آئینہ ہائے اسماء میں ظہور رکھتا ہے یعنی تمام اسمائے الٰہیہ کا مظہر ہے اور اس کا ظہور ان تمام آئینوں میں منعکس ہے جس قدر کہ آئینہ اس کو قبول کرے اور استعداد رکھے اور ان میں اس طرح جاری اور سرایت کرتا ہے جس طرح نفس اپنے قوی میں سرآیت کرتا ہے اور جس طرح حقیقت لابشرط حقیقت مخلوطہ کے ساتھ تعین ہوتی ہے۔

خلیفۃ اللہ صفات خداوندی سے متصف ہے

سرکار آیت اللہ خمینی رضوان اللہ علیہ کے ارشادات:

پہلا ارشاد:

اعلم ان الانسان الکامل هو مثل الله الاعلیٰ و آیته الکبریٰ و کتابه المستبین و النباء العظیم وهو مخلوق علی صورته و منشاة بیدی قدرة خلیفته الله علی خلیفته و مفتاح باب معرفته من عرفه عرف الله وهو بکل صفته من صفاته و تجل من تجلیات

ملاحظہ فرمائیں: شرح دعائے سحر ص ۹۱، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

جان لو انسان کامل مثلِ اعلیٰ الٰہی اور آیۃ الکبریٰ اور کتاب وجودی و نباء عظیم ہے یہ وہ ہستی ہے جسے خدا نے اپنی صورت پر خلق فرمایا (یعنی اپنی صفات جلالیہ و جمالیہ و کمالیہ کا مظہر بنایا) اور خود بنفسھا اس کی آفرینش فرمائی۔ یہ مخلوق پر خدا کا خلیفہ ہے۔ باب معرفت الٰہی کی کلید ہے جس نے اس کی معرفت کی اس نے خدا کی معرفت کی اور یہ خلیفۃ اللہ حق تعالیٰ کی تمام صفات سے متصف ہے اور تجلیات الٰہی کا آئینہ ہے۔

دوسرا ارشاد:

هذا الخلافته هی الخلافته فی الظهور والافاضته و التعین بالآسماء و الاتصاف بالصفات من الجمال الجلال لا ستهلاك التعینات الصفاتیه والاسمائیه فی الحضرة المستخلف عنه

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الہدایہ، ص ۳۱، مطبوعہ ایران

یہ خلافت وہ خلافت ہے جو ظہور وفیض رسانی تعین بالاسماء اور صفات وجلال سے متصف ہونے سے عبارت ہے کیونکہ تمام تعینات صفاتیہ واسمائیہ حضرت خلیفہ ساز میں مستھلک ہیں۔

تیسرا ارشاد:

خلافت الٰہیہ روح خلافت محمدیہؐ اور اس کی سرپرست اور اس کے لئے بمنزلہ اصل وسرآغاز ہے انہی سے تمام عوالم میں اصل خلافت کا آغاز ہوا اور خلیفہ وہ ذات ہے جس کی طرف استخلاف ہوا اور یہ خلافت حضرت اسم اللہ میں تمام ظہور کے ساتھ نمایاں ہوئی جو کہ حقیقت مطلقہ محمدیہؐ کے لئے رب اور حقائق کلیہ الٰہیہ اس کا ظہور ہے۔ بلکہ حضرت اسم اللہ میں جو کچھ ہے ظاہر ومظہر ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں۔

https://www.maktabah.org

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الہدائیہ، ص ۵۲، مطبوعہ ایران

الھم صلی علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

باب نہم

https://www.shiabookspdf.com/

باب نہم

علت موجودات اور حقائق تکوینیہ

حضرت قرآن ناطق امام جعفر صادق کا فرمان حق بنیان:

نحن النهج القويم و الصراط مستقيم و نحن علة الوجود و حجة المعبود

ملاحظہ فرمائیں:

صحیفۃ الابرار، ج ۱، ص ۲۵۰، مطبوعہ کویت چاپ نو

مشارق انوار الیقین، ص ۵۰، مطبوعہ بیروت کویت

https://www.shiabookspdf.com/

الکتاب المبین، ج ۱، ص ۲۳۵، مطبوعہ ایران

طوالع الانوار، جلد ۱، ص ۱۴۱، سطر ۱، مطبوعہ بیروت، طبع قدیم

ہم نہج قویم اور صراط المستقیم اور ہم ہی علتِ موجودات اور حجۃ اللہ ہیں مخلوق پر۔ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام چونکہ علت العلل اور سبب الاسباب ہیں لہٰذا خلق، رزق، احیاء و اماتت جمیع امور تکوینیہ انہی کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں۔

سرکار محدث جلیل علامہ السید محمد مہدی موسوی اعلیٰ اللہ مقامہ کا بیان:

ان عليا سبب ايجاد و الموجود او سبب ايصال نعمة الوجود الى كل موجود الخ

ملاحظہ فرمائیں:

طوالع الانوار، ص ۶۹، مطبوعہ ایران

بالتحقیق حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام موجودات کی ایجاد کا سبب ہیں اورنعمات الٰہی وفیوضات ربانی انہی کے ذریعہ موجودات عالم کوپہنچ رہے ہیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام ارشادفرماتے ہیں:

بکم فتح اللّٰہ و بکم یختم و بکم ینزل الغیث و بکم یمسك السماء ان تقع علی الارض الا باذنه و بکم ینفس الهم و یکشف الضر (زیارت جامعہ کبیرہ)

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الجنان، ص ۵۲۴۸ تا ۵۴۹، مطبوعہ بیروت، لبنان

اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ ہی سے خداوند عالم نے عالم ایجاد کا افتتاح وابتداء کی ہے اور آپ ہی سے اس کا اختتام کرے گا۔ آپ ہی کے ذریعہ سے خدا بارش برساتا ہے۔ آپ ہی کے ذریعہ سے آسمان گرنے سے سنبھلا ہوا ہے اور آپ کے ہی ذریعہ سے غم وھم عباد کو دور کرتا ہے اور تکالیف کو رفع فرمایا۔

ان نفوس قدسیہ کو خدا نے اپنے علم سے اصطفٰی فرمایا ہے اور اپنے اسرار غیب الغیوب کے لئے منتخب فرمایا ہے اور عوالم امکانیہ میں عین اللّٰہ الناظرہ ید اللّٰہ الباسطه ہیں۔

تکوین کائنات ایک نظر میں

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ارشادفرماتے ہیں:

فهوا تبارك و تعالیٰ اجل و اعظم من ان یتوفی ذلك بنفسه و فعل رسله و ملائکته فعله لا نهم بأمر ه یعملون

ملاحظہ فرمائیں: احتجاج طبرسی، ج ۲، ص ۲۶۷، مطبوعہ نجف اشرف

خداوند عالم کی ذات اجل ارفع ہے۔اس لئے کہ وہ کام بذات خود انجام دے بلکہ اس کے فرستادہ اور ملائکہ کا فعل درحقیقت خدا کا ہی فعل ہے کیونکہ یہ اسی کے امر کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ابی اللہ ان یجری الاشیاء الا با سباب

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی، ج ۱، ص ۳۴۱

خداوند عالم بغیر واسطہ واسباب کے کسی شے کا اجراء نہیں فرماتا یعنی جب بھی اجراء وانفاذ کرتا ہے اسباب سے۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

https://www.blurbooks.com/

نحن السبب بینکم و بین اللہ عزو جل

ملاحظہ فرمائیں:

امالی الشیخ الطّوسی، ج ۱، ص ۲۵۷، س ۵، مطبوعہ قم ایران

حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم سبب ہیں۔تمہارے اور اللہ کے درمیان نیز زیارت مطلقہ میں حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

ارادۃ الرب فی مقادیر امورہ تھبط الیکم و تصدر من بیوتکم

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ کو امور مقدرہ کے متعلق اہل بیتؑ کی طرف نازل فرمایا ہے اور پھر وہ ان کے گھر سے صادر ہوتا ہے۔حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام چونکہ ارادہ الٰہیہ کے مظہر اور مشیت ربانیہ کے محل ہیں اور خداوند عالم بلا واسطہ امر جاری نہیں کرتا لہٰذا تکوین

کائنات کے متعلق خداوند عالم کا امور مقدرہ کا ارادہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام پر وارد ہوتا ہے اور یہ نفوس قدسیہ ارادہ خداوندی کا اجراء ونفاذ فرماتے ہیں اور ملائکہ کی ڈیوٹیاں مقرر فرماتے ہیں۔ رحم مادر میں نطفے کا انعقاد، شکم مادر میں بچے کی تصویر کشی، تقسیم ارزاق، اجال وموت جملہ امور کائنات فرشتے سرانجام دیتے ہیں۔ مگر وہ سب حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کے امر کے پابند ہیں اور ان ذوات قدسیہ کی اجازت کے بغیر حرکت تک نہیں کرتے۔ جب یہ نفوس قدسیہ حکم فرماتے ہیں تب فرشتے کام سرانجام دیتے ہیں۔

حاکم ملائکہ

سرکار سید المحدثین رئیس المتکلمین علامہ السید اسماعیل بن احمد نوری طبرسی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

https://www.shiabooks.pdf.com/

ہیچ ملکی عملی نمی نماید وحرکتی نمی نماید وتصرفی نمیکنند مگر باذن ایشان

ملاحظہ فرمائیں:

کفایۃ الموحدین فی عقائد الدین، ج ۱، ص ۲۴۹، سطر ۲۰، مطبوعہ ایران

کوئی فرشتہ حرکت نہیں کرتا اور تصرف نہیں کرتا مگر ان کے اذن سے ملائکہ کی حرکت وسکون حکم ائمہؑ سے ہے اور ان کے حکم کے بغیر وہ حرکت نہیں کرتے۔ اس لئے ولی فی تکوین معصومؑ فرماتے ہیں۔

انا فطرت العالمین

انا داحی الارضین انا سماك السموات

انا اخلق انا ارزق بامر ربی

تخلیقیہ کی قدرت و طاقت کا صریح الفاظ میں ذکر ہے کہ ہمارا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہی اللہ ہے جو لاشے سے شے کو خلق فرماتا ہے۔

ہم خدائے رحمٰن کی صنعت ہیں۔ کیونکہ ہم مخلوق اول ہیں اور اس کے بعد جب ہم وجود میں آئے تو پھر ہمارے حکم سے کائنات وجود ظاہر ہوا۔ چونکہ یہ امناء الرحمٰن ہیں لہٰذا امناء اللہ کا فعل خدا کا ہی فعل ہے اور یہ ذوات مقدسہ اسی کے اذن امر سے تصرف فرماتے ہیں۔

حضرت ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے اس ارشاد حق بنیاد کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں وہ لوگ جو حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو بارہواں امام، ہادی و رہبر مانتے ہیں ان کے لئے یہ فرمان حرز ایمان ہے اور جو اس فرمان کے ہوتے ہوئے ان ذوات مقدسہ کی خلافت الٰہیہ مطلقہ کلیہ اور ولایت تکوینیہ کا انکار کرتے ہیں حقیقت میں ان کا مذہب اہلبیتؑ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ کسی اور ہی مذہب کے پیروکار ہیں۔

جعفری باش گر خدا خواہی
وگرنہ ہر طریق گمراہی

چونکہ ہم حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی خلافت کلیہ الٰہیہ کا اثبات پیش کر رہے ہیں لہٰذا ہم ولایت مطلقہ کلیہ سے متعلق حضرت سید الموحدین سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ایک حدیث درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جس سے جمیع امور تکوینیہ کا بدست آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سرانجام پانا واضع ہوتا ہے۔

قاسم ارزاق

امور تکوینیہ اور صاحب ولایت مطلقہ کلیہ

حدیث اول: سرکار مفضل بن عمر، جابر بن یزید جعفی، ابی خالد کابلی رضی اللہ عنھم اجمعین روایت کرتے ہیں کہ حضرت الامام علی بن الحسین زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ (سورۃ الحجرات، آیت ۱۶) اور یقیناً ہم نے آسمان میں برج مقرر کئے اور دیکھنے والوں کو اس کی زینت دی جس کی تفسیر پوچھی گئی تو مولا نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صحابی جناب قنبر رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے کاشانہ ولایت پر حاضر ہوئے اور حضرت امیر علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ تو مولا علیہ السلام کی کنیز فضہ علیہا السلام باہر آئیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

قال قنبر فقلت لها این علی بن ابی طالب علیه الصلواة والسلام و کانت جاریة فقالت فی البروج

جناب قنبر علیہ السلام نے پوچھا کہ مولا امیر المومنین صلوات اللہ علیہم کہاں ہیں؟ کنیز (فضہؑ) نے بتایا کہ مولا علیہ السلام بروج میں تشریف لے گئے ہیں۔ قنبر نے کہا مولا علیہ السلام اور بروج؟ یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ مجھے تو اس کا کچھ پتہ نہیں پھر فضہ سے پوچھا:

ما یصنع فی البروج (مولا بروج میں کیا کرتے ہیں؟)

قالت هوفی البروج الاعلی یقسم الا رزاق یعین الاجال ویخلق الخلق و یمیت و یحیی و یعز و یذل

فضہ علیہا السلام نے بتایا کہ مولا علیہ الصلوت والسلام بروج اعلیٰ میں رزق تقسیم کرتے ہیں۔ مدت عمر معین کرتے ہیں، پیدا کرتے ہیں مارتے ہیں (خلق کرتے ہیں موت دیتے ہیں) زندہ کرتے ہیں عزت دیتے ہیں اور ذلت دیتے ہیں۔

قال قنبر فقلت و اللہ لا خبرن مولای امیر المومنین بما سمعت من هذا الکافره

فضہؑ کی باتیں سن کر قنبرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم جو کچھ ابھی میں نے اس کافرہ سے سنا ہے میں اسے ضرور امیر المومنین علیہ السلام کے گوش گزار کروں گا۔ قنبرؓ کہتے ہیں ابھی ہم میں گفتگو ہو رہی تھی اذا طلع امیر المومنین علیه السلام کہ اچانک مولا امیر المومنین علیہ السلام وہاں ظاہر ہوئے اور فرمایا قنبرؓ تیرے اور فضہ کے درمیان ابھی کیا گفتگو ہو رہی تھی؟ اذا طلع امیر المومنین علیه السلام قنبرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کی مولا فضہ نے یہ بات کی ہے جس سے میں حیران ہوں مولا علیہ السلام نے فرمایا میرے قریب آؤ قنبرؓ کہتے ہیں میں نے تعمیل حکم کی مولا علیہ السلام کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور میری آنکھوں پر دست مبارک پھیرا۔

فاذالسموات وما فیهن بین یدی امیر المومنین علیه السلام کانها فلکة او جوزه یلعب بها کیف ماشاء

میں نے دیکھا کہ آسمان اور جو کچھ اس میں ہے مولا امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے یوں لگ رہے تھے جیسے چرخہ یا اخروٹ جیسے چاہتے ہیں پلٹتے ہیں۔ قنبرؓ نے کہا کہ میں نے بہت سے لوگ دیکھے جن میں سے کوئی آ رہے تھے کوئی جا رہے تھے اور کچھ اپنے کاموں

میں مشغول تھے یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مولا یہ سب مخلوق خدا نے خلق کی ہے تو آپؑ نے فرمایا اے قنبرؓ میں نے عرض کی مولا حکم فرمائیں۔

لاولنا وهذه يجرى لاخرنا نحن خلقنا هم و خلقنا ما فيهما وما بينهما وما تحتهما ثم مسح يده العليا على عينى فغاب عنى جميع ما كنت اراه حتى لم ارمنه شياؤ عدت على الى ما كنت عليه من وائتى ابصر

فرمایا اے قنبرؓ ارض وسماء میں جو کچھ ہے اسے یا اس کے مابین ہے یا اس کے تحت ہے سب ہم نے خلق کیا ہے اور سلسلہ ہمارے اول سے لے کر آخر تک جاری وساری رہے گا پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو میری آنکھوں پر پھیرا چنانچہ سب کچھ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۸۱، مطبوعہ کویت

صحیفۃ الابرار، جلد ۳، ص ۲۳۹ تا ۲۴۱، مطبوعہ بیروت

احقاق الحق، ص ۳۹۵، مطبوعہ کویت

المبین، ج ۱، ص ۳۴۱، حاشیہ، مطبوعہ ایران

مواعظ، ج ۱، ص ۳۶۱، مطبوعہ ایران

نورالانوار، ص ۲۵۴، مطبوعہ ایران

کنزالخفی، ص ۲۲۶/۲۲۷، مطبوعہ بیروت

عارف کامل قاضی سعید کی توثیق

صدر العلماء المحققین علامہ سید محمد باقر موسوی خوانساری قدس سرہ اپنی شہرہ آفاق کتاب میں فرماتے ہیں:

المولیٰ الفاضل الحکیم العارف المتشرع الادیب الکامل المحقق الصمدانی (قاضی سعید قمی)

ملاحظہ فرمائیں:

روضات الجنات، جلد۴، ص۹، مطبوعہ ایران

آیت اللہ سید روح اللہ موسوی خمینی قدس سرہ نے اپنی کتاب میں قاضی سعید قمی طاب ثراہ کو بہت بلند القابات اور عالی شان الفاظ سے یاد فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں۔ الشیخ العارف الکامل قاضی سعید الشریف القمی

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الہدایہ، ص۳۸، سطر۲۲، مطبوعہ ایران

اس حدیث کو سرکار صدر العلماء والمحدثین علامہ قاضی سعید قمی طاب ثراہ نے شرح بساط کبیر، ص۱۶۸ مطبوعہ ایران میں درج فرمایا۔

توضیح المرام

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

نحن خلقنا هم ورزقنا هم ما فيهما وما بينهما وما تحتهما

ہم نے ہی زمین وآسمان اوران کے اندر رہنے والی اوران کے درمیان رہنے والی اوران

کے نیچے بسنے والی مخلوق کو خلق کیا ہے۔

جناب فضہ علیہا السلام نے فرمایا:

هو فی البروج الاعلیٰ یقسم الارزاق و یعین الاجال و یخلق الخلق و یمیت و یحیی و یعز و یذل

کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بروج اعلیٰ میں تقسیم ارزاق کرتے ہیں، مدت عمر معین کرتے ہیں، پیدا کرتے ہیں، مارتے اور زندہ کرتے ہیں، عزت وذلت دیتے ہیں۔

(یہ وہ حقائق ہیں جن کی تاب نہ لاتے ہوئے مقصرین ہمارے ذاکرین عظام وخطباء کرام اور مومنین مستبصرین وعلمائے عارفین پر غلو وتفویض کا الزام لگاتے ہیں کہ ان امور کا تعلق تو امور تکوینیہ سے ہے۔ لہٰذا یہ ذوات مقدسہ سے صادر نہیں ہو سکتے درحقیقت یہ اخبار وآثار سے جہالت برتنے کا نتیجہ ہے ورنہ احادیث آئمہ اطہار علیہم السلام میں تدبیر عوالم کا بکثرت ذکر موجود ہے۔ حضرات اہلبیت علیہم السلام کو ولایت تکوینی حاصل ہے۔)

https://www.shiabookspdf.com/

حدیث دوم:

قاسم ارزاق مخلوقات

سرکار شیخ الفقہا آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندی طیب اللہ روحہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ جناب قنبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ السلام کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوئے اور مولاؑ کے متعلق دریافت کیا۔ بیت اشرف سے جناب فضہ رضی اللہ عنہا برآمد ہوئی اور سوال کے جواب میں فرمایا:

عرج الیٰ السماء ذات البروج لیقسم ارزاق الخلائق و العباد

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام بروج اعلیٰ میں تشریف فرما ہیں جہاں وہ جمیع مخلوقات کے اور تمام لوگوں کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔

جناب قنبرؓ کو یہ بات بہت گراں گزری حتیٰ کہ وہ مدینہ سے باہر آ گئے دیکھا تو مولا کائنات اپنے باغ میں رونق افروز ہیں انہوں نے سارا واقعہ مولاؑ کی خدمت میں بیان کیا اور جناب فضہؓ کی شکایت لگائی۔

فقال مه یا قنبر لم تو من بولایتنا حق الایمان

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جلال میں آ کر ارشاد فرمایا: خبردار قنبر! فضہؓ پر الزام نہ لگا کیا تم ہماری ولایت پر ایسا ایمان نہیں رکھتے جیسا کہ ایمان رکھنے کا حق ہے

پھر آپ نے اپنا دست کبریائی قنبرؓ کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا کیا دیکھتے ہو؟

https://www.shiabookspdf.com/

فقال رایت السموات الارض کجوزه فی ید المولیٰ

قنبر نے عرض کیا کہ ارضین وسماوات کو میں نے اپنے مولا کریم کے دست ملکوتی پر ایسے دیکھا جیسے اخروٹ کا چھلکا ہتھیلی پر پڑا ہو ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار المواھب، جز سوم، ص ۱۲۰، مطبوعہ ایران

توثیق:

سرکار آیت اللہ علی اکبر نہاوندی اعلیٰ اللہ مقامہ کی عظمت و شان عیاں را چہ بیان کی مصداق ہے۔ عالم بزرگوار سرکار بزرگ تہرانی طاب ثراہ نے اپنی کتابوں میں ان کی توثیق فرمائی ہے۔

سرکار آغا بزرگ تہرانی قدس سرہ آپ نے آپ کے حالات اور توثیق اور ایک جلیل القدر

اساتذہ آیت اللہ سید محمد کاظم یزدیؒ آیت اللہ شیخ کاظم الخراسانی آیت اللہ شیخ محمد طہٰ نجف اعلی اللہ مقامہ کا ذکر فرمایا ہے۔ھوالشیخ المولیٰ علی اکبر بن الشیخ حسین نھاوندی الخراسانی عالم محدث وفقیہ ورع

ملاحظہ فرمائیں: نقباء البشر فی القرن الرابع عشر، جلد۴، ص۱۵۹۹، مطبوعہ مشہد مقدس

نکات اعتقادی

﴿ روایت کے الفاظ ہیں کہ لیقسم ارزاق الخلائق و العباد لیقسم مضارع ہے جو کہ ماضی حال، اور استقبال تینوں زمانوں کو محیط ہے۔ یعنی ماضی میں بھی یہی ذوات قدسیہ قاسم رزق تھے اب بھی ہیں اور آئندہ بھی یہی رزق تقسیم فرماتے رہیں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

﴿ ان کی ولایت پر ایمان تب ہی مکمل ہوگا جب ان کو ولی فی تکوین تسلیم کیا جائے۔

﴿ اگر کوئی ان نفوس قدسیہ کی ولایت تکوینی مثلاً قاسم رزق کا انکاری ہے تو ایمان مکمل نہیں اور اس پر امام برحق ناراض ہیں۔

حدیث سوم:

اللھم ھذا منك و من محمد رسولك

ثقہ جلیل ابن بکیرؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کے دستر خوان مبارک پر کھانا کھایا۔ جب کھانا کھا چکے تو ہم نے کہا الحمد للہ مگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اللھم ھذا منك و من محمد رسولك اللھم لك الحمد صلی اللہ محمد و آلِ محمد

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی، ج۶، ص۲۹۶، ح۲۲

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے

فخر الفقہاء المحدثین العابدین طباطبائیؒ ارشاد فرماتے ہیں:

این روایت دلالت دارکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقسم ارزاق است

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاسم ارزاق ہیں اور یہ دلالت کرتی ہے کہ صلوٰۃ شکر منعم بالواسطہ ہے جیسا کہ فرمایا: لم شکر المخلوق لم شکر الخالق

ملاحظہ فرمائیں: ولایت المتقین، ص ۱۷۹، مطبوعہ ایران

باب اللہ کی گدائی

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار آیت اللہ آقائی سید زین العابدین طباطبائی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

حضرات طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باب اللہ اور ارض وسماء میں خزائن الٰہیہ کے خازن ہیں ان کی یعنی باب اللہ کی گدائی شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: ولایت المتقین، ص ۱۶۸، مطبوعہ قم مقدسہ

حدیث چہارم:

دست خدا کا رزق تقسیم کرنا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

حضرت علی علیہ السلام دست خدا ہیں اور ان کے ہاتھ سے لوگوں کے رزق تقسیم ہوتے ہیں۔ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر ایک شخص پر یہ بات گراں گذری اور

وہ اس کا انکار کرتا تھا..... مگر ایک دن اس نے خود دیکھا اور پھر تسلیم کیے بنا چارہ نہ رہا۔
ایک دن صبح سویرے مسجد میں انہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے دست مبارک کو آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر نیچے کر کے اسے چاروں طرف گردش دی۔ معترض نے کہا آپ نے یہ کیا کیا۔ فرمودند ارزاق اھل عالم را تقسیم کردم فرمایا میں نے اہل عالم کے رزق تقسیم کئے ہیں۔ یہ بات انہیں بڑی مشکل معلوم ہوئی اور طبیعت پر گراں گزری یہ وہاں سے گھر آئے اور دو چونٹیاں پکڑیں انہیں شیشی میں بند کر دیا مضبوط ڈھکنا لگایا اور رکھ دیا۔ دوسرے دن اس شیشی کو (جس میں چونٹیاں بند تھیں) بغل میں دبایا اور مسجد میں آ گئے وہاں حسب سابق حضرت امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے ہاتھ کو حرکت دی جب حضرت اپنے ہاتھ کو حرکت دے چکے تو اب انہوں نے کہا آپ نے کیا کیا؟

https://www.shiabookspdf.com/

فرمودند ارزاق اھل عالم را تقسیم کردم ''حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے اہل عالم کے رزق تقسیم کئے ہیں۔'' اب ان کی نیت یہ تھی کہ جب کہیں گے میں نے رزق تقسیم کیا تو میں شیشی نکال کر کہوں گا کہ یہ ان چونٹیوں کو تو نہیں ملا۔
قبل اس کے وہ اعتراض کرتے کہ اچانک (دل کے بھید جاننے والے) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ چونٹیاں جو شیشی میں بند کر کے آپ نے بغل میں دبا رکھی ہیں ان کو بھی میں نے رزق دیا ہے تو یہ حیران ہوئے باہر آ گئے شیشی باہر نکالی دیکھا تو سفید رنگ کا دانہ پڑا ہے۔ جسے چونٹیاں کھا رہی ہیں۔
ملاحظہ فرمائیں: مواعظ، ج ۱، ص ۳۹۶، مطبوعہ ایران

شواہدالولایت، ص۵۳، مطبوعہ اسلام آباد

حدیث پنجم:

آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد:

غدیر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے گھر پر کچھ خواص کو طلب کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جسے بیعت الدار کہتے ہیں۔ بہت طویل خطبہ جو عوام الناس کے عقول سے بلند تر ہے ہم صرف ایک جملہ بطور تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

الاان علیا حافظکم فارغبوا الیه الا ان علیا رازقکم فاسالوه

آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے محافظ علی علیہ السلام ہیں ان کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور آگاہ ہو جاؤ کہ رزق دینے والا علیؑ ہے ان سے سوال کرو۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: منہج العلم والبیان ونزھتہ السمع والعیان، ص۱۴، مطبوعہ لبنان

حدیث ششم

حضرت امام عالی مقام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناطق فیصلہ:

ابوحمزہ ثمالیؒ فرماتے ہیں کہ:

میں صبح کے وقت حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا اتنے میں سامنے دیوار پر بیٹھی ہوئی کچھ چڑیاں چہچہانے لگیں آپ نے فرمایا اے ابوحمزہ تجھے پتہ ہے کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔

میں نے عرض کیا مولا مجھے پتہ نہیں آپ ارشاد فرمائیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا یہ تقسیم

رزق کا وقت ہے یہ اپنے رزق کا سوال کر رہی ہیں۔

''ان اللّٰہ یقسم فی ذالك ارزاق العباد و علی ایدینا یجریها'' اللہ اس وقت بندگان کے رزق تقسیم فرماتا ہے اور مخلوقات کے رزق ہمارے ہاتھ سے تقسیم ہوتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، ص ۳۴۳، مطبوعہ ایران

حدیث ہفتم

قاسم ارزاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شب ام المومنین کے حجرہ میں بستر خواب میں محو استراحت تھے کچھ دیر بعد جناب ام المومنین کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر تشریف نہیں رکھتے وہ بے چین ہو کر حجرہ مبارک سے باہر آئیں، آپ صحن خانہ میں بھی نہیں تھے ان کے کانوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدا آئی، اب جو نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ کی چھت پر ہیں، بی بی بھی چھت پر آئیں تو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُعا مانگ رہے ہیں اور امیر المومنین علی علیہ السلام کا واسطہ دے کر دُعا کر رہے ہیں بی بی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رحمت عالم ہیں مگر دُعا میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا واسطہ کیوں دے رہے ہیں یہ سن کر سرور دو عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے بھائی علی علیہ السلام کی قدر و منزلت پروردگار کے نزدیک بہت بلند ہے، اگر مقام امیر کائنات علی علیہ السلام دیکھا چاہتی ہو تو میری انگلیوں میں دیکھو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو ام المومنین نے دیکھا کہ ارض و سماء کے درمیان حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام موجود ہیں، اپنے دست راست کو کبھی دائیں گھماتے ہیں، کبھی بائیں، کبھی شمال کی طرف کبھی جنوب کی طرف حرکت دیتے ہیں، بی بی ام المومنین نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ چہ کاری کند، یہ علی علیہ السلام کیا کر رہے ہیں، فرمود رزق خلاق را تقسیم می کند یہ تمام مخلوقات ارضی و سماوی خواہ عرشی ہوں یا فرشی تمام اطراف و اکناف عالم کا رزق تقسیم کر رہے ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں: رسالہ وصف امام، صفحہ ۳ مطبوعہ ایران)

معنی ولایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

فالو لایة هیی حفظ ثغور و تدبیر امور

ملاحظہ فرمائیں مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۱۵، مطبوعہ بیروت

بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۰، مطبوعہ بیروت

طوالع الانوار، جلد اول، صفحہ ۱۳۵، مطبوعہ بیروت، طبع جدید

پس امام کی ولایت حفظ ثغور اور تدبیر امور ہے ولایت عبارت ہے تدبیر امور کائنات سے لہٰذا صاحب ولایت مطلقہ الٰہیہ مدبر الامور ہوگا۔

https://www.shiabooks.pdf.com/

والو لی هو المتولی الامور العالم و المتصرف منه

ولی کے معنی مدبر امور عالم اور متصرف فی العوالم کے ہیں۔

ولایت مطلقہ تصرف کلی

سرکار آیت اللہ سید روح اللہ موسوی خمینی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

معنیٰ ولایت عبارت است از تصرف تام در همه مراتب غیب و شهود همه گونه که نفس انسانی در اجزائے بدنش تصرف می کند

ملاحظہ فرمائیں: مصباح الہدایہ، ص ۱۱۱، مطبوعہ ایران

ولایت کا معنی یہ ہے کہ تمام مراتب غیب و شہود میں ولی کامل ایسے تصرف فرما رہا ہے جیسے انسانی جسم میں اس کا نفس تصرف کرتا ہے جیسا کہ نفس کا جسم کا انتظام و انصرام کرتا ہے اسی

طرح کائنات کا نظام ولی مطلق چلا رہا ہے۔

چونکہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام ولایت مطلقہ کلیہ کے مالک ہیں لہٰذا یہ جمیع عوالم میں متصرف اور مدبر الامور ہیں اب خواہ عالم انوار ہو یا عالم ارواح، عالم عقول ہو یا عالم نفوس، عالم طبایع ہو یا عالم مواد جسمیہ عالم امثال، عالم ناسوت ہو یا عالم لاھوت جمیع عوالم کے مدبر الامور یہی ذوات مقدسہ ہیں۔

ید بر الامر من السماء الی الارض تحت الثریٰ سے عرش اعظم تک پوری کائنات کا نظام باذن اللہ انہی کے اختیار میں ہے۔

رزاق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان

مامور امر کن فکان اللہ مولانا علیؑ

https://www.shiabookspdf.com/

صادر اول

سرکار آیت اللہ سید زین العابدین طباطبائی فرماتے ہیں:

صادر اول یعنی اول مخلوقات نور الانوار سب متصل خدا اور واسطہ نافذہ ہے ہر ایک فیض جو مخلوقات ارضی وسماوی کو اس صادر اول سے مل رہا ہے خواہ اس مخلوق کا وجود ہو یعنی وجود مخلوق بھی صادر اول نور الانوار کی عطا ہے۔ اسی طرح علوم رحمات الٰہیہ اور ارزاق مخلوقات اسی طرح تمام مقدرات اجال، امراض، نقمات اور احیاء الاموات الغرض تمام مقدرات سب صادر اول سے ہی جاری ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

ولایت المتقین، ص ۱۲۶، مطبوعہ قم مقدسہ

تدبیر کائنات

سرکار صدر المفسرین عالم ربانی عارف اسرار صمدانی علامہ محسن فیض کاشانی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

الحجة بمنزله روح العالم و العالم جسده فكما ان الروح انما يد برا لجسد و يتصرف فيه باذن الله بواسطه الاسماء الالهية التى اودعها فيه و علمها اياه وركبها فى فطر نه فانها منه بمنزلة القوىٰ من الروح و لهذا تخرب الدار الدنيا با نتقال الحجة عنها لما انا الجسد يبلى و يفنى بمفارقة الروح منه

https://www.ahlehaqbooks.com/

ملاحظہ فرمائیں: الحقائق، ص ۲۰۱، مطبوعہ بیروت: علم الیقین، مطبوعہ ایران

حجۃ اللہ بمنزلہ روح کائنات ہے اور کائنات اس کے لئے بمنزلہ جسم ہے۔ لہٰذا جس طرح روح اپنے جسم کی تدبیر کرتی ہے اور اس میں متصرف ہے اور جسم کے لئے روحانی جسمانی قوتوں کا انتظام کرتی ہے اسی طرح حجۃ اللہ بھی مدبر و متصرف فی الکائنات ہے اور یہ تصرف باذن اللہ ہے اور یہ اسماء الٰہیہ کے ذریعے تصرف کرتا ہے جو خداوند عالم نے یہ امور ودیعت فرمائے ہیں اور ان کا علم اسے عطا فرمایا ہے۔ یہ اسماء الٰہیہ بلحاظ اس کے لئے ذاتی ہیں۔ اس کی خلقت میں جزوِ ترکیبی قرار دے رہے ہیں یعنی جس طرح روح کے لئے قوتیں ہیں اسی طرح اسماء الٰہیہ حجۃ اللہ کی قوتیں ہیں۔ چونکہ حجۃ اللہ روح کائنات ہیں اور جب وہ عالم سے جدا ہو جائے گا تو کائنات فنا ہو جائے گی۔ جس طرح روح کی مفارقت سے جسم فنا ہو جاتا ہے۔

فوائد اعتقادیہ

سرکار علامہ کاشانی طاب ثراہ کے بیان حق ترجمان سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

☆ یہ حقیقت آشکار و بے غبار ہوتی ہے کہ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام عوالم امکانیہ کے لئے بمنزلہ روح فی الکائنات ہیں۔

☆ روح جسم میں مدبر و متصرف ہے اسی طرح حجۃ اللہ علیہم السلام مدبر فی الکائنات اور متصرف فی العوالم ہیں۔

☆ روح جسم پر احاطہ رکھتی ہے اور جسم پر ہر جگہ اس کی حکومت و تصرف ہے۔ اسی طرح خلیفۃ اللہ کائنات کے اوپر احاطہ تامہ رکھتے ہیں اور کائنات پر محیط ہے اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر اس کی حکومت و تصرف ہے جس کے باعث کائنات کا ذرہ ذرہ ان کے زیر امر و حکم ہے۔

https://www.ahlabooksndf.com/

☆ روح جسم کے ہر عضو میں موجود ہے اور کوئی حصہ بدن اس سے دور نہیں بلکہ وہ ہر جزء بدن پر حاضر و ناظر اور شاہد ہے۔ لہٰذا حجۃ اللہ جو کہ روح کائنات ہے اس سے کائنات کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں وہ عالم کے ذرہ ذرہ پر حاضر و ناظر اور شاہد ہے۔

فبهم ملات السماء و ارضك حتىٰ ظهران لا اله الا انت

☆ روح اپنے تصرفات جسم انسانی میں کرتی ہے پس یہ نفوس قدسیہ جو روح عالم ہیں کائنات میں متصرف ہے۔ حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے تصرفات کا انکار ان کی امامت کبریٰ اور ولایت مطلقہ کا انکار ہے جو خروج ایمان کا باعث ہے۔

باب دہم

https://www.sirat-e-mustaqeem.net/

باب دھم

احادیث فضائل کا انکار نہ کرو

سرکار رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

وما ورد من الاخبار الدالة علیٰ ذلك كخطبة البيان و امثالها فلم يوجدالافی كتب الغلاة و اشباههم مع انه يحتمل ان يكون المراد كو نهم علة غائية لا يجاد جميع المكوفات و انه تعالیٰ جعلهم مطاعين فی الارضين و السماوات و يطيعهم باذن الله تعالیٰ كل شی حتیٰ الجمادات و انهم اذا شاؤ امراً لا يرد الله مشيتهم ولكنهم لا يشاؤن الا ان يشاء الله

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۳۴۸، مطبوعہ بیروت

مراۃ العقول شرح اصول کافی، ج ۱، ص ۱۹۳، مطبوعہ ایران

شرح زیارت جامعہ کبیرہ، ص ۱۶، مطبوعہ ایران

یعنی جو احادیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ذوات مقدسہ تمام مخلوقات پر حاکم ہیں اور جمیع امور کائنات خداوند عالم نے انہیں تفویض فرمائے ہیں۔ جیسا کہ خطبۃ البیان اور اسی قسم کے دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے تو یہ چیز اگر غالیوں کی کتب میں مرقوم ہی کیوں نہ ہوں تب بھی اسے رد نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان اخبار و احادیث کا مقصد یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ یہ ذوات مقدسہ جمیع موجودات کی علت غائی ہیں اور خداوند عالم نے موجودات

کے لئے ان نفوس قدسیہ کو حاکم قرار دیا ہے۔ تمام زمین وآسمان کا حاکم بنایا اور جمیع کائنات باذن اللہ ان کی مطیع وفرمانبردار قرار دی ہے۔ حتیٰ کہ جمادات بھی تابع حکم ہیں اور خداوند عالم ان نفوس قدسیہ کی مشیت وارادہ کو رد نہیں کرتا اور یہ چاہتے بھی وہی ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

صاعقہ طور

حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کے فضائل نورانیہ ظاہریہ وباطنیہ اور خصوصاً وہ احادیث جو کہ ان نفوس قدسیہ کی خلافت تکوینیہ سے متعلق ہیں مقصرین یہ کہہ کر انکار کرتے تھے کہ یہ تو خبر واحد میں سے ہے یہ غالیوں کی کتب میں ہے لیکن سرکار علامہ مجلسی طاب ثراہ نے اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کر کے سارا مسئلہ ہی حل فرمایا دیا کہ خبر واحد تو ایک طرف اگر اس قسم کی احادیث وروایات کتب غلاۃ سے ہوں تب بھی انکار نہ کرو۔

https://www.shiabookspdf.com/

صدر المقصرین کا اعترافی بیان

سرکار موصوف قدس سرہ کی علمی شخصیت اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ کوئی بھی شیعہ کہلانے والا آپ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرأت وجسارت نہیں کرسکتا۔

ملاحظہ فرمائیں: اصول شریعہ، ص ۲۵۰، مطبوعہ سرگودھا

فضائل آلِ محمدؐ کا منکر کافر ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان حدیث آل محمدؐ صعب مستصعب لا یومن به الا ملك مقرب اونبی

مرسل اور عبدا امتحن اللّٰہ علیہ بالایمان

تحقیق آل محمد علیہم السلام کی حدیث نہایت ہی مشکل ہے۔جس پر ایمان ملک مقرب اور نبی مرسل اور مومن توفیق یافتہ کا ہی کام ہے۔جب تمہیں آل محمد علیہم السلام کی کوئی حدیث ملے اور تمہارے دل اس کے لئے نرم ہو جائیں اور تم اسے سمجھ لو تو قبول کر لو اور جو حدیث تمہارے دلوں پر گراں گزرے تو اسے اللہ اس کے رسول اور عالم آل محمد (امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف پلٹا دو۔

وانما الھالك من یحدیث احد کم بالحدیث اوبشی لا یحمتله فیقول و اللّٰہ ماکان ھذا ولا نکار لفضا لھم ھوا لکفر

اور یاد رکھو کہ وہ شخص یقیناً ہلاک ہونے والا ہے کہ جس کو ہماری حدیث پہنچے اور وہ اسے برداشت نہ کر سکے اور یہ کہے کہ خدا کی قسم یہ تو غلط ہے اور آلِ محمدؐ کے فضائل کا انکار کفر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر مراۃ الانوار، ص ۶۱، مطبوعہ قم، ایران

بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۳۷۲

بصائر الدرجات، ص ۲۱، مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۱، مطبوعہ کویت

آلِ محمد علیہم السلام کی حدیث صعب اور مستصعب ہے:

(۱) حدیث: جابر نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آل محمد علیہم السلام کی حدیث عظیم، صعب اور مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں

لاتا مگر مقرب یا نبی مرسل یا وہ عبد جس کے دل کا ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے امتحان لے لیا ہو۔ (پھر فرمایا) تمہارے سامنے آل محمد علیہم السلام کی کوئی حدیث ذکر کی جائے اور تمہارا دل اس کی طرف مائل ہو اور تم اسے پہچان لو تو اسے ضرور قبول کر لو اور جس سے تمہارے دل پریشان ہو جائیں تم اسے نہ پہچانو تو اسے اللہ کی طرف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور آلِ محمد علیہم السلام کی طرف لوٹا دو یقیناً ہلاک ہونے والا ہے وہ جس کے سامنے کوئی حدیث بیان کی گئی اور وہ اسے برداشت نہ کر پائے اور کہہ دے کہ اللہ کی قسم یہ بات درست نہیں اس کا یہ انکار ہی کفر ہے۔

(۲) حدیث: اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسے لوگوں میں پھیلاؤ جو اسے پہچان لے اسے مزید پہنچاؤ اور جو انکار کر دے اس سے رک جاؤ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے مگر تین لوگ ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ شخص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۳) حدیث: ابو حمزہ الثمالی نے بیان فرمایا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ شخص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔ جس بات کو تمہارے دل پہچان لیں اسے قبول کر لو اور تمہارے دل جس کا انکار کر دیں اسے ہماری طرف لوٹا دو۔

(۴) حدیث: مفضل نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۵) حدیث: اسماعیل بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث معصب، مستصعب ذکوان (زودفہم) مقنع (مستور) ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل۔ (راوی کہتا ہے) پھر امامؑ نے فرمایا وہ شخص اپنا سکتا ہے جسے میں امتحان شدہ مومنین میں افضل پاتا ہوں۔

(۶) حدیث: ابوبصیر نے روایت کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ذکوان، امرد، مقنع ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؑ پر قربان جاؤں! وضاحت سے مجھے بتایئے۔ آپؑ نے فرمایا: ذکوان سے مراد زودفہم ہے۔ میں نے کہا امر سے مراد؟ فرمایا ہمیشہ تازہ خوشگوار۔ میں نے کہا مقنع؟ فرمایا مستور ڈھانپی ہوئی۔

(۷) حدیث: جابر نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب اجرد، ذکوان اور شریف کریم ہے جب تم اس میں سے کچھ سنو اور تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوتے ہوں تو اس کو اپنا لو اور اللہ کی حمد بجالاؤ اور اگر تمہارے دل اس کے متحمل نہ ہوں تو آلِ محمد علیہم السلام کے کسی عالم امامؑ کی طرف لوٹا دو۔ (پھر فرمایا) برباد ہونے والا اور بدبخت ہے وہ شخص جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! یہ حدیث تو ہے ہی نہیں۔ پھر فرمایا: اے جابر! ہماری حدیث کا انکار کرنا اللہ کا انکار کرنا ہے۔

(۸) حدیث: ابی صامت نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہماری حدیث معصب، مستصعب شریف کریم، ذکوان اور واضح ہے اس کا متحمل نہ کوئی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن ممتحن۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر کون اپنا سکتا ہے؟ فرمایا: اے ابوصامت! جسے ہم چاہیں۔ ابوصامت

نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے کچھ بندے ان تینوں (یعنی ملک مقرب، نبی مرسل اور مومن ممتحن) سے افضل ہیں۔

(۹) حدیث: ابوصامت نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث کا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل ہوسکتا ہے اور نہ ہی عبد مومن۔ میں نے کہا: کون اس کا متحمل ہے؟ فرمایا ہم۔

(۱۰) حدیث: یحییٰ بن سالم الفراء نے بیان کیا کہ اہل شام میں سے ایک آدمی ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اپنے اہل خانہ کے پاس واپس گیا تو انہوں نے کہا تم اہل بیت علیہ السلام کی کیسی خدمت کرتے ہو کیا تم نے ان سے کچھ علم بھی حاصل کیا ہے؟ وہ آدمی شرمندہ ہو گیا اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو خط لکھا جس میں نفع بخش علم کے بارے میں پوچھا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے جواباً خط لکھا: ہماری حدیث ہیبت اور ڈر والی ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ تم اس کے متحمل ہو سکتے ہو تو ہمیں خط لکھنا، حدیث: یونس نے سلمان بن صالح سے امام ابوجعفر علیہ السلام تک مرفوع روایت کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری حدیث سے لوگوں کے دل تنگی محسوس کرتے ہیں جو اس کا اقرار کرے اسے مزید دو اور جو انکار کر دے اسے چھوڑ دو یقیناً کوئی نہ کوئی فتنہ بن سکتا ہے۔ اس میں ہر اہل خانہ از حتیٰ کہ بہت ذہین وفہیم بھی غلطی کر سکتا ہے باقی صرف ہم اور ہمارے شیعہ ہی بچیں گے۔

ابوجعفر محمد بن حسن نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض کتب میں دیکھا لیکن روایت نہیں کیا۔ آدم بن علی بن آدم کے الفاظ ہیں کہ عمیر الکوفی نے کہا: ''ہماری حدیث صعب،

مستصعب ہے اس کا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل'' کا مطلب ہے کہ کوئی ملک، رسول اور مومن بھی نہیں اپنا سکتا جو اسے اپنا سکتا ہے ان کی آپؑ نے حد بندی کر دی ہے جن کی حد بندی کی ہے ان کے اوصاف بھی بیان کئے ہیں جن کے کمال کے اوصاف بیان کئے ہیں آپؑ نے ان ہی کا احاطہ کیا ہے۔ آپؑ بھی انہی میں سے ہیں ان کے علاوہ سے حدیث کو دور ہی رکھا گیا ہے اور انہی پر اکتفا کیا ہے کیونکہ آپؑ نے فرمایا حدیث صعب تو آپ کے فرمان کے مطابق وہ ہر ایک کے لئے صعب ہے آپؑ نے فرمایا: ''صعب'' پس صعب اسے کہتے ہیں جس پر نہ سواری کی جا سکے نہ بوجھ لادا جا سکے اگر سواری ہوگئی اور بوجھ لاد دیا گیا تو وہ صعب کیسا؟

مفضل کہتے ہیں کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، ذکوان، اجرد ہے اس کا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن ممتحن۔ صعب وہ ہے جس پر سواری نہ کی جا سکے۔ مستصعب وہ ہے جس کو دیکھنے والا ڈرتے ہوئے بھاگ جائے۔ ذکوان سے مراد مومنوں کی ذود فہمی ہے اور اجرد سے مراد جس کے آگے یا پیچھے سے اضافہ نہ کیا جا سکے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان: اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ (سورہ الزمر، آیت ۲۳) اللہ تعالیٰ نے احسن حدیث نازل کی۔ احسن حدیث سے مراد ہماری حدیث ہے۔ مخلوقات میں سے کوئی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ جسے اس کے کمال کا حکم دیا ہو جب تک آپؑ اس کی حد بندی نہ کر دیں۔ کیونکہ جو کسی چیز کی حد بندی کرتا ہے وہ اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اس حدیث کو اپنانے کی توفیق ملنے پر اللہ کی تعریف و شکر ضروری ہے اور اس حدیث کا انکار کفر ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

(۱۱) حدیث: سعد نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر مقرب یا نبی مرسل یا مومن ممتحن یا مضبوط و مستحکم شہر۔ جب ہمارا حکم واقع ہو جائے گا اور ہمارا مہدی علیہ السلام آ جائے گا تو ہمارا ہر شیعہ شیر سے زیادہ طاقتور اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا اپنے دشمن کو اپنے پاؤں تلے روندے گا اور اپنے ہاتھوں سے اسے مارے گا یہ سب اللہ کی طرف سے بندوں پر رحمت و فراوانی کے نزول کا وقت ہوگا۔

(۱۲) حدیث: جابر نے بیان کیا ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: آلِ محمد علیہم السلام کی حدیث صعب، مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو۔ (پھر فرمایا) تمہارے سامنے آل محمد علیہم السلام کی کوئی حدیث بیان کی جائے اور تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوں اور تم اسے پہچان لو تو اسے تھام لو، اپنا لو اور جس سے تمہارے دل تنگی محسوس کریں اور تم اسے نہ پہچانو تو اسے اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام کے عالم کی طرف لوٹا دو۔ یقیناً وہ شخص ہلاک ہونے والا ہے جس کے سامنے حدیث بیان کی جائے اور وہ کہے اللہ کی قسم! یہ تو ہے ہی نہیں اس کا یہ انکار کفر ہے۔

(۱۳) حدیث: ابوعبداللہ البرقی نے ابن سنان یا اس کے علاوہ کسی کے حوالے سے ابوعبد اللہ علیہ السلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث معصب، مستعصب ہے اس کے متحمل نہیں ہو سکتے مگر منور سینے یا قلوبِ سلیم اور اخلاق حسنہ۔ (پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے میثاق لیا جس طرح بنی آدم سے ایک وعدہ لیا تھا جس کے

بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی (سورۂ اعراف، آیت ۱۷۲) اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے پروردگار نے اولادِ آدم علیہ السلام کی پشتوں سے ان کی اولاد کو لیا اور انہیں ان کے اپنے اپنے نفس پر گواہ قرار دیا (ان سے پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔

پس جس نے ہمارا وعدہ پورا کیا اللہ اس سے جنت کا وعدہ پورا کرے گا جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ آگ (دوزخ) میں جائے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا۔

(۱۴) حدیث: مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے اپنے والد محترم علیہ السلام سے بیان کیا۔ آپؑ نے فرمایا: علی بن حسین علیہ السلام کے پاس تقیہ کا ذکر کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اگر ابوذرؓ کو معلوم ہوتا کہ سلمانؓ کے دل میں کیا ہے تو ابوذرؓ اسے قتل کر ڈالتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں میں مواخات قائم کر دی۔ (پھر فرمایا) تمہارا باقی مخلوق کے بارے میں کیا خیال ہے؟ علماء کا علم صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔ سلمانؓ علماء میں شامل ہو گیا کیونکہ وہ ہم اہل بیت علیہم السلام سے ہے اسی لئے اس کی نسبت ہماری طرف ہے۔

امرِ آلِ محمدؑ سخت دشوار تر ہے

(۱۵) حدیث: ابو ربیع الشامی نے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا

میں نے دیکھا کہ اچانک ابوجعفر علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور سر اٹھا کر فرمایا: اے ابوربیع! جو حدیث شیعہ اپنی زبانوں سے جاری کرتے ہیں تم نہیں جانتے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کی قدرت و طاقت کون رکھتا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کون ہے؟ فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے: ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔ اے ابوربیع! کیا تو نہیں جانتا؟ کوئی ملک تو ہوتا ہے لیکن مقرب نہیں اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر مقرب اور کوئی نبی تو ہوتا ہے لیکن مرسل نہیں ہوتا اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر نبی مرسل اور کوئی مومن تو ہوتا ہے لیکن امتحان شدہ نہیں ہوتا اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا۔

https://www.shiabookspdf.com/

(۱۶) حدیث: ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: لوگوں سے ان کی معرفت کے مطابق بات کرو اور وہ سب رہنے دو جس کا وہ انکار کریں تم اپنے نفوس اور ہم پر بوجھ نہ ڈالو۔ ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

آل محمدؐ کا امر صعب اور مستصعب

(۱۷) حدیث: سدیر الصیرفی نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے کچھ مسائل جو ہمارے اصحاب نے پوچھے تھے پیش کر رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں ایک

سوال تھا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایک سوال میرے دل میں ابھی پیدا ہوا ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہ ان مسائل میں سے نہیں ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔فرمایا: وہ کیا سوال ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس کی معرفت نہیں رکھتا مگر مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔آپؑ نے فرمایا: ہاں کچھ مقرب فرشتے ہیں اور کچھ غیر مقرب، کچھ انبیاء مرسل ہیں اور کچھ غیر مرسل، کچھ مومن امتحان شدہ ہیں اور کچھ غیر امتحان شدہ اور ہمارا یہ امر فرشتوں پر پیش کیا گیا تو ان میں سے صرف مقرب فرشتے ہی اسے اپنانے کے لئے منتخب کئے گئے۔انبیاء پر پیش کیا گیا تو صرف مرسل انبیاء علیہم السلام منتخب کئے گئے اور مومنوں پر پیش کیا گیا تو صرف امتحان شدہ مومن منتخب کئے گئے۔

https://www.shiabookspdf.com/

(۱۸) حدیث: ابوبصیرہ نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر وہ جس کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہو۔

(۱۹) حدیث: حنان نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابوفضل! ہمارے شیعہ صبح وشام ایسے امر پر مامور ہیں جس کا اقرار نہیں کرتا مگر مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۲۰) حدیث: فضیل نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے امر کو تین طرح کے لوگ پہچانتے اور اس کا اقرار کرتے ہیں ملک مقرب یا نبی

مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۲۱) حدیث: سلیم بن قیس نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ ہم اہل بیت کا امر صعب، مستصعب ہے اس کی معرفت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کا اقرار کرتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ نجیب مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۲۲) حدیث: ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا امر کافروں پر صعب، مستصعب ہے اس کا اقرار نہیں کرتا۔ مگر ہمارے حکم سے نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

(۲۳) حدیث: ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہمارا امر صعب، مستصعب ہے۔ اسے صرف تین اپنا سکتے ہیں ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا۔ پھر فرمایا: اے ابوحمزہ کیا تم جانتے نہیں؟ کہ کچھ فرشتے مقرب اور کچھ غیر مقرب ہیں کچھ انبیاء مرسل اور کچھ غیر مرسل ہیں اور کچھ مومن اللہ کی طرف سے امتحان شدہ اور کچھ غیر امتحان شدہ ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے امر کی پاکیزگی اور اخلاص نہیں دیکھا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے صرف مقرب فرشتے انبیاء میں سے صرف مرسلین اور مومنوں میں سے صرف امتحان شدہ مومن منتخب کئے ہیں۔

آلِ محمد علیہم السلام کا علم پوشیدہ راز ہے

(۲۴) حدیث: جابر نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا

امر پوشیدہ رکھنے کے لائق راز ہے ایسا راز ہے جسے راز ہی فائدہ دیتا ہے یہ راز در راز ہے راز ہے جو راز ہی سے ڈھکا ہوا ہے۔

(۲۵) حدیث: ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا امر میثاق کے ساتھ مستور اور ڈھکا ہوا ہے جس نے اس کی بے حرمتی کی اسے اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کردے گا۔

(۲۶) حدیث: ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا امر میثاق کے ساتھ مستور ہے جو اس کی بے حرمتی کرے گا اللہ اسے ذلیل وخوار کردے گا۔

(۲۷) حدیث: مرازم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا امر حق ہے اور یہ حق کا حق ہے (جو) ظاہر بھی ہے، ظاہر کا باطن بھی اور باطن کا باطن بھی۔ یہ ایک راز ہے (بلکہ) راز کا بھی راز ہے چھپا کر رکھنے کے لائق راز ہے اور یہ ایسا راز ہے جو راز میں ہی مستور ہے۔

(۲۸) حدیث: ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ کے سامنے خمس والی آیت پڑھی تو آپؑ نے فرمایا جو اللہ کے لئے ہے وہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے بھی ہے اور جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے وہ ہمارے لئے بھی ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے آسانی کردی کہ اس نے انہیں پانچ درھم دے دیے پس وہ ان میں سے ایک درھم اپنے رب کے لئے وقف کردیں اور باقی چار ان کے لئے حلال ہیں وہ انہیں استعمال کرلیں۔ پھر فرمایا: یہ ہماری ان احادیث میں سے ہے جو صعب، مستصعب ہیں ان پر عمل اور صبر صرف وہی کر

سکتا ہے جس کا دل ایمان کے لئے آزمایا جاچکا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: بصائرالدرجات الکبریٰ، احادیث: ص ۷۸ تا ۹۶

انوار امامت وحقائق ولایت

ثامن الاولیاء حضرت امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد حق بنیاد

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں جا سکتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا کوئی بدل پایا جاتا ہے نہ امام کا کوئی مثل و نظیر ہے۔ وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضلیت سے محفوظ ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے! ہائے! لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم وادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہوگئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب عاجز ہوگئے، عقل پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہوگئے اور صاحبان فصاحت و بلاغت عاجز آئے۔ امام کی کسی شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعرف نہ کر سکے انہوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پردہ کر سکے ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے، پکڑنے والا اس کو

کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں؟ ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقول کی رسائی کے بارے میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے؟

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی، کتاب الحجت، ص ۳۸۷، مطبوعہ ایران

حضرت امیر المومنین سر اللہ فی العالمین صلوٰۃ اللہ علیہ کا فرمان واجب الاذعان

نہ اس کی کوئی مثل ونظیر ہے اور نہ کوئی اس کا بدل ہے..... پس کون ہے جو ہماری منزلت کا ادراک کر سکے۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگرداں ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں۔ اس کے ادراک سے علماء قاصر، شعراء مندے، بلغاء وخطباء گونگے اور بہرے، فصحاء عاجز اور زمین وآسمان شان اولیاء میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے مجبور ہیں۔ کون اس کو پہچان سکتا ہے یا اس کا وصف بیان کر سکتا ہے یا سمجھ سکتا ہے یا ادراک کر سکتا ہے جو کہ نقطۂ کائنات دائروں کا مرکز، ممکنات کا راز، جلال کبریائی کی شعاع اور ارض وسماء کا شرف ہے۔ آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم کا مقام اس سے برتر اور بلند تر ہے کہ کوئی وصف کنندہ ان کی توصیف کر سکے۔ اور اس کی نعت وتعریف لکھ سکے اور تمام عوالم میں کسی کو ان کے ساتھ قیاس نہیں کر سکتے۔ وہ نور اول اور کلمہ علیا واسمائے حسنیٰ نورانی اور وحدانیت کبریٰ ہیں۔ جس نے ان سے منہ موڑا وہ وحدانیت سے مڑ گیا اور یہی خدا کے حجاب اعظم واعلیٰ ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، جلد ۲۵، ص ۱۶۹/۱۷۴، مطبوعہ بیروت، لبنان

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۱۱۴/۱۱۸، مطبوعہ بیروت، لبنان

مقصر کے منہ پر شیطان تھوک کر تبرا کرے گا

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شک کرے گا اس کو قیامت کے دن اُس کی قبر سے اس طرح محشور کیا جائے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا جس کے تین سو کانٹے ہوں گے اور ہر کانٹا شیطان ہوگا جو اس کو منہ چڑھائے گا اور اس کے منہ پر تھوکے گا۔

(ملاحظہ فرمائیں: امالی شیخ مفید، صفحہ 240)

ازل سے ابد تک جمیع مخلوقات انبیاء، اولیاء، اوصیاء علیہم السلام اور مومنین سب شیطان پر لعنت کرتے ہیں اور فضائل امیر المومنین علیہ السلام میں شک کرنے والے اتنے بڑے خبیث ہیں کہ شیطان ان کے منہ پر تھوک کر لعنت کرے گا۔

https://www.shiabookspdf.com/

سر اللہ کے امین سر اللہ ہیں

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سر الٰہی اور علم الٰہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے متحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کی ذریت کے ساتھ، پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کی تبلیغ کی انہوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی وہ اسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے اس طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف

مائل ہوئے' اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا' واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے پھر فرمایا' خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو مستحق جہنم تھے اور ہمیں ان پر تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے اور ان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انہوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں خدا نے ان' کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے درآنحالیکہ ان کے قلوب انکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیاء خدا اور اہل اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے اور فرمایا ۔خداوندیہ مومن لوگ بہت کم ہیں اور ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر مسلط نہ کر' یہ ہمارے لئے دردناک ہوگا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درود وسلام ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔(ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی جلد 2' صفحہ 421)

https://www.shiabookspdf.com/

آل اللہ کی شان کو بیان کرنے میں ہم قاصر ہیں

اے مولا! اے فرزند رسول! میں آپ کا عبد (غلام) ہوں اور آپ کے غلام کا بیٹا ہوں اور آپ کی کنیز کا بیٹا ہوں۔ آپ کے سامنے میں ذلیل ہوں۔

المقصر فی علوقدرك المعترف بحقك

(ملاحظہ فرمائیں المزار الکبیر' صفحہ 429' طبع قدیم نجف اشرف)

آپ کے بلند مقام کو سمجھنے میں میری عقل کوتاہ ہے اور آپ کے حق ولایت کا میں اعتراف کرتا ہوں۔ اس لئے ہم ببانگ دھل کہتے ہیں کہ آل اللہ علیہم السلام کے مقامات کے بیان کرنے میں ہمارا غلو بھی قاصر ہے۔

حضرات امناء الرحمٰن صلوٰۃ اللہ علیہم الملک المنان کے مقامات معنویہ اور فضائل ظاہریہ باطنیہ ومعارف نورانیہ سب اسرار الٰہیہ ہیں جن کا عرفان توفیق ربانی کے بغیر ناممکن ہے اور خود معصوم فرماتے ہیں کہ ہمارا امر دشوار بھی اور مخفی ومستور بھی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد:

ان حديثنا صعب مستصعب لا يحتمله الا نبى مرسل اور ملك مقرب و من الملائكه

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، جزواول، صفحہ ۶۱، مطبوعہ ایران

ہماری حدیث دشوار تر اور مشکل ترین ہے اس کو برداشت نہیں کرسکتا سوائے نبی مرسل اور مقرب فرشتے کے۔

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان امرنا سر فى سر مستتر مسرو سر لا يفيد الا سراً سر على سروسع مقنع بسر

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، جزواول، صفحہ ۶۸، مطبوعہ ایران

تحقیق ہمارا امر ایک راز ہے راز میں اور وہ راز پوشیدہ ہے۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان امر نا هو الحق و حق الحق و هوا الظاهر و باطن الباطن الباطن و هو سروسروسر المستر و سر مقنع با سر

ہمارا امر حق ہے اور وہ حق کا حق ہے اور وہ ظاہر ہے اس کا باطن ہے اور باطن کا باطن ہے اور وہ راز ہے اور راز در راز ہے وہ راز۔

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، جزو اول، صفحہ ۶۹، مطبوعہ ایران

حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقامات معنویہ مناقب نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ ہیں یہ وہ اسرار ربانیہ ہیں جن کا عرفان تائید رحمان کے بغیر ممکن نہیں۔ تسلیم کرنے میں نجات ہے اور اسی کا ہمیں حکم ہے۔ بس

حدیث: سعد سے روایت ہے کہ امام جعفر علیہ السلام کے پاس ہم آٹھ آدمی موجود تھے۔ ہم نے رمضان کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ نہ کہو یہ رمضان ہے، رمضان چلا گیا یا رمضان آ گیا کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے نہ آتا ہے اور نہ جاتا ہے کیونکہ آتا جاتا تو وہ ہے جو اپنی جگہ سے زائل ہو جائے۔ بلکہ تم کہو: ماہ رمضان: پس مہینہ اسم کی طرف مضاف ہوگا اور رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور یہی مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ نے اس کو مثال بنایا اور عید بنایا۔ پس جو شخص رمضان کے مہینے میں گھر سے اللہ کی راہ میں نکلا اور ہم آئمہ علیہم السلام کی زیارت کی تو اس نے اللہ کی فی سبیل اللہ زیارت کی اور جان لو کہ ہم ہیں اللہ کی سبیل جس نے ہماری اتباع کی وہ اس سبیل میں داخل ہو گیا اور اس نے گویا حصن قلعے کا طواف کیا اور حصن سے مراد امام ہے۔ پھر اس کو دیکھتے ہی تکبیر کہی تو قیامت کے دن اس کے میزان میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو ان کے درمیان یا بیچ ہے اس سے بھی زیادہ وزنی پتھر رکھ دیا جائے گا۔

https://www.shiabookspdf.com/

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: یا امام علیہ السلام! آپؑ نے فرمایا: اے سعد تو قوت اور نظر میں زیادہ ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صخرہ ہیں اور ہم میزان ہیں اور اللہ کے اس فرمان کا یہی مفہوم ہے۔ یقوم الناس با **قسطاس** کہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔ جو امام کے سامنے تکبیر کہے اور یوں کہے لا اله الا الله وحده لا شريك له تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی بڑی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی بڑی رضا مندی لکھ دیتا ہے تو اسے اور ابراہیم علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر رسولوں کو دار الجلال میں جمع کر دیتا ہے۔ میں نے کہا: دار الجلال کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہم دار ہیں اور اللہ کے اس فرمان کا یہ ہی مطلب ہے: **تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةِ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ** یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لئے رکھتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور انجام پرہیز گاروں کے لئے ہوگا۔

اے سعد! ہم ہی عاقبت ہیں اور ہماری دوستی جو پرہیز گاروں کے لئے ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَام** برکت والا ہے میرا جلال اور عظمت والا نام ہے۔ ہم ہی اللہ کا جلال اور کرامت ہیں پس ہماری اطاعت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عزت دیتا ہے۔

افضل الناس

حدیث: حضرات معصومین علیہم السلام سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے بعض کی نمازیں زیادہ ہیں اور بعض کے

صدقات، بعض کے حج، اور بعض روزے وغیرہ میں بڑھ کر ہیں۔ وافضلکم معرفته
تم میں افضل ترین وہ افراد ہیں جن کی معرفت (نورانیہ) افضل ہو۔
ملاحظہ فرمائیں: صفات الشیعہ

فصل دوم

معرفت کنہہ

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

انا الذی لا یقع علی اسم ولا رسم
میں وہ ہوں جس پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ رسم کا۔
https://www.shiabookspdf.com/
ملاحظہ فرمائیں: فضائل امام حسن مجتبیٰؑ، ص ۹، مطبوعہ ایران

دوسرا فرمان ذیشان:

ظاهری الامامة و الوصیه و باطنی غیب ممتنع لا یدرك
میرا ظاہر امامت اور وصی ہوتا ہے اور باطن غیب تم ادراک نہیں کر سکتے۔
ملاحظہ فرمائیں: فضائل امام حسن مجتبیٰؑ، ص ۹، مطبوعہ ایران

تیسرا فرمان حق ترجمان:

انا المعنی الذی لا یقنع علی اسم ولا شبه
میں وہ معنیٰ ہوں کہ جس پر کسی اسم اور نظیر کا اطلاق نہیں ہوتا۔
ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین، ص ۴۶۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا علی عرف اللّٰہ حق معرفته غیری و غیرك وما عرفك حق معرفتك غیر اللّٰہ غیری

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، جلد ۳۹، ص ۸۴ مطبوعہ بیروت

اے علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو حق معرفت کے ساتھ سوائے آپ کے اور میرے کسی نے نہیں پہچانا اور آپ کو جو حق معرفت ہے اس کے ساتھ سوائے اللہ کے اور میرے کسی نے نہیں پہچانا۔

https://www.ahlabookspdf.com/

مقام اصل بتانے کا اذن نہ تھا

لو اذن لنا نعم الناس حالنا عند اللّٰہ و منزلتنا منه لما احتملتم

ملاحظہ فرمائیں: بحارالانوار، جلد ۲۵، ص ۳۸۰ مطبوعہ بیروت

اگر ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اجازت ہوتی تو ہم اپنا مقام بتاتے مگر تم لوگوں میں اس کے برداشت کرنے کی طاقت وصلاحیت نہیں۔

فصل سوم

معرفت امامت مزید وضاحت

حضرت خلیفۃ اللہ کا ارشاد حق بنیاد

نہ کوئی اس کی مثل ونظیر ہے اور نہ کوئی اس کا بدل..... پس کون ہے جو ہماری منزلت کا

ادراک کر سکے۔اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگردان ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں۔اس کے ادراک سے علماء قاصر شعراء ماندے بلغاء و خطباء گونگے اور بہرے،فصحاء عاجز اور زمین وآسمان شان اولیاء میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے مجبور ہیں۔کون اس کو پہچان سکتا ہے یا اس کا وصف بیان کرسکتا ہے یا سمجھ سکتا ہے یا ادراک کرسکتا ہے جو کہ نقطہ کائنات دائروں کا مرکز ممکنات کا راز اور جلال کبریائی کی شعاع اور ارض وسماء کا شرف ہے۔آلِ محمد صلوات اللہ علیہم کا مقام اس سے برتر اور بلند تر ہے کہ کوئی وصف کنندہ ان کی توصیف کر سکے اور اس کی نعمت وتعریف لکھ سکے اور تمام عوالم میں کسی کو ان کے ساتھ قیاس نہیں کر سکتے۔وہ نور اول اور کلمہ علیا واسمائے حسنیٰ نورانی اور وحدانیت کبریٰ ہیں۔جس نے ان سے منہ موڑا وہ وحدانیت سے مڑ گیا اور یہی خدائے حجاب اعظم واعلیٰ ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

پس ایسے امام کو کون منتخب کرسکتا ہے اور عقول اس کو کہاں پہچان سکتی ہیں اور کون ایسا ہے جس نے اس کو پہچانا یا اس کا وصف بیان کر سکا۔جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ مقام امام اہل بیتؑ غیروں کو بھی مل سکتا ہے وہ جھوٹے ہیں اور ان کے قدم راہ راست سے ہٹ گئے ہیں۔انہوں نے گوسالہ کو اپنا رب اور شیاطین کو اپنی جماعت بنائی ہے۔یہ سب بیت صفوتہ اور خانہائے عصمت سے بغض کی وجہ اور معدن حکمت و رسالت سے حسد کی وجہ ہے۔ شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کر دیا ہے۔(خدا) ان کو ہلاک کرے کہ کس طرح انہوں نے اس کو امام بنا لیا جو جاہل بت پرست اور یوم جنگ بزدلی دکھانے والا تھا۔ حالانکہ یہ واجب ہے کہ امام ایسا عالم ہو کہ اس میں کسی قسم کا جہل نہ ہو اور ایسا شجاع ہو کہ

کسی معرکہ میں منہ نہ موڑے نہ حسب میں کوئی اس سے اعلیٰ ہو اور نہ نسب میں اس کے برابر ہو۔ پس امام اولاد و ذریت قریش اور اشراف بنی ہاشمؑ اور بقیہ ذریت ابراہیمؑ سے ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاخ سے ہوتا ہے۔ وہ نفس رسولؐ ہوتا ہے اور رضائے خدا سے مقرر ہوتا ہے اور یہ انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ پس وہ شرف ہے اشرف کا اور فرع ہے عبد مناف کی اور وہ عالم سیاست ہوتا ہے اور (اہل زمین پر) ریاست عامہ رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے۔ خدا اس کے قلب میں اپنے اسرار ودیعت کرتا ہے اور اس میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے۔ پس وہ معصوم اور موئید من اللہ ہوتا ہے۔ وہ جاہل یا بزدل نہیں ہوتا۔

پس اے طارق! لوگوں نے ایسے امام کو چھوڑ دیا اور ہوا وس کے تابع ہو گئے۔ اس سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے جو بغیر ہدایت خدا اپنی خواہشات کی پروری کرے۔

https://www.shiabookspdf.com/

شان امامت

حضرت امام ثامن الاولیاء امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد حق بنیاد امام برحق اپنے زمانے میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں جا سکتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا کوئی بدل پایا جاتا ہے نہ امام کا کوئی مثل و نظیر ہے۔

وہ بغیر اکتساب خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے محفوظ ہوتا ہے۔ یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم وادراک

سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب عاجز ہو گئے۔عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان فصاحت و بلاغت عاجز آئے۔امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضلیت کی تعریف نہ کر سکے۔انہوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پرواہ کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے، پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں؟ ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقول کی رسائی کے بارے میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی کتاب الحجت ،جلد ۳۸۷/۳۸۸،مطبوعہ ایران

فصل چہارم:

حضرات امناء الرحمٰن صلوات اللہ علیہم الملک المنان کے مقامات معنویہ اور فضائل ظاہریہ باطنیہ و معارف نورانیہ سب اسرار الٰہیہ ہیں جن کا عرفان توفیق ربانی کے بغیر ناممکن ہے اور خود معصومؑ فرماتے ہیں کہ ہمارا امر دشوار بھی اور مخفی و مستور بھی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کا ارشاد حق بنیان:

ان حدیثنا صعب مستصعب لا یحتمله الا نبی مرسل او ملك مقرب و من ملائکه

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات

ہماری حدیث دشوار تر اور مشکل ترین سے اس کو برداشت نہیں کرسکتا سوائے نبی مرسل اور مقرب فرشتے کے۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

انا امرنا سر فی سر مستر بسروسر لا یفید الا سراً سر علی سرو سر مقنع بسر

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: بصائر الدرجات، جزواول، صفحہ ۶۸، مطبوعہ ایران

تحقیق ہمارا امر ایک راز ہے راز میں اور وہ راز پوشیدہ ہے۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

انا امر نا هو الحق و حق الحق و هو الظاهر و باطن الباطن هو سر وسر وسر المستر و سر مقنع باسر

ہمارا امر حق ہے اور وہ حق کا حق ہے اور وہ ظاہر ہے اس کا باطن ہے اور باطن کا بھی باطن ہے اور وہ راز ہے اور وہ راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

بصائر الدرجات، جزواول، صفحہ ۶۹، مطبوعہ ایران

حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے مقامات معنویہ مناقب نورانیہ ظاہریہ و بانیہ ہیں اور یہ وہ اسرار ربانیہ ہیں جن کا عرفان تائید رحمان کے بغیر ممکن نہیں۔ تسلیم کرنے میں نجات ہے اور اسی کا ہمیں حکم ہے۔ قارئین گرامی! دوبارہ حدیث پر غور کریں۔

فضائل نورانیہ کا انکار اور کتمان باعث عذاب

آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان

لا یعذب اللہ هذا الخلق الا بذنوب العلماء الذین یکتمون الحق من فضل علی و عترته ''خدا اس مخلوق کو عذاب نہیں دے گا مگر ان علماء کے گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے علیؑ اور اولاد علی صلوات اللہ علیہم کے فضائل کو چھپانے کے بارے میں کئے۔''

https://www.shiabookspdf.com/

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ زمین پر پیغمبروںؑ اور رسولوںؑ کے بعد کوئی ایسا ذی نفس نہیں ہے جو علیؑ کے شیعوں اور دوستوں سے مقام و مرتبہ میں بڑھ کر ہو یعنی وہ لوگ جو امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو ظاہر اور آپ کے فضائل کو نشر کرتے ہیں سرتاپا رحمت الٰہیہ ان کو گھیر لیتی ہے اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

اصل بدبختی اور لعنت کے حق دار وہ مقصر اور علماء سوء ہیں جو فضائل امیر المومنین علیہ السلام چھپاتے ہیں اور آپ کے امر ولایت کو پوشیدہ رکھتے ہیں یعنی ایک طرف ان کی ولایت مطلقہ تکوینیہ کا انکار کرتے ہیں اور دوسری طرف ولایت تشریعہ میں شہادت ثالثہ کا انکار کرتے ہیں اور آپ کے امر ولایت کو چھپاتے ہیں فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّار (سورۂ البقرہ، آیت ۱۷۵) وہ جہنم کی آگ کو کس طرح برداشت

کریں گے۔ یہ حق ہے کیونکہ جو کوئی فضائل مولائے کائنات علی علیہ السلام کو جہالت اور نادانی کی وجہ سے چھپائے تو وہ ہلاکت اور بربادی کا مستحق ہوگا کیونکہ اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا اور جو کوئی جان بوجھ کر فضائل امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو چھپائے تو وہ منافق ہے کیونکہ اس کی طینت اور خمیر ناپاک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے گمراہ اور منافق کے کوئی دشمنی نہیں کرے گا۔

امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو جب منکرین ومقصرین کی طینت کے سامنے پیش کیا گیا اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا وہ طینت مسخ ہوگئی (یعنی اس کی ماہیت اور حقیقت میں تبدیلی آ گئی) اور عالم مسخ شدگان میں اس سے کہا گیا اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰت (سورۂ النور، آیت ۲۶) کہ جو خبیث ہے وہ دوسرے خبیثوں سے مل جائے فلا دین له ولا عبادة له پس وہ دین نہیں رکھتا اور اس کی عبادت ضائع ہوئی۔ مقصرین کا نہ کوئی دین ہے نہ کوئی عبادت ہے درحقیقت یہ بے دین فاسق وفاجر ہیں۔

والمومن الموالی العارف بعلی علیه السلام عابدوان لم یعبد و محسن و ان اساء و ناج و ان اذنب اور جو مومن ولایت اور معرفت امیر المومنین علیہ السلام رکھتا ہے حقیقت میں وہ عبادت گذار ہے اگر چہ عبادت نہ بھی کرے، وہ نیکوکار اور نیک ہے اگر چہ برائی کرے اور وہ نجات یافتہ ہوگا اگر چہ گناہ گار کیوں نہ ہو، درج ذیل آیہ شریفہ اس گروہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

لِیُکَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا

یَعْمَلُوْنَ ٥ (سورۂ زمر، آیت ۳۵) خدا ان کے بُرے کاموں کو معاف کردے گا اور ان کو ان کے عمل سے بہتر اجر عطا کرے گا اور یہ چیز شیعیان علی علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

مشارق الانوار، ۲۸۸، مطبوعہ ایران

الدمعۃ الساکبہ، ج ۲، ص ۵۶، مطبوعہ بیروت

القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ، جلد ۱، ص ۱۶۵، مطبوعہ ایران

یحیی ابن اکثم نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ وَلَوْ اَنَّ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْم ٥ (سورۂ لقمان، آیت ۲۷/۳۱ کے متعلق سوال کیا وہ سات دریا چشمہ کبریت، چشمہ یمن، چشمہ برہوت، چشمہ طبریہ، چشمہ سیدان کا گرم چشمہ، افریقہ کا گرم چشمہ موحوران اور ہم وہ کلمات ہیں جن کے فضائل کی انتہا نہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: مناقب ابن شہر آشوب، جلد ۴، ص ۴۰۰، مطبوعہ ایران

فصل پنجم

خلق اول کے مقامات معنویہ

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان:

اول ما خلق اللّٰه نوری ابتدعه من نوره واشتقه من جلال عظمته فا قل یطوف بالقدرة حتی و صل الیٰ جلال العظمة فی ثمانین الف

سنة، ثم سجد الله تعالى تعظيماً فتفتق منه نور على عليه السلام فكان نورى محيطاً بالعظمة، ونور على عليه السلام محيطاً بالقدرة، ثم خلق العرش واللوح، والشمس، والقمر، والنجوم، وضوء النهار، وضوء الابصار، والعقل و المعرفة، و ابصار العباد، واسماعهم و قلوبهم، من نورى، مشتق من نوره، فنحن الاولون، و نحن الاخران و نحن السابقون، و نحن الشافعون، ونحن كلمة الله، و نحن خاصة الله، و نحن احباء الله، و نحن وجه الله، و نحنامناء الله، و نحن خزنة و حى الله، وسدنة غيب الله، و نحن معدن االتنزيل، و عندنا معنى التاويل، و فى آياتنا هبط جبرائيل، و نحن مختلف امر الله، و نحن منتهى غيب الله، و نحن محال قدس الله، و نحن مصابيح الحكمة، و مفاتيح الرحمة، وينابيع النعمة، و نحنشرف الامة، و سادة الائمة، و نحن الولاة الدعاة والهداة و السقاة، و الحماة، و حبنا طريق النجاة، وعين الحيات، و نحن السبيل والسلسبيل، و المنهج القويم و الصراط المستقيم، من آمن بنا آمن بالله و من رد علينا فقدرد على الله، ومن شك فينا شك فى الله ومن عرفنا عرف الله، ومن تولّى عنا تولّى عن الله، و من تبعنا اطاع الله، و نحن الوسيله الى الله، والوصله الى رضوان الله، ولنا العصمة و الخلافة، والخلافة والهداية و فينا النبوة و الا مامة والولاية،و نحن معدن الحكمة و باب

الرحمة، و نحن كلمة التقوىٰ والمثل الاعلىٰ والحجة العظمىٰ، والعروة الوثقىٰ التی من تمسك بها نجا وتمت البشری (مشارق انوار الیقین، ص ۷۷۔۷۸، مطبوعہ بیروت)

''اللہ نے سب سے پہلے میرا نور خلق کیا اسے اپنے نور سے بنایا اور اپنی عظمت وجلال سے نکالا بس پھر کیا تھا یہ نور اس کی قدرت کا طواف کرنے لگا یہاں تک کہ اسی ہزار سال میں حجاب عظمت تک پہنچ پایا، حجاب عظمت کے آگے اس کی تعظیم کے لئے اس کے آگے جھک گیا یہاں اسی نور سے علیؑ کا نور پھوٹا۔ میرا نور عظمت کو سمیٹے ہوئے تھا اور علیؑ کا نور قدرت کو لئے ہوئے تھا۔ پھر عرش، لوح، شمس، قمر، نجوم، دھوپ، آنکھوں کی روشنی، عقل ومعرفت، بندوں کے دیکھنے کی قوت، سننے کی صلاحیت، ان کے دل کی خلقت شروع ہوئی اور یہ چیزیں میرے نور سے ہوئیں اور میرا نور اللہ کے نور سے پھوٹا تھا لہٰذا ہم اول ہیں، ہم آخر ہیں، سابق ہیں، شفاعت کرنے والے ہیں، اللہ کا کلمہ ہیں، اس کے خاص بندے ہیں، اس کے پیارے ہیں، اس کا چہرہ ہیں، اس کے امین ہیں، اس کی وحی کے رکھوالے ہیں، اس کے غیب کے حامل ہیں، ہم آسمان سے اترنے والی اشیاء کی کان ہیں، ہمیں اللہ کی باتوں کی تاویل کا معنی معلوم ہے، جبرائیل ہماری وجہ سے اترتا ہے، ہم اللہ کے امر کے آنے کی جگہ ہیں، ہم اللہ کے غیب کی انتہا ہیں، ہم اللہ کے قدس کا احاطہ ہیں، ہم حکمت کے چراغ ہیں، رحمت کی چابیاں ہیں، نعمتوں کے سرچشمے ہیں، امت کا شرف ہیں، صاحب امامت ہیں، ہم حکمران ہیں، ہادی ہیں، خیر کے داعی ہیں، ہم پیاسوں کو پلانے والے ہیں، بے سہاروں کا سہارا ہیں، ہماری محبت نجات کا راستہ ہے اور حیات کا سرچشمہ ہیں، ہم سبیل اور سلسبیل ہیں، ہم پکا راستہ ہیں، سیدھا راستہ ہیں، جو ہم پر ایمان لائے گا

https://www.shiabookspdf.com/

وہی اللہ پر ایمان لانے والا ہے اور جو ہمیں رد کرے گا اللہ کو رد کرے گا، جو ہم پر شک کرے گا اللہ پر شک کرے گا، جس نے ہمیں پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا، جو ہم سے پھر گیا ،وہ اللہ سے پھر گیا، جس نے ہماری اتباع کی اس نے اللہ کی اتباع کی، ہم اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں، ہمارے ذریعے اللہ کی رضا تک پہنچا جا سکتا ہے، ہمارے لئے عصمت ہے، خلافت ہے، ہدایت ہے، ہمارے لئے نبوت ہے، امامت ہے، ولایت ہے، ہم حکم کی کان ہیں اور رحمت کا دروازہ ہیں، ہم تقویٰ کا کلمہ ہیں، ہم مثل اعلیٰ ہیں، ہم سب سے بڑی حجت ہیں اور نہ ٹوٹنے والی رسی ہیں جو اس کو پکڑ لے گا گرنے سے نجات پالے گا اور اس مقام پر خوش خبری پوری ہوگی۔

فضائل امیر المومنین علیہ السلام کا بیان ممکن ہی نہیں

https://www.shiabooks.net/

جب مولا کائنات علیہ السلام نے مرحب کے دو ٹکڑے کئے تو جبرائیل امین مسکراتے ہوئے متعجب چہرے کے ساتھ نازل ہوئے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''کس بات پر متعجب ہو'' بولے فرشتے آسمان میں نعرے لگا رہے ہیں لا فتی الا علیؑ لا سیف الا ذولفقار اور رہا سوال میرے متعجب ہونے کا تو بات یہ ہے کہ جب مجھے قوم لوط کو تباہ کرنے کا حکم ملا تو میں نے ان کے شہروں کو جو کہ سات شہروں پر مشتمل تھا زمین کے ساتوں طبقے سے پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ عرش کے فرشتوں نے ان کے مرغوں کی بانگیں سنیں اور ان کے بچوں کے رونے کی آوازیں بھی اور ان کو میں صبح تک اپنے پروں پر اٹھائے رہا اور دوسرے حکم کا انتظار کرتا رہا مگر صبح تک میں نے پر نہیں بدلا اور آج جب علی امیر المومنین علیہ السلام نے ضرب ہاشمی کا مظاہرہ کیا تو مجھے حکم ملا کہ ضرب حیدری کی وہ طاقت جو مرحب کے قتل سے زیادہ ہو

اس کو اپنے پروں پر روک لوں، کیونکہ اگر یہ طاقت نہ روکی گئی تو وہ اس زمین کو کاٹتی ہوئی اس بیل تک پہنچ جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو زمین اور زمین کے باسی دونوں ہلاک ہو جائیں گے مگر اس کے باوجود کہ میکائیل اور اسرافیل نے علیؑ کا بازوں پکڑ رکھا تھا ضربت علویؑ مجھے ان لوط کے شہروں سے زیادہ بھاری پڑی۔

رجب البرسی کہتے ہیں کہ جاہل کے نزدیک یہ حدیث تیغ علیؑ جبرائیل کے ہاتھوں پر قوم لوط کے شہروں سے زیادہ بھاری تھی، بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ہے جب کہ یہ عقل سے پیدل یہ نہیں جانتا کہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل تو محمدؐ و علیؑ کی نور کی کرن سے پیدا کئے گئے ہیں اور خود محمدؐ و علیؑ ذوالجلال کے جلال سے ظہور میں آئے ہیں لہٰذا محمدؐ و علیؑ صفۃ اللہ ہیں ،کلمۃ اللہ ہیں، امر اللہ ہیں اسی لئے سرکار رسالت مآب نے فرمایا تھا ''اگر سمندر روشنائی اور درخت قلم بن جائیں آسمان ورقوں میں تبدیل ہو جائیں اور تمام جن وانس مل کر لکھنے کا کام سنبھال لیں تو تمام صفات بھر جائیں روشنائی ختم ہو جائے لکھنے والے تھک جائیں مگر یوم غدیر کے امام کے فضائل کے دسویں حصے کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ پائیں گے۔''

اس حدیث نبویؐ کی گواہ قرآن کی یہ آیت ہے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (سورۃ الکہف، آیت ۱۰۹) ''انہیں بتا دو کہ اگر سمندر روشنائی ہو تو اللہ کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا چاہے اس جیسا اور آ جائے۔'' اور مولا علیؑ تو اللہ کا سب سے بڑا کلمہ ہیں اور اسی بات کی طرف مولاؑ نے خود ارشاد فرمایا ہے: انا کلمۃ اللہ الکبریٰ میں علیؑ اللہ کا سب سے بڑا کلمہ ہوں۔ نہ ہی آپ کے فضائل کی گنتی ہے اور نہ ہی آپؑ کے

مناقب کی کوئی حد ہے۔ اہل سنت کے ایک امام محمد ادریس شافعی نے بڑی منصفانہ بات کہی ہے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ علیؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو بولے میں حیران ہوں کہ کیا کہوں یہ وہ ہستی ہے جس کے فضائل اس کے دوستوں نے خوف کی وجہ سے بیان نہ کئے اور دشمنوں نے جلن وحسد کی وجہ سے اس پر پردہ ڈالا مگر فضائل مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔ رجب البرسی کہتے ہیں مجھے یہ بات بہت اچھی لگی۔
(مشارق انوار الیقین، ص ۱۹۸/۱۹۹، مطبوعہ بیروت)

سر اللہ فی العالمین کی معرفت نورانی

لوگوں کو معلوم نہیں کہ علیؑ علیؑ ہے اور اگر وہ اس ہستی کو اپنے مشاہدے کا مرکز بنائیں تو انہیں اس میں ایک شیر نظر آئے گا جس کے سامنے جانے کی ہمت کسی میں نہیں۔ ایک غضب ناک قاتل جو ہر مقابل کو بے بس کر دے ایسا صاحب کلام جو بلاغت کا امام ہو، ایسا حاکم جس کا ہر فیصلہ مبنی برحق ہو، ایسی بارش جو سب کو زندگی کا پیغام دے، ایسا نور جو ہر اعتبار سے کامل ہو مگر افسوس لوگوں نے صرف علیؑ کا نام سنا ہے یا اس کو ایک عام انسان کی شکل میں دیکھ کر اپنا جیسا سمجھ لیا ہے۔ بس یہی ان بے چاروں کا علم ہے علیؑ کے بارے میں اور یہ بے چارے یہ نہیں سمجھ پائے کہ علیؑ وہ کلمہ ہے جس سے کام بن جاتے ہیں اور زمانے کا کاروبار چل رہا ہے، علیؑ وہ اسم ہے جو ہر چیز میں روح کی طرح بسا ہوا ہے، علی علیہ السلام وہ ہے جو ہر چیز کی پہچان ہے اور ہر چیز کے باطن میں چھپا ہوا ہے۔ عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی عظمت وجلال والی ہستی سے اپنے قرب کے باوجود علیؑ کی جو معرفت رکھتے ہیں وہ ایسی ہی ہے جیسے سمندر سے ایک قطرہ کا حصول اور ایسا اس لئے ہے کہ اللہ کی معرفت کے اعتبار سے لوگوں کی دو اقسام ہیں ایک قسم ان کی ہے جو اللہ کی تقدیس وذکر میں مشغول

رہتے ہیں ان لوگوں نے اس ذات مقدس کو اپنے وظیفوں میں چھپا رکھا ہے اور اپنے مقصد تک پہنچنے کے لئے اس کو سہارا بنایا ہے۔ لہٰذا یہ ذات اقدس الٰہی اپنے جمال کے نور سے ان کو منور کر دیتی ہے اور اپنے جلال کی کرنوں سے ان کو روشناس کراتی ہے۔ یہ انسانی شکل وصورت میں ملکوتی افراد ہیں ان کے آگے درندے بھی بھیڑ بکری ہو جاتے ہیں اور ذکر اسمائے الٰہی کا راز ہے ورنہ یہ خود تو کچھ بھی نہیں۔

اسی طرح آلِ محمدؐ کی معرفت بھی کچھ لوگ آلِ محمدؐ کو اللہ کا ولی، مغفرت و رضائے الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اسی لئے ان کے پاس اپنی حاجتیں لے کر آتے ہیں اور اللہ سے ان کے واسطے سے مرادیں مانگ لیتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو آلِ محمدؐ کو کلمہ کبریٰ اور آیت عظمیٰ جانتے ہیں کیونکہ آلِ محمدؐ اپنی صفات کے اعتبار سے ذات احدیت سے سب سے زیادہ قریب ہیں ان میں جمال وحدانیت پایا جاتا ہے کیونکہ واحد یا تو اعداد کا سب سے پہلا ہے جو کہ تمام اکائیوں کا سرچشمہ ہے اور واحد دو سے فاضل ہے اس لئے جفا حد کو نہ تو جفت کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی طاق اسی لئے وہ حقیقی احد ہے۔ دوسرا واحد وہ ہوگا جو کہ تمام اشیاء کا سرچشمہ ہے۔ وہ واحد مطلق کہلائے گا جس کی نہ حد ہے اور نہ اسے گننا ممکن ہے۔ نہ کوئی اس کے امر و حکم کو روک سکتا ہے، نہ کوئی اس کی برتری و حکومت کو رد کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی حکومت کو فنا کا خطرہ لاحق ہے اور یہ وہ کلمہ ہے جس کے ذکر کے آگے تمام موجودات جھکے ہوئے ہیں اور کلمہ کون کر کائنات فوراً حرکت و عمل میں آجاتی ہے اور یہ کلمہ دو حرفوں کے درمیان چھپا ہوا ہے اور وہ دو حرف یہ ہیں (کن، فیکون)۔ لہٰذا جس کے دل کے آئینے میں آلِ محمدؐ کے اسرار کی بجلیاں چمک اٹھیں اور ان کا بلند نام دل کے آئینے پر

نمودار ہو جائے تو ایسا شخص اللہ کا ولی بن جاتا ہے جس کو عذاب کا کوئی خوف نہیں۔ اس کے لئے ہر چیز مسخر ہو جاتی ہے اور کوئی دیوار راہ میں حائل نہیں ہوتی۔

پھر آپؑ خطبہ ختم کر کے ممبر سے اترے اور یہ کلمات ارشاد فرمائے: ''میں نے ملک الموت کے مالک کے قلعہ میں پناہ لی، میں عزت و جبروت کے مالک کی آڑ میں آیا، میں قدرت و ملکوت کے مالک کی طاقت سے ایسا ہو گیا کہ کوئی نقصان نہ دے سکے جس سے مجھے ڈر محسوس ہو۔'' پھر مولاؑ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اے لوگو جو شخص بھی تم میں مصیبت و پریشانی کے وقت ان کلمات کا ذکر و ورد کرے گا اللہ اس کو پریشانی سے بچا لے گا۔'' اس کے بعد جابر نے مولاؑ سے کہا: اے امیر المومنینؑ آپؑ اکیلے ہیں؟ مولاؑ نے جواب دیا: ''ہاں بس میرے نام کے ساتھ اس میں تیرا نام اور شامل کر لو۔'' مشارق انوار الیقین ص ۲۰۴/۲۰۵ مطبوعہ بیروت

https://www.shiabookspdf.com/

فضائل آلِ محمدؐ بحر بیکراں

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے اسرافیلؑ کو ایک کلمہ تعلیم کیا ہے۔ اس کلمے کو وہ صور میں پھونکے گا تو تمام آسمانوں اور زمین کی مخلوقات وادی موت میں چلی جائیں گی۔

یہ کلمہ وہ اسم ہے جس سے زمین و آسمان قائم ہوئے ہیں پھر مخلوقات کو آواز دی جائے گی تو وہ سب کے سب زندہ ہو جائیں گے جس طرح جبار نے روز ازل ان کو آواز دی تھی تو انہوں نے جواب دیا تھا ان کامل کلمات کے سبب جو کہ تفریق و جمع کا باعث ہے موت و حیات کا سبب ہیں اور یہ رموز قرآن سے چھپے ہوئے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ شکل و صورت نہیں رکھتا اس کی کوئی چیز مثال بھی نہیں بن سکتی۔ وہ حی و کریم و متعال ہے۔ اس کے اسم اس کی قدرت اور اس کے امر سے چیزیں وجود میں آتی ہیں اور معدوم ہو جاتی ہیں جیسا

کہ وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور یہ کہ اللہ کے اعضاء و جوارح نہیں ہیں جس سے وہ کچھ کام کرے یا حرکات انجام دے لیکن کچھ رموز ہیں جو مبہم ہیں اور کچھ کلمات ہیں جو تام اور مکمل ہیں اسی طرف اس جملے میں اشارہ ہے خمرت طینة آدم بیدی ''میں نے آدمؑ کی مٹی کا خمیر اپنے ہاتھ سے اٹھایا ہے۔'' یعنی اپنی قدرت سے دوسری مثال یہ جملہ ہے ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ ''اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔'' یعنی اس صورت پر جس پر وہ علقہ و مضغہ بننے سے پہلے حالت طینت میں تھا۔

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین صفحہ نمبر ۳۲۳/۳۲۴، مطبوعہ بیروت، لبنان

https://www.shiabookspdf.com/

باب یازدهم

https://www.sabzbook.com/

باب یاذ دھم

دراثبات استمداد از صاحب ولایت مطلقہ

حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام صاحب خلافت کلیہ وتاجدار ولایت کلیہ مطلقہ ہیں۔ارادہ خداوندی اور امر ایزدی کے جاری کرنے والے محال مشیتہ الٰہیہ اور مقام قدرت ربانیہ باب المراد اور کعبۃ العباد وقبلۃ الوفاد ہیں۔فیض خداوندی انہی کے دست مبارک سے جاری ہوتا ہے۔انہیں خدا نے کلمۃ اللہ اور اسماء حسنیٰ قرار دیا ہے،یہی وہ اسماء اللہ ہیں جنہیں خدا نے پکارنے کا حکم دیا ہے۔

فصل اول

https://www.shiabookspdf.com/

اسماءاللہ الحسنیٰ

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (سورۂ بنی اسرائیل،آیت ۱۱۰)

اسماء اور مسمّٰی: اسم مسمّٰی سے غیر ہے اسم اور ہے اور مسمّٰی اور ہے اسماء خدائے تعالیٰ کی مِلک ہیں۔اسم اس کی ذات ہوتے تو متعدد اسماء سے تعدد ذوات لازم ہوتا ہے جیسے وہ صاحب جہات مختلفہ ہوتا جو کہ محال عقلی ہے۔

معانی اسماءالٰہیہ

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

اے ہشام اللہ الٰہ سے مشتق ہے اور اسم غیر مسمّٰی ہے۔پس جو مسمّٰی اور معنی کو چھوڑ کر اسم کی

عبادت کرے وہ کافر ہے۔اس نے کسی کی عبادت نہیں کی اور جو اسم اور معنی دونوں کے مجموعہ کی عبادت کرے وہ شرک ہے۔اس لئے کہ دو کی عبادت کرتا ہے اور جو مسمّٰی اور معنی اللہ کی عبادت کرے اور اسم کی نہ کرے تو یہ توحید خالص ہے اور خدا تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں۔اگر اسم اور مسمّٰی ایک ہوں تو پھر ۹۹ ہی معبود ہو جائیں گے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایک ہے جو حقیقت مسمّٰی و معنی ہے۔جس پر یہ اسماء اس کا پتہ دیتے ہیں اور جمیع اسماء غیر مسمّٰی ہیں۔لہٰذا اسم اللہ اور ہے اور معنیٰ اسم اللہ اور ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۸ تا ۲۰۹، مطبوعہ ایران

لوامع الحسینیہ، ص ۲۷۳، مطبوعہ کربلا معلیٰ

https://www.shiabookspdf.com/

اسم موصوف کی صفت ہے

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

عن محمد بن سنان قال سالته عن الاسم ماهو قال صفته لموصوف

ملاحظہ فرمائیں: اصول الکافی، ج ۱، ص ۲۰۶، مطبوعہ ایران

سرکار ثقہ جلیل محمد بن سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔میں نے حضرت ثامن الاولیاء علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مولا اسم کیا ہے تو ارشاد فرمایا اسم موصوف کی صفت ہے۔

اسماء وصفات الٰہیہ اور مخلوقات

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

هوا لله القديم لم يزل والا سماء و الصفات مخلوقات و المعانی هو الله

ملاحظہ فرمائیں: اصول کافی، ج ۱، ص ۲۱۱، مطبوعہ ایران

خدائے تعالیٰ قدیم ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ان اسماء وصفات سے مبراء ہے جو مخلوقات کے لئے ہے اور ان کا معانی اللہ ہے۔

علامہ بزرگوار مہدی طیب فرماتے ہیں:

خداوند عالم مخلوقات جیسے اسم و رسم نہیں رکھتا بلکہ اسم خدا حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام اجمعین ہیں، رزاق، غفار، ستار سب حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام اجمعین ہیں۔ لـــــه الاسـمـاء الـحسنیٰ و الامثال العليا اور خود معصومؑ فرماتے ہیں: نـحن الاسماء الحسنیٰ و الامثال العليا ہم ہی اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور مثل اعلیٰ الٰہی ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

مصباح الہدیٰ، ص ۲۷۷، مطبوعہ ایران

اسماء حسنیٰ

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

نـحـن و الله الاسـمـاء الـحسـنـی التـی لا يـقبل الله من العباد عملاً الا بمعرفتنا

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر البرھان، ج ۲، ص ۵۲، مطبوعہ قم، ایران

تفسیر مراۃ الانوار، ص ۲۲، مطبوعہ قم ایران

اصول الکافی، ج ۱، ص ۲۵۷، مطبوعہ ایران

مقام ظہور

اسم مسمّٰی سے غیر اور مسمّٰی کے ظہور کا یہ مقام ہے۔ الاسم من السمته و هی العلامة کیونکہ اسم مسمہ سے مشتق اور مسمہ کے معنٰی علامت کے یعنی اسم وہ ہے۔

اولاً: جو کہ مسمّٰی کے لئے علامت بمنزلہ لباس ہے۔ اسماء اللہ قمیض ظہور خدا ہیں اور اسماء مسمّٰی یعنی حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام ہی وہ پیراھن ہیں جن میں حق تعالٰی نے ظہور فرمایا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام لباس پروردگار

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد:

https://www.shiabookspdf.com/

عن سلمان الفارسی رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فی کلام ذکره فی علی فذکره سلمان لعلی فقال: و اللّٰه یا سلمان لقد اخبر نی بما اخبرك به ثم قال: یا علی انك مبتلی و الناس مبتلون بك اللّٰه و اللّٰه انك لحجة اللّٰه علی اهل السماء و اهل الارض وما خلق اللّٰه من خلق الا و قد احتج علیه باسمك و فیما اخذت الیهم من الکتب ۔ ثم قال: واللّٰه ما یومن المومنون الا بك ولا یضل الکافرون الابك، ومن اکرم علی اللّٰه منك۔ ثم قال: یا علی انك لسان اللّٰه الذی ینطق منه، و انك لباس اللّٰه الذی ینتقم به، و انك لسوط عذاب اللّٰه الذی ینتصر به، و انك لبطشة اللّٰه التی قال اللّٰه: (ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر) و انك ایعاد اللّٰه، فمن اکرم علی اللّٰه منك و

انك و الله لقد خلقك الله بقدرته و اخرجك (من المومنين) من خلقه، ولقد اثبت مودتك فی صدور المومنين، والله يا علی ان فی السماء الملائكة ما يحصيهم الا الله و انت القائم بالقسط ينتظرون امرك و يذكرون فضلك و يتفاخرون اهل السماء بمعرفتك و يتوسلون الی الله بمعرفتك و انتظار امرك (والله) يا علی ما سبقك احد من الاولين ولا يدرك احد من الاخرين

ولایت سخت ترین امتحان ہے

سلمان فارسیؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے سلمان محمدیؓ سے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا ذکر کیا یہ بات سلمانؓ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو بتائی۔ آپ نے کہا خدا کی قسم اے سلمانؓ رسولؐ اللہ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا تھا۔ فرمایا:

اے علیؑ! تمہاری ولایت امتحان ہوگا اور لوگوں کا امتحان تیرے ذریعہ ہوگا۔ خدا کی قسم تم اہل زمین اور اہل سماء پر حجت خدا ہو، خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے تیرے نام سے اس پر حجت قائم کی ہے پھر فرمایا: خدا کی قسم مومن آپؑ پر ایمان لانے سے ہوتا ہے، آپ کی ولایت کا انکار کرنے کی وجہ سے لوگ کافر و گمراہ ہوتے ہیں۔ آپؑ سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی مکرم نہیں پھر فرمایا: ان لسان الله الذی ينطق منه آپؑ خدا کی زبان ہو جس سے وہ بولتا ہے و انك لباس الله الذی ينتقم منه آپؑ ہی وہ لباس ہو جس سے خدا انتقام لیتا ہے، جس سے خدا کا عذاب ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ

السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی جمیع صفات جلالیہ و جمالیہ کا مظہر کامل واکمل بنایا ہے۔ لہٰذا وجود ذی جود حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام تجلیات الٰہی سے متجلی اور صفات خدا وندی سے متصف ہے۔ لہٰذا آپ سے جمال وجلال ایزدی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ مقام مظہریت کاملہ الٰہیہ ہے جو حدیث میں وارد ہے۔ انك لباس الله کہ آپ اللہ کا لباس ہیں یعنی مظہر کل ہیں جس سے وہ بدلہ لیتا ہے و انك نسوط عذاب الله ينتصر به آپؑ خدا کے عذاب کا چابک ہو جس سے وہ بدلہ لیتا ہے و انك لبطتشة الله آپؑ خدا کی گرفت ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُر

حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا تھا پھر انہوں نے ڈرنے میں شک کیا تم نے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک کون ہے؟ بخدا اللہ نے آپ کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اے علیؑ آپ کے آباء واجداد سب کے سب اہل ایمان تھے، آپ کے اجداد میں کوئی بھی غیر صالح اور غیر مومن نہیں۔ تمام جہانوں کے دلوں میں تیری مودت کو بسایا۔ بخدا علیؑ! آسمان میں اس قدر فرشتے ہیں جن کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ آپؑ انصاف پر قائم ہو، تمام فرشتے آپ کے حکم کا انتظار کرتے ہیں، آپؑ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں آپؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں، آپؑ کی معرفت سے اللہ کا وسیلہ لیتے ہیں اور آپؑ کے امر کے منتظر ہیں۔ اے علیؑ! اولین تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے، آنے والے آپ کا ادراک نہیں کر سکتے۔

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر فرات، ص ۴۵۵، مطبوعہ بیروت

بحارالانوار، ج ۴۰، ص ۶۴، مطبوعہ بیروت

اگر خدا کا جسم ہوتا

آیت اللہ محقق فاضل مسعودی دام ظلہ فرماتے ہیں۔ الا انہ لوکان للہ عزوجل ان یتجسد سبحانہ وتعالیٰ مثل لتجسد فی مثلِ الامام علی بن ابی طالبؑ

(ملاحظہ فرمائیں الاسرار العلویہ، صفحہ نمبر ۱۰، مطبوعہ ایران)

''اگر اللہ تعالیٰ عزوجل کا جسد ہوتا تو کوئی اور جسد نہ ہوتا مگر جسد امیر المومنینؑ کی مثلی یعنی اگر خداوند عالم مجسم ہوتا اس کا جسم ہوتا تو وہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے مثل ہوتا۔

لباس ظہور خداوندی

عالم ربانی حکیم صمدانی آیت اللہ الحاج محمد کرمانی طاب ثراہ کا بیان:

اسم قمیض ظہور خدا است علیؑ پیراھن است کہ خداوند ازایں پیراھن ظاہر شدہ است نورِ خدا ازایں قابلیت بروز کردہ است (ملاحظہ فرمائیں: مواعظ، ۱۳۰۱ھ، ج ۱، ص ۳۱۷، مطبوعہ ایران)

اسم قمیض ظہور خداوندی ہے اور علی علیہ السلام کی صورت وہ پیراھن ہے جس میں ذات احدیت نے ظہور فرمایا اور نور خداوندی نے قابلیت علویہ علیہ السلام سے بروز فرمایا ہے۔

ھا علیؑ بشر کیف بشر
ربہ فیہ تجلیٰ و ظھر

اسم خدا یا صفتِ خدا

عن محمد بن سنان قال سائلتہ عن الاسم ماھر؟ قال صفۃ موصوف

ملاحظہ فرمائیں: اصول الکافی، ج ۱، ص ۲۰۴، مطبوعہ ایران

ثانیاً: دوسرا اسم صفت ہے موصوف کی لہٰذا حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام چونکہ اسماء حسنیٰ ہیں لہٰذا یہ صفات الٰہیہ ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں الامام یا طارق ملکی الذات و الٰھی الصفات حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام ملکی الذات

طاقتوں کے مالک ہیں اور صفت اللہ ہیں۔ لہٰذا تجلیات الٰہیہ کا ظہور انہی سے ہوتا ہے۔ کائنات کی تکوین اور جمیع عوالم کی تدبیر وتصرف الٰہی انہی اسماء الٰہیہ وصفات ربانیہ یعنی حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام سے ہے۔

وسائط ظہور صفات سبحانہ تعالیٰ

سرکار صدر المفسرین علامہ محسن فیض کاشانی اعلیٰ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

وقال الصادق علیه السلام نحن و اللّٰه الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل اللّٰه من العباد عملاً الا بمعر فتنا و ذلك لا نهم علیهم السلام و سائل معرفته ذاته تعالیٰ و وسائط ظهور صفات سبحانه

https://www.shiabooks.pdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: کتاب الحقائق قرۃ العیون، ص ۴۰۱، مطبوعہ کویت

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا: بخدا ہم خدا کے اسماء حسنیٰ ہیں۔ خداوند عالم اپنے بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا ہماری معرفت کے بغیر اور یہ اس لئے ہے کہ یہ نفوس قدسیہ علیہم السلام ذات خداوندی کی معرفت کا وسیلہ ہیں اور اللہ سبحانہ کے صفات کمالیہ جلالیہ وجمالیہ کے ظہور کا ذریعہ ہیں۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا:

نحن و اللّٰه الاسماء الحسنیٰ

ملاحظہ فرمائیں: تفسیر برہان، ج ۲۔ ص ۵۲

اصول کافی، ج ۱، ص ۱۴۴؛ مراۃ الانوار، ص ۲۲

بحار الانوار، ج ۶، ص ۹۴

اورجیسا کہ ہم گذشتہ اوراق میں تحریر کر چکے ہیں کہ لا سم من السمة و هی العلامه کہ اسم مشتق ہے مسمہٰ سے اور مسمہٰ کا معنیٰ علامت ہے اگر اسم نہ ہوتو غیر مسمیٰ کی پہچان نہیں ہوتی اس لئے یہ فرماتے ہیں لولانا نحن ما عرف الله اگر ہم نہ ہوتے اس کی معرفت نہ ہوتی اس لئے کہ یہ علامت عظمیٰ آیت اللہ الکبریٰ ہیں لہٰذا فرماتے ہیں من رانی فقد راه الحق جس نے ہمیں دیکھا اس نے خدا کو دیکھا یہ اسماء خداوندی رحمۃ الٰہیہ کا محل ہیں اور فیض اقدس کو جاری کرتے ہیں اور جمیع عوالم کی تدبیر وتصرفات انہی اسمائے الٰہیہ کے ماتحت ہیں۔ جب یہ نفوس قدسیہ ہی اسماء الٰہیہ ہیں جنہیں پکارنے کا خدا تعالیٰ نے خود حکم فرمایا تو پھر یا علیؑ مدد یا فاطمہؑ ادرکنی یا صاحب الزمان اغثنی یہ کلمات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کی شان اور فرمان کے عین مطابق ہے۔ اب جو بھی مانگنا ہوا نہی ذوات مقدسہ سے مانگو۔ یہی اسماء حسنیٰ ہیں جنہیں پکارنے کا حکم ہے۔ یہ عین توحید اور اس کے برعکس سراسر کفر وشرک ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

حضرات محمدؐ وآلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم سے سوال کرنے کا حکم

حضرت حجۃ العصر ولی الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اروحنا فداہ ارشاد فرماتے ہیں

انا سائلکم و آملکم فیما الیکم التفویض و علیکم الفریض

ملاحظہ فرمائیں: دعائے سمات

اہلبیت علیہم السلام میں آپ سے ان چیزوں کا سائل اور خواہش مند ہوں جن کا اختیار آپ کو سونپا گیا ہے اور جس کا عوض وبدل دینا آپ پر لازم ہے۔

حضرت ولی الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کے فرمان واجب الاذعان سے روز روشن کی طرح واضع ہوگیا ہے کہ حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام صاحب اختیار اور کائنات کے مالک و مختار ہیں اور ذرہ ذرہ ان کے حکم کے سامنے سرنگوں ہے

فصل دوم

عوالم امکانیہ کی تسخیر

ارشاد خداوند عالم ہے: وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ (سورۂ النحل، آیت ۱۲)

اور اس نے دن اور رات اور سورج و چاند اور ستارے تمہارے کام میں لگا دیئے ہیں اور اپنے امر سے تمہارے تابع کر دیئے ہیں۔

https://www.shiabooksplf.com/

ایضاح: بعض مقصرین نے سَخَّرَ لَكُمُ سے مراد نوع انسانی کے افراد لئے ہیں جو کہ سراسر خلاف عقل و نقل ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ سب ہمارے لئے مسخر ہیں تو مسخر چیز تو تابع حکم ہوتی ہے اگر دن رات شمس و قمر ستارے اور سیارے ہمارے لئے مسخر و تابع ہیں تو پھر ہمیں رات کا انتظار کیوں کرنا پڑتا ہے۔ موسم سرما میں سورج نکلنے کا انتظار کیوں اور موسم گرما میں بارش کے لئے دعا کیوں یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہاں ہم جیسے لوگ مراد نہیں بلکہ سَخَّرَ لَكُمُ میں لَكُمُ سے مراد حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام ہیں۔ جن کے اشارہ پر یہ جمیع عوالم امکانیہ متحرک ہیں۔

حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

عن امیر المومنین و انا الذی سخرت لی السماوات و عدد البرق و

الظلم و الانوار و الریاح و الجبال والبحار و النجوم و الشمس و القمر

ملاحظہ فرمائیں:

منتخب بصائرالدرجات، ص۲۳

کفایۃ الخصام ترجمہ غایۃ المرام، ص۴۶۲، مطبوعہ تہران، ایران

کتاب المبین، ج۱، ص۲۷۱، مطبوعہ ایران

ترجمہ: میں وہ ہوں جس کے بادل ورعد بجلی، تاریکی اور روشنیاں، ہوائیں اور پہاڑ و سمندر، ستارے وسورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں۔

مدبرات الامور اور اطاعت والیان امر

https://www.maktabah.org

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ تبارك و تعالیٰ خلق آدم فاود عنا صلبه و امر الملائكة بالسجود و تعظيما له و اكرا ما وكان سجود هم لعزه جل عبودية ولا دم اكراماً و طاعة لكوننا فی صلبه

ملاحظہ فرمائیں:

غایۃ المرام، ص۹، مطبوعہ ایران

کفایۃ الخصام، صفحہ۱۳۹/۱۴۰، مطبوعہ ایران

المبین، ج۱، صفحہ۳۰۵، مطبوعہ ایران، طبع دوم

تفسیر نمونہ، جلد۱، صفحہ۱۵۷، مطبوعہ لاہور

خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا اور ہمیں ان کی صلب میں رکھا اور ملائکہ کو

سجدہ کو حکم دیا۔ یہ سجدہ خدا کے لئے عبودیت کا سجدہ تھا اور آدم کے لئے ان کی تعظیم و اکرام کا سجدہ تھا اور ہمارے لئے اطاعت کا سجدہ تھا۔ جتنے ملائکہ تھے ان سب نے سجدہ کیا اس لئے کہ خداوند عالم نے فرمایا کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْن تمام ملائکہ کو حکم تو جو فرشتے خلق، رزق، احیاء، اماتت اور دیگر امور تکوین پر مؤکل تھے ان سب نے سجدہ کر کے خدا کی عبودیت اور حضرت آدم کی تعظیم اور حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی اطاعت کا اقرار کیا۔ اب جتنے مدبرات امور ہیں، جتنے مؤکلین ہیں وہ سب ان کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان کے حکم کے بغیر حرکت تک نہیں کر سکتے۔

شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ العلامہ مرزا حسین نوری قدس سرہ فرماتے ہیں

الملك لا يتحرك الا باذنه عليه السلام

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

نفس الرحمٰن، ص ۷۸، مطبوعہ ایران

کوئی فرشتہ بھی امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر حرکت تک نہیں کرتا۔

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اور جمیع عوالم کی تسخیر

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

كانت عليها السلام مفروضة الطاعة علىٰ جميع خلق الله من الجن و الانس و الطير و الوحش و الانبياء و الملائكه

ملاحظہ فرمائیں:

دلائل الامامۃ طبرسی، ص ۲۸، مطبوعہ نجف اشرف عراق

مخدومہ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی اطاعت جمیع مخلوقات خدا پر فرض ہے۔جن اورانسان، پرندے ودرندے، انبیاءاور ملائکہ سب ان کے حکم پر سر جھکاتے ہیں۔

کشفِ اسرار

اسی راز کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکریم سیدہ میں کھڑے ہوکر ظاہر کیا ہے۔سیدہ طاہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب اپنے بابا سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور تشریف لاتیں واکانت اذا دخلت علیه احبهاو قام الیها فاخذ بیدها تقبلها و اجلسها فی مجلسه آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوجاتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے تھے۔

https://www.shiabooks.net/

ملاحظہ فرمائیں: مشکوۃ شریف، ج۲، ۶۸۳

جامع ترمذی، مطبوعہ کراچی

المستدرک حاکم، ج۳، ص۱۵۶، مطبوعہ بیروت

عظمت اہل بیتؑ، ص۴۴۱، مطبوعہ فیصل آباد

دراصل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام سیدہ مخدومہ عالمیان کو ظاہر فرمایا جس کے لئے میں کھڑا ہوتا ہوں گویا کائنات کی ہر ہر حرکت اسی سے وابستہ ہے۔جن وانس ہوں یا طیور وحوش، انبیاء مرسلین ہوں یا ملائکہ مقربین جب جمیع مخلوقات امر حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے زیر فرمان ہے۔تو پھر ان مخدومہ کائنات سے جو چاہو مانگو ان کے در اقدس سے ملے گا اس لئے کہ خداوند عالم کے فیوضات ان کے گھر سے جاری ہوتے ہیں۔

سرچشمہ فیوض

سرکار حجۃ الاسلام آیت اللہ السید احمد حشمتی طباطبائی مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں:

فاطمه زهرا صلوٰة الله عليها اصل و سر چشمه همه معرفتها و يقينها و فيضها و مددها است كه بخلق مير سيد پيغمبر ان اولى العزم در جميع امر و نهى و شريعت و علمها و كتابهاى آسمانى ووحيها چشمشان و همچنين ملائكه مقرب جميعاً از فاطمه زهراء فيض ياب ميباشند آيا نميدانى كه وحى بجبرئيل بواسطه عزرائيل ميرسدو با وبواسطه اسرافيل و باوبواسطه ميكائيل آشكار ميشدو ميكائيل آنرا ميخواند خبرا سرافيل ميدا دواسرافيل خبر بعزارائيل ميدا دوعزرائيل خبر بجبرائيل ميدا دو جبرائيل خبر به پيغمبران مياوردو معلوم است كه مقام لوح محفوظ مقام حضرت فاطمه زهراء سلام الله عليها است مقام حضرت امير مقام قلم است كه باذن خدا لوح سينه مقدس فاطمه زهراء شكل ماكان وما يكون راتصوير فرموده و علم اولين و آخرين رادر سينه همايون ازنگاشته است اين است كه دو معنى آيه شريفهنٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْن (آيه اول از سورۂ مباركه قلم) امام عليه السلام ميفر ما يدنون حضرت پيغمبر است وقلم حضرت امير است وما يسطرون مقام علم حضرت فاطمه

https://www.ahlebookspdf.com/

زهـراء اسـت و هـمـه چشـمه های علوم از عطائی آن بزرگوار جاری است

ملاحظہ فرمائیں:

سراج منیر، ص ۲۵ تا ۲۶، مطبوعہ ایران

ترجمہ: حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا تمام معرفت یقین علم اور فیوض اور امداد کا سرچشمہ ہیں۔ جن کی ذات طاہرہ سے مخلوقات جمیع امور میں پیغمبران اولوالعزم کو امر و نہی شریعت علوم کتب آسمانی اور وحی اسی ذات طاہر مطہرہ کے چشمہ فیض سے پیغمبران علیہم السلام کے حوالے کی جاتی ہیں تا کہ مخلوقات کی ہدایت کریں اور انہیں فیضیاب کریں۔ اسی طرح ملائکہ مقربین بھی آپ کے فیضان سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ وحی الٰہی حضرت جبرائیلؑ کو حضرت عزرائیلؑ کے واسطے سے اور حضرت عزرائیلؑ کو حضرت اسرافیلؑ کے واسطے سے اور حضرت اسرافیلؑ کو حضرت میکائیلؑ کے واسطے سے اور حضرت میکائیلؑ کو لوح محفوظ پر روشن ہو کر پہنچتی ہے اور اس سے حضرت جبرائیلؑ پیغمبران خدا کو وحی پہنچا دیتے ہیں۔ مقام لوح محفوظ مقام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے اور مقام قلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے مقامات ہیں۔ اس طرح حکمت الٰہیہ نے سینہ مبارک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ماکان ویکون کے لئے لوح کا مرتبہ عطا فرمایا ہے اور علوم اولین و آخرین کو آپ کے سینہ مبارک پر نقش فرما دیا ہے۔ قرآن مجید کی آیت شریفہ میں فرمایا نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْن (سورۃ القلم، آیت ۱)۔ امام علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ''نٓ'' سے مراد حضرت پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قلم سے مراد حضرت امیر المومنین

علی علیہ السلام اور مَا یَسْطُرُوْن مقام سیدہ عالم ہے۔اسی طرح چشمہ ہائے علوم ما کان وما یکون حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی وساطت سے جاری ہوئے ہیں۔

سرکار آیت اللہ العلامہ السید احمد حشمتی طباطبائی ادام اللہ ظلہ فرماتے ہیں:

فاطمہ زہراؑ اصل و سر چشمہ ہمہ معرفتها و یقینها و علمها و فیضها ومدد ها است که یخلق میر سید

کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا خداوند عالم کے تمام معرفت یقین علوم اور فیوض اور مدد کا سرچشمہ ہیں۔ جو مخلوق تک پہنچ رہے ہیں۔ جب مدد کا سرچشمہ ہی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں تو پھر ان سے مدد مانگنا عین توحید ہے۔ عین ایمان ہے اور حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی مدد کا منکر یقیناً دائرہ ایمان سے خارج ہے۔حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذات اقدس سے امر خداوندی کا نفاذ ہوتا ہے اور ارادہ الٰہی ان سے جاری ہوتا ہے اور ان کے کاشانہ اقدس سے درس توحید ملتا ہے چونکہ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا سرچشمہ فیوض ہیں اس لئے ہم ان سے مدد مانگتے ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

قال الامام الصادق علیه السلام یقول لنا: علیکم بالزهراء، استغیثوا باسمها و نادوا مولاتکم فاطمة، وحینئذ تقضی حاجتکم، وتنالون مطلبکم

ملاحظہ فرمائیں:

الاسرار الفاطمیۃ، ص ۳۷، مطبوعہ بیروت

تم پر لازم ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے استغاثہ کروان سے مدد مانگو اور ان کو مدد کے لئے پکارو تمہاری حاجات پوری ہوں گی اور مقصد حاصل ہوگا۔

فصل سوم

حضرات طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہر شئے پر قادر ہیں

زمین کی طنابیں آئمہؑ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں:

اسود بن سعید کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اسود بن سعید! ہمارے اور ہر زمین کے درمیان ایک طناب ہوتی ہے جیسا کے معمار کے ہاتھ میں سوتری (ساھل) ہوتی ہے اور جب بھی ہمیں زمین کے کسی خطہ کے متعلق کوئی حکم خداوندی ہوتا ہے تو ہم اس طناب کو کھینچ لیتے ہیں اور زمین ہماری طرف اپنے کنوؤں، بازاروں اور گھروں کو سمیٹ سمیٹ کر آجاتی ہے یہاں تک کہ ہمیں جو خدا کا حکم ملتا ہے ہم اسے نافذ کرتے ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: اختصاص، ص ۳۲۳ تا ۳۲۴، مطبوعہ ایران

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؑ سے اپنی غربت و احتیاج کا شکوہ کیا۔

آپؑ نے فرمایا:

جابر ہمارے پاس کوئی درہم نہیں ہے۔

پھر کچھ دیر بعد کمیتؓ اسدی امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا:

فرزندِ رسول! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپؑ کے حضور ایک قصیدہ پڑھنا چاہتا ہوں؟

امام علیہ السلام نے اجازت دی۔

حضرت کمیتؓ نے ایک قصیدہ پڑھا۔ جیسے ہی کمیتؓ کا قصیدہ تمام ہوا تو امام علیہ السلام نے غلام سے فرمایا کہ گھر سے ایک تھیلی لا کر کمیتؓ کو انعام دو۔

غلام آپؑ کے بتائے ہوئے کمرے میں گیا اور وہاں ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی اور وہ اس تھیلی کو لے کر باہر آیا اور کمیتؓ کے سپرد کی۔

کمیتؓ نے پھر کہا کہ مولا!

اگر اجازت ہو تو ایک اور قصیدہ سناؤں

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں ضرور پڑھو۔

چنانچہ کمیتؓ نے دوسرا قصیدہ پڑھا۔

https://www.shiabookspdf.com/

امام علیہ السلام نے غلام سے فرمایا کہ جاؤ اسی کمرے سے ایک اور تھیلی لے آؤ اور کمیتؓ کو بطور انعام دو۔

غلام دوسری تھیلی لایا اور کمیتؓ کے سپرد کی۔

کمیتؓ نے عرض کی:

مولاؑ! اگر اجازت ہو تو ایک اور قصیدہ آپؑ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے اجازت دی اور کمیتؓ نے اپنا ایک اور قصیدہ امام علیہ السلام کو سنایا۔

آپؑ نے پھر غلام کو حکم دیا کہ جاؤ اسی کمرے میں سے ایک اور تھیلی لاؤ اور کمیتؓ کے سپرد کرو۔

غلام تیسری تھیلی لایا اور کمیتؓ کے سپرد کی۔

چلانا چاہیں تو اسے چلا سکتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: اختصاص مفید، ص ۲۷۱ تا ۲۷۲، مطبوعہ ایران

حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام مدد کرنے پر قادر ہیں

سرکار آیت اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ مُردوں سے حاجت طلب کرنا شرک ہے اور چونکہ پیغمبر و آئمہ علیہم السلام تو فوت ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اب وہ جماد سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا ان سے کوئی نفع یا نقصان نہیں ہوسکتا اس خیال کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو شرک و کفر کے معنی کا تعین کرنا ہمارے اختیار میں نہیں دیا گیا (جو لوگ بات بات پر شرک و کفر کا فتویٰ صادر کرنے میں انہیں توبہ کرنی چاہیئے) کہ جس چیز کو چاہیں شرک کہہ دیں جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ شرک صرف یہ ہے کہ کسی غیر اللہ کو اللہ سمجھ کر اس سے حاجت طلب کی جائے اور اس معنی میں مردہ اور زندہ میں کوئی فرق نہیں، اگر کوئی شخص پتھر اور مٹی کے ڈھیلے سے بھی حاجت طلب کرے تو وہ بھی شرک نہیں ہوگا۔

ما ازارواح مقدسه انبیاءؑ و آئمهؑ که خدا وند باانها قدرت مر حمت نموده است استمداد می کنیم و براهین قطیه وادله عقلیه محکمه در فلسفه اعلیٰ ثابت و مقرر است که روح بعد ازمفارقت از بدن که ازاں تعبیر بموت شود باقی واحاطه ارواح کا مله پس از موت بایں عالم بیشتر با لاتراست

کہ ہم انبیاء و آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی ارواح مقدسہ سے اس لئے مدد طلب کرتے ہیں۔

چونکہ خداوند عالم نے انہیں ہماری مدد کرنے کی قدرت مرحمت فرمائی ہے اور فلسفہ اعلیٰ میں براہین عقلیہ وقطعیہ سے یہ ثابت ہے کہ روح بدن سے جدا ہونے کے بعد جس کو موت سے تعبیر کرتے ہیں باقی رہتی ہے اور ارواح کاملہ کی طاقت اس عالم پر زیادہ سے زیادہ قوت تصرف واحاطہ رکھتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کشف الاسرار، ص ۳۰، مطبوعہ ایران

حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام سے جو چاہو مانگو

ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام مراتب ولایت وخلافت تکوینیہ جناب سیدۃ النساء صلوٰت اللہ علیہا کو حاصل ہیں یعنی اس عالم کا ذرہ ذرہ ان کے حکم پر سر جھکائے ہوئے ہے۔ مخدومہ کائنات سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا سے جو چاہو مانگ لو۔

https://www.shiabookspdf.com/

کائنات کا نظام بدست امام

سرکار آیت اللہ المقدس سید محمد شیرازی طیب اللہ روحہ کا ارشاد:

ولها ولهم عليهم السلام الولاية التكوينية و معناها: ان زمام العالم بايديهم عليهم السلام و منهم فاطمة سلام اللّٰه حسب جعل اللّٰه سبحانه، كما ان زمام الاماتة بيد عزرائيل، فلهم عليهم السلام التصرف فيها ايجاداً واعداماً، لكن من الواضح ان قلوبهم او عية مشيئة اللّٰه تعالىٰ فكما منع اللّٰه سبحانه القدرة للانسان على الافعال الا ختيارية منهم عليهم السلام القدرة على التصرف فى الكون

ملاحظہ فرمائیں: الولایۃ التکوینیہ والتشریعیہ للصدیقۃ الطاہرہؑ، ص ۸، مطبوعہ بیروت

کائناتی نظام

سرکار آیت اللہ سید محمد شیرازی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

ولایت تکوینیہ کا معنی جہان ہستی کی باگ ڈور (زمام عالم کائناتی نظام) ان ذوات مقدسہ کے دست مبارک میں ہے اوران میں حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا شامل ہیں۔ یہ نظام کائنات کی زمام اس طرح ہے کہ جیسے اموات کا نظام حضرت عزرائیل کے ہاتھ میں ہے ان ہستیوں کا تصرف بنانے اور مٹانے، ایجاداً و اعداماً خلق کرنے اور موت دینے میں ہے ان کے قلوب مشیت الٰہی کے محل ہیں۔

جب ولایت کلیہ مطلقہ کو بیان کیا جاتا ہے تو مقصرین ہرزہ سرائی اور ژاژہ خائی پر اتراتے ہیں اور کفر و شرک کی چلتی پھرتی فیکٹریاں اپنے کافرانہ نظریات اور مشرکانہ معتقدات کے فتوے اگلنے شروع کر دیتے ہیں ہم نے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کا متصرف فی العوالم اور مدبر کائنات ہونا ثابت کیا ہے۔

سرکار آیت اللہ خمینی قدس سرہ کا ارشاد حق بنیاد:

ما از ارواح مقدسہ انبیاء ائمہ علیہم السلام کہ خداوند با کفا قدرت مرحمت نمودہ است استمداد می کنیم

ملاحظہ فرمائیں: کشف الاسرار، ص ۳۰، مطبوعہ ایران

کہ ہم انبیاء و آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی ارواح مقدسہ سے مدد اس لئے طلب کرتے ہیں کہ خدا نے انہیں ہماری مدد کرنے کی قدرت مرحمت فرمائی ہے۔ یعنی باذن اللہ وہ مدد کرنے پر قادر ہیں۔ جب خدا نے خود انہیں ہماری امداد کرنے کی طاقت و قدرت مرحمت

فرمائی تو پھر اس میں شرک کہاں سے آ گیا یہ تو عین توحید ہے۔ ان کی قدرت کا انکار کرنا شرک ضرور ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرہ، آیت ۴۵)

سرکار آیت اللہ السید روح اللہ موسوی خمینی طیب اللہ روحہ فرماتے ہیں:

اے عزیز حضرت مولا الموحدین امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے

انا الصلوٰۃ المومنین وصیامھم مومنین کی نماز اور روزہ میں ہوں اور حضرت صادق علیہ السلام نے مفضلؓ راوی کے خط میں ارشاد فرمایا: نحن الصلوٰۃ و نحن الزکوٰۃ ہم ہی نماز ہیں اور ہم ہی زکوٰۃ ہیں نیز قرآن شریف کی آیت شریفہ کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرہ، آیت ۴۵) صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہاں صبر سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نماز سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں بنا بریں ہم کہتے ہیں کہ فقط صلوٰۃ اگر وصل سے مشتق ہے تو آئمہ معصومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین وہ ہیں جو خداوند عالم کے قرب و وصال میں اس مقام ذی الاکرام پر فائز ہیں جہاں تک کسی بھی مخلوق کی رسائی ممکن نہیں اور دوسروں کے ہاتھ ان کے دامن عظمت تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

لنا مع اللہ حالات ھو فیھا نحن نحن ھو فیھا الا انہ ھو ھو و نحن نحن

ہمارے خدائے تعالیٰ کے ساتھ ایسے حالات و مراتب ہیں کہ جن میں وہ ہم بن جاتا ہے اور ہم ''وہ'' مگر وہ وہی رہتا ہے اور ہم ہم ہی رہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: پرواز در ملکوت، ج اول، ص ۲۴، مطبوعہ ایران

سرکار آیت اللہ خمینیؒ کے فرمان حق ترجمان سے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ہو جاتی ہے:

اولاً: خداوند عالم نے فرمایا: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرہ، آیت ۴۵) کہ مدد طلب کرو یہاں صبر سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نماز سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اب وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ مدد مانگو محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے

ثانیاً: جب خداوند عالم نے خود ان نفوس قدسیہ سے مدد مانگنے کا حکم دیا ہے تو پھر ان سے مدد مانگنا عین توحید ہے اور ان کی مدد کا انکار کرنا دراصل حکم خداوندی کا انکار اور حکم الٰہی کا منکر یقیناً کافر و مشرک ہے کہ مقصرین کا عقیدہ و نظریہ قرآن کریم کے خلاف ہے اور تعلیمات معصومین علیہم السلام کے منافی ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ثالثاً: حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال میں اس مرتبہ پر فائز ہیں جہاں تک کسی مخلوق کی رسائی ممکن نہیں اور مخلوقات کے ہاتھ ان کے دامن عظمت تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ جب ان کی عظمت کا ہمیں ادراک ہی نہیں تو پھر غلو کیسا؟ اور ان کے فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ و مناقب جلیلہ کے بیان کرنے والے عارفین اور مستبصرین پر غلو کا الزام چہ معنی دارد؟ یہی وجہ ہے کہ بزرگ علماء اعلام فرماتے تھے کہ (ان کی شان میں ہمارا غلو بھی قاصر ہے) وھو الحق و الحق احق ان یتبع

گویند خلق غالیم بثنائے تو یا علیؑ
حق است این کہ من زثنائے تو قاصرم

فضائل امیر المومنین علیہ السلام کی کوئی حد نہیں

عارف بصیر علامہ کبیر حافظ برسی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

مناقب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو کوئی گننے والا موجود نہیں اور آپؑ کے فضائل کی کوئی حد نہیں آسمانوں کے ورق لکھنے کے لئے کافی نہیں، سمندروں کی روشنائی کم ہے، جن وانس کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ لکھ سکیں۔ عقول ان کی درک سے قاصر ہیں پہاڑ ان بلندیوں کا بوجھ اٹھا کر نہیں کھڑے رہ سکتے، اس کی گواہی قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں نے دی ہے اور تو اپنے فہم کی کمی اور وہم کی زیادتی کی وجہ سے علی علیہ السلام کے رب اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوا اور اپنے اس رویے سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینے کا سبب بنتے ہوا اور میں تجھے قرآن سناتا ہوں کہ وہ تجھ جیسوں پر لعن طعن کرتا ہے اور تجھے آواز دے کر کہتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہ (سورۂ احزاب، آیت ۵۷) ''اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینے والوں پر اللہ کی لعنت کرتا ہے''۔ پس جو علی علیہ السلام سے بغض رکھے اس فضل کی وجہ سے جو اللہ نے علی علیہ السلام کو عطا کیا ہے تو اس شخص نے علی علیہ السلام کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ کے ولی کو اذیت پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت ہوا اور کافی ہے کہ ایسا شخص قیامت کے دن بڑا وقت دیکھے پس اس تذبذب کے شکار حیران و پریشان جہلِ مرکب میں مبتلا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ آداب الٰہی سے بے بہرہ ہے اور تو کب تک تکذیب کا دامن تھامے رکھے گا؟

ملاحظہ فرمائیں: مشارق انوار الیقین، ص ۳۷۴، مطبوعہ ایران

https://www.shiabookspdf.com/

باب دوازدہم

https://www.sirat-e-mustaqeem.net/

باب دوازدھم

معجزہ

معجزہ کے متعلق ایک عام استعباد

حضرات محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کی خلافت تکوینیہ کا انکار کرتے ہوئے مقصرین مختلف سفسطے پیش کر کے مومنین کرام کو دھوکہ دینے کی سعی مذموم کرتے ہیں ان میں سے خلافت تکوینیہ کے متعلق اپنے اس انکار پر سوائے استعباد کے اور کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔ چنانچہ ایسا ہی استعباد ایک مقصر ملاں پیش کرتے ہیں کہ یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم کون ومکان میں دو قسم کی مخلوق پیدا فرمائی ہے ایک وہ جس کو خداوند عالم نے قدرت اور ارادہ اختیار سے نوازا ہے۔ اسے فاعل ومختار بنایا ہے جیسے انسان مخلوقات عالم کی یہ قسم تو امام کی نافرمان بھی ہوا کرتی ہے چنانچہ آئمہ پر ظلم کرنے والے، انہیں شہید کر دینے والے، ان پر پانی بند کر دینے والے، انہیں جلاوطن کر دینے والے، ان کے اموال غصب کر لینے والے یہ سب انسان تھے اور مخلوق خدا تھے اور اس عالم الکون کا ایک بدترین حصہ تھے اور سب آئمہ کے نافرمان تھے۔ دوسری قسم مخلوق کی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ قدرت دی ہے، نہ ارادہ، نہ شعور، نہ اختیار جیسے مثلاً پہاڑ، درخت وغیرہ۔ جمادات، نباتات مخلوقات کی یہ قسم وہ ہے جو امام کے سامنے سرنگوں ہوتی ہے اور ان کے فرمان کے تابع ہوتی ہے مگر ان کا تابع فرمان ہونا قدرت خدا سے وابستہ ہوتا ہے کیونکہ خود ان کو قدرت اور شعور عطا نہیں ہوتا ارادہ رکھتی نہیں ہے تاکہ وہ خود تابع فرمان ہو سکیں لہٰذا ان کا سرنگوں ہونا قدرت خدا سے تعلق رکھنا ہے۔ خواہ خداوند عالم اپنی قدرت کاملہ سے کن

https://www.shiabookspdf.com/

فیکون کے طریقہ پر ان کو سرنگوں کر دے یا کوئی اور سبب پیدا کر کے ان کو سرنگوں ہونے پر مجبور کر دے۔ بہر حال ان اشیاء کا تابع فرمان ہونا قدرت خداوند عالم سے تعلق رکھتا ہے اور چونکہ معجزہ کے سرزد ہونے میں معجز نما کے ارادہ کو بھی دخل ہوتا ہے اور بعض معجزات میں معجز نما کی اس تاثیر کو بھی دخل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے وقتی طور پر اس نفس یا اس کے کسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اس لئے اس صورت حال کو ''خلافت تکوینیہ'' سے تعبیر کرنا درست اور صحیح ہے۔ خلافت تکوینیہ کا وہ معنی ہرگز صحیح نہیں جو مولوی موصوف نے تجویز کیا ہے کیونکہ وہ تفویض باطل ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

کتابچہ فتویٰ کی وضاحت، ص ۱۷ تا ۱۸، مطبوعہ ملتان

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

اس استعباد کا جواب: اس عالم میں بے شک خدا نے دو قسم کی مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ ایک صاحب شعور اور دوسرے بے شعور و بے اختیار۔ مگر انبیاء آئمہ علیہم السلام ہر دو پر حاکم ہیں

اولا انسان: انسان کو خدا تعالیٰ نے فاعل مختار خلق فرمایا اور انسان نے آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی حکم عدولی بھی کی اور مظالم بھی مگر اس حکم عدولی اور مظالم سے یہ مطلب حاصل کرنا کہ آئمہ ھدیٰؑ ان کے سامنے معاذ اللہ بے بس اور عاجز ہیں۔ یہ پرلے درجے کی حماقت جہالت اور ضلالت ہے۔ اگر یہ مطلب حضرات امناء الرحمٰن علیہم السلام کی خلافت کلیہ الٰہیہ اور ولایت تکوینیہ کی نفی کی دلیل قرار دی جائے تو فاعل مختار انسان جس طرح انبیاء کرام اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی نافرمانی کی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی کی

ہے۔ جو کہ عالم تکوین کا خالق اور علیٰ کل شی ءِقدیر ہے تو پھر کیا اس سے یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ خدا بھی عاجز اور بے بس ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اگر مقصرین کے نزدیک ولایت کا یہی معیار ہے تو پھر بنی نوع انسان خدا تعالیٰ سے زیادہ ابلیس فرمانبردار ہے۔ (معاذ اللہ)

عدالت خدا وندی: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو مجبور نہیں بنایا بلکہ فاعل مختار بنایا اگر ایسا نہ ہوتو وہ عادل نہیں رہتا اور انسان کے لئے ثواب وعقاب بے معنی ہوگا۔ اگر خلافت الٰہیہ کلیہ کے تاجدار چاہتے تو فاعل ومختار انسان کو اپنی تکوینی قوت کے سامنے مغلوب و بے بس کر سکتے تھے جیسا کہ بعض مقامات پر انسان کو عاجز ومغلوب کر کے دکھایا مگر وہ مشیت الٰہی کے تابع تھے۔

https://www.shiabookspdf.com/

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ

ثانیا: لا شعور مخلوق: مخلوقات کی دوسری قسم بے شعور و بے اختیار ہے اگر چہ کافر حکماء کی منطق کی تقسیم سے یہ چیزیں بے شعور اور بے اختیار ہیں مگر قرآن وسنت کی رو سے انہیں بے اختیار اور بے شعور نہیں کہہ سکتے۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۴۴)

ساتوں آسمان اور زمین اور ان کے اندر کی ہر شے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں

جواس کی حمد وتسبیح نہ کرتی ہومگرتم اس کی تسبیح کونہیں سمجھتے۔

سرکارسلطان المفسرین علامہ السید علی بن ابوالقاسم الحائری اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

حقیقت الامر یہ ہے کہ تسبیح مجازی یا مطیع تمام مخلوقات میں موجود ہے چاہے وہ ذوحیات و عقول ہوں یا جمادات

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر لوامع التنزیل، ج ۱۵،ص ۱۴۶،مطبوعہ انڈیا

حضرت ثامن الاولیاء علی رضا علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد حق بنیاد:

https://www.shiabookspdf.com/

مولا امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت تمام زمینوں سے پہلے ارض مکہ نے قبول کی تو وہ ارض کعبہ قرار پائی، عقیق، فیروزہ اور یاقوت نے تمام جواہرات سے پہلے ولایت کو قبول کیا تو قیمتی جواہرات بن گئے۔ معارف میں طلاء ونقرہ نے ولایت قبول کرنے میں سبقت کی تو خداوند عالم نے ان کا مرتبہ بلند کردیا۔

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۷،ص ۴۱۹،مطبوعہ ایران، قدیم

حضرت ثامن الاولیاء امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

دربار مامون میں کے درباری حاجب حمید بن مہران نے مامون کی قالین پر بنے ہوئے دو شیروں کی تصویروں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ذرا تصویر کے ان دونوں شیروں کو زندہ کر دیجئے اوران کو مجھ پر مسلط کردیجئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان تصویروں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بلند آواز میں فرمایا اٹھو اور اس فاجر کو ختم کر دو امام کا فرمانا ہی تھا کہ وہ تصویر حقیقی شیر بن کر اٹھیں اور انہوں نے حاجب کو چیڑ پھاڑ کر کھا لیا۔ تمام لوگ خوف و دہشت سے تصویر بنے بیٹھے تھے۔ جب شیر اس حاجب سے فارغ ہوا تو امام علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی۔

یا ولی اللّٰہ فی ارضہ ما ذا تا مرنا ان نفعل بھذا

اے زمین پر اللہ کے ولی آپ ہمیں اس کے (یعنی مامون کے) بارے کیا حکم دیتے ہیں (اس کا بھی پوسٹ مارٹم کریں) یہ سن کر مامون تو بے ہوش ہو گیا اور مولا علیہ السلام نے شیروں سے فرمایا: ٹھہرے رہو پھر آپ نے مامون پر گلاب کا پانی چھڑکا تو اسے ہوش آیا جب وہ ہوش میں آ گیا تو شیروں نے دوبارہ عرض کی تو مولا علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی سابقہ صورت میں واپس چلے جاؤ۔

https://www.shiabooks.pk.com

شیر دوبارہ تصویر بن گئے مامون نے اس پر شکر کیا کہ اس کا حشر حمید بن مہران جیسا نہیں ہوا۔ پھر امام سے کہنے لگا فرزند رسول یہ حکومت آپ کا حق ہے۔ فرمائیں میں تو معزول ہو جاؤں۔

فقال الرضا علیہ السلام لو شت لما نا ظرتك ولم اسلك فان اللّٰہ عزوجل قد اعطانی من طاعۃ خلقہ مثل ما رائیت من طاعۃ ھا تین الصورتین الا جھال بنی آدم فاتھم و ان خسرو

فرمایا اگر میں یہ حکومت چاہتا تو نہ تم سے بحث کرتا نہ تم سے مانگتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جمیع مخلوقات کو میرا فرمانبردار بنایا ہے جیسا کہ تم نے ان دونوں تصویروں کی اطاعت میں دیکھ

لیا ہے۔لیکن جاہل بنی آدم میری اطاعت نہیں کرتے تو اس طرح اگر چہ وہ خود ہی اپنا نقصان کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

عیون الاخبار الرضاؑ، ج ۲،ص ۱۷۰،مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار، ج ۲،ص ۲۲۸،مطبوعہ کویت

دلائل الامامۃ،ص ۲۰۰،مطبوعہ نجف اشرف

مقصرین تو جمادات وحیوانات کو بے شعور و بے اختیار کہتے ہیں مگر ان کی اطاعت انسان سے کہیں زیادہ ہے۔

کائنات کی ہر چیز آئمہؑ ھدیٰ کی اطاعت کرتی ہے

http://www.sibtabbas.com/

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

سبحان الذی سخر للامام کل شی و جعل له مقالید السماوات و الارض ینوب عنه اللّٰه فی خلقه

ملاحظہ فرمائیں:

مدینۃ المعاجز، جلد ۲،ص ۵۳۹،مطبوعہ بیروت، چاپ جدید

مدینۃ المعاجز،ص ۴۱۲،مطبوعہ ایران، طبع قدیم

الثاقب فی المناقب،ص ۴۱۸،مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

پاک ہے وہ اللہ جس نے آئمہ علیہم السلام کے لئے ہر شے کو مطیع کیا آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں ان کے قبضہ میں قرار دیں تا کہ وہ مخلوقات میں اس کی نیابت کے فرائض سرانجام

دیں یعنی امور تکوینیہ وتشریعہ میں خدا کے خلیفہ ہیں۔یعنی امام کو کائنات میں خدا کی خلافت تکوینیہ حاصل ہے۔

سرکار رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی طاب ثراہ کا بیان حق ترجمان:

و اللّٰہ تعالیٰ جعلھم مطا عین فی الارضین و السموات و یطیعھم باذن اللّٰہ تعالیٰ کلی شی حتی الجمادات

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، ج ۲۵،ص ۳۴۸،مطبوعہ بیروت

اور اللہ تعالیٰ نے حضرات محمد وآلِ محمد علیہم السلام کو زمینوں اور آسمانوں میں مطاع (حاکم واجب الاطاعت) قرار دیا ہے اور باذن اللہ ہر چیز ان کی اطاعت کرتی ہے حتیٰ کہ جمادات بھی ان کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔

https://www.ahlabook.spot.com/

معجزہ کے متعلق مقصرین کا نظریہ

مقصرین کے زعم باطل میں ہے کہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ وقتی طور پر نبی یا امام کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور پھر سلب کر لیا جاتا ہے اور معجزات کا فاعل حقیقی خدا سے معجز نما (نبی و امام) طرف ان کی نسبت مجازی ہے۔

علامہ شیخ محمد حسین ڈھکو تحریر فرماتے ہیں:

نمبر 1: معجزات کا دکھانا نبی کا کام نہیں جو کہ بشر وانسان ہے۔اس کے اظہار کا تمام دار ومدار مصلحت وقدرت پروردگار ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: اصول الشریعہ،ص ۲۹۲،س ۱۵ تا ۱۶، چاپ ۳،مطبوعہ سرگودھا۔

نمبر2: اعجاز نمائی کی کوئی ایسی طاقت وقوت نہیں جو معجز نما میں ودیعت کردی گئی ہے

ملاحظہ فرمائیں:

☆اصول الشریعہ، ص۳۱۰، س ۱تا۲، چاپ۳، مطبوعہ سرگودھا

نمبر3: معجز نما کا کام دعا واستدعا کرنا ہوتا ہے اور معجزہ کا ظاہر کرنا خدائے عزوجل کا کام ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: اصول الشریعہ، ص۲۹۲، س۲ تا۷، چاپ۳، مطبوعہ سرگودھا

نمبر4: لازم نیست پیغمبر در ہر زمانے قادر برانجام معجزہ باشد چوں او نیز بشر و عاجز است یعنی یہ ضروری نہیں کہ پیغمبر ہمیشہ معجزہ نمائی پر قدرت رکھتا ہو کیونکہ پیغمبر بھی بشر اور عاجز ہے۔

(معاذ اللہ نعوذ باللہ من غضب اللہ)

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں:

☆اصول الشریعہ، ص۳۱۰، س۷تا۹، چاپ۳، مطبوعہ سرگودھا

نمبر5: معجزہ نبی وامام کے افعال اختیاریہ کی نہیں کہ خدا نے ان کے اندر اس کی قدرت وقوت ودیعت کردی ہے اور وہ جب چاہے اس کو ظاہر کریں بلکہ معجزہ کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے ہاں البتہ معجز نما (نبی وامام) کے پاس خدا کا عطا کردہ اسم اعظم موجود ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جب بوقت ضرورت خدا کی بارگاہ میں استدعا کرتا ہے تو خدا اس کے ہاتھوں پر فعل معجزہ ظاہر کردیتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

توثیق حق، ص۱۲۹، مطبوعہ سرگودھا

مقصرین کے شبہات کا ازالہ

مقصرین کے عقائد میں ہے کہ معجزہ انبیاء کرام اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کا فعل اختیاری نہیں جو کہ ان کی حماقت، جہالت اور ضلالت کی انتہا ہے۔ یہ عقیدہ قرآن مجید کی تکذیب ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں معجزات کو انبیا علیہم السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے اظہر من الشمس واضح ہو جائے کہ ان امور کو باذن اللہ اپنے اختیار سے انجام دیتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ (سورۂ المائدہ، آیت ۱۱۰)

یعنی جب کہ تم خلق کرتے تھے گیلی مٹی سے پرندے کی مانند میرے اذن سے ملائکہ کے متعلق فرمایا: الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

وہ جن کو فرشتے موت دیتے ہیں۔

ان آیات مبارکہ میں خداوند عالم نے ان افعال کو خود حضرت مسیح علیہ السلام اور ملائکہ کی طرف نسبت دی ہے۔

اس طرح حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے معجزات باذن اللہ ان کے اختیار سے ہاتھوں صادر ہوتے ہیں، جیسے ردِ شمس اور شق قمر احیاء اماتت کے متعلق معجزات

آیت اللہ العظمیٰ سید حسن حجت کوہ کمرآئی طاب ثراہ

قرآن کریم اولوالعزم پیغمبر حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے:

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ (سورۂ مریم، آیت ۳۰)

''حضرت مسیح علیہ السلام گہوارے میں فرماتے ہیں: میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور نبی بنایا گیا ہے۔''

اَنِّیۡ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡئَۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَاُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ o (سورۂ آلِ عمران، آیت ۴۹)

''میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل بناؤں گا اور اس میں کچھ دم کر دوں گا تو وہ حکم خدا سے پرندہ بن جائے گا اور میں پیدائشی اندھے اور مبرص کا علاج کروں گا اور حکم خدا سے مُردوں کو زندہ کروں گا اور تمہیں اس بات کی خبر دوں گا کہ تم کیا کھاتے ہو اور گھر میں کیا ذخیرہ کرتے ہو، ان سب سے تمہارے لئے نشانیاں ہیں، اگر تم صاحبان ایمان ہو۔''

اخبار و روایات کے مطابق قرآن مجید ایک اور عالی قدر شخصیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کے بارے میں یوں فرماتا ہے۔

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ (سورۂ نمل، آیت ۴۰)

''ایک شخص جس کے پاس کتاب کا ایک حصہ علم تھا اس نے کہا کہ میں اتنی جلدی لے آؤں گا کہ آپ کی پلک بھی جھپکنے نہ پائے۔''

مذکورہ آیات کریمہ میں کئی ایک مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام آیہ کریمہ کے اس جملہ: اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ o کے ذریعے اپنے معجزات وخوارق عادات اعمال وافعال (جو امور حسی ہیں لیکن مادی وقدرتی علل کے دائرے سے خارج ہیں) کو ان لوگوں کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں جو مومن بننا چاہتے ہیں۔ یہ معجزات ان لوگوں کے لئے دلیل نہیں ہیں جو جہل مرکب کی بیماری میں مبتلا ہیں یا ذاتی اغراض اور عجاجت کی وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ جو منکر ولجوج ہیں اگر صبح ازل سے لے کر شام ابد تک ان کے ساتھ بحث وگفتگو کریں، انہیں ہزارہا دلیلیں دیں، ناقابل انکار معجزات دکھائیں ان سب کاموں کا ناصرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی جہالت، نافہمی، کج سلیقگی اور ذاتی غرض کی بناء پر دلیل کو ناقص ونارسا سمجھیں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

یہ نکتہ قرآن کی بہت سی آیات میں مختلف تعبیرات کے ساتھ بیان ہوا ہے جو روشن استدلال واحتجاج کے اعتبار سے ہر قسم کی بحث کے لئے ایک بنیادی قاعدہ کلیہ ہے۔

اس قاعدہ کو ہمیشہ ہر قسم کی بحث وگفتگو اور استدلال واحتجاج میں پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کسی کے ساتھ بحث وگفتگو کرتے وقت اس شخص کو ضرور مدنظر رکھیں۔ اگر اس شخص کا تعلق مذکورہ دو گرہوں میں سے کسی ایک گروہ کے ساتھ ہو تو خواہ مخواہ سر کھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اپنا وقت بالکل ضائع نہ کریں اور حق بات کو ثابت کرنے کے لئے فضول اپنے آپ کو مشکلات میں نہ ڈالیں، کیونکہ اولاً مد مقابل مطلب کو سمجھنے کے لئے آمادہ نہیں ہے اور نہ ہی اپنا اعتراض دور کرنے کے درپے ہے۔ بلکہ وہ شخص لجاجت وعناد کی بناء پر اپنی بات پر ڈٹا ہوا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اولاً: ایسے شخص کے ساتھ نہ صرف یہ کہ بحث کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ممکن ہے کہ ایسا شخص مغالطہ، اشتباہ کاری، نافہمی اور کج اندیشی کی وجہ سے دلیل کو ناقص و نازک بنا کر پیش کرے۔

ثانیاً: بحث وگفتگو کرنے والا کوئی بھی شخص ہو، اولوالعزم پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مضبوط ومحکم استدلال پیش نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی دلیل وحجت حضرت کے معجزات حسی مثلاً مردوں کو زندہ کرنے، بیماروں کو شفاء دینے اور اندھوں کو بینائی عطا کرنے سے زیادہ روشن ومحکم ہوسکتی ہے۔

صرف ایسے شخص کو ہی حق کی طرف راہنمائی وہدایت کی جاسکتی ہے جو کچھ سمجھنا چاہتا ہے، اپنی جہالت کو دور کرنا چاہتا ہے۔ جاہل ومجوج شخص قابل ہدایت نہیں ہوتا۔

https://www.urdubookspdf.com

اس بناء پر انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے ہماری گفتگو ان لوگوں سے ہے جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حقیقت امر سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ جو مغرض، جہل مرکب کی بیماری میں مبتلا اور لباس تشیع میں وہابیوں وناصبیوں کی فوٹو کاپی ہیں، ہم ان سے بالکل کسی قسم کی بحث وگفتگو نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

وہ حضرات واقعاً جو سمجھنا چاہتے ہیں اگر اس کتاب میں مذکور مطالب سے ان کے مشکلات دور نہ ہوسکیں تو وہ مستقیم طور پر ہم سے اپنے مسائل پوچھ سکتے ہیں، تاکہ شبہات دور کرنے کے لئے انہیں جوابات دیئے جاسکیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اولیاء حق کے صدقے میں مذہب شیعہ آلِ محمد علیہم السلام کی ایک خدمت ہوسکے۔

(۲) پہلی آیہ کریمہ اس بات پر بڑی واضح اور صریح دلالت کرتی ہے کہ انبیاء واولیاء

علیہم السلام کا سب سے پہلا اور بزرگ ترین افتخار خدا کی بندگی ہے۔اس بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا سب سے پہلا امتیاز یہ فرمایا کہ میں خدا کا بندہ ہوں،اس کے بعد فرمایا کہ مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور تیسرا افتخار یہ ذکر کیا ہے کہ مجھے نبوت دی گئی ہے۔

(۳) دوسری آیہ کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائشی اندھوں کو بینائی، مریضوں کو شفاء، مردوں کو زندہ اور غیب کی باتیں بتانے کی نسبت مستقیم طور پر اپنی طرف دی ہے۔فرماتے ہیں: میں اندھوں کو بینائی عطا کرتا ہوں، میں مریضوں کو شفا دیتا ہوں، میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں، میں غیب کی خبریں دیتا ہوں۔

یہ نہیں فرمایا کہ میں اندھوں کے لئے دعا کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرماتے ہوئے انہیں بینائی عطا کرتا ہے۔اور نہ ہی یہ مراد ہے کہ لوگ میری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔(چنانچہ اوصیاء وانبیاء علیہم السلام کی ولایت تکوینی کے منکرین نے ازراہ ناچاری آیات کریمہ کے خلاف ظاہر ایسا ہی معنی کیا ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: میں خود یہ سب کام کرتا ہوں البتہ میری ذات کچھ بھی نہیں ہے۔میں یہ سب کام اللہ کے اذن سے انجام دیتا ہوں۔

اس ساری گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ذریعے مجھے ان سب کاموں کا اختیار عطا فرمایا ہے۔یعنی میں مبداء غیب الٰہی کے ساتھ ارتباط رکھتے ہوئے ان سب کاموں کو اپنی مرضی اور اختیار سے انجام دے سکتا ہوں۔

تیسری آیہ کریمہ میں حضرت آصف بن برخیا کی گفتگو بالکل حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح سے ہے۔

وہ فرماتے ہیں: میں زمان ومکان کے قدرتی قانون کے خلاف پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے بیت المقدس لاسکتا ہوں۔

یہ نہیں فرمایا کہ میں اس کام کے لئے دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرمائے گا یا دوسرے لوگ میری بارگاہ میں حاضر ہوکر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے گا۔

(۴) پہلی اور تیسری آیہ شریفہ ولایت تکوینی کی علت ورمز پر مشتمل ہے۔

پہلی آیہ شریفہ میں ارشاد ہورہا ہے:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّاo (سورۂ مریم، آیت ۳۰)

''اس نے کہا! میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا کی گئی اور نبی بنایا گیا۔''

https://www.shiabookspdf.com/

یہ آیہ کریمہ گہوارہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی حکایت ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ کو عہدہ نبوت سے نوازا گیا لیکن رسالت کے لئے مبعوث نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی انجیل آپ پر نازل ہوئی تھی۔ اگرچہ دیگر آسمانی کتب نازل ہوچکی تھیں لیکن وہ آپ کو عطا نہیں کی گئیں تھیں بلکہ دوسرے انبیاءؑ پر بھیجی گئی تھیں۔ اس بناء پر یہ فرمانا کہ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ ''مجھے کتاب عطا کی گئی'' کا کوئی معنی نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک کتاب آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ اس وقت جو کچھ عطا کیا گیا تھا وہ قرآن کے بقول انجیل کے علاوہ کوئی اور چیز تھی۔ یعنی اس کتاب سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے انبیاء واوصیاء علیہم السلام اظہار معجزہ پر قادر ہوتے ہیں پس اسی کے وسیلے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں گفتگو کر کے معجزہ کا اظہار فرماتے ہیں، یہ وہی ولایت تکوینی ہی ہے جو کی طرف پہلے اشارہ کیا جاچکا

ہےاوراسے اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جیسا کہ بعض دوسری آیات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مربوط ہیں اسے عِلْمُ الْکِتٰبَ سے تعبیر کیا گیا ہے ارشاد قدرت ہے:

وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰئةَ وَالْاِنْجِیْلo (سورہ آلِ عمران، آیت ۴۸)

''اور خدا اس فرزند کو کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دے گا۔''

وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰئةَ وَالْاِ نْجِیْلَ o (سورہ مائدہ، آیت ۱۱۰)

''اور ہم نے تم کو کتاب، حکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دی ہے۔''

مذکورہ بالا دونوں آیات کا ظہور اس میں ہے کہ کتاب سے مراد نہ تو توریت وانجیل ہے اور نہ ہی دوسری آسمانی کتابیں ہیں، جو انبیاء پر بطور قانون نازل ہوئیں ہیں، کیونکہ دونوں صورتوں میں ایسا تکرار لازم آتا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اَلْکِتٰبَ کی الف لازم، لازم عہد ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کتاب سے مراد یہاں پر کتاب مہودی ہے جو توریت انجیل وغیرہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے جس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

پس آیہ کریمہ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ میں جس کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ وہ کتاب ہے جو انجیل نازل ہونے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کی گئی تھی۔ اس کے وسیلہ سے انہوں نے معجزے کا اظہار فرمایا۔ اسی بناء پر مذکورہ دونوں آیات (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مربوط ہیں) میں تعلیم کتاب کو توریت وانجیل (جو قانون و وعظ اور ارشاد و

ہدایت کی کتابیں) کی تعلیم پر مقدم فرمایا ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ (سورۂ نمل، آیت ۴۰)

''ایک شخص جس کے پاس کتاب کا ایک حصہ علم تھا اس نے کہا میں اتنی جلدی لے آؤں گا کہ آپ کی پلک بھی جھپکنے نہ پائے۔''

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیہ شریفہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصی آصف بن برخیا کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگرچہ آیت میں ان کے اسم مبارک کی تصریح نہیں کی گئی ہے۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی روایات میں ان کا نام صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

اس کے علاوہ خود آیہ شریفہ میں اس پر قرائن واشارے بھی موجود ہیں۔

(۱) کتاب کا تھوڑا سا علم جو الٰہی اسم اعظم ہے اور ولایت تکوینی کی علت ہے، انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے یہ علم ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ہوسکتا ہے۔

(۲) آیت کا ظاہر یہ بتاتا ہے کہ کتاب کا تھوڑا سا علم رکھنے والا شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کا قریبی ساتھی اور صحابی تھا۔ ان دو قرینوں کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس آیت سے مراد آصف بن برخیا ہیں، کیونکہ جو نبی بھی تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھی اور مشیر بھی تھے وہ آصف بن برخیا کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔

بہر حال اس آیت میں تخت بلقیس کو لانے (کہ جو ولایت تکوینی سے عبارت ہے) اور

کتاب کے علم کو لازم وملزوم قرار دیا گیا ہے بلکہ کتاب کے علم کو ولایت تکوینی کے لئے علت قرار دیا گیا ہے اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ ہر زبان کا چاہے وہ عربی ہو یا کوئی اور زبان، ایک تسلیم شدہ ادبی قاعدہ اور قانون یہ ہے کہ جس جملے میں موصوف کے بجائے صفت کا استعمال کیا گیا ہو یعنی کسی کا نام لینے کی بجائے اس کی صفت کا ذکر کریں پھر کسی حکم یا کام کو اس کی طرف نسبت دیں تو ایسے قاعدے اور قانون کو اصطلاح میں تعلیق الحکیم بالوصف صف مشعر بالعلیۃ کہتے ہیں یعنی صفت پر نہ کہ شخص پر حکم کا لگانا اس بات کی دلیل ہے کہ صفت اس حکم کی علت ہے اور شخص کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے مثلاً کہا جائے کہ عالم کا احترام کیجئے (کسی خاص شخص کا نام نہ لیا جائے) یا کہا جائے کہ مکینک نے کار کا انجن ٹھیک کیا یا کہا جائے طبیب نے مریض کا علاج کیا یعنی جس شخص میں بھی یہ صفت پائی جائے گی یہ حکم اس پر لگایا جائے گا اور یہ صفت سے جدا نہیں ہوگا مذکورہ آیت بھی اسی کلی قاعدے کی مصداق ہے۔

اور یہ بات کہ خداوند متعال نے آصف بن برخیا کا نام نہیں لیا اور ان کی صفت کو بیان کیا اور فرمایا: جس کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا اس نے ایسا کیا تو لامحالہ اس بات کا کوئی مقصد نہ تھا وگرنہ بات لغو ہو جاتی اور لغو گائی قرآن کے شایان شان نہیں ہے اور مقصد بھی وہی ہے جو ذکر کیا جا چکا ہے۔

یعنی جس شخص کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا وہ یہ کام کرنے میں کامیاب ہوا اور یہ معنی علیت کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے اور چونکہ علت سے روگردانی نہیں کی جا سکتی اور کلیت وعمومیت رکھتی ہے تو لامحالہ اس کا کوئی اور معنی بھی ہوگا اور وہ یہ ہے کہ (جس شخص کے پاس

یہ علم ہوگا وہ یہ کام انجام دے سکتا ہے) کیونکہ علمیت کلیت اور عمومیت کی متقاضی ہے اور کلیت کا معنی ومطلب وہی ہے جو بیان کیا گیا ہے اور اس کتاب سے مراد کہ جس کا علم ولایت تکوینی کا موجب ہے، زبور یا اس زمانے کی دیگر آسمانی کتابیں نہیں ہوسکتیں کیونکہ:

اولاً: اس کا علم آصف بن برخیا سے مختص نہیں تھا بلکہ آیت سے اختصاص سمجھا جاتا ہے۔

ثانیاً: حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصی اور وزیر آصف بن برخیا جو خود بھی پیغمبر ہیں ان کا مقام اور مرتبہ پوری کتاب کے علم کا تقاضا کرتا ہے نہ کہ کچھ کتاب کے علم کا، کہ مذکورہ آیت کا ظاہری معنی ہے کیونکہ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ میں لفظ من تبعیض کے لئے ہے یعنی کتاب کا تھوڑا سا علم اور یہ معنی یعنی لفظ من کو تبعیض کے معنی میں استعمال کرنا مفسرین کے درمیان کثرت سے رائج ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

تحقیق یہ ہے کہ لفظ علم میں تنوین وحدت یعنی ایک اکائی کے لئے ہے اور اگر یہ بھی فرض کر لیں کی لفظ من تبعیض کے لئے نہیں بلکہ بیان کے لئے ہے تو پھر بھی آیت کا معنی کتاب کا تھوڑا سا علم ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں لفظ من ایک اکائی کے لئے بیان ہوگا اور نتیجے میں آیت کا معنی کچھ اس طرح ہوگا کہ علم کتاب کی ایک اکائی۔

اسی بناء پر اس آیت کے ذیل میں ملنے والی روایات میں واضح کیا گیا ہے کہ آصف بن برخیا کے پاس کتاب کا ایک حرف تھا اور یہ وہی معنی ہے جو ہم نے آیت سے سمجھا ہے۔

البتہ کلام کی یہ تعبیر عام طور پر رائج نہیں ہے کہ ہم اس کتاب کا تھوڑا سا علم مراد لیں۔

ثالثاً: اگر اس قسم کی کتابوں کا علم، وہ بھی تھوڑا سا اس قسم کے تصرفات پر تسلط کا موجب ہو تو پھر بہت سے لوگوں کو اس طرح کے تصرفات انجام دینا چاہیے، جبکہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔

یہ ان آیات کے بارے میں مختصر تحقیق تھی جو اس مطلب کو بیان کرتی ہے کہ ایک اولوالعزم پیغمبر اور وصی کو کتاب کا کچھ علم رکھنے کی وجہ سے ولایت تکوینی حاصل ہے۔

اب میں محترم قارئین کی توجہ قرآن کی ایک اور آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ایک وصی رسول کا تعارف کرواتی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ (سورۂ رعد، آیت ۴۳)

''اور یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ رسولؐ نہیں ہیں تو کہ دیجئے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان رسالت کی گواہی کے لئے خدا کافی ہے اور وہ شخص کافی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔''

https://www.shiabookspdf.com/

آصف بن برخیا کے بارے نازل ہونے والی آیت کی طرح اس آیت میں بھی اس عالی مقام شخصیت کا اسم گرامی ذکر نہیں ہوا ہے جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: دلائل الولایۃ، صفحہ ۲۶ تا ۲۹، جلد اول، مطبوعہ ایران)

اولیاء حق علیہم السلام کی ولایت تکوینیہ از نظر معجزات

اولیاء حق علیہم السلام کے معجزات مثلاً مریضوں کو شفا دینا، اندھوں کو بینائی عطا کرنا اور قدرتی وسائل کے بغیر ممکنات میں تصرف کرنا ولایت تکوینیہ پر عینی شاہد اور دلیل حسی ہیں اہل جدل اور جھگڑالو قسم کے لوگوں کے مقابلے میں واضح اور روشن ترین آخری دلیل اولیاء حق کے معجزات ہیں۔

صاف سی بات ہے کہ ہر دعویٰ پر دلیل حسی پیش کرنا واضح ترین دلیل ہے۔

ہر شخص اس دلیل کو سمجھ لیتا ہے چاہے اس کے علم وفہم کی سطح جس قدر ہی کم کیوں نہ ہو اور اگر اس کی بناء عناد، لجاجت اور بے ہودگی پر نہ ہو تو فطرتی طور پر اسے قبول کر لے گا۔

معصومین علیہم السلام جن کا سلسلہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہوتا ہے کے معجزات وکرامات کی تعداد اس قدر زیادہ ہے جنہیں شمار کرنا مشکل ہے۔

جس معصوم کے حالات زندگی پر بھی کتاب لکھی گئی اس میں کئی ایک ابواب ان کے معجزات وکرامات کے لئے مخصوص کئے گئے، اس کے علاوہ فریقین (یعنی شیعہ وسنی) نے بہت سی ایسی مستقل اور معتبر کتب تالیف کی ہیں جن میں صرف معجزات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ معجزات ایسے ہیں جو خبر متواتر کے ذریعے ہم تک پہنچے اور بہت سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ظہور پذیر ہوئے۔

https://www.shiabookspdf.com

بہت سے لوگ اپنی حوائج لے کر ان کے مزاروں پر اس اعتقاد کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں کہ

اشهد انك تری مقامی و تسمع کلامی و ترد جوابی

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مجھے دیکھتے ہیں، میری بات سنتے ہیں اور مجھے جواب دیتے ہیں۔''

ان کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، لاعلاج مریض وہاں سے شفا پاتے ہیں اور اندھے بینائی لے کر لوٹتے ہیں، معصومین علیہم السلام کا مقام ومرتبہ تو بہت بلند ہے حتیٰ کہ آپ کی پاک ذریت جو شجرہ طیبہ کی چھوٹی سی ایک لڑی ہے ان سے ہر سال بہت سی کرامات دیکھی جاتی ہیں، ان میں سے بعض تو رسالوں اور اخباروں میں بھی شائع ہوتی ہیں۔

میں کھل کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ حضرت آدم ابوالبشر کی اللہ کی بارگاہ میں توبہ انہی انوار مطہرہ کی صدقے میں قبول ہوئی۔ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو مچھلی کے شکم سے انہی کے صدقہ میں نجات ملی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلب مطہر میں چونکہ معصومین علیہم السلام کا نور تھا اس لئے وہ بے دھڑک آتش نمرود میں کود گئے۔

ملاحظہ فرمائیں:

امالی شیخ صدوق، ص ۳۸۹

حضرت عیسی مسیح علیہ السلام بارہویں سرکار امام زمان علیہ السلام کے ماموین میں سے ہوں گے۔ ان مقدس انوار کی شان وشوکت تو بہت بلند ہے۔

کیا عقل کے اندھے لوگوں نے پرہیز گار اور متقی شیعہ علماء کی کرامات نہیں دیکھی ہیں۔

دوسروں کے مقابلے میں انہیں یہ امتیاز اس لئے حاصل ہے کہ ان کے دلوں میں نور ولایت روشن ہے، ان کا رشتہ خدا کے ساتھ مضبوط ومحکم ہے، دنیا میں رہتے ہوئے دنیا داری سے قطع تعلق کئے ہوئے ہیں، ہمیشہ مخلوق خدا کی فکر میں رہتے ہیں، خلوت میں اللہ تعالیٰ سے راز ونیاز کرتے ہیں اور اولیاء حق کے ساتھ متوسل ہوتے ہیں۔

کیا انہوں نے کچھ سال قبل دیکھا یا سنا نہیں ہے؟ کیا لاکھوں لوگوں کے کانوں تک یہ آواز نہیں پہنچی کہ ایک عالم ربانی نے اپنی زندگی کی آخری گھڑی آنے سے قبل اپنی موت کا وقت اور دن بتا دیا تھا؟ اپنے سارے کام انجام دیئے حتیٰ کہ اپنی موت سے کچھ روز قبل وجوہات شرعیہ یعنی خمس وغیرہ لینا بند کر دیا، انہوں نے حکم فرمایا کہ میری مہر کو میرے سامنے توڑ دیا جائے۔ لیکن جب ان کی اولاد اور دوستوں نے ایسا کرنے سے منع کیا تو انہوں نے

یہ فیصلہ قرآن مجید پر چھوڑ دیا۔ جب فال نکالی گئی تو یہ آیہ شریفہ لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَق (سورۂ رعد، آیت ۱۴) نے ان کا راستہ معین فرما دیا، یہ دیکھ کر آپ کے دوست احباب نے آپ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ انہوں نے زندگی کے آخری لمحات میں دعائے عدیلہ تلاوت فرمانے کے بعد خاک شفاء حضرت سید الشہداؑ پانی میں ملا کر نوش کی اور فرمایا:

آخر زادی من اللدنیا تربت الحسین علیه السلام

''دنیا میں میرا آخری زاد راہ امام حسین علیہ السلام کی خاک شفا ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور ان کی ملکوتی روح عالم ملکوت کی طرف پرواز کر گئی کیا یہ کرامت نہیں ہے؟ اپنی موت سے پہلے اپنی رحلت کے بارے میں بتا دینا کیا غیب کی اطلاع نہیں ہے؟

https://www.shiabookspdf.com/

میں یہاں علماء ربانی کے فضائل اور ان کی تبلیغ نہیں کرنا چاہتا، اسی لئے میں ان کا نام ذکر نہیں کرتا ہوں حتیٰ کہ میرے اپنے ساتھ ایسے محیر العقول واقعات پیش آئے ہیں کیونکہ:

آنکہ را اسرار حق آموختند
قفل کردند ودھانش دوختند

''وہ لوگ جو حق تعالیٰ کے اسرار سے آگاہ ہوتے ہیں وہ اپنی زبان پر تالا لگا لیتے ہیں''۔ بہت سی روایات اس شعر کے مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔

اس وجہ سے فرماتے ہیں:

من ادعی رویة المهدی روحی و ارواح العالمین له الفداء فکذبوه

''جو شخص بھی امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت کبریٰ میں رویت کا دعویٰ کرے اسے

جھوٹا کہیں۔'' کیونکہ:

این مدعیان در طلبش بی خبرانند
آنرا کہ خبر شد خبری باز نیاورد

یعنی ھر کہ دید نگفت وانکہ گفت ندید.....

''جس نے دیکھا ہے وہ کبھی اظہار نہیں کرتا اور جو اظہار کرتا ہے اس نے کبھی دیکھا نہیں ہے۔''

میں مقام ولایت بیان کر رہا ہوں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیوں کے فیض سے کرامت کے اس درجہ پر پہنچ سکتا ہے تو کیا خود وہ انوار مقدسہ تکوینیات یعنی امور عالم میں تصرف کرنے اور اپنی رحلت کا وقت اور دن بتانے سے عاجز ہو سکتے ہیں؟

https://www.shiabookspdf.com/

یہ معصومین علیہم السلام کے ظاہر بظاہر معجزات کی طرف ایک اشارہ ہے ان کی شرح و تفصیل نہیں ہے کیونکہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ہم معصومین علیہم السلام سے صادر ہونے والے معجزات و کرامات کی تعداد بیان کرنے سے معذور ہیں۔ بلکہ شیعہ و سنی علماء نے معصومین علیہم السلام کے معجزات کے بارے میں جو کتب تحریر کی ہیں ان کی فہرست لکھنے کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔

فیض خدا کا وسیلہ اولیاء حق ہیں

مزید آگاہی حاصل کرنے کے لئے ایک نقطے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے امید ہے کہ بصیرت کا موجب ہوگا۔

وہ لوگ جو عقل سے پیدل ہیں وہ واضح دلائل ہونے کے باوجود اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ اولیاء حق کو ولایت تکوینیہ بلکہ ولایت تشریعیہ بھی حاصل نہیں ہے۔ لیکن سچ بات تو یہ ہے کہ انبیاء واوصیاء علیہم السلام کے ظاہر بظاہر معجزات جو ان کی ولایت تکوینیہ پر کھلی دلیل ہیں ان ذوات مقدسہ بالخصوص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بارہ اوصیاء علیہم السلام کی دیگر صفات جو قابل ادراک وتوصیف نہیں ہیں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔

صحیح، متواتر اور قطعی روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ اولیاء حق علیہم السلام جن کے سلسلہ کی ابتداء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتی ہے الٰہی فیض کا وسیلہ ہیں۔ عالم امکان صرف انہی کے لئے خلق کیا گیا ہے یعنی یہ ذوات مقدسہ دنیا وجہان کی تخلیق کی علت غائی ہیں۔ کبھی بھی اس اشتباہ کا شکار نہ ہوں کہ اولیاء حق اور دوسرے تمام مومنین کے درمیان اس میں کوئی فرق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو اپنے صالح بندوں کے لئے خلق فرمایا ہے اور دوسرے لوگ انہی کے صدقے میں جہان ہستی سے استفادہ کر رہے ہیں۔

بلکہ اولیاء حق کی ذوات مقدسہ فیض اور عالم امکان کی خلقت کا وسیلہ ہیں۔ اس بارے میں مثال یوں دی جاسکتی ہے مثلاً پانی زندگی کا ذریعہ ہے، سورج، نباتات وحیوانات کی رسد کا سبب اور باپ اولاد پیدا کرنے کا وسیلہ ہے، حالانکہ ان تمام موارد میں خالق تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن یہ چیزیں تخلیق کا وسیلہ ہیں۔

البتہ خداوند متعال کسی وسیلہ کے بغیر اشیاء کو ایجاد وخلق کرنے پر قدرت رکھتا ہے، یعنی پانی کے بغیر زندگی عطا کرسکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت اس بات پر قائم ہے کہ عالم کے لئے

مدبر اور مخلوق کو فیض پہنچانے کے لئے کسی کو وسیلہ قرار دے جیسا کہ آپ نے مذکورہ مثالوں میں ملاحظہ فرمایا ہے۔

اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے بعض آیات میں امور عالم کی نسبت اپنی طرف دی ہے ارشاد ہوتا ہے:

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ (سورۂ سجدہ، آیت ۵)

''وہ خدا آسمان سے زمین تک تمام امور کی تدبیر کرتا ہے۔''

بعض دوسری آیات میں تدبیر کی نسبت ملائکہ کی طرف دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ (سورۂ النازعات، آیت ۵)

''پھر امور کا انتظام کرنے والے ہیں۔''

https://www.shiabooks.pdf.com

اس آیت کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ جبرائیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ پہلے بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

بہر حال اولیاءؑ حق کی شناخت کا حق یہ ہے کہ انہیں اسی طرح سے پہچانا جائے جس طرح سے وہ ہیں۔ جیسا کہ باپ کا حق یوں ادا ہوتا ہے کہ انہیں اپنے وجود کا وسیلہ سمجھیں۔ انہیں صرف اپنا ولی اور سرپرست قرار دینا کافی نہیں ہے کیونکہ اولاد کی سرپرستی کرنا باپ پر فرض ہے اور اس کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ یہ ولایت و سرپرستی قابل عزل نہیں ہے بلکہ اس کے لوازم وجودی میں سے ہے۔ حتیٰ کہ یہاں تک فرماتے ہیں۔

انت و مالك لابیك

''تیرا اور تیرے مال کا مالک تمہارا باپ''

جب باپ کی شناخت صحیح طور پر ہو جائے تو پھر اس کی سرپرستی اور ولایت کو قبول کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔ اس میں کسی قسم کا شک وشبہ کی بھی گنجائش نہیں ہوگی۔

اس طرح اگر اولیاءؑ حق کی صحیح طور پر شناخت ہو جائے اور ہمارا وجدان اس بات کا ادراک کرے کہ یہ ذوات مقدسہ الٰہی فیض کا وسیلہ ہیں یعنی موجودات عالم امکان کے لئے واسطہ ہیں تو پھر وجدانی طور پر ان کی ولایت واقعی کا اعتراف کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کی حقیقی سرپرستی میں کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش رہے گی اور نہ ہی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے بے شمار دلائل و براہین ذکر کرنے کی ضرورت رہے گی۔

زمانہ کی چیرہ دستی دیکھیں کہ معاویہ جیسے لوگوں نے بھی ولی اللہ الاعظم امام علی علیہ السلام کی برابری کا دعویٰ کر دیا، حتیٰ کی بعض لوگ اپنے آپ کو ان سے افضل و بہتر سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جو صورت کے لحاظ سے تو انسان تھے لیکن سیرت کے اعتبار سے حیوان تھے، ان کے اس دعویٰ پر گواہ تھے اور ایسے مکار لوگوں کے قدم پر قدم رکھتے تھے۔

بات یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ مولا مشکل کشاء فرماتے ہیں:

انزلنی الدھر حتی قالوا علی و معاویه ثم انزلنی حتی قالو معاویة و علی

''زمانے کی ستم ظریفی دیکھیں کہ لوگ علیؑ اور معاویہ کہتے، یعنی میرا نام معاویہ کے نام کے ساتھ ذکر کرتے۔ ستم اس سے بھی آگے بڑھ گیا کہ لوگ اب معاویہ اور علیؑ کہتے ہیں یعنی لوگوں نے میرے نام سے قبل معاویہ کا نام لینا شروع کر دیا۔''

بات یہاں پر نہیں رکی بلکہ بے وقوف، جاہل، دروغ گو اور دنیا پرست لوگ امیر المومنین

علیہ السلام کے مسلمان ہونے میں شک وشبہ کا شکار ہو گئے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ انہیں واجب القتل اوران کا خون بہانا جائز سمجھتے تھے اوران پر سب وشتم کرنا تقرب خدا کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

میں اصل مطلب سے دور نکل گیا ہوں کیونکہ یہاں پر ہمارا مقصد ان روایات کو بیان کرنا ہے جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ اولیاء حق فیض الٰہی کا وسیلہ ہیں۔

اس بارے میں روایات مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں اگر ان تمام روایات کی شرح وتفسیر کریں اوران کو آپس میں مرتبط کریں تو گفتگو بہت لمبی ہو جائے گی جب کہ اس کتاب میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ لامحالہ ایک گروہ کی روایات بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

ہم روایات کو اس قسم کے بظاہر تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں لیکن ان کے درمیان کسی قسم کی مخالفت نہیں پائی جاتی ہے بلکہ ان میں سے بعض بعض کے لئے مفسر ومبین ہیں۔

ہم یہاں پر ان روایات کو ترتیب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں؛

(۱) جابر بن عبداللہ سے صحیح، مشہور اور مفصل روایت ہے۔ اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

خالق کائنات نے سب سے پہلے آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا۔ اے جابر! اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر اچھی چیز مثلاً عرش، کرسی، لوح، بہشت، عقل اور فرشتوں وغیرہ کو اسی نور کے وسیلہ سے خلق فرمایا ہے۔ تا آخر یہ روایت بہت طولانی ہے۔

اس مضمون کی بہت زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں۔ علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی چھٹی جلد

اور بالخصوص ساتویں جلد کے باب نمبر ۲۵ میں معتبر کتابوں سے مختلف اسناد کے ساتھ بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

دوسری احادیث میں فرمایا گیا: اول ما خلق اللّٰہ عقل بالوح یا قلم ان کی بازگشت بھی مذکورہ حدیث شریف کی طرف ہے۔ کیونکہ ان احادیث کے ذیل میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش، کرسی، قلم، لوح اور عقل کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے خلق فرمایا ہے۔

اسی وجہ سے بعض محققین اور بزرگ محدثین مثل مرحوم فیض کاشانیؒ اپنی بہترین اور نفیس کتاب وافی کے باب عقل وجہل میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان تمام احادیث کی بازگشت اسی حدیث کی طرف ہے۔ اس بارے میں انہوں نے بہت اچھی اور قابل ارزش تحقیق کی ہے چونکہ اس کتاب میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے لہٰذا ایسے مطالب بیان نہیں کروں گا۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے: جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خداوند متعال اس وقت بھی تھا جب اس کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کا نور خلق فرمایا۔ اس نور سے تمام انوار اور ساری اچھی چیزیں خلق فرمائیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

وافی، جلد۲، باب ۱۰۷

اس طرح کی ایک اور مفصل حدیث علامہ مجلسی اور کچھ دوسرے محدثین نے ابن عباس سے نقل کی ہے اور اس کے بعض جملے کچھ یوں ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو حضرت آدم علیہ السلام سے چالیس ہزار سال قبل پیدا کیا۔

ابن عباس کہتا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا بیٹے کو باپ سے پہلے پیدا کیا گیا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا اور پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک حصہ سے مجھے اور دوسرے سے علیؑ کو پیدا کیا۔ اس کے بعد سب چیزوں کو میرے اور علیؑ کے نور سے پیدا کیا۔ اس مضمون کی بہت زیادہ احادیث منقل ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(۳) علامہ مجلسی کتاب منتخب البصائر سے، بحار الانوار میں حضرت سلمان محمدیؑ سے ایک مفصل روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمانؑ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو خلق فرمایا تھا اور میرے نور سے علی علیہ السلام کو خلق فرمایا۔ اس کے بعد میرے اور علیؑ کے نور سے فاطمہؑ کو خلق کیا پھر میرے علیؑ اور فاطمہؑ کے نور سے حسنؑ اور حسینؑ کو پیدا کیا۔ اس کے بعد ہم پانچوں کے نام اپنے ناموں پر رکھے۔ پھر امام حسین علیہ السلام کے نو (۹) بیٹے پیدا کئے۔ آسمان، زمین، ہوا، پانی، فرشتے اور بشر وغیرہ میں سے کسی کو ان سے پہلے پیدا نہیں کیا۔ صرف ہم تھے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدس بیان کرتے تھے.....الخ

علامہ مجلسی اس سے ملتی جلتی ایک اور روایت پانچویں پیشوا امام محمد باقر العلوم علیہ السلام سے بحار الانوار میں نقل کرتے ہیں کہ امام الاوصیاء حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ پس ایک تکلم فرمایا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا اور میری

ذریت کا نور خلق فرمایا۔

اس مضمون کی بھی احادیث بہت زیادہ ہیں۔

اس بارے میں فلسفہ واحادیث کی کتب میں مختلف عناوین کے ساتھ مستقل ابواب مرتب کئے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا روایات یا وہ روایات جن میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بیان نہیں کیا گیا ہے سے مراد یہ ہے کہ تمام موجودات ومخلوقات ان ذوات مقدسہ کے فیض سے لباس ہستی اور وجود سے آراستہ ہیں۔

یہاں پر ہم نے بہت تھوڑی روایات ذکر کی ہیں وہ لوگ جو اس بارے میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں مندجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں۔

اصول کافی جناب کلینی علیہ الرحمہؒ

https://www.shiabookspdf.com

وافی ملامحسن فیض کاشانیؒ

بحارالانوار علامہ مجلسیؒ

اکمال الدین شیخ صدوقؒ

مجالس صدوق شیخ صدوقؒ

مذکوہ روایات میں جو کچھ اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے وہ معنی جو اہل حق ومعرفت کے درمیان معروف ومشہور ہیں سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے کہ اولیاء حق اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارک اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کے تام وتمام مظہر ہیں۔

اَلــرَّحْــمٰن کا معنی یہ ہے کہ وہ تمام دنیا کو بخشنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ زندگی اور رسد کے وسائل پیدا کرتا ہے اور ہر موجود اپنی صلاحیت کے مطابق ان سے استفادہ کرتا ہے۔ اسی

وجہ سے اللہ تعالیٰ کے اس اسم مبارک کا معنی یہ کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں ہر مسلمان اور کافر کو بخشنے والا ہے۔

اولیاء حق جن کے کامل ترین فرد خاتم الانبیاءؐ کی ذات مقدس اور ان کے برحق بارہ جانشینؑ ہیں جو اس فیض عام کا وسیلہ ہیں اس وجہ سے ہم یہ کہتے ہیں کہ دنیا و جہان کا وجود امام علیہ السلام کے پاک وجود کے صدقے میں ہے۔

اور (الرَّحِیم) کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روز آخرت خصوصاً مومنین اور ہدایت یافتگان پر مہربان ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے برحق جانشینوں کی ولایت قبول کرنے کی وجہ سے رستگار و ہدایت یافتہ اور سعادت ابدی حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

فیض ولایت کو قبول کرنا دوسرے فیوضات حاصل کرنے کا سبب ہے۔ یعنی ولایت کو قبول کرنے کی وجہ سے ایسے بلند درجات حاصل ہوں گے جنہیں دیکھ کر عقل حیران و پریشان رہ جائے گی۔ حتیٰ کہ پیغمبروں کو بھی ولایت کے بغیر مرتبہ و مقام عطا نہیں کیا جائے گا۔

آیات روایات اس بات پر گواہ ہیں کہ پیغمبروں سے خاتم النبیین اور ان کے جانشینوں کی ولایت قبول کرنے کا وعدہ لیا گیا ہے۔ جس نے بھی اس امر میں کوتاہی کی وہ کسی نہ کسی مشکل میں گرفتار ہوا ہے۔ جو بھی مقام ولایت (جو کہ تمام فیوضات کا وسیلہ ہے) متوسل ہوا وہی اجتباء اور اصطفاء کے درجہ پر فائز ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ اولیاء حق تعالیٰ کے اسماء مبارکہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیم کے تام و تمام مظہر ہیں اس کا معنی یہ بھی ہے۔ دونوں مرحلوں (یعنی مرحلہ رحمانیت و رحمیت جو خدا کے اسماء سے

مربوط ہے) میں سے کسی بھی مرحلہ میں فیاض مطلق یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے مخصوص و برگزیدہ بندوں کی طرف سے فیض پہنچانے میں نہ تو کبھی سستی کی گئی ہے اور نہ کی جائے گی۔

اہل حق و یقین بجا فرماتے ہیں کہ

امامت دنیا میں لوگوں پر ولایت تشریعی اور ظاہری رہبری کا نام ہے ولایت تشریعی کو قبول کرنے کی صورت میں انسان کی باطنی طور پر رہبری اور معنوی طور پر ہدایت ہوتی ہے۔ اس میں گمراہی، شک اور پریشان ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یعنی ولایت تشریعی اس راہنمائی و رہبری کا نام نہیں ہے جس میں گمراہی کا امکان ہو بلکہ یہ ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود تک پہنچانے، سعادت ابدی کے تخت پر بٹھانے اور سر پر تاج کرامت رکھنے کا نام ہے۔

جیسا کہ ولایت کو قبول نہ کرنا شقاوت اور ہمیشگی عذاب کا سبب ہے اتنی سی بحث و گفتگو کرنے کے بعد مسلم و معروف حدیث:

علی قسیم الجنة والنار

''امام المتقین علی علیہ السلام جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔''

کا معنی بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ بہشت میں وہ جائیں گے جو ولایت کے قائل ہیں اور دوزخی وہ لوگ ہوں گے جو اس فیض سے محروم و بے بہرہ ہوں گے۔

نیز یہاں پر شفاعت جو ایک قرآنی حقیقت ہے کا معنی بھی بطور کامل واضح و روشن ہو جائے گا۔ اس میں کسی قسم کے پیچیدہ و گمراہ اشکالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ اولیاء حق کی

ولایت جو اعمال وعبادات کی قبولی کا سبب ہے خود شفیع ہے نہ یہ کہ ولی خدا شفاعت کرے گا۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ اولیاء حق عنداللہ شفاعت کریں گے یہ اس لحاظ سے ہے کہ ولایت بنفس نفیس شفیع ہے یعنی ولایت کا مقبول ہونا اعمال کے مقبول ہونے کا موجب ہے۔ بہت سی قرآنی آیات میں اس مطلب کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے ولی کو مقام ولایت تفویض کرنا اور اسے امامت کے لئے منتخب کر لینا ہی شفاعت کا اذن دینا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِه (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۸)

''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں سفارش کر سکے۔''

https://www.sirat-e-mustaqeem.net

مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ (سورۃ یونس، آیت ۳)

''کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔''

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۰۹)

''اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی سوائے ان کے جنہیں خدا نے اجازت دے رکھی ہے۔''

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سورۃ سباء، آیت ۲۳)

''اس کے یہاں کسی کی بھی سفارش کام آنے والی نہیں ہے مگر وہ جسے خدا اجازت دے دے۔''

اللہ تعالیٰ انسان کے صغیرہ گناہوں کو معاف کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُم (سورۃالنساء، آیت۳۱)

''اگرتم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے پرہیز کرلو گے تو ہم دوسرے گناہوں کی پردہ پوشی کردیں گے۔''

وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کوحق تعالیٰ کے حوالے کیا اور قرآن کریم نے جن کا تعارف اصحاب یمین (دائیں طرف والے اصحاب) کہہ کرفرمایا ہے وہی کامیاب ہوں گے۔

نتیجہ شفاعت کا وہ معنی جو اہل سنت کے اذہان وافکار میں جاگزین ہے اس کی بازگشت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی جو کہ آیہ شریفہ:

(سورۃالزمر، آیت۴۴)

https://www.shiabookspdf.com/

''کہہ دیجئے کہ شفاعت کا تمام تر اختیار اللہ کے ہاتھوں میں ہے اسی کے پاس زمین و آسمان کا سارا اختیار ہے۔''

کا مدلول ہے

اوراس آیہ شریفہ کا بھی یہی معنی ہے:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ٥ وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا ٥ (سورۃالاسراء، آیت۷۱تا۷۲)

''قیامت کا دن ہوگا جب ہم ہر گروہ انسانی کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے اوراس کے بعد جن کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنے صحیفہ کو پڑھیں گے ان

پر ریشہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔ جو اسی دنیا میں اندھا ہے وہ قیامت کے دن بھی اندھا اور بھٹکا ہوا رہے گا۔''

یعنی قیامت کے دن لوگ اپنے امام سے جدا نہیں ہوں گے۔ اگر انہوں نے اپنے زمانہ کے امام کو پہچانتے ہوئے ان کی پیروی کی تو امامؑ کے حضور میں ان کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا یہ ان کی کامیابی کی سب سے پہلی علامت ہے اور ان کا شمار اصحاب یمین میں سے ہوگا یعنی نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں تھما کر انہیں کامیابی کی نوید دی جائے گی۔

اور وہ لوگ جن کے نامہ اعمال میں کوئی تھوڑی بہت گڑ بڑ ہو گی وہ اس آیہ شریفہ (اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ) کی بناء پر کامیابی سے ہمکنار ہونے والوں کی صف میں ہوں گے۔

https://www.shiabookspdf.com/

چنانچہ وہ لوگ جنہیں نے اپنے زمانہ کے سچے امام کو پہچانا اور جھوٹے امام کی پیروی کرتے رہے ان کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیں گے۔ یہ ناکامی کی پہلی نشانی ہے اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عذاب جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

مذکورہ مطالب سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اس فرمان کا معنی واضح و روشن ہو جاتا ہے جو آپؑ نے ایک شخص کے اعتراض کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا۔ معترض نے یہ کہا تھا کہ آپ نے لوگوں کے درمیان کس طرح کی باتیں مشہور کر رکھی ہیں؟ اور انہیں مغرور بنا دیا ہے کہ روز قیامت ہمارے جد بزرگوار سب لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا یہ بات سن کر تم پریشان ہو گئے ہو؟ تیرے اوپر افسوس ہے۔ عام لوگ تو

عام ہیں روز قیامت پیغمبر بھی ہمارے جد بزرگوار کی شفاعت کے محتاج ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں:

بحارالانوار، جلد۸، باب شفاعت

کیونکہ پہلے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام بخششوں کا ذریعہ ہیں حتیٰ کہ وہ فیوض جو دوسرے پیغمبروں کو عطا کئے گئے ہیں انہیں کے وسیلہ سے ہیں۔

اس بناء پر روز قیامت انبیاء علیہم السلام کو جتنے بھی فیض عطا کئے جائیں گے وہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تام و مطلق ولایت کی وجہ سے ہوں گے۔ مذکورہ روایات اور آیہ شریفہ مباہلہ اَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱) کی بناء پر ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ ولایت علوی ہے اس بارے میں بہت زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں اگرچہ ان کی عبارتیں مختلف ہیں لیکن سب کا معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔ان میں سے بعض روایات کو علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار کی تیسری جلد باب لواء، باب شفاعت اور بعض دوسرے ابواب میں ذکر کی ہیں۔

من جملہ ان میں سے ایک معروف بلکہ متواتر روایت یہ ہے کہ روز قیامت تمام انبیاءؑ لواء (پرچم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بعض روایات میں اس کا نام لواء حمد لیا گیا ہے) کے نیچے اکٹھے ہوں گے اور یہ پرچم مولا مشکل کشاء امیر المومنین علیہ السلام کے دست مبارک میں ہوگا۔آپ کا یہ فرمان مولا علیؑ کی حکومت اور ولایت مطلقہ سے کنایہ ہے جو تمام انبیاء کے شامل حال ہوگی اور اس کا سایہ تمام انبیاء علیہ السلام پر ہوگا۔

بحارالانوار، جلد۷، باب ۱۰۵ میں آیہ شریفہ (سورۂ احزاب آیت ۲۳)

کی تفسیر کی مناسب اور کچھ دوسری مناسبتوں کی وجہ سے معتبر کتب مثلاً:

معانی الاخبار، تفسیر علی بن ابراہیم، عیون اخبار الرضاؑ، صحیفۃ الرضاؑ، علل الشریع خصال، امالی شیخ، امالی ابن شیخ، توحید صدوق، بصائر الدرجات، قصص الانبیاء، اکمال الدین، شیخ صدوقؒ، کشف الغمہ، تفسیر عیاشی، غیبت نعمانی، کنز جامع الفوائد، تاویل الایات، کتاب الاختصاص، عقائد، مناقب ابن شہر آشوب، کتاب تفصیل الائمہ علی الانبیاء اوران کے علاوہ دوسری معتبر کتب میں روایات متواتر مذکور ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم الست میں تمام انبیاء علیہم السلام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اوران کے گیارہ بیٹوں کی امامت کا عہد پیمان لیا، انہیں میثاق ولایت کی وجہ سے نبوت ملی۔ اولوالعزم انبیاء علیہم السلام اسی ولایت کے سبب سے ہی بلند درجہ پر فائز ہوئے، ان میں سے جس نے بھی اقرار ولایت میں پہل کی اسی کو اتنا ہی درجہ ومقام دیا گیا۔

https://www.shiabookspdf.com/

بہر حال اس وضاحت سے اس حدیث شریف کا معنی روشن وواضح ہو جاتا ہے جو امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اوراس بات کا بھی پتہ چل گیا کہ ہر نبی اور رسول کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہے جس قدر اس کے پاس ولایت ہے۔

پس تمام انبیاء علیہم السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے محتاج ہیں اور قیامت کے دن وہ لواالحمد یعنی پرچم کے نیچے اکٹھے ہوں گے دلائل الولایۃ، جلد اول، صفحہ ۸۱تا۹۹، مطبوعہ ایران

امنا الرحمٰن کے افعال اختیاری ہے

اولاً: کیا یہ سب معجزات غیر اختیاری تھے۔ اگر مقصرین کے نظریے کے مطابق غیر اختیاری فعل پر ثواب کا استحقاق بھی نہیں ہوتا تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا در خیبر کو

اکھاڑنا تو غیر اختیاری تھا تو پھر غیر اختیاری فعل قابل مدح نہیں اس لئے کہ غیر اختیاری فعل پر ثواب کا استحقاق ہی نہیں ہوتا تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا غزوہ میں کفار کو قتل کرنا اور در خیبر کا اکھاڑنا تو پھر غیر اختیاری فعل قابل مدح نہیں تو پھر حضرت امیر علیہ السلام رد شمس اور در خیبر کے اکھاڑنے پر معاذ اللہ نہ کسی مدح کے مستحق ہوئے نہ کسی ثواب کے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

ثانیاً: اللہ تعالیٰ کی ذات ہر طاقت کا سرچشمہ ہے لہٰذا صرف معجزہ کے متعلق مقصرین کا یہ کہنا کہ ان ذوات قدسیہ کا غیر اختیاری فعل ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ مقصرین کو حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کا استحقاق مدح گوارہ نہیں جو ان کے خبث باطنی وہابیت و خارجیت کا مظہر ہے۔ یہ فضائل نورانیہ کے منکر ہیں۔

https://www.shiabookspdf.com/

والانکار لفضائلھم ھوا لکفر۔ اہل بیت کے فضائل کا انکار کفر ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

تفسیر مراۃ الانوار، ص ۶۱، مطبوعہ قم مقدسہ، ایران

افعال اختیاریہ ہی قابل مدح یا قدح ہیں

صاحبان علم و دانش اس پر متفق ہیں کہ افعال اختیاریہ و افعال ارادیہ ہی قابل مدح و ستائش اور لائق مذمت و ملامت ہوتے ہیں۔ البتہ افعال اضطراریہ یعنی غیر اختیاری فعل نہ تو قابل مذمت ہوتا ہے نہ ہی قابل تعریف۔

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو سمجھایا جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اجبار و

اضطرار کی نسبت دیتا تھا۔ حضرت نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ بندوں کو مجبور و مضطرب کر دے اور بندوں کے افعال اختیاری و اضطراری ہوں تو پھر ثواب و عتاب غلط ہو جائے گا اور جنت کا وعدہ کرنا اور جہنم کا خوف دلانا اور امر و نہی سب غلط ہو جائیں گے اور پھر خداوند عالم کسی گنہگار کی مذمت نہیں کر سکتا اور کسی نیک عمل کی مدح نہیں کر سکتا اور پھر کوئی نیک عمل بدعمل کے مقابلہ میں ثواب کا زیادہ حقدار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی بدعمل کے مقابلہ میں سزا کا زیادہ مستحق ہو سکتا ہے۔

اے شخص یاد رکھ بت پرستوں کے برادران اور لشکر ابلیس اور دشمنان رحمٰن اور گواہان زور بہتان اور اہل سرکشی و اہل طغیان کے یہ مقالے ہیں۔

یہ لوگ اس امت کے قدریہ اور مجوس ہیں خداوند عالم نے اختیار فعل عطا فرما کر امر کیا ہے اور مختار بن کر نفی کی ہے اور ڈرایا ہے اور قابل برداشت آسان تکلیف دی ہے کسی کو مغلوب کر کے اپنی نافرمانی نہیں کرائی اور نہ کسی کو مجبور کر کے اپنی اطاعت کرائی ہے اور اس نے اپنے رسولوں کو عبث نہیں بھیجا اور کتب کو فضول نہیں نازل کیا اور زمین و آسمان اور اس کے درمیانی اشیاء کو لغو پیدا نہیں فرمایا یہ کفار کا زعم باطل ہے۔ پس کافروں کے لئے آتش دوزخ ہے اس کے بعد حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۲۳)

تیرے رب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

حضرت امیر علیہ السلام کا یہ ارشاد حق بنیاد سن کر وہ شخص جوش مسرت میں آ کر یہ اشعار پڑھنے لگا۔

انت الامام الذی نرجو بطاعة

یوم النشور من الرحمن رضوانا

أو ضحت من دنیا ماکان ملتبساً

جزاك ربك عنا فیه احسانا

آپ ہمارے وہ امام برحق ہیں کہ جن کی اطاعت سے روز قیامت رضائے الٰہی رضائے رحمٰن کی امیدیں وابستہ ہیں آپ نے ہمارے دینی شکوک وشبہات رفع فرمادیئے خداوند عالم ہماری طرف سے آپ کواس کی نیک جزاء عطا فرمائے۔

ملاحظہ فرمائیں:

احتجاج طبرسی، ج۱،ص۳۱۰ تا۳۱۱، مطبوعہ نجف اشرف

https://www.shiabookspdf.com/

فوائد:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اس کلام حقیقت نظام کے بعد کسی توضیح کی ضرورت نہیں۔

نمبر1: حضرت نے فرمایا کہ افعال عباد اختیاریہ اور ارادیہ ہیں۔

نمبر2: افعال عباد کو اضطراری واجباری کہنا عقیدہ مجبرہ وقدریہ ہے۔

نمبر3: افعال عباد کو اجباری واضطراری کہنے والے اس امت کے مجوس ہیں۔

افعال اجباری واضطراری کے قائل قرآن مجید سے نابلد ہیں

سرکار غفران مآب قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

تفسیر علی بن ابراہیم طاب ثراہ میں عقیدہ مجبرہ کی رد کرتے ہوئے ان کا عقیدہ یہ بتایا ہے

کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ بندوں کو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ مجبور ہیں۔ خدا ہی اس کے افعال کا موجود ناطق ہے اور بندوں کے افعال ان کی طرف بطور مجاز منسوب کرتے ہیں حقیقی فاعل خدا ہی ہے اور ان لوگوں نے یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیات کے معنی غلط سمجھ کر اختیار کیا ہے۔ درحقیقت یہ لوگ ان آیات کے معنیٰ ہی نہیں سمجھ سکتے۔

ملاحظہ فرمائیں: عمادالاسلام، ص ۳۳، مطبوعہ انڈیا

مجبرہ کے رد میں نازل ہونے والی آیات

قرآن مجید میں ایسی آیات بھی موجود ہیں جو ان لوگوں کے لئے باطل عقیدہ کو رد کرتی ہیں جو اس کے قائل ہیں کہ ہم اپنے افعال و اعمال میں مجبور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے افعال ہم سے انجام دلواتا ہے۔ ہمارے افعال کی نسبت جو ہماری طرف ہے یہ مجازی ہے (یعنی ہم فاعل مجازی ہیں) اور ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی ہے اور اس میں ایسی آیات قرآن سے بطور شاہد پیش کرتے ہیں کہ جن کی تاویل کو وہ نہیں جانتے اور ان آیات کے معانی و مفہوم حقیقی کا ان کو علم نہیں۔

(مقدمہ تفسیر قمی، صفحہ ۶۴)

https://www.shiabookspdf.com/

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (سورۃ انعام، آیت ۱۲۵)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (سورۃ الزلزال، آیت ۷۔۸) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (سورۃ المدثر، آیت ۳۸)

امامیہ کا عقیدہ

سرکار غفران مآب قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

امامیہ کا قول یہ ہے کہ ہم اپنے افعال اختیاریہ کے خود خالق ہیں اور خداوند عالم کے ایجاد وضع کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی خدا کے اس ارادہ کا تعلق ہے جس سے بلا اختیار بطور جبراً افعال بندگان صادر ہو جائیں۔ ملاحظہ فرمائیں: عماد الاسلام، ص ۱۱، مطبوعہ انڈیا ہمارے افعال اختیاریہ کی نسبت ہماری طرف حقیقی ہے، مجازی نہیں اور جو ایسا خیال کرے کہ ہم مجازی طور پر اپنے افعال کے قائل ہیں اور فاعل حقیقی خدا ہے تو وہ مجبرہ ہے کیونکہ یہ عقیدہ مجبرہ کا ہے۔

رجوع الی المقصود

پس حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام کا معجزہ بھی ان کا فعل اختیاریہ ہے جو کہ باذن اللہ ان کے ہاتھوں پر جاری ہوتا اور اس کی قدرت خدا نے انہیں عطا فرمائی ہے۔ یہ قوت اضطراری نہیں بلکہ دائمی اور اختیاری ہے۔ ان ذوات مقدسہ سے جو افعال (معجزات وغیرہ) صادر ہوتے ہیں یہ ان کی عادت مستمرہ ہیں۔ مگر چونکہ یہ قوت اعجاز امت کو حاصل نہیں ہوگی اس لئے امت کے لئے یہ افعال خرق عادت ہیں مگر امنا الرحمٰن کی عادت مستمرہ ہے۔

https://www.shiabookspdf.com/

حضرات امنأ الرحمٰن کی عادت مستمرہ امت کے لئے خرق عادت ہے

سرکار علامہ السید دلدار علی لکھنوی اعلیٰ اللہ مقامہ ارشاد فرماتے ہیں:

ان المعجزة و ان كانت خرق العادة بالنسبة الى غير الا نبياء و الاوصياء عليهم السلام ولكن بالنسبة عادة مستمرة من لدن آدم الى خاتم الا وصياء عليهم السلام

ملاحظہ فرمائیں: عمادالاسلام، ص ۱۳، مطبوعہ انڈیا

بالتحقیق معجزہ اگر چہ خرق عادت ہے یعنی جو عادتیں اشیاء عالم کے لئے مقرر ہیں (ان کے خلاف ہے) مگر یہ خلاف عادت دوسروں کے لئے ہے مگر ان ذوات مقدسہ کے لئے خرق عادت نہیں ہے بلکہ ان نفوس مقدسہ کی عادت مستمرہ ہے جو آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم اولیاولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک مسلسل ان کی عادت ہے۔

برق طور

ہمارے پیش کردہ ان دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے ثابت ہوا کہ حضرات امنا الرحمٰن علیہم السلام میں قوت معجزہ ان کی خلقت ہی میں منجانب خدا ودیعت کی گئی ہے جسے ولایت مطلقہ کلیہ کہتے ہیں جس کا خالق تو رب العزت ہے اور اس کا اظہار نبی اور امام کے دست مبارک سے ہوتا ہے۔ جس طرح بندگان خدا میں قوت عمل کا خالق تو خود خداوند عالم ہی ہے اور یہ قوت عمل ان کی تخلیق میں ودیعت کرتا ہے لیکن اس قوت عمل کا استعمال عباد خدا خود اپنے ارادہ واختیار سے کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر ان کے اعمال وافعال مشیت خداوندی اور ارادہ ایزدی کے مطابق ہوں جو اطاعت اور فرمانبرداری کہلاتے ہیں ان دونوں صورتوں میں بندگان خدا با اختیار ہیں اور وہ ان افعال کے حقیقی خالق ہیں۔

لہٰذا قوت اعجاز جو انبیاء کرام اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام میں ودیعت کی گئی ہے وہ اس قوت کے استعمال میں با اختیار ہیں۔ ان کے افعال اختیاری میں اجباری یا اضطراری نہیں۔ وہ اس قوت اعجاز کا اظہار و استعمال مشیت الٰہی اور ارادہ خداوندی کے مطابق کرتے ہیں۔ ان کے افعال انہی کی طرف منسوب ہیں اس لئے لائق مداح اور مستحق جزاء ہیں اور وہ

جہال وضلال جوان ذوات مقدسہ کے افعال اور بندگان خدا کے افعال کوان کی طرف من باب المجاز کی نسبت دیتے اوران افعال کوخداوند عالم کی طرف حقیقی منسوب کرے وہ مجبرہ میں امت محمدیہ کے مجوسی ہیں۔

حضرت ثامن الاولیاء امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان:

قال الرضا علیه السلام حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد علیهم السلام عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین عن ابیه الحسین بن علی عن ابیه علی بن ابی طالب علیهم السلام انه قال من زعم ان اللّٰه یجبره زعم ان اللّٰه عباده علی المعاصی و یکلفهم مالا یطیقون فلا تاکلو اذ بحیة ولا تقبلو اشهادته ولا تصلوادراته ولا تعطوه من الزکاة شیاءً

https://www.shiabookspdf.com/

ملاحظہ فرمائیں: احتجاج طبرسی، ج ۲، ص ۱۹۸

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث مجھ سے بیان فرمائی کہ جو شخص بندگان خدا کو مجبور سمجھے اوران کے افعال کی نسبت خدا کی طرف دے اوراسی طرح یہ کہے کہ خدا نے بندوں کو نا قابل برداشت تکلیف دی ہے تو اس کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور اس کی گواہی قبول نہ کرو اوراس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اوراس کو بالکل زکوٰۃ نہ دو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق کسی ایسے مولوی کو مسجد میں یا مدرسہ میں پیش نماز مدرس رکھنا حرام ہے نیز مجلس عزاء یا دینی محافل کی دعوت دینا بھی حرام ہے۔ ان مدارس کی امداد کرنا، عطیہ، خمس یا زکوٰۃ کا دینا مطلقاً حرام ہے اور ضیاع اموال ہے۔ جو

جبر کا معتقد ہو یعنی آئمہ علیہم السلام کے افعال اختیاریہ کو ان کا فاعل حقیقی نہ جانے اور ان کی طرف مجاز کی نسبت دے ان کے فعل کو خدا کا فعل کہے اس کی مجلس اور تقریر کا سننا حرام ہے۔ اسے فیس اور نذرانہ دینا بھی حرام ہے اور اس سے کسی قسم کا میل جول رکھنا بھی حرام ہے اور ایسے مقصر کو دعوت دینا یا مجلس اور تقریر سننا یا پیش نماز اور اس مدرس کا اہتمام کرنے میں ان کی ایک آدھ کلمہ کے ذریعہ بھی تائید یا اس کی معاونت کرنا حرام ہے۔ مومنین کرام کو چاہیئے کہ ایسے عقائد فاسدہ رکھنے والے اشخاص سے بچ کر رہیں۔ ان کے اجلاس میں شریک نہ ہوں اور ان کی گواہی قبول نہ کریں، نہ ان سے رشتہ داری قائم کریں ان سے مکمل قطع تعلقی اور بائیکاٹ اختیار کریں ورنہ حضرت امام معصوم علیہ السلام کے فرمان کی نافرمانی ہوگی اور نافرمان معصوم علیہ السلام کے دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہے۔ یہ حکم ہر ملک ہر علاقے اور ہر مقام کے تمام لوگوں کے لئے ہے خواہ وہ عراق، ایران میں ہوں پاکستان، ہندوستان کے رہنے والے ہوں یا روئے زمین پر کسی بھی دوسرے مقام کے رہنے والے ہوں۔ امام علیہ السلام کا یہ حکم سب لوگوں کے لئے ایک ہے۔

وما علینا الا البلاغ

خلاصۃ الکلام

خلیفۃ اللہ فی العالمین دراصل قائم مقام پروردگار صمدی اورمراۃ خداوندی وآئینہ سرمدی ہے جیسا کہ عارف بزرگوار آیت اللہ خمینی قدس سرہ فرماتے ہیں۔یظھرہ فی مرائی الخلفاء (مصباح الھدایۃ) کہ خداوندقدوس ومنان اپنے خلفاء کے آئینہ میں ظاہر ہے اورصاحبان فہم وفراست احباب عقل ودانش سے حقیقت مخفی نہیں کہ خلیفہ اپنے مستخلف کا اورنائب منیب کی صفات کا ظاہر کرنے والا ہوتا ہے بلکہ نائب ہوتا ہی وہی ہے جومنیب کے کام کرے،اگر وہ منیب کے کام نہیں کرتا تو پھر وہ اسم بے مسمیٰ ہے۔

خلیفۃ اللہ کے مقام ذوالاحتشام کی عظمت،شان اوراس کے معنوی مقام تک رسائی ناممکن ہے۔خلافت آدم علیہ السلام جو کہ ارضی خلافت تھی اس کے اعلان کے ساتھ ہی پروردگار مطلق نے واضح الفاظ میں اعلان فرمادیا۔

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَالَا تَعۡلَمُوۡن(سورۃ بقرہ آیت نمبر30)

اسی لئے خلیفۃ اللہ نے ارشادفرمایا:

انا الذی لا یقع علیه واسم ولا صفة ظاهری امامة باطنی غیب لا یدرکه

میں وہ ہوں جس پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ ہی صفت کا،میرا ظاہرامامت ہے اور باطن ایسا غائب ہے جس کا ادراک ممکن نہیں ہے۔

خلیفۃ اللہ کے مقام تک کسی کی رسائی نہیں نہ ہی ان کی شان کا بیان ممکن ہے۔

گویند خلق عالیم بثنائے تو یا علیؑ حق است ایں کہ من زثنائے تو قاصرم

صاحبان عقل سلیم وطبع مستقیم خود فیصلہ کریں کہ جس ہستی نے خود فرمایا ہے:

انـایـداللـلـه الـقادره انا قوة الله الغالبه وانا غلبة القاهره انا الصراط المستقيم وانا النباء العظيم وانا اسم الله العلى مثله الاعلیٰ۔

ملاحظہ فرمائیں: المناقب کتاب عتیق ۱۱۴، مطبوعہ قم مقدسہ

میں پروردگار کا دست قادر ہوں میں اللہ کی قوت غالبہ ہوں، ہر شی پر غالب، غالب علی کل غالب ہوں اور میں غلبہ قاھرہ ہوں میں ہی صراط مستقیم ہوں اور میں ہی بناء عظیم ہوں۔ میرے متعلق ہی اختلاف ہوتا ہے ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ میں اللہ کا اسمِ علی اور اس کی مثل اعلیٰ ہوں۔

یہ وہ مقامات ہیں کہ جن کی قصیدہ خوانی اور ثناء خوانی سے ہمارا غلو بھی قاصر ہے۔

ہم نے گزشتہ ابواب وفصول میں خلیفۃ اللہ کے اختیارات اور اس کے متعلقہ امور و بحوث کو قرآن کریم اور احادیث معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں واضح و آشکار کر دیا ہے۔ جلیل القدر علماء اعلام و محدثین کے فرمودات سے مسلمہ مذکورہ کو مبراھین کر دیا ہے اور اہل تسنن کے اکابرین کے اقوال بھی پیش کئے ہیں تا کہ حقیقت بھی آشکار ہو جائے اور منکرین و مقصرین کے شبہات کا ازالہ ہو جائے۔

اہل ایمان کیلئے یہ کتاب ندرت خطاب حزر ایمان وایقان اور اذیان عرفان کا باعث ہوگی۔

و اخـردعـونا عن الحمد لله رب العالمين و صلى الله على محمد و آله الـطـاهـريـن صـلـوٰت الله عـليهـم اجـمعين تمت على يد المولف العبد المسكين السيد محمد ابو الحسن بن السيد نذر حسين بن السيد نور على شاه الموسوى المشهدى يوم الخميس ۱۲ جمادى الثانى ۱٤٤٤ھ من هـجرى النبويه على مهاجر ها حامداً مصليا مستغفراً

مصادرتحقیق انیق

☆.....القرآن الحکیم	☆.....کفایۃ الموحدین فی عقائدالدین
☆.....مصباح المتہجد	☆.....انوارالنعمانیہ
☆.....بحارالانوار	☆.....القسطاس المستقیم
☆.....صحیفۃ الابرار	☆.....شرح حدیث معرفت بالنورانیہ
☆.....تاویل الآیات	☆.....الحجب والانوار
☆.....تفسیرالبرھان	☆.....احقاق الحق
☆.....الحکومت اسلامیہ	☆.....پرواز درملکوت
☆.....حاشیۃ المکاسب	☆.....رسالہ مبارکہ اثبات علل اربعہ
☆.....الولایۃ التکوینیہ	☆.....مواعظ حسنہ
☆.....ضمیمہ کتاب سیدالشہداء	☆.....مصباح الھدایۃ
☆.....طوالع الانوار	☆.....انوارالمواھب
☆.....حیات القلوب	☆.....اصول کافی
☆.....مشارق انوارالیقین	☆.....مراۃ العقول شرح اصول الکافی
☆.....الکتاب المبین	☆.....کتاب الوافی
☆.....کشف اسرار	☆.....مجمع التفاسیر
☆.....مدینۃ المعاجز	☆.....عمدۃ الزائر
☆.....حلیۃ الابرار	☆.....فروع کافی
☆.....کفایۃ الخصام ترجمہ غایۃ المرام	☆.....لوامع الحسینیہ
☆.....شرح خطبہ شریفہ تضمن آیۃ النور	☆.....مثنوی شریف
☆.....مفاتیح الجنان	☆.....الاختصاص
☆.....شرح دعائے الجب	☆.....المراقبات
☆.....الاعلام اللامعۃ فی شرح الجامعۃ	☆.....تفسیر مظہری

https://www.shiabookspdf.com

☆.....اسرار العبادات وحقیقۃ الصلوٰۃ	☆.....صراطِ مستقیم
☆.....انوار الیقین	☆.....رسالہ اللہ ھو شجرہ طریقت
☆.....کتاب مستطاب انا انا انا	☆.....سبیل الرشاد
☆.....دروس	☆.....کلیات امدادیہ ضیاء القلوب
☆.....حقائق علمیہ	☆.....گنج الاسرار
☆.....حقائق الاسرار فی شرح زیارت جامعہ	☆.....شمس العارفین
☆.....کلمات مکنونہ	☆.....امیر الکونین
☆.....المشائر ملا صدراء	☆.....سفینۃ البحار
☆.....تفسیر صافی	☆.....علل الشرائع
☆.....منہج العلم والبیان ونزھۃ السمع العیان	☆.....مصباح الہدیٰ
☆.....فضائل امام موسیٰ کاظمؑ	☆.....شرح زیارت جامع کبیرہ
☆.....صواعق محرقہ	☆.....زبدۃ الآثار تلخیص بھجۃ الاسرار
☆.....شواہد نبوت	☆.....کلیات شمس تبریز
☆.....بارہ امام علیہم السلام	☆.....بحر المعارف
☆.....رسالۃ لقاء اللہ	☆.....فصل الخطاب
☆.....نفائیس الاخبار	☆.....منتخب بصائر الدرجات
☆.....مصباح العارفین	☆.....روضۃ الشہداء
☆.....بخاری شریف	☆.....مناقب مرتضوی فی فضائل علی علیہ السلام
☆.....فتوح الغیب	☆.....رسالہ شریفہ عقائد حقہ
☆.....مشکوۃ المصابیح	☆.....اثبات ولایت
☆.....اثبات الہدایۃ	☆.....مسند امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
☆.....احتجاج طبرسی	☆.....نفس الرحمٰن
☆.....شرح عقائد صدوق معہ اوائل المقالات	☆.....حق الیقین

https://www.shiabookspdf.com/

☆.....تفسیر مراۃ الانوار ومشکوۃ الاسرار	☆.....تفسیر لوامع التنزیل
☆.....الزام الناصب	☆.....تفسیر قمی
☆.....الدمعۃ الساکبہ	☆.....مقام ولایت
☆.....نہج البلاغہ	☆.....بدایۃ الفلسفۃ الاسلامیہ
☆.....مجمع البحرین	☆.....طریق النجاۃ
☆.....احکام الشیعہ	☆.....کتاب المشاعر
☆.....بصائر الدرجات الکبریٰ	☆.....مقدمہ کوکب دری
☆.....امالی طوسی	☆.....بشارۃ المصطفیٰ الشیعۃ المرتضیٰ
☆.....عظمت اہلبیتؑ	☆.....الیقین فی امرہ امیر المومنین
☆.....نصرۃ المومنین	☆.....وسائل الشیعہ
☆.....الغیبۃ طوسی	☆.....معانی الاخبار
☆.....وادی السلام	☆.....قصص الانبیاء
☆.....رسالہ عجالہ منیفہ	☆.....کشف الغمہ
☆.....چہل حدیث	☆.....مستدرک الوسائل
☆.....حدیقۃ الشیعہ	☆.....شرح دعائے سماعت
☆.....الخرائج والجرائح	☆.....مصباح الزائر
☆.....شواہد الولایت	☆.....کتاب عتیق
☆.....دلائل الامامۃ طبری	☆.....معاد در قرآن
☆.....نوادر المعجزات	☆.....علم الیقین فی اصول الدین
☆.....رسالہ ناصح الدولہ	☆.....مفاتیح الاعجاز
☆.....کتاب الحسین حقیقت بلا انتہا	☆.....اسرار الحکم
☆.....مختصر البصائر	☆.....عین الحیوۃ
☆.....المزار الکبیر	☆.....سبیل الفلاح

https://www.shiabookspdf.com/

☆.....تفسیر منہج الصادقین	☆.....شرح حقائق وارشادات قرآن
☆.....اکسیر اعظم	☆.....تفسیر نمونہ
☆.....کتاب اشارات الی اسرار البسملہ	☆.....الکلم الطیب
☆.....مواعظ	☆.....نجم الثاقب
☆.....القطرۃ من بحار	☆.....اللولو والمرجان
☆.....رسالہ مبارکہ سید الشہداء	☆.....منشور مقدس ولایت
☆.....الانوار الامعہ	☆.....تفسیر سورۃ مبارکہ حمد
☆.....مصابیح الانوار	☆.....کنز الخفی
☆.....اصول الشریعہ	☆.....روضات الجنات
☆.....انوار زہراء صلوٰۃ اللہ علیہا	☆.....نقباء البشر فی القرن الرابع عشر
☆.....بحثی از ولایت مطلقہ علویہ	☆.....ولایت المتقین
☆.....التقیرات فی المکاسب	☆.....امالی شیخ المفید
☆.....مصباح الفقیہہ	☆.....فضائل امام حسن المجتبیٰ
☆.....تفسیر المیزان	☆.....تفسیر فرات الکوفی
☆.....مجالس الیقین	☆.....الاسرار العلویہ
☆.....کتاب الحقائق قرۃ العیون	☆.....کشف الاسرار
☆.....مشکوۃ شریف	☆.....کتابچہ فتویٰ کی وضاحت
☆.....المستدرک الحاکم	☆.....عنوان الاخبار
☆.....عظمت اہل بیت	☆.....الثاقب فی المناقب
☆.....جامع ترمذی	☆.....توثیق حق
☆.....سراج منیر	☆.....امالی شیخ صدوق
☆.....الاسرار الفاطمیۃ	☆.....عماد الاسلام

https://www.shiabookspdf.com/

https://www.shiabooks.net/

سرکار سید الفقہاء والمجتہدین استاد العلماء والمجتہدین آیت اللہ السید طیب الموسوی الجزائری اعلی اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ

ص ۱

۹ ج ۲ سنہ ۱۴۲۰
۷۸/۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل مداد العلماء علی دماء الشہداء، والصلاۃ والسلام علی من بعثہ لنجاۃ العقلاء، سیدنا ونبینا محمد المصطفی، وآلہ المیامین النجباء، واللعنۃ علی اعدائہم الأذلاء الأشقیاء (اما بعد) فانہ لما کان من فضل اللہ علی الأنام، ان اغناھم بالحلال عن الحرام، فبعث لہم نبیا الانبیاء والرسل، فمھدوا لھدایۃ الانام الطرق والسبل، وبعد مضیھم جعل الائمۃ الاطہار (علیہم السلام آناء اللیل والنہار) مناراً فی ھذا المضمار، واعلاماً للعباد الابرار، الی ان غاب آخرھم عن الابصار، واستتر قائمھم عن الانظار (ادام اللہ نورہ الانور، وعجل فی ظہورہ الاظہر) وفی غیبتہ الطویلۃ، وضعت نفسہ الأعباء الثقیلۃ، علی أکتاف العلماء الأعلام، الذین بذلوا مھجھم دون الامام فجزاھم اللہ جمیلا، واسبغ علیھم من رضوانہ وغفرانہ جزیلا.

ومن سدد مسلکھم، وادث مدرکھم، الفاضل الزکی، والبارع الذکی، العامل التقی، والقابل العفی سلالۃ أطیاب الزمن، المجاھد السید محمد أبو الحسن الموسوی المشھدی شکر اللہ مساعیہ وجعل مستقبلہ خیراً من ماضیہ، فانہ (حفظہ اللہ) قد بذل شطراً من عمرہ الشریف فی کسب الکمالات النفسیۃ، ومزاولۃ العلوم الشرعیۃ، حتی بلغ مرتبۃ سامیۃ، ودرجۃ نامیۃ، فجزاہ اللہ خیراً، ووقاہ من الزمان شراً، وانہ لما استجازنی لروایۃ الروایۃ، لیخرج الناس عن الغوایۃ، أجزت لہ أن یروی عنی الحدیث الآتی، بأسانیدی المتصلۃ بأئمۃ المشرقین، علیہم السلام فی الدارین، وھذہ الاسانید کثیرۃ ترجع الی اثنین، نذکر منھا واحداً، اجتناباً من الاطالۃ فی البین: قال السید طیب الجزائری عن السید شھاب الدین المرعشی، عن ابی القاسم الطباطبائی (صاحب منھج الرشاد) عن الشیخ عباس بن حسن (آل کاشف الغطاء) عن الشیخ مرتضی الانصاری (صاحب الرسائل) عن احمد بن محمد آل مقصود عن عبد علی البرجانی (اخی صاحب الحدائق)، الشیخ حسین الماحوزی البحرانی، عن الشیخ سلیمان الماحوزی المعاوج، عن الشیخ محمد بن یوسف، عن جدنا السید نعمۃ اللہ الجزائری (صاحب شرحی التھذیب والاستبصار) عن استاذہ العلامۃ المجلسی، عن ابیہ محمد تقی المجلسی، عن السید حسین ابن السید حیدر الکرکی، عن الشیخ علی بن عبد العالی الکرکی (صاحب جامع المقاصد) عن علی بن ھلال الجزائری، عن احمد

ص ٢

عن احمد بن محمد بن فهد الحلي (صاحب عدة الداعي) عن السيد علي بن عبد الصمد النيلي، عن الشهيد الأول، عن الشهيد محمد بن مكي بن زهرة، عن الشيخ كمال الدين بن محمد بن زهرة، عن الشيخ شمس الدين محمد بن احمد بن صالح، عن ابيه، عن راشد بن ابراهيم الجرجاني، عن القاضي علي بن عبد الجبار، عن الشيخ قطب الدين الراوندي (صاحب الخرائج والجرائح) عن ابي تراب بن الداعي، عن الشيخ الطوسي (صاحب التهذيب والاستبصار) عن الشيخ المفيد (صاحب المقنعة والارشاد) عن الشيخ الصدوق (صاحب من لا يحضره الفقيه) قال فيه (ص ٥٠ ط طهران) حدثنا ابي رضي الله عنه، عن سعد بن عبد الله، عن احمد بن محمد بن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن ابي عمير، عن منصور بن يونس، عن ابي حمزة الثمالي، قال سمعت علي بن الحسين زين العابدين (عليهما السلام) يقول: ما من خطوة احب الى الله عز وجل من خطوتين: خطوة يسد بها المؤمن صفاً في سبيل الله، وخطوة الى ذي رحم قاطع، وما من جرعة أحب الى الله عز وجل من جرعتين: جرعة غيظ رد بها مؤمن بحلم، وجرعة مصيبة رد بها مؤمن بصبر، وما من قطرة احب الى الله عز وجل من قطرتين: قطرة دم في سبيل الله، وقطرة دمعة في سواد الليل لا يريد بها غير الله عز وجل.

وفي الختام، اوصيه وجميع الاخوان الكرام، بالاعتصام بولاية اهل البيت عليهم السلام، وتقوى الله الملك العلام، فستجيره من المعاصي الصغيرة والذنوب الكبيرة والسلام

كتبه الأحقر بيده القاصرة الداثرة

(المفتقر) السيد طيب الموسوي الجزائري

في عش آل محمد عليهم السلام قم المشرفة في ٩ ج ٢ سنة ١٤٢٠

طيب الموسوي الجزائري

https://www.shiabookspdf.com/

سرکار عالم بزرگوار آیت اللہ السید محمد مہدی اشکوری قدس سرہ

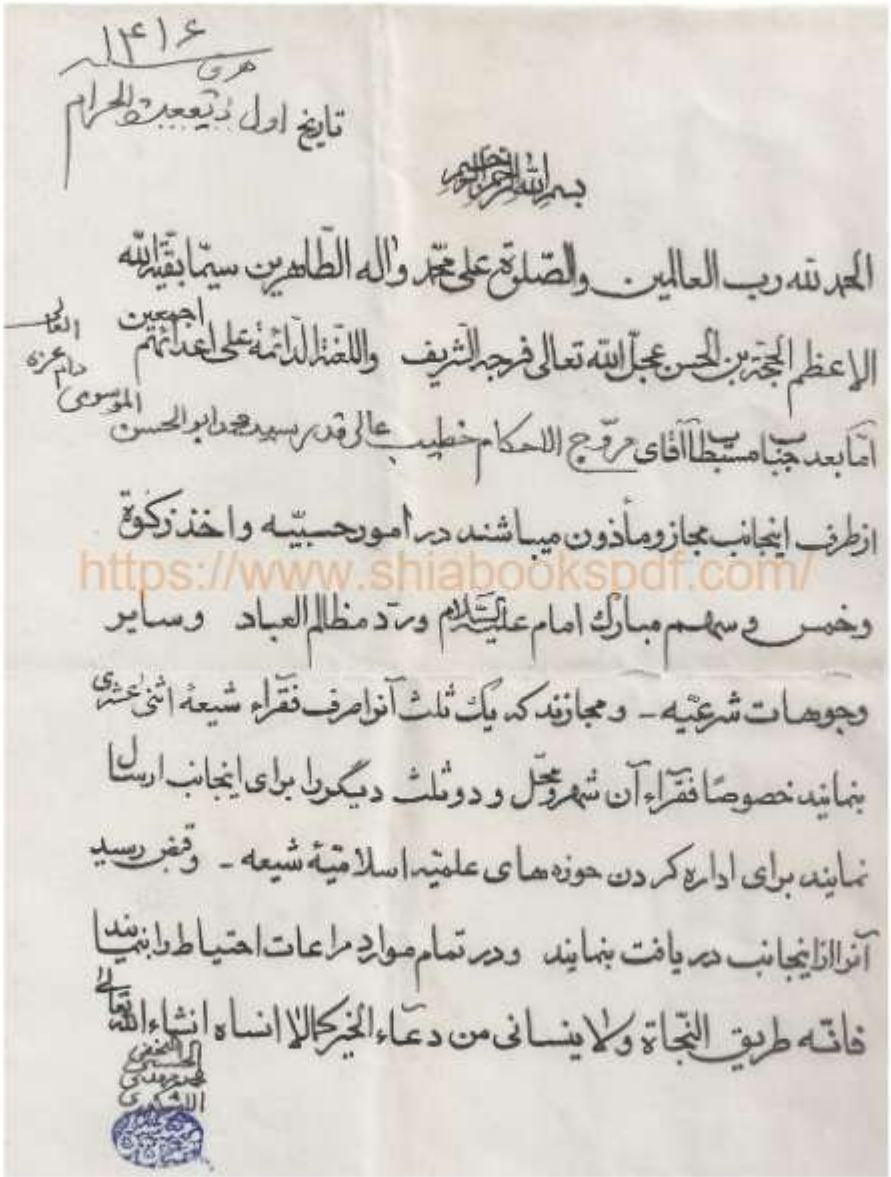

۱۴۱۶ھ
تاریخ اول ذیقعدۃ الحرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی محمد وآلہ الطاہرین سیما بقیۃ اللہ
الاعظم الحجۃ بن الحسن عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین
امابعد جناب مستطاب آقای حاج شیخ ابوالحسن الموسوی دام عزہ
از طرف اینجانب مجاز و مأذون میباشند در امور حسبیہ و اخذ زکوۃ
وخمس و سهم مبارک امام علیہ السلام ورد مظالم العباد وسایر
وجوهات شرعیہ - ومجازند که یک ثلث آنرا صرف فقراء شیعہ اثنی عشری
بنمایند خصوصا فقراء آن شهر ومحل و دو ثلث دیگر را برای اینجانب ارسال
نمایند برای اداره کردن حوزه های علمیہ اسلامیۃ شیعه - وقبض رسید
آنرا از اینجانب دریافت بنمایند ودر تمام موارد مراعات احتیاط را بنمایند
فانه طریق النجاۃ ولا ینسانی من دعاء الخیر کالا انساه انشاء اللہ تعالی

الفقیر
الحسینی
محمد مهدی
الاشکوری

سرکار شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ الشیخ علی کاشف الغطاء طیب اللہ روحہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
محمد وآله وصحبه الطيبين الطاهرين الحمد لله
الذي رفع قدر العلماء وورثهم من علوم الانبياء
والاوصياء وجعل لهم الرواية لتهذيب احكام
الدين وقد اجزت لفضيلة العالم السيد محمد ابو الحسن
الموسوي المشهدي ان يروي عني جميع ما صنفت
والفت وجميع ما صحت لي روايته من المشايخ
العظام لا سيما كتب الحديث وخصوصاً
الكتب الاربعة من تسنحها الصحة كما ان
جعلته وكيلاً عني في قبض حق الامام ارواحنا
فداه والحقوق المنظمة عليه والمبرات الخيرية
التي هو مورد لها وجعلت الناظر عليه
والناظر له هو الله تعالى وهو حسبنا ونعم
الوكيل ١٤٠٤/١٢/١٩

الفقير
الشيخ علي الكاشف

دار الفتوى النجف الاشرف

https://www.shiabookspdf.com/

مرجع القدر فخر العلماء والمجتہدین آیت اللہ آقائی یعسوب الدین رستگار ادام اللہ ظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ ۱۳۷۸/۳/۲۰
شماره ۱۰۰۱
پیوست

دفتر مراجعات

حضرت آیة الله العظمی آقای یعسوب الدین رستگار جویباری (دامت برکاته)

الحمد لله رب العالمین و أفضل صلوات الله علی أشرف أنبیائه و أکمل تحیاته علی أهل بیته المعصومین و لاسیما بقیة الله فی الأرضین.

أما بعد: جناب مستطاب حجة الإسلام و المسلمین علامة سید محمد أبو الحسن موسوی مرقومی دامت توفیقاته حسب الاستجازه اس که از اینجانب نموده اند اجازه دادم در امور حسبیه که منوط بنظر فقیه جامع الشرائط است و أخذ وجوه شرعیه و صدقات و زکوات و موقوفات و مجهول المالک و کفارات او دستگردان و مصالح در موارد معینه و مقتضی و أخذ وجوه از أمراء خیر و نیکوکار جهت چاپ و نشر تفسیر کبیر البصائر و سائر کتب فقهیه و معارف عالیهٔ إسلام، و صرف نصف از مجموع وجوه مأخوذه را در بناء مدارس علوم دینیه و إقامهٔ شعائر مذهبی و إعانت سادات محترمین و مستمندان و إرسال دواجی بیران و دختران نیازمند مخصوصاً سادات و مصارف تخصیص و کسانی که تحت تکفل ایشانند با رعایت احتیاط و تقوی و بطور متعارف و إرسال نصف دیگر را برای اینجانب جهت إدارهٔ مراکز علوم دینیه و نشر معارف إسلامیه و بنام صاحبان وجوه قبض الوصول دریافت نموده و بآنها برسانند امید است ما را از أدعیهٔ صالحه فراموش نفرمایند، چنانچه بنده نیز إن شاء الله تعالی فراموش نمی کنم و السلام العبد الفانی: یعسوب الدین رستگار

دهم جمادی الثانی ۱۴۲۰ هـ ق

حوزه علمیه مقدسه قم - تلفن ۷۴۲۹۷۲

مرجع القدر فخر العلماء والمجتہدین آیت اللہ آقائی یعسوب الدین رستگار

ادام اللہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ ۱۳۷۸/۳/۳۰
شماره ۱۰۲...
پیوست .....

دفتر مراجعات

حضرت آیة الله العظمی آقای یعسوب الدین رستگار جویباری (دامت برکاته)

الحمد لله رب العالمين والعاقبة لأهل التقوى واليقين، وأفضل صلوات الله على أشرف الأنبياء والمرسلين وأكمل تحياته على أهل بيته الطاهرين ولاسيما بقية الله في الأرضين، والحجة الدائمة على أعدائهم أجمعين إلى لقاء يوم الدين.

أما بعد: فقد استجازني سماحة النجباء زبدة الفضلاء الكرام العلامة السيد محمد أبو الحسن الموسوي المقدسي دامت بركاته نقل الروايات الواردة عن أهل بيت النبوة المعصومين صلوات الله عليهم أجمعين، فأجزته أن يروي عني ما صحت روايته من مشايخنا العظام في النظر والاجتهاد، ومشايخنا الأعلام في الإسناد والاستناد بالطرق المنتهية إلى معادن العلم ووحي الأئمة الهداة عليهم صلوات الله لاسيما نهج البلاغة والصحيفة السجادية والكتب الأربعة المتقدمة والجوامع الأربعة المتأخرة وما أورده صحيحاً في التفسير الكبير: «البصائر» مع التحفظ في النقل، وأوصيه بما أوصانا به المشايخ الكبار من ملازمة الاحتياط والتقوى، والتجنب عن الهوى والتمسك بالعروة الوثقى. يعسوب الدين رستگار

والسلام عليه وعلى إخواننا المؤمنين ورحمة الله وبركاته ۱۴۰۲ هـ ق

حوزه علميه مقدسه قم - تلفن ۷۴۲۹۷۲

https://www.shianooksp.com/

سرکار استاد الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ شیخ عباس قوجانی طیب اللہ روحہ

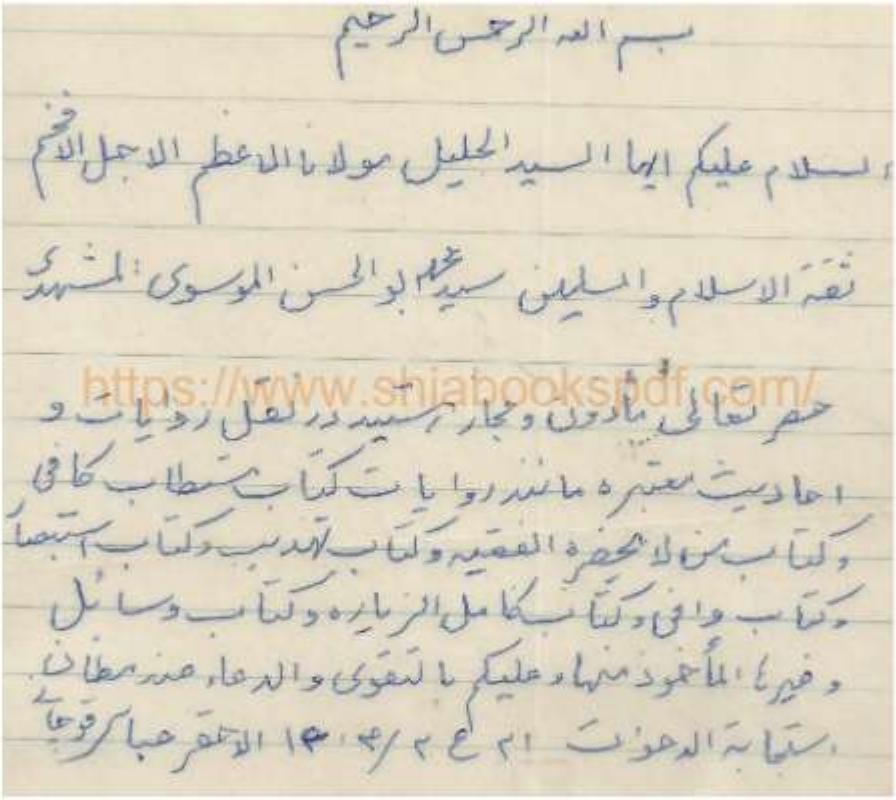

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ایہا السید الجلیل مولانا الاعظم الاجل الافخم
ثقۃ الاسلام والمسلمین سید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی
حفظہ اللہ تعالی بادون و مجاز ہستید در نقل روایات و
احادیث معتبرہ مانند روایات کتاب مستطاب کافی
و کتاب من لا یحضرہ الفقیہ و کتاب تہذیب و کتاب استبصار
و کتاب وافی و کتاب کامل الزیارہ و کتاب وسائل
و غیرہا المأخوذ منہا علیکم بالتقوی والدعاء عند مطان
استجابۃ الدعوات ۱۲ ع ۲ / ۴ / ۱۳۰۲ الاحقر عباس قوجانی

سرکار رئیس الفقہاء والمجتہدین صدر العلماء والمتکلمین آیت اللہ العظمیٰ الامام الراحل
میرزا حسن الحائری الاحقاقی اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسمہ تعالیٰ

الحمد للہ الذی ابدع حقائق الممکنات علی اتقان انظامہا، واخترع بابداعہ اعیان الموجودات عن اشعۃ انوارہا، وصنّفہا بتقدیرہ وقدرتہ حدود الماہیات علی ما اختارہ فی الہیاکل فی اکوارہا وادوارہا، ثم فضل بعضہا بمزایا خصہا علیہا فصیرہا مختارۃ فی اقالیمہا وادوارہا وصلی اللہ علی عبدہ المنتجب ورسولہ المرتضیٰ ابی القاسم محمد بن عبد اللہ الذی انتجبہ طفلا لعامۃ فیوضاتہ، واختارہ سفیرا الی کافۃ مخلوقاتہ، فاقام سوق العوالم علیٰ مقامہ فأدّیٰ الی العباد احکامہ وانعامہ۔

وعلی اہلبیتہ المعصومین الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہّرہم تطہیرا، وخصہم بکلما تدخّص رسولہ من المقامات والکرامات سوی فضل النبوۃ، واعلاہم ما اعلاہ من الآیات والمعجزات اضافۃ علی شرف الاخوۃ والبنوۃ۔

وبالأخص علی صاحب الولایۃ الکلیۃ الکبریٰ والسلطنۃ المطلقۃ العظمیٰ، امیر المؤمنین وسید الوصیین وامام المتقین ویعسوب العارفین وحامل لواء الحمد فی یوم الدین وقائد الغر المحجلین الی جنات النعیم علی بن ابی طالب، وعلی اعقابہ المنتجبین الذین استقاموا علی الطریقۃ، وثبتت اقدامہم الذین عملوا بما اوجدہ الحق والحقیقۃ۔

ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اعداء اللہ وخالفیہم اجمعین الی یوم الدین آمین۔ وبعد فمن جملۃ الفضلاء الذین اتعب نفسہ فی طلب العلوم الدینیۃ واقتطف اثمارا یانعۃ من اشجار المعارف المعنویۃ واجتہد وجدّ فی الوصول الی الحقایق ونال ما نال من دقایق العقاید والوقائع عتاب مروّج الأحکام ناشر فضائل المعصومین الکرام علیہم تحیۃ الاسلام اقا السید محمد المعروف بالمجدد الشیرازی دامت توفیقاتہ العالیۃ۔

وقد استجاز وفقہ اللہ لمرضیہ وجعل مستقبلہ خیرا من ماضیہ من الأعقاب کونہ حلقۃ من حلقات سلسلۃ رواۃ الأخبار وواحدا من جملۃ حملۃ الآثار۔

فاجزتہ لما اشتمل لہ من الأفاضل ان یروی عنی ما رویتہ عن مشائخی العظام واساتذتی الکرام المذکورۃ اسامیہم فی اجازاتی الاحادیث من الکتب الأربعۃ التی علیہا المدار فی جمیع الأعصار والأمصار (الکافی والفقیہ والتہذیب والاستبصار) والجوامع الثلاثۃ الأخیرۃ العالیۃ المقدار (الوافی والوسائل والبحار) والمصنفین المؤلفین المتقنین العلامۃ والسعادۃ۔

واسئلہم بذلک سبیل الأحتیاط لانہ طریق النجاۃ وبہ یتمسک بالمحکمات ویُعرض عن المتشابہات وان لا ینسانی من الدعاء عند مظان الاستجابۃ۔

وسمحت لہ بحفظہ رحمہ من الشیعات فی اخذ الأخماس والزکوات والتصرف علی مقتضاہا من غیر اسراف وتبذیر فی وصول الہدایا الی المستحقین من المؤمنین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والاحقر میرزا حسن الموسوی الاحقاقی

TELEPHONE: 2551908 - 432713 - 432029 - 434417 - P.O. BOX: 147 AL-MANGOURIYA - KUWAIT

سید الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ السید محمد علی علوی گرگانی دام ظلہ العالی

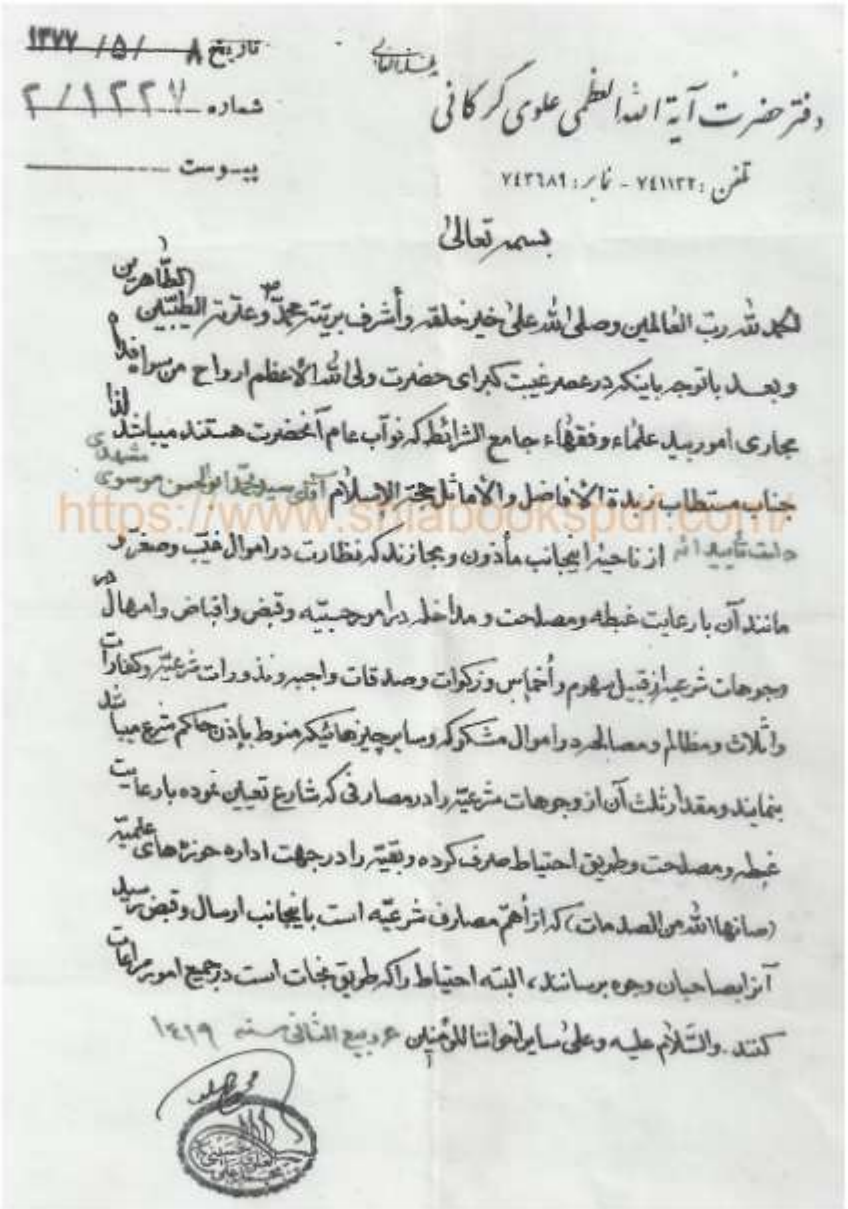

دفتر حضرت آیۃ اللہ العظمی علوی گرگانی

تلفن: ۷۴۱۱۲۲ - نامبر: ۷۴۲۶۸۱

تاریخ ۱۳۷۷/۵/۸

شماره ۲/۱۲۲۷

بیوست ــــــــــ

بسمہ تعالیٰ

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ وأشرف بریتہ محمد وعترتہ الطیبین الطاہرین

وبعد باتوجہ باینکہ در عصر غیبت کبرای حضرت ولی اللہ الأعظم ارواح من سواہ فداہ

مجاری امور بید علماء وفقہاء جامع الشرائط کہ نواب عام آنحضرت هستند میباشد لذا

جناب مستطاب زبدۃ الأفاضل والأماثل حجۃ الإسلام آقای سید محمد جواد الحسن موسوی مشهدی

دامت تأییداتہ از ناحیہ اینجانب مأذون ومجاز ند کہ نظارت در اموال غیب وصغار و

مانند آن با رعایت غبطہ ومصلحت ومداخلہ در امور حسبیہ وقبض واقباض وامضاء

وجوهات شرعیہ از قبیل سہم امام وأخماس وزکوات وصدقات واجبہ ونذورات شرعیہ وکفارات

وثلاث ومظالم ومصالحہ در اموال مشترکہ وسایر چیزهائیکہ منوط باذن حاکم شرع میباشد

بنمایند ومقدار ثلث آن از وجوهات شرعیہ را در مصارفی کہ شارع تعیین نموده با رعایت

غبطہ ومصلحت وطریق احتیاط صرف کرده وبقیہ را در جهات اداره حوزه های علمیہ

(صانها اللہ من الصدمات) کہ از اهم مصارف شرعیہ است باینجانب ارسال وقبض رسید

از ایشان وجوه برسانند، البتہ احتیاط را کہ طریق نجات است در جمیع امور مراعات

کنند. والسلام علیہ وعلی سایر اخواننا المؤمنین ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۴۱۹

سرکار شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ الشیخ محمد شبیری دام ظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

مكتب
العلامه الشيخ محمد شبيري
/ / ١٤١٩ م

سورية
السيدة زينب – ص.ب ٦٢
/ / ١٤ هـ

بسم الله الرحمن

https://www.shiabookspdf.com/

الحمد لله رب العالمين والصلاة على خير الخلق اجمعين محمد وآله الطاهرين اما بعد
على الجواني المؤمنين من اهالي اسلام آباد ان الفاضل الجليل ذو الجلالة والنبل السيد
محمد الحسن الموسوي قد طلب مني الاجازة في بعض الحقوق الشرعية والامور
الحسبية فقد اجزته وجعلته وكيلا من قبلنا في بلادكم المحروسة باهلها
الكرام على ان يصرف الحقوق الشرعية على نفسه وعياله ومن يحتاج اليه ممن ذكرت في
الاعلام وهداياهنا فداه كما اجزته في قبض حقوق السادة ايضا وارسال الطعام
والكفارات والباقي يوصله لنا لنرسم على اهل العلم لخمس الشريعة
الغراء وهو حسن بالتقوى والاحتياط في الاموال والفتوى وارجوه
ان لا ينساني صالح دعواته في مظان الاجابة

٧/ جمادى /١٤٢٦ه

حرره محمد الموسوي شبيري الزنجاني

افتخار الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ السید محمد علی طباطبائی ادام اللہ ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین ونعم المستعان

أما بعد فان سماحة:-
حجة الاسلام العلامة الحاج السید محمد ابو الحسن الموسوی الشیرازی دام ظله
وکیل متصرف من قبلي في إدارة الأمور الحسبیة
کالاوقاف وحفظ أموال القاصرین والاشراف علیهم وأجرة
العقود وسائر الالتزامات الشرعیة. وانه امین لدي یجوز
له مباشرة عنده عن الحقوق الشرعیة من خمس وزکاة
ونذور وکفارات وله ان یتصرف بمقدار ما یحتاج الیه في ضروریاته
ومایحتاج الیه الفقراء ویرسل الباقي الینا لصرفه في الامور الاسلامیة
اللازمة کمساعدة الفقراء وتشویق طلاب العلوم الدینیة ونشر
الکتب النافعة وانشاء المؤسسات الخیریة والتبلیغیة.
کما انه أهل لنقل الاحادیث الشریفة فهو مجاز من قبلي بنقل
ما نقلته عن اساتذتي ومن الکتب المعتبرة التي یعمل علیها
علماؤنا الاعلام أعلی الله مقامهم. وانی أوصیه وتشویقی
بالجد والاجتهاد في ذات الله واصلاح ذات البین وحل
النزاعات بین المؤمنین واقامة المعروف والنهي عن المنکر والضرب
علی أیدي المفسدین وانشاعة الخیر بین الناس وخدمة المجتمع
الاسلامي والتواضع للمؤمنین وقضاء حوائجهم ما أمکن وشدة
الاحتیاط في الدین والورع عن مواضع الشبهات وتقدم الشرع
في أجابة المسائل الشرعیة والابتعاد عن الفتن الاجتماعیة
وأن لایکون عونا للظالمین وعرضا للطامعین وانی أمل في أخوتي
المؤمنین أن یحترموه ویوقروه. ویساعدوه في الصلوات ویقضون
حوائجه ویستمعون لارشاده ووسطه مادام واعظا
فانه أهل الاکرام والاحترام.
کما أني أرجوه وجمیع المؤمنین أن لاینسوني في مواطن الدعاء
من صالح دعواتهم وأني داع الی الله تعالی الجمیع بالسعادة والتوفیق
ما أحب وأرضی انه سمیع مجیب.

التاریخ: ٥/ جمادی الاول/ ١٤١٥
من هجرة النبي الاعظم صلی الله علیه وآله وسلم

سرکار سید الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ السید عبدالاعلیٰ الموسوی سبزواری قدس اللہ روحہ

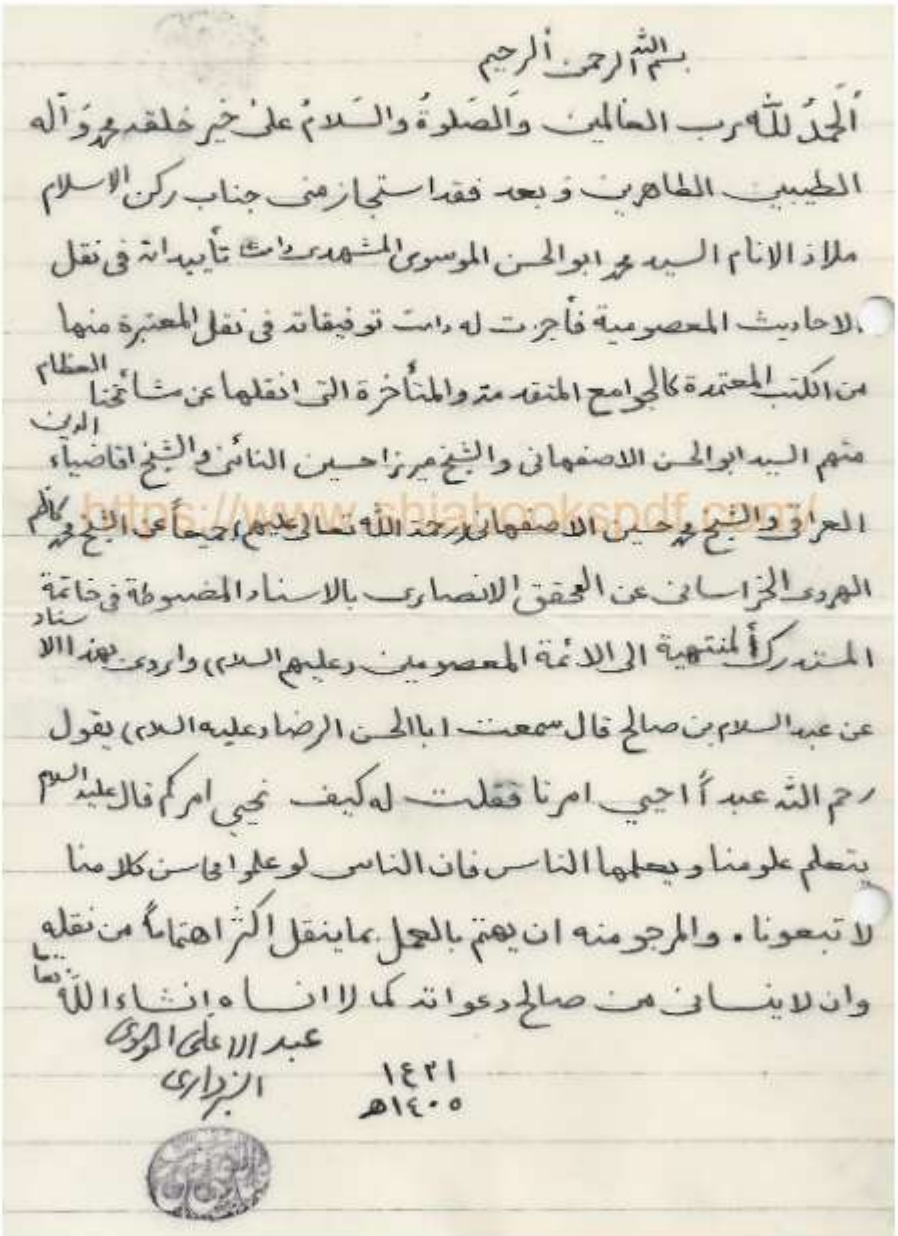

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وبعد فقد استجازنی جناب رکن الاسلام ملاذ الانام السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی دامت تأییداتہ فی نقل الاحادیث المعصومیۃ فأجزت لہ دامت توفیقاتہ فی نقل المعتبرۃ منہا من الکتب المعتمدۃ کالجوامع المتقدمۃ والمتأخرۃ التی انقلہا عن مشائخنا العظام منہم السید ابوالحسن الاصفہانی والشیخ میرزا حسین النائینی والشیخ ضیاء الدین العراقی والشیخ محمد حسین الاصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عن الشیخ محمد کاظم الہروی الخراسانی عن المحقق الانصاری بالاسناد المضبوطۃ فی خاتمۃ المستدرک المنتہیۃ الی الائمۃ المعصومین علیہم السلام واروی بہذہ الاسناد عن عبدالسلام بن صالح قال سمعت ابا الحسن الرضا علیہ السلام یقول رحم اللہ عبداً احیی امرنا فقلت لہ کیف نحیی امرکم قال علیہ السلام یتعلم علومنا ویعلمہا الناس فان الناس لو علموا محاسن کلامنا لاتبعونا. والمرجو منہ ان یہتم بالعمل بما ینقل اکثر اہتماماً من نقلہ وان لا ینسانی من صالح دعواتہ کما لا انساہ ان شاء اللہ تعالیٰ

عبدالاعلی الموسوی السبزواری

۱۴۰۵ھ ۱۴۲۱

خلیفۃ اللہ فی العالمین

تالیف منیف

حُجَّۃُ الاِسلام وَالمُسلِمین

شَمسُ العُلماء وَالمُتَکلِمین صَدرُ المُحققین

علامہ سید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی

ادام اللہ ظِلّہ الشریف

مجتہد الاسلام والمسلمین شمس العلماء والمتکلمین صدر المحققین

علامہ سید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی